

وَأَقُولُ لِّلْمَلِكِ يَرْفَعُ فِي مِيزَانِ الْمَلِكِ الْأَمْرَ بِلَا حِيَاءٍ وَلَا نَكْرٍ وَلَا تَشْوَرٍ

الحمد لله الذي جعل في كتابنا وشهدنا السيد الشهيد أبي حامد بن محمد بن حسين بن حسين  
المصطفوي وبنين المصطفوي وقررة العنين نطقا بالبركة المستمرة

# روض البركا

مجلس اول	مجلس دوم	مجلس سوم	مجلس چهارم	مجلس پنجم
صفحه ۹	صفحه ۲۲	صفحه ۳۸	صفحه ۸۲	صفحه ۱۶۱
مجلس ششم	مجلس هفتم	مجلس هشتم	مجلس نهم	مجلس دهم
صفحه ۱۵۴	صفحه ۱۸۶	صفحه ۲۲۹	صفحه ۳۸۵	صفحه ۴۹۷

من تصنيف ابيق بالوصاحب في تدبير كماله في تجميع حرم ومنقو

مستطوفى لا يرفيت



بأهتاهام  
على بجاى نشر فعلى ايند بكنى لميڈ تا بران كتب الكان محمد

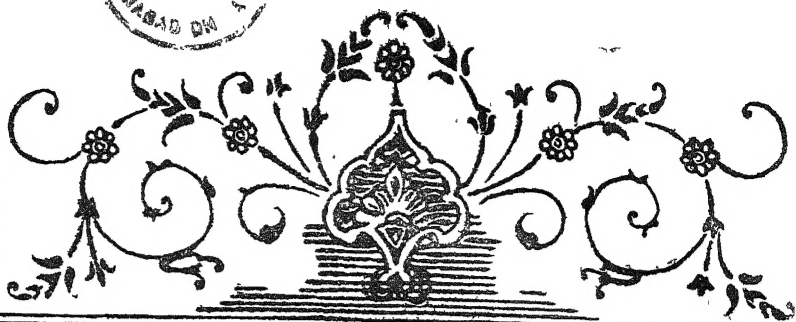
گن سپاؤر روڈ۔ جگکاوں ميڈ

دكان نمبر ۳۷-۳۸-۳۹ ابراهيم حسنت الله وود بى

# فہرست مضامین و صفحہ البکا الامین الہامین حضرات حسین رضی

۳	و بیاض کتاب	در حمد باری تعالیٰ
۹	مجلس اول	در وقت سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم
۲۲	مجلس دوم	در بیان وفات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حکایت بادشاہ جبار
"	"	بیان وفات حضرت خیر النساء خاتون جنت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہ
۴۸	مجلس سوم	در فضائل و خلافت و شہادت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۵۶	"	بیان خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۶۶	"	مناقب و زبان ام سلمہ و در شان امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۷۴	"	بیان شادی امام حسین علیہ السلام با شہزادہ زینب رضی اللہ عنہا
۸۰	"	بیان شہادت خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۸۴	مجلس چہارم	در بیان خلافت و شہادت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
"	"	تولد و مناقب و شہادت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ
۱۲۱	مجلس پنجم	در بیان تولد و شادی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ و حکایت موی علیہ السلام
۱۵۳	مجلس ششم	در بیان تولد و مناقب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
"	"	ذکر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با نصاریٰ بحران و مراجعت امام حسین
۱۸۶	مجلس ہفتم	در بیان شہادت امام مسلم رضی اللہ عنہ
"	"	بیان شہادت فرزندان امام مسلم رضی اللہ عنہ
۲۲۹	مجلس ہشتم	در بیان مراجعت امام حسین بنو کوفہ و یافتن از شہادت امام مسلم و فرزند
"	"	و بیان جنگ و شہادت حر و پسر و برادر و غلام اد
۲۸۵	مجلس نهم	در بیان شہادت یافتن یاران و دوستداران امام حسین علیہ السلام
۳۲۶	"	بیان شہادت عبداللہ بن مسلم و عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہما
۳۵۱	"	بیان شادی و شہادت امام قاسم و شہادت حضرت عباس رضی اللہ عنہ
۳۹۲	مجلس دہم	در بیان شہادت امام حسین علیہ السلام و ختم مجالس





# بسم اللہ الرحمن الرحیم

روں نامے کو نام حق سے بنیاد  
وہ حق امین ایسا ہے قادر  
خداوند جہاں یکیتا و دانا  
ہی میں علی الاطلاق ایسا  
وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا  
بِإِذْنِ رَبِّهَا وَمَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ  
فَعَدُوٌّ لَهُ مِنَ اللَّهِ  
خداوند ازل عالم کا خاوند  
کیا ہے پل میں سب عالم کو پرپا  
ٹھارے بعد ازاں محشر کے درمیاں  
کہ ہر گناہ کو جویشان اوس کا  
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَعَدُوٌّ لَهُ مِنَ اللَّهِ

طلب کر کر رسول اللہ سے ارشاد  
کیا کن سے دونوں عالم کو ظاہر  
قوی قدرت میں قیوم و توانا  
کلید مور کی دانے سے پیدا  
علی اللہ ہے درقا حکم عہدا  
گیاہ و ہر دیتی ہے گواہی  
کہ پہلے حق پر سجدے میں آیا  
سبب شرکت کے دہشت سے بھٹاندا  
لکھا حضرت چہ ہو بہار بہار  
یقین سمجھو حجابِ بحر جیسے  
انگوٹھی پر دھرا ہے باقرینہ  
کہ کہتے ہیں خداوند اں خداوند  
کرے پھر آن میں نابود جیسا  
سبھی عالم کو حیوانِ قباہ انسان  
ہمارے حق میں کُلّ مَنْ فَاں ہیگا  
کہ والا محرام ہے وہ بیعتالی

لحق تعالیٰ سے  
یعنی اللہ تعالیٰ سے  
بیشک جس کو حق تعالیٰ  
نہیں ۱۲  
خداوند اں نام ہے اللہ تعالیٰ  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰





لے سوئے اور پھانسی  
طرح سے خوشی ۱۲  
آئینہ نگین مکان جو  
پنظام مونی میں آواں  
میں بوجھ اٹھانے والا  
اکھاڑ کر دوبار چکایا  
تھاس قوت کا احوال  
تے بیان کیا ۱۱



کھان سے درجہ  
جہاں کے تہے  
موانی کو چہ تبیم  
کرنا ۱۱  
انگلی اہل کون اس  
کھنڈی اور نہنیں  
چنگلی کہتے ہیں ۱۱  
تے مجلس ۱۱  
ملائے ۱۱  
میں خوش ۱۱  
سہ شاد و حق ۱۱

نبی کے روبرو جب آئے شہزاد  
دونوں شہزادگان جوں ہر اور تہا  
نظر اس طرح آیا سب جہاں کو  
حنیفہ کو بھی حضرت نے بلائے  
دونوں شہزاد آغوش فرح میں  
کہے شیر خدا نے سارا احوال  
کہ وہ سن کر رسول اللہ بولے  
کہ اے شاہ ولایت شیر زرداں  
کہ جس دن زور کی سمت کیا حق  
جو وہ شہزاد ہر اے عالم کا سب زور  
حسن کے بائیں بازو میں بھرا ہے  
حسینا کے وہ خنجر پیچ آیا  
عزیزاں جن کو اتنا زور ہو کر  
سو وہ سب زور کو رکھ اک طرف وہاں  
نہ کچھ خنیش کے جو روجھا پر  
کہ جب دیکھے نبی دونوں کے جہاں  
ذرا ایک تنگ تھا سوا سکو کھولے  
الایا دوستان و ہم نشیناں  
الایا حاضران بزم احمد  
یہ میرا نور عین پاک بنیاد  
جو اس کے حلق پر حلقہ ہوا ہے  
کہ مجھ بعد از چندین سال دوراں  
سو یہ میرا حسینا ہو کے کشتی

بلائے فخر عالم اور ہوئے شاد  
دونوں زانو پہ بٹھلائے شہنشاہ  
چڑھے ہیں عرش کے پہلو میں قہر  
میان مہر و مہر اوں کو بٹھائے  
گو یا جوں مہر و مہر تو س فرح میں  
درخت بیر کا اور زور و رحاں  
زباں سے نعل کی معین کو کھولے  
تمہیں کہتا ہوں جو ہے حق کا فرماں  
ہر ایک ایک کو بندہ ریجا و یا حق  
تمہارے ایک قبضے میں ہے پرشور  
حنیفہ کے تو سینے میں دھرا ہے  
یہ واقع فخر عالم نے سنایا  
چلا دیں گے گلے پر ان کے خنجر  
بجلائے قبولیت کا فرماں  
چپ اپنا سر دیئے راہِ خلا پر  
حسینا کے گریباں کو نبی نے  
نظر کر حلق پر حلقہ سو بولے  
ابا بکر و عمر عثمان و مرداں  
الایا ساکنان ملک شہر مد  
حسین ذوالکرم سردارِ امجاد  
شہادت کا او سے جلوہ ہوا ہے  
قضا لا وے گی اُس پر سخت طوفان  
کرے آل رسول اللہ کی پُشتی

گھر اُس پر قضا طوفان کر کر  
سو میرے آل کی کشتی پہ یاراں  
سو وہ کشتی وہاں ڈوبیگی یکدم  
وگرنیک واقعہ میں یوں لکھا تھا  
وہ کشتی سب جہاں کی گشت کر کر  
لگی پھرنے وہاں گردابے مابند  
سو حضرت نوحؑ نے رو کر پکارے  
کہ یہ کیسا مکاں ہے سخت محزون  
ہوا آواز اے ثانی آدمؑ  
محمد مصطفیٰ مقبول درگاہ  
کہ ان کی آل کی کشتی کو لے کر  
وہ لے اس دشت میں آویگا ہمراہ  
یہاں آل رسول اللہؐ کی کشتی  
ہر اک کے حلق پر خنجر چلے گا  
یہ سن کر سب لگے رونے کو کیا رہ  
ہوا اس طرح کا مجلس میں ماتم  
عزیزاں دیکھے اس غم کی نوبت  
پھر آگے ذکر ہو دے گا محل پر  
فضایل ادن کے ہو سکتے نہ اتمام  
کہ یہ عاجز کمینہ کمتریں ہے  
ہے مجھ کو اتنا مطلب اس الم سے  
رفیقان چند اشخا صان دانا  
سو سارے قابلان شہر بمبئی

چلا دے حلقہ گردن پہ خنجر  
لہو برس او بیگیا یہ ابر باران  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
کہ جس دن نوحؑ کا طوفان ہوا تھا  
سو آئی کر بلا کے دشت اندر  
لگی ہونے کے تین غرقابے مابند  
کہ اے پردرد گار ابول بارے  
کہ دل جلنے لگا اور دیدہ پُرنوں  
کہ جو ہے سب جہاں کا خیر عالم  
کہ ان کی آل پریوں ہو گانا گاہ  
حسینؑ ابن علیؑ سبط پیمبر  
اور ان لوگوں کا ہو گا قتل ناگاہ  
لہو کے بچھ میں ڈوبے گی کشتی  
اور ان کا خصم آتش میں جلے گا  
سبھی اصحاب اور احفاد و احفاد  
بجھرت دیدہ گردوں ہوئے غم  
کہاں سے اور کہاں پہنچی ہے کربت  
نقیہ اب محفل غم کو بیاں کر  
الی یوم القیامہ ہو نہ اتمام  
قدیمی شاعروں کا خوشہ چیں ہے  
کہ پاؤں مغفرت محشر کے غم سے  
تمامی فن میں معروف و تو انا  
کہ ہیں خوبی میں مثل روم اورے

لہو باران برسے والا  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم  
سبھی بولیں گے ماتم ہائے ماتم

۱  
بانی

دن بیکر  
نعمتی اگر قیامت نہ  
ان کے فضائل کیوں  
تو جی تلم نہیں ہو سکتے  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰





کہ تاس باغ میں شہدایہ رودیں  
کیا اس جا پہ دیباچے کو اتمام

حشر کے دُرسے آسائش میں ہزدیں  
کو ہر دم دروداں اہل اسلام

## مجلس اول

در نفث سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ کو کر کے تسلیم  
بجان و دل ہمیشہ بندگی سے  
تصدیق تہ کر کے حضرت پر دل و جان  
کہ وہ احمد محمد مصطفیٰ ہیں  
أَنَا عَرَبٌ بِلَا عَيْنٍ کہے وہ  
کہ اوّل لفظ رب نکلا عرب سے  
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ کی صدا ہے  
ہے مائیکان محمد ابا احد  
کہ وہ لولاک کی خلعت ہو پائے  
محمد کو رسول اللہ کہا ہے  
وہ ہے شیرازہ دیوان کو نین  
گل بستان توحید الہی  
وہ ہیں حلوائے آخر بلج اوّل  
گو ظاہر میں محمد مصطفیٰ ہیں  
کہ وہ ہے گوہر دریائے وحدت  
وہ مرشد سب کا ہے حق جس کا مرشد  
يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ کہا ہے  
زمین سے آسماں مہ تابہ ماہی

کردوں میں محفل اوّل کو ترغیم  
رہوں ممتاز سرافکندگی سے  
بھی کر کر اپنے ماں باپوں کو قرباں  
یقین دونوں جہاں کے پیشوا ہیں  
کہ پھر احمد بلا میم ہو رہے وہ  
بھی احمد ہیں احد ہے دیکھ لیجئے  
یقین مِّنْ أَنْفُسِكُمْ سے ہوا ہے  
مقرر مِّنْ رِّجَالِكُمْ ہے عہد  
اسی باعث سبھی افلاک آئے  
شَفِيعُ الْمُدْنِيْنَ آخر کیا ہے  
وہ ہے سر دفتر کل جدِ حسنین  
ابڈ ہے اون کے سر پر تاج شاہی  
جد اسمعٰ سو وہ ہے مُرْدِ اَحْوَل  
یہ باطن میں خدائے کب جد ہیں  
نہ گوہر بلکہ ہے دریاے حمت  
محمد ہے محمد ہے محمد  
انہیں کے واسطے سب کچھ ہوا ہے  
رسالت کی دیئے سب نے گواہی

کہے آرام ۱۲  
بجئے ترغیم ۱۳  
کوہوں ۱۴  
جائزہ ۱۵  
مردن کے شاکر کے  
ہر کر کے ۱۶  
عرب ہوں بغیر میں  
۱۷ احمد بغیر میں  
۱۸ عبد الباقی میں  
۱۹ تھارے رسول سے  
۲۰ جس تھارے رسول سے  
۲۱ نہیں ہے محمد مصطفیٰ  
۲۲ علیہ السلام  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

سبھوں پر حکم اپنا کر دکھائے  
 کہے ہیں سب ہو طالب معجزے کے  
 صنائید قریش اور با شمی مل  
 کہ بے یہ چودھویں شوال کی شب  
 ہوا ہے آسمان پر بدترتاباں  
 سو دم چہتے ہیں اس قرصِ قمر کا  
 ایک انگلی کا اشارہ اُس کو کرنا  
 یکے مشرق و گز مغرب میں جاوے  
 اگر اس طرح کا تم معجزہ دو  
 کہ اس قرصِ قمر کی دید سے ہم  
 قیامت تک نہ دیگر اشتہا ہو  
 یہ سنتے ہی رسول اللہ نے اُدم  
 پھر یک لحظے کے بعد از سر اٹھائے  
 سو گویا پنجہ قد رت سے اُدم  
 کہ یوں شمشیر سے ناخن کی چیرا  
 فلک اوپر سے دو ٹکڑے اتر کر  
 مقابل آئے ثابت ہو کے قائم  
 چلا بر آسمان اپنے مکاں پر  
 خدانے تب سے ایسا نور بخشا  
 شب معراج اوس کو مصطفیٰ نے  
 کہ اے بدر فلک تیرے جگر پر  
 یہ سنتے ماہ ہو حضرت پہ بہار  
 کہ اے خیز ماں سلطان وحدت

۱۲۔ سرور ابدی ہوگا  
۱۳۔ میرے کہنے والے  
۱۴۔ جہاں  
۱۵۔ روشن  
۱۶۔ وہاں  
۱۷۔ گل  
۱۸۔ علقہ  
۱۹۔ دریا  
۲۰۔ آسمان  
۲۱۔ کوئی  
۲۲۔ کھڑے  
۲۳۔ دیکھنے سے ہم



ایمان لائیں گے  
۱۲۱۵ء خواہش  
۱۲۱۶ء بھلا ہوا رشتی کا  
۱۲۱۷ء جلدی  
۱۲۱۸ء ارادہ  
۱۲۱۹ء چاند  
۱۲۲۰ء کریم الا  
۱۲۲۱ء عجب خدا  
۱۲۲۲ء رشتی  
۱۲۲۳ء بزرگی  
۱۲۲۴ء بھلا  
۱۲۲۵ء دل تانگ نام و بود

کہ جس دن سے ہوا بروح مرقوم  
ہے اُس دن سے جگر پڑا غمیرے  
اور اقل واقعہ ایسا ہوا تھا  
حسن کو زہر سے مارینگے ظالم  
کریں گے کر بلا میں اونکو حیران  
سو ہر ایک چودھویں ہوتا ہوں پورا  
ہلال اس غم سے ہے گرد و نیل لائز  
یہ سن کر تب رسول اللہ روئے  
دعا کر چلے آگے کو سرور  
بقصد اچرخ چارم پر جو پہنچے  
تجھے کیا غم اے خورشید خاور  
سبب کیا ہے جو تو لرزاں ہے دایم  
کہ وہ بھی روکے یوں بولا ہے باری  
حسینا کو کریں گے قتل ظالم  
ہمیشہ زار اور لرزاں و سوزاں  
لگا کتنے کو یوں پھر ہر آنور  
فلک سے تاثرے ہر ذرہ ذرہ  
عزیزاں ٹک تو اس جا غور کرنا  
یہ غم حسین کا جملہ جہاں پر  
ہوا ہے اس طرح عالم میں دُرہم  
رسول اللہ نے فرمائے ہیں اکثر  
کرد ماتم حسینا کا عزیزاں  
اَلَا یَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ سَارے

شہادت پائیں گے حسینؑ مظلوم  
میں پیدا مثل نخل باغ میرے  
قلم نے لوح پر شرٹھا لکھا تھا  
حسینا پر جھٹکا کے ہو کے عازم  
ہوا اس غم سے میرا سینہ بریان  
کہ پھر گھٹ گھٹ کے ہوتا ہوں فہوا  
اسی ماتم میں گھٹتا ہے مقررہ  
ملایک بھی سبھی ہمراہ روئے  
سنو اے اہل دانش کان دھر کر  
دہاں خورشید خاور کو یہ پوچھے  
جو تو رہتا ہے دایم زرد اکثر  
نکیوں ہوتا تو ایک لحظہ ہے قائم  
قلم جس روز سے تجھے پہ ماری  
سو میں اُسدن سے ہوں مغوم غم نام  
نت اون کی قبر پر ہوتا ہوں قرباں  
کہ میں کیا اون کے غم میں جملہ کیس  
کھڑا ہے ہر جگہ ماتم کا پردہ  
جہاں میں غم کا لازم طور کرنا  
بلک سخت الشریٰ کون و مکان تک  
اگر غم ہے تو لازم ہے یہی غم  
کہ میرے امتی ایک جا پہ مل کر  
تو ہو گا اجر عند اللہ یا راں  
کرد ماتم ہے حسینؑ بارے

لے بیٹے ظلم  
بجائے شریٰ و شریٰ  
چونکہ کتاب شریٰ ہے  
علاج ہوتا ہے اور غم  
میں غم ہوتا ہے  
اس لئے خورشید خاور  
کتنے میں غم پیلے  
شیان عجیب



بجائے کتاب لہ یعنی  
صفت کتب و اب  
نزدیک اللہ یعنی  
تقاسم اکثر  
و غیر دار ہو  
اس گروہ  
اسلام

1987  
1987  
1987

تو بس جنت میں وہ ہو دیگا داخل  
فقیرؔ تو بھی بدرِ دل سے رونا  
کہ اس رونے کے باعث حق تعالیٰ  
طہیں احمد مختار سردار  
فضائل اور یاد آیا ہے بہتر  
محمد مصطفیٰ معراج کی شب  
سو دیکھ لے یک محلِ جنت میں پر نور  
وہ سب حوروں سے جنت کی تھی فضل  
اسے پوچھے رسول اللہ نے اے حور  
سو وہ کہنے لگی اے فخرِ عالم  
مجھے حق نے حینا کے سبب سے  
سو اُس شاہِ مکرّم کو عدّو مل  
یہ کہہ کر وہ لگی کرنے کو ماتم  
گریاں اینا سب غلماں نے پھاڑے  
رسول اللہ ہوئے ہیں اشکِ ریزاں  
ذو میثاقِ الافہام اس کو نعمت کرنا  
یہ غم کا ماہر الا انتہا ہے  
محمد مصطفیٰ وہ بادشہ ہیں  
وہ یوں منعم تھے فضلِ کبریا سے  
تھے وہ سلمانِ ثنّاء رسِ اصفہا میں  
فلک پر سے اتر کر ماہِ آیا  
سواوٹھتے جا معبر سے بہ توقیر  
معبر نے کہا ادن کو شتابی

۱۲ "خون میں ملے ہوئے  
۱۳ "میں نے اپنے  
۱۴ "میں نے اپنے  
۱۵ "میں نے اپنے  
۱۶ "میں نے اپنے  
۱۷ "میں نے اپنے  
۱۸ "میں نے اپنے  
۱۹ "میں نے اپنے  
۲۰ "میں نے اپنے  
۲۱ "میں نے اپنے  
۲۲ "میں نے اپنے  
۲۳ "میں نے اپنے  
۲۴ "میں نے اپنے  
۲۵ "میں نے اپنے  
۲۶ "میں نے اپنے  
۲۷ "میں نے اپنے  
۲۸ "میں نے اپنے  
۲۹ "میں نے اپنے  
۳۰ "میں نے اپنے  
۳۱ "میں نے اپنے  
۳۲ "میں نے اپنے  
۳۳ "میں نے اپنے  
۳۴ "میں نے اپنے  
۳۵ "میں نے اپنے  
۳۶ "میں نے اپنے  
۳۷ "میں نے اپنے  
۳۸ "میں نے اپنے  
۳۹ "میں نے اپنے  
۴۰ "میں نے اپنے  
۴۱ "میں نے اپنے  
۴۲ "میں نے اپنے  
۴۳ "میں نے اپنے  
۴۴ "میں نے اپنے  
۴۵ "میں نے اپنے  
۴۶ "میں نے اپنے  
۴۷ "میں نے اپنے  
۴۸ "میں نے اپنے  
۴۹ "میں نے اپنے  
۵۰ "میں نے اپنے  
۵۱ "میں نے اپنے  
۵۲ "میں نے اپنے  
۵۳ "میں نے اپنے  
۵۴ "میں نے اپنے  
۵۵ "میں نے اپنے  
۵۶ "میں نے اپنے  
۵۷ "میں نے اپنے  
۵۸ "میں نے اپنے  
۵۹ "میں نے اپنے  
۶۰ "میں نے اپنے  
۶۱ "میں نے اپنے  
۶۲ "میں نے اپنے  
۶۳ "میں نے اپنے  
۶۴ "میں نے اپنے  
۶۵ "میں نے اپنے  
۶۶ "میں نے اپنے  
۶۷ "میں نے اپنے  
۶۸ "میں نے اپنے  
۶۹ "میں نے اپنے  
۷۰ "میں نے اپنے  
۷۱ "میں نے اپنے  
۷۲ "میں نے اپنے  
۷۳ "میں نے اپنے  
۷۴ "میں نے اپنے  
۷۵ "میں نے اپنے  
۷۶ "میں نے اپنے  
۷۷ "میں نے اپنے  
۷۸ "میں نے اپنے  
۷۹ "میں نے اپنے  
۸۰ "میں نے اپنے  
۸۱ "میں نے اپنے  
۸۲ "میں نے اپنے  
۸۳ "میں نے اپنے  
۸۴ "میں نے اپنے  
۸۵ "میں نے اپنے  
۸۶ "میں نے اپنے  
۸۷ "میں نے اپنے  
۸۸ "میں نے اپنے  
۸۹ "میں نے اپنے  
۹۰ "میں نے اپنے  
۹۱ "میں نے اپنے  
۹۲ "میں نے اپنے  
۹۳ "میں نے اپنے  
۹۴ "میں نے اپنے  
۹۵ "میں نے اپنے  
۹۶ "میں نے اپنے  
۹۷ "میں نے اپنے  
۹۸ "میں نے اپنے  
۹۹ "میں نے اپنے  
۱۰۰ "میں نے اپنے



۱۵ لیجئے بے انتہا  
۱۶ جس کا  
۱۷ نہیں  
۱۸ یعنی ترکِ حجب  
۱۹ نام  
۲۰ نفت  
۲۱ شو  
۲۲ شو  
۲۳ شو  
۲۴ شو  
۲۵ شو  
۲۶ شو  
۲۷ شو  
۲۸ شو  
۲۹ شو  
۳۰ شو  
۳۱ شو  
۳۲ شو  
۳۳ شو  
۳۴ شو  
۳۵ شو  
۳۶ شو  
۳۷ شو  
۳۸ شو  
۳۹ شو  
۴۰ شو  
۴۱ شو  
۴۲ شو  
۴۳ شو  
۴۴ شو  
۴۵ شو  
۴۶ شو  
۴۷ شو  
۴۸ شو  
۴۹ شو  
۵۰ شو  
۵۱ شو  
۵۲ شو  
۵۳ شو  
۵۴ شو  
۵۵ شو  
۵۶ شو  
۵۷ شو  
۵۸ شو  
۵۹ شو  
۶۰ شو  
۶۱ شو  
۶۲ شو  
۶۳ شو  
۶۴ شو  
۶۵ شو  
۶۶ شو  
۶۷ شو  
۶۸ شو  
۶۹ شو  
۷۰ شو  
۷۱ شو  
۷۲ شو  
۷۳ شو  
۷۴ شو  
۷۵ شو  
۷۶ شو  
۷۷ شو  
۷۸ شو  
۷۹ شو  
۸۰ شو  
۸۱ شو  
۸۲ شو  
۸۳ شو  
۸۴ شو  
۸۵ شو  
۸۶ شو  
۸۷ شو  
۸۸ شو  
۸۹ شو  
۹۰ شو  
۹۱ شو  
۹۲ شو  
۹۳ شو  
۹۴ شو  
۹۵ شو  
۹۶ شو  
۹۷ شو  
۹۸ شو  
۹۹ شو  
۱۰۰ شو

کہ ہے ادس کا یقین ایمان کامل  
یہ باقی عمر اس رونے میں کھو نا  
کرم اپنے سے دکھلاوے اجالا  
جو ہووے محفلوں کا گرم بازار  
تھینا کی بز رگی کا مقرر  
چلے تھے جنت عدنِ طرقت جب  
کھڑی تھی اسکے دروازہ اک حور  
اور آنکھوں سے چلا تھا خونِ دھل  
تو کیوں روتی ہے تو نہیں اشکِ محمودؐ  
بھی روتے ہیں میرے ساتھ باہم  
بنایا اس طرح خوبی سے ربنے  
کریں گے پیش لبِ خنجر سے بسمل  
سو سب حوروں نے باندھے حلقہٴ غم  
فرشتوں نے بھی نعرے غم کے مارے  
رواں چشموں سے کر کر دُرِ غلطاں  
نہ ہرگز اپنا باطل و ہم نہ کرنا  
یہ ماتم روزِ اوّل سے بنا ہے  
کہ جن پر سے فدا نت ہر دم ہیں  
کہ سلاںؑ کو چھڑائے گولے زردے  
جو دیکھے خواب وہ اپنے مکائیں  
کیا سلاںؑ کے سرا پر وہ سایا  
جو پوچھے خواب کی اُس پاس تعبیر  
ہے خوش تعبیر خواب کا میانیؑ



میں تیرے خواب پر ہر آن قربان  
عرب سے ہوویں گے پیدا وہ گمانی  
انہوں کے پاس ہوگی تم کو عزت  
میں سلمان فارس سوشتابی  
چلے مشتاق ہو سیمت عرب کو  
قضا رائے گئے مال ادن کا ورنہ اس  
وہ پہنچے خطہ خانہ خدایں  
وہ پناہ تولہ زر میں گرو تھے  
جو دیکھے راہ میں سلمان کو حضرت  
کہ سلمان آشتابی آشتابی  
سو سلمان نے کہ حاضر ہوں لیکن  
چھڑاؤ گے تو آتا ہوں اسیدم  
ابوبکر و عشر عثمان و مولا  
سبھوں نے عرض کی حضرت کے آگے  
کے ساروں نے پیغمبر سے یوں کہ  
کہ جتنا آپ فرمادیں سو دیویں  
رسول اللہ نے فرمائے کیا راں  
میرا شائق ہو آیا ہے یہ سلمان  
سو حضرت نے آپس کی آستیں سے  
لسان بھینہ تھا از مرغ آبی  
تلائے اُسکے تین میزراں میں سلمان  
برابر تھا وہ پناہ تولہ زر  
سو لیتے ہی گئے نیر و یہودی

محمد مصطفیٰ و وجہ کے سلطان  
وہ ہیں سر دشت و دوزں جہانی  
طے کی خلعت ایمان کی دولت  
کئے شکرانہ با صد اضطرابی  
وہ اپنے دل میں کر کر یاد رب کو  
رہے ملک ہو کر چرخ گرداں  
یہودی پاس گرومی تھے طلایں  
محمد ایک دن وہاں راہر تھے  
سویوں کہنے لگے آیات حجت  
ہوئی تیار نعمت کی رکابی  
گروہوں چند زر میں تاکہ ممکن  
نبی کے ساتھ تھے کئی لوگ ہدم  
وگرہ اشخاص اصحابان اعلیٰ  
جو کچھ چاہو سو حاضر ہوگا بارے  
کہ ہر ایک شخص ہے صاحب مسیر  
جزا اوس کا یقین محشر میں لیویں  
میرے سارے تجاں دوستداراں  
عوض اس کا ہے میرے پاس نہایت  
نکالے گوئے زر تحسہ الیقین سے  
دیے سلمان کے ہاتھ میں شتابی  
ہوا میزان روشن اس سے اس آن  
نہ بیش و کم ہوا ایک ذرہ اکثر  
وہ حیراں ہو گیا سننے یہودی

لفظ ۱۲ علیہ السلام  
۱۳ علیہ السلام  
۱۴ علیہ السلام  
۱۵ علیہ السلام  
۱۶ علیہ السلام  
۱۷ علیہ السلام  
۱۸ علیہ السلام  
۱۹ علیہ السلام  
۲۰ علیہ السلام  
۲۱ علیہ السلام  
۲۲ علیہ السلام  
۲۳ علیہ السلام  
۲۴ علیہ السلام  
۲۵ علیہ السلام  
۲۶ علیہ السلام  
۲۷ علیہ السلام  
۲۸ علیہ السلام  
۲۹ علیہ السلام  
۳۰ علیہ السلام  
۳۱ علیہ السلام  
۳۲ علیہ السلام  
۳۳ علیہ السلام  
۳۴ علیہ السلام  
۳۵ علیہ السلام  
۳۶ علیہ السلام  
۳۷ علیہ السلام  
۳۸ علیہ السلام  
۳۹ علیہ السلام  
۴۰ علیہ السلام  
۴۱ علیہ السلام  
۴۲ علیہ السلام  
۴۳ علیہ السلام  
۴۴ علیہ السلام  
۴۵ علیہ السلام  
۴۶ علیہ السلام  
۴۷ علیہ السلام  
۴۸ علیہ السلام  
۴۹ علیہ السلام  
۵۰ علیہ السلام  
۵۱ علیہ السلام  
۵۲ علیہ السلام  
۵۳ علیہ السلام  
۵۴ علیہ السلام  
۵۵ علیہ السلام  
۵۶ علیہ السلام  
۵۷ علیہ السلام  
۵۸ علیہ السلام  
۵۹ علیہ السلام  
۶۰ علیہ السلام  
۶۱ علیہ السلام  
۶۲ علیہ السلام  
۶۳ علیہ السلام  
۶۴ علیہ السلام  
۶۵ علیہ السلام  
۶۶ علیہ السلام  
۶۷ علیہ السلام  
۶۸ علیہ السلام  
۶۹ علیہ السلام  
۷۰ علیہ السلام  
۷۱ علیہ السلام  
۷۲ علیہ السلام  
۷۳ علیہ السلام  
۷۴ علیہ السلام  
۷۵ علیہ السلام  
۷۶ علیہ السلام  
۷۷ علیہ السلام  
۷۸ علیہ السلام  
۷۹ علیہ السلام  
۸۰ علیہ السلام  
۸۱ علیہ السلام  
۸۲ علیہ السلام  
۸۳ علیہ السلام  
۸۴ علیہ السلام  
۸۵ علیہ السلام  
۸۶ علیہ السلام  
۸۷ علیہ السلام  
۸۸ علیہ السلام  
۸۹ علیہ السلام  
۹۰ علیہ السلام  
۹۱ علیہ السلام  
۹۲ علیہ السلام  
۹۳ علیہ السلام  
۹۴ علیہ السلام  
۹۵ علیہ السلام  
۹۶ علیہ السلام  
۹۷ علیہ السلام  
۹۸ علیہ السلام  
۹۹ علیہ السلام  
۱۰۰ علیہ السلام



۱۱ مشتاق  
۱۲ علیہ السلام  
۱۳ علیہ السلام  
۱۴ علیہ السلام  
۱۵ علیہ السلام  
۱۶ علیہ السلام  
۱۷ علیہ السلام  
۱۸ علیہ السلام  
۱۹ علیہ السلام  
۲۰ علیہ السلام  
۲۱ علیہ السلام  
۲۲ علیہ السلام  
۲۳ علیہ السلام  
۲۴ علیہ السلام  
۲۵ علیہ السلام  
۲۶ علیہ السلام  
۲۷ علیہ السلام  
۲۸ علیہ السلام  
۲۹ علیہ السلام  
۳۰ علیہ السلام  
۳۱ علیہ السلام  
۳۲ علیہ السلام  
۳۳ علیہ السلام  
۳۴ علیہ السلام  
۳۵ علیہ السلام  
۳۶ علیہ السلام  
۳۷ علیہ السلام  
۳۸ علیہ السلام  
۳۹ علیہ السلام  
۴۰ علیہ السلام  
۴۱ علیہ السلام  
۴۲ علیہ السلام  
۴۳ علیہ السلام  
۴۴ علیہ السلام  
۴۵ علیہ السلام  
۴۶ علیہ السلام  
۴۷ علیہ السلام  
۴۸ علیہ السلام  
۴۹ علیہ السلام  
۵۰ علیہ السلام  
۵۱ علیہ السلام  
۵۲ علیہ السلام  
۵۳ علیہ السلام  
۵۴ علیہ السلام  
۵۵ علیہ السلام  
۵۶ علیہ السلام  
۵۷ علیہ السلام  
۵۸ علیہ السلام  
۵۹ علیہ السلام  
۶۰ علیہ السلام  
۶۱ علیہ السلام  
۶۲ علیہ السلام  
۶۳ علیہ السلام  
۶۴ علیہ السلام  
۶۵ علیہ السلام  
۶۶ علیہ السلام  
۶۷ علیہ السلام  
۶۸ علیہ السلام  
۶۹ علیہ السلام  
۷۰ علیہ السلام  
۷۱ علیہ السلام  
۷۲ علیہ السلام  
۷۳ علیہ السلام  
۷۴ علیہ السلام  
۷۵ علیہ السلام  
۷۶ علیہ السلام  
۷۷ علیہ السلام  
۷۸ علیہ السلام  
۷۹ علیہ السلام  
۸۰ علیہ السلام  
۸۱ علیہ السلام  
۸۲ علیہ السلام  
۸۳ علیہ السلام  
۸۴ علیہ السلام  
۸۵ علیہ السلام  
۸۶ علیہ السلام  
۸۷ علیہ السلام  
۸۸ علیہ السلام  
۸۹ علیہ السلام  
۹۰ علیہ السلام  
۹۱ علیہ السلام  
۹۲ علیہ السلام  
۹۳ علیہ السلام  
۹۴ علیہ السلام  
۹۵ علیہ السلام  
۹۶ علیہ السلام  
۹۷ علیہ السلام  
۹۸ علیہ السلام  
۹۹ علیہ السلام  
۱۰۰ علیہ السلام

وہ زر کو لے یہودی گھر میں جا کر  
 اوسی دم ہو کے حضرت پاس حاضر  
 وہ سلمانؓ کے برابر ہو مسلمان  
 وہ زر اب تک چلا جاتا ہے جاری  
 قیامت تک وہ زربانی رہے گا  
 سو کر سلمانؓ پر حضرت بہت پیار  
 بہت خوشخط تھے سلمانؓ نیک بنیاد  
 سو مکتب میں کسی دن دونوں شہزاد  
 وہ دونوں صاحبوں نے مشق خوشتر تھے  
 کہ اے استاکس کا مشق ہے خوب  
 رسول اللہ کے اصحابوں کو دکھلاؤ  
 وہ سختی کو اٹھا حسینؓ شہزاد  
 دکھائے مشق ادن کو اور کہے ہیں  
 دیکھے صدیق نے دنوں کو شایق  
 جو دونوں سے اگر ایک خوب بولوں  
 جو ایک سبط نبیؐ افسردہ ہووے  
 سو تب صدیق اکبر نے کہے ہیں  
 سو جا فاروق کے نزدیک دونوں  
 انھوں نے بھی تصور کر کے دیں  
 تو ہووے گا خدا بیزار مجھ سے  
 انھوں نے بھی بول اٹھے اے نورعین  
 میرے سے حضرت عثمان عفانؓ  
 کلام وحی کو لکھتے ہیں و ایم

رکھا صندوق میں وہ نیک محضر  
 مسلمان ہو گیا با صدق وافر  
 کیا تازہ وہیں گلزار ایمان  
 تو انگر اس کی ہے اولاد ساری  
 اگرچہ خرچ کتنا بھی کرے گا  
 کے احسینؓ کا استاد مختار  
 کے احسینؓ کے لکھنے کو استاد  
 حسنؓ سرور حسینؓ پاک بنیاد  
 دکھائے اور کہے سلمانؓ کو بل کر  
 کہا سلمانؓ نے اے عالم کے مطلوب  
 بزرگوں سے تم اپنے مہر عطا پاؤ  
 چلے صدیق اکبر پاس فریاد  
 کہ بہتر اس میں کس کا خط ہے کہیں  
 نہ دیکھے کچھ وہاں کہنا موافق  
 تو ایک آزر وہ ہو گرب کو کھولوں  
 تو اپنے سے خدا آزر وہ ہووے  
 اے فاروق بہتر بو جھتے ہیں  
 دکھائے مشق اپنا تب بسجد ہو  
 ابھی دونوں سے ایک آزر وہ ہووے  
 خفا ہوں احمد مختار مجھ سے  
 خدا کے برگزیدے خاص حسینؓ  
 وہ بہتر بو جھتے ہیں خطا کے ارکان  
 کئے خط سے کلام اللہ کو قایم

لہذا بھی غفلت والا  
 لے صدق سنی پر  
 وافر سے بہت بیخ  
 نہایت سچائی سے  
 سلمان ہو گیا



سے بچنے باغ  
 سے بہت چھا  
 سے مطلب  
 رنجیدہ کے خیال  
 سے شہول

سو دونوں مُقبلات تختی کو لے کر دکھائے اور ان کو اپنا مشق نادرہ وہ دونوں کو دکھائے سے انھوں نے کہے حضرت کو دکھانا کہ یکدم سو حضرت نے کہے دل میں الہی سواتے میں فلک سے آئے جبریلؑ سو حضرت نے دکھائے مشق ان کو کہ اسرافیلؑ بہتر ہو جھٹے ہیں سو حضرت نے انھوں کو بھی پکارے انھوں کو جب دکھائے مشق شہزاد کہ میکائیل واقف تر ہیں ہم سے سو پھر حضرت نے ادنکو بھی بلائے انھوں بولے کہ عزرائیلؑ ہو جھے اگر دونوں سے اک کو خوب بولیں دگر شہزاد ہو آزرده ہم سے تو آزرده رہے ہم سے خداوند مگر باری تعالیٰ ہو جھتا ہے سو حضرت نے دعا کی تب شتابی اوسے ساعت کہا حضرت خداوند وہ دونوں تختیاں رکھنا برابر یہ سنتے تختیوں کو سب کے درمیان سواتے میں قلم اک آسماں سے رہا ہے مشق پر شواہر تسلیم ہو

گئے عثمانؓ عننی کے پاس یکسر وہاں مولا بھی تھے اُسوقت حاضر کہے ہیں ان کی خاطر رکھ دونوں نے کریں معلوم اس خط کا تلازم نہ کوئی آزرده ہو بھائی سے بھائی کہ لے کر وحی حق منشور تہ تنزیل کہے جبریلؑ نے اس وقت خوش ہو انھوں مجھ سے زیادہ تر لکھے ہیں سو وہ بھی آسماں سے آئے بارے کہ اُسوقت اسرافیلؑ ارشاد انھیں پوچھو تو وہ بولیں گے تم سے اور دونوں تختیاں ان کو دکھائے ہمیں اس بات میں تو کچھ نہ سوچے معینہ اس خط عالی کا کھولیں جو اُن کا دل ہو ٹک افسردہ ہم سے دکھاوے کون پیغمبر کا فرزند کہ نیک و بد اسے سب سوچتا ہے جناب حق میں با صد اضطرابی وہ رب العالمین عالم کا خاوند ہچانوں خط کو میں بہتر و کہتر رہے اور تھے کھڑے اعیان ارکان جو آید درمیان اول تختیوں کے سو ہر تختی رہی ہے خوش رقم ہو

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

ہوئی آواز تب اللہ اکبر  
سو دونوں خوش ہوئے وہ شاہ والا  
کہ اے یاران میرے بعد از یہ حسینؑ  
یہ جن کا مرتبہ دیکھا کہ حق نے  
سوا اس کے خلق کے خط پر جفا کا  
کریں تشنہ گرسنے ذبح غافل  
تو اون سے کیوں خدا ہو یگا راضی  
یہ سب کہہ کر رسول اللہ روئے  
ہوا اس طرح اس مجلس میں ماتم  
سبھی اصحاب اور اُتباب یکبار  
یہ غوغا سن کے خاتون قیامت  
سواہل بیت رو رو کر پکارے  
رسول اللہ یہی کہتے تھے ہر بار  
حسینا پر جو کوئی روئے گا یکدم  
مجھے اس بن نہیں جنت میں جانا  
کبھی اس پر مصیبت بھی نہ آوے  
حسینؑ ذوالکرم ہے نام اون کا  
فضایل اور یاد آیا ہے یاراں  
سو پوچھے ایک دن خاتون محشر  
سو حضرت نے کہے روز ازل سے  
خلافت جب خدا آدم کو بخشا  
امامت دی خلیل اللہ کو بیشک  
شہادت کو محمدؐ سے بدل کر

ہیں دونوں خوب فرماؤ پیغمبرؐ  
رسول اللہ لگے کہنے کو اس جا  
میرے دو راحت جاں قرۃ العینؑ  
نہ آزر دہ کیا خط کے سبب سے  
چلاویں خنجر بُراں کو یکبار  
پلاویں گے حسنؑ کو زہر قاتل  
جو خود محشر کے تین ہو دیکھا قاضی  
صحابہ بول کر اللہ روئے  
فلک رونے لگا با اشک شبنم  
ہوئے جوں ابر نیاس زار و دربار  
کے آ کر قیامت در مصیبت  
حسینا ہے حسینا آہ مارے  
میری مجلس کے سب اربابِ احضار  
میرا جنت میں وہ ہووے گا محمدؐ  
میرا وہ دوست ہووے جاویدانا  
جہاں جاوے وہاں اعزاز پائے  
یہ سارے خاندان کے دوست داراں  
یہ کیوں مارے پڑیں شبیر و شبیرؑ  
لکھا قسمت میں اون کی عز وجل نے  
رسالت رحمت عالم کو بخشا  
ولایت دی ولی اللہ کو اب تک  
دیا حسینؑ کو اللہ کبیرؑ

لے بغیر تھکوں کی پائی  
۱۲ شے خاتم ۱۳ شے  
کاشٹے والی شے  
شبنم پوچھ شبنم کا نام  
۱۴ شے ہر رومیوں کے  
۱۵ شے ہر رومیوں کے  
اس پوچھنے کا نام ہے  
۱۶ شے ہر رومیوں کے  
۱۷ شے ہر رومیوں کے  
۱۸ شے ہر رومیوں کے  
۱۹ شے ہر رومیوں کے  
۲۰ شے ہر رومیوں کے

۲۱ شے ہر رومیوں کے  
۲۲ شے ہر رومیوں کے  
۲۳ شے ہر رومیوں کے  
۲۴ شے ہر رومیوں کے  
۲۵ شے ہر رومیوں کے  
۲۶ شے ہر رومیوں کے  
۲۷ شے ہر رومیوں کے  
۲۸ شے ہر رومیوں کے  
۲۹ شے ہر رومیوں کے  
۳۰ شے ہر رومیوں کے

شہادت کا ہے رتبہ ایسا اعلیٰ  
 سو اس رتبے کے یہ ہو دینگے خاوند  
 تب حضرات نے کہا خاتونِ جنت  
 کہ اے نورِ دیدِ خیرِ نسوانِ جنت  
 کہ اس کا نام تھا خوش قطبِ اول  
 سو اسمیں بچہ قدرت کے خاتون  
 تھا اوس کے سراد پر تاجِ مکرم  
 دویم ہنسلی پہنائی تھی خدا نے  
 سو وہ تم فاطمہ خیر النساء ہو  
 ستم زریں مکر بندہ درختاں  
 تھا اس کے گوشِ پید میں دُرِ بھر  
 تھا دویم گوش میں لوگوں کے آخر  
 سو میرے نور نے سجدہ بجا کر  
 یہ دو گوہر دونوں خوش رنگ پہیم  
 مجھے ظاہر ہواں دو کی حقیقت  
 تمہارے دونوں اسے ہیں یہ خاص  
 شہادت کی خلافت منگ لئے ہیں  
 سو ہوتے ہیں کرشمے اونکے ظاہر  
 تو سب عالم پہ اون کا غم رہے گا  
 جو کوئی اون کا کرے دنیا میں ماتم  
 تب اتنی بات سن از حق تعالیٰ  
 مکلف کر کے یک قندیل پر نور  
 سو اس قندیل کو تھے تھام چاروں

جو تو اتم ہے رسالت سے مولا  
 نت اون سے ہو دینگا رضی خداوند  
 ہے جن کو بضعہ عقیقی کا خلعت  
 کیا تھا خیرِ اول کو رحمان  
 ستارہ تھا مہ دھوڑ سے مکش  
 کیا تھا اوس کو باخشمہ عفتوں  
 محمد مصطفیٰ سلطانِ عالم  
 کیا اوس کا خلاصہ مصطفیٰ نے  
 زبیں رتبے میں تم بلغ اعلیٰ ہو  
 کہ ہیں دُلّیل سوار وہ شاہِ حلال  
 ہوئی اس سے جہان کل زعفر دھڑ  
 رواں ہوتا تھا اس سے خونِ طہر  
 کیا تب عرض اے خلاقِ اکبر  
 یہ کیوں گریاں ہیں اے خلاقِ عالم  
 ہو آواز اے دریائے جہت  
 میں گلزار رسالت کے خلاصے  
 سو ہم نے انکو اول سے دیے ہیں  
 وہ جب دنیا سے ہو دینگے مسافر  
 قیامت تک یہی ماتم رہے گا  
 حرام اوس پر ہے عقیقی میں جہنم  
 وہاں سے نورِ حضرت کا ہے نکلا  
 رکھا ہے عرش پر وہ نورِ منظور  
 وہی اصحاب ذوالاکرام چاروں

کہ یعنی جلیسہ  
 یعنی فتح اور اعلیٰ  
 اس کو کہتے ہیں جود  
 اس سے ایک  
 چھ ایک حل سے ایک  
 ہجاء دفعہ پیرا ہوں  
 ہندو کی ان کو کہتے ہیں  
 کہتے ہیں اور مولائے  
 ملا ہوا حاصل کھڑا شہادت  
 کا رتبہ ایسا بلند ہے  
 کہ اندر اوس کے کلمات  
 سے رتبہ سے لاہول ہے  
 سے پہلے سے جنت  
 سے پہلے سے جنت



کی یعنی سترین عورتوں  
 کا "ہ یعنی روشن  
 ستارہ یعنی آفتاب  
 گیا " یعنی کا کیا  
 شہ یعنی سرخ ہوئی  
 کہ یعنی ظاہر  
 کہ یعنی پند و پرہیز  
 کہ یعنی عفتی اشارت  
 کہ عفتی یعنی  
 کہ عفتی کی کیا  
 یعنی زینت دیلا گیا



مقابل کے ستون بوبر صِدِّیق  
خدا نے ثانی الاثنین بولا  
کہ وہ صدیق اکبر ذات عالی  
وہ شاہ بحر و بر سلطان دارین  
رسول اللہ نے جب معراج پائے  
کہ اے پروردگار جملہ اکوان سے  
خبر معراج کی سن کر قریشی  
ہزاروں معجزے میں مانتے ہیں  
میرے معراج کی سب بات سنکر  
یہ سن کر حق تعالیٰ نے کہا تب  
عزیزاں دیکھے جس کے مراتب  
سو کیوں ان کی نہ ہووے شان اعلیٰ  
سوا ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے  
سو وہ رورود کے منگتے تھے خدا سے  
مقرر شاہزادوں کے سبب سے  
سومار غار سے صدیق اکبر  
جو ان کو غار میں کاٹا تھا وہ مار  
تو برکت سے لب سرور کی اُسد  
جو آیا وقت پہلا عودے کر کر  
وگر حضرت عمر فاروق اعظم  
کہ مجھ بعد از اگر ہوتے پیغمبر  
خلیفہ دومی سا لا مختار  
بہت شہر ان مسلمانوں میں اے

کہ وہ ہیں مطلع دیوان تصدیق  
ہے رمز اذھانی الخار کھولا  
نبی کے بعد تھے امت کے والی  
کہ جن کا نام ہے تا قاب قوسین  
تب اپنا عرض خالق کو سنائے  
میں بیکس تر ہوں انرا بول کے درمیان  
نہ مانیں گے کبھو اکثر قریشی  
مجھے احقر سمجھوں سے جانتے ہیں  
نہ مانیں اور نہیں گے مجھ پہ اکثر  
ترا صدیق مانیں گے کہا سب  
زبان حق سے ہوتی تھی مناقب  
گواہ ہے جن کے بیچ کا حق تعالیٰ  
انھوں کو بھی شہادت حق دیا ہے  
بلک چہتے تھے ہر دم مصطفیٰ سے  
شہادت منگ لئے یاروں عرب سے  
شہادت کا نتیجہ پائے اکثر  
لعبے اپنا پھر اے شاہ تھار  
ہوا وہ زہر جوں بر زخم مرہم  
شہادت پائے ہیں صدیق اکبر  
کہے ہیں ان کو اکثر خیر عالم  
عمر ہوتے مقرر ہے مقرر  
کہ ان کے وقت ہوا سلام بسیار  
تمامی کفر و ذلت کو مٹائے

لہذا میں یہاں پر  
کے پہلے شرف کو مطلع کرتا  
ہیں نبی حضرت ابوبکر  
صدیق اکبر کی  
باتوں کو سب سے پہلے  
پہچان دیتے تھے کیا کہ  
مطلع تھے "لہذا ثانی  
فی الخار اذھانی  
و درن کا تھا جو  
تھے وہ دونوں بیچ



غار کے یہاں حضرت  
ابوبکر صدیق کی شان  
ابوبکر صدیق کی شان  
میں ہے رسول بسیار  
تو یہ کہ اپنے میں کر کے  
میں تفسیر اس کی  
سبقت معلوم ہوا  
سے یعنی تمام جان  
جو جمع کی ہے  
عبد الرحمن ہے بلند  
سے بیخا تھو  
کے پیغمبر کو دیا  
اس نہ کا اثر ہوا

جیش تا روم و شام و مصر ایران  
تھا ادن کا مرتبہ ایسا قوی تر  
ہمارا آئی ہے دین احمدی کو  
رسول اللہ کے ہیں مقبول منظور  
انھوں نے بھی سبب حسین کا سن  
سو خنجر پیٹ میں گھا کر شہادت  
سیم وہ رکن قندیل منور  
جو آزار کان صحیا برج سعادت  
شب معراج میں خیر البشر نے  
نظر کی ساتویں گردن وہاں تب  
سو پوچھے فخر عالم نے کہ عثمان  
کہ عثمان کہ اے سلطان عالم  
سو میں نے بھی شہادت کو طلب کی  
چارم تھا ستون شاہ مظفر فتح  
یقین وہ شہ سوار لافتی ہے  
کہے فخر رسالت شیر یزداں  
کہ وہ خیر کشا کشف الدجی ہے  
انھوں حسین کی سن کر شہادت  
حسن شہ نے بھی بھائی کے سبب سے  
انھوں نے بھائی کی فرقت میں یاران  
یکجے کے لگے گرنے کو ٹکڑے  
کہ جتنے ہوئیں گے تجھ سا تھیاراں  
سو ستر و دوتوں سے قتل ہوگا

ہوئے ان کی خلافت میں مسلمان  
ہوا اسلام ادن سے نور آور  
ضیاء بجٹے ہیں ملک سرمدی کو  
کیا اسلام کو نور عثمانی نور  
شہادت منگائے حسن المؤمنین کن  
کے حاصل پایمان سعادت  
کہ عثمان غنی ہیں نیک محضر  
کہ فدی النورین کی پہنچی تھی دولت  
وہ سلطان ہذا صاحب خبر نے  
پڑھی صورت نظر عثمان کی جب  
یہ کس باعث سے پہنچے تم کہو یہاں  
حسینا کی شہادت سن کے ہدم  
یہ مجھ کو منزلت اللہ نے بخشی  
علی ابن ابی طالب غضنفر  
کہ جن کا وصف تو سن ہی آتی ہے  
ملائک دو جہاں اونکے غلاماں  
کہ جس کو ذوالفقار از حق عطا ہے  
اٹھائے اپنی گردن پر شہادت  
شہادت در دعا مانگے تھے رب سے  
پے ہیں جام قاتل کو زفران  
حسینا کو یہی کہہ کہہ کے گزرے  
سو وہ ٹکڑے بگر کے ہیں میر کیاں  
یکجے کا وہ ہر ٹکڑا ہے میرا

کہ یعنی روشنی  
یعنی شہادت  
یعنی نور اور نور کا  
یعنی اللہ تعالیٰ

ہے " ارکان یعنی جمع  
رکن کی یعنی ستون  
جہاں کے " عثمان  
یہ لقب حضرت عثمان  
غنی رضی اللہ عنہ کا  
سینکڑا خنجر و حکمر کی  
در و دریاں کہ پیکار



میں آئی غنیمت  
آسمان " شہادت یعنی شہادت  
درجہ " شہادت یعنی شہادت  
الایمان یعنی ایمان  
سب سے کوئی نہیں  
زور کوئی جو ان  
وہ ظہر علیہ السلام کی بیٹی  
پہلو ان " شہادت  
لہ روشنی کو واسطے  
انور یعنی روشن  
حضرت علی کہ ام المومنین  
کی توار کا نام ہے

حسینانے جو ٹکڑوں کو گئے ہیں  
 میں ستر اور دو بیاروں سے بیرون  
 شہادت کا مراتب کر کے حاصل  
 یہ دونوں گفتگو کر کر جو روئے  
 سواو کا پیشتر ہووے گا مذکور  
 کسے طاقت کہے توصیف تقریر  
 کہ کے صاحبزادوں کہ گئے ہیں  
 خصوصاً جو ولی فیاض ناظم  
 کہ اوس کے غم سے قدسی آسمان پر  
 کہ اوس کا نظم کیا شیریں بیاں جو  
 کیا ہے اس نے ایسا غم کا نامہ  
 مجھے قدرت کہاں کہنے کو ایسا  
 کہ کہتے آشنا شرفا و اعلیٰ  
 لگے کہنے کو اے سرگشتِ دورِ آ  
 مگر اس وقت تیرا خیر چاہے!  
 سوتب میں ان تمامی دوستوں کو  
 کہ اے یاران ہو امید ان آخر  
 کہ تا اس سے نتیجہ آخرت ہو  
 خدا یہ نعمتاں نیکوں کو بخشا  
 کہ بارہ جلساں سلطان دیں کے  
 ابو القاسم نے وہ قاسم کو بخشے  
 سلامت حق رکھے دنیا میں دایم  
 وگر محمود شیریں قال منظوم

وہ عشرت دو ہوئے سو رو کہے ہیں  
 کہ ٹکڑے ہو گروں کا غم سے جانو  
 رہوں گا باپ اور واداسے جاہل  
 وہ اپنی جاں شہادت پاک کھوئے  
 قیامت تک ہے کا غم کا نشور زبان  
 نہ ہو اور اراق پر ہستی کے تحریر  
 نہ اوس کے گرد کو ہم پہنچے ہیں  
 کہا اس طرح سے ہنگامہ غم  
 کہے ہیات ہیات الہیہات اکثر  
 عجب دکھنی میں عذاب اللساں ہے  
 کہ کا غم ہو اول چاک خامہ  
 ہوس نے اس طرف وامن کو کھینچا  
 فصاحت اور بلاغت میں ہیں عہدا  
 کیا تو عمر کو ضایع الیٰ آلان  
 نیا مضمون کچھ ہم کو سناوے  
 کہا حسرت سے سب چھوٹوں برونکو  
 رہائیں کوئی بھی مذکور ظاہر  
 سبب اس کے بہ محشر مغفرت ہو  
 کہ منہی کے خدا لوگوں کو بخشا  
 شہ لولاک ختم المرسلیں کے  
 نہایت مرتبہ ناظم کو بخشے  
 رہیں وہ مجلساں تاحشر قائم  
 کیا ہو فتحنامہ اون نے مرقوم

لہ یعنی آگے  
 ۱۱ یعنی بیان  
 ۱۲ یعنی فرشتے  
 ۱۳ یعنی اندوس عد  
 زبان ۱۴  
 ۱۵ یعنی



ربانی اور غرض  
 ۱۶ یعنی  
 ۱۷ یعنی  
 ۱۸ یعنی  
 ۱۹ یعنی  
 ۲۰ یعنی

عجائب شیرے اے دوستداراں  
نواؤں رہے کتاب و ذکر عالی  
کہ اس میں ذکر ہے آلِ عبا کا  
کہ نیت نیک سے باندھا ہے مذکور  
غم شہزاد میں ہے فتح یو لو  
کہ اس کی فکر پر صد آفریں ہے  
وہ اپنی عاقبت سے ہو کے محمود  
تھا چوتھا غوثیہ احوال باقی  
سوا دن نے اپنی نوبت بھی بچایا  
سو دیکھا عند لبان چمن زار  
یہ حسرت کھا کے اپنے دلیں رویا  
جو آدھی رات آئی نیند بارے  
سو گردا گرد سب عالم ملا تھا  
سو میں نے بھی کیا ساتھ اونکو ماتم  
یکایک دل پہ غم کا ابر چھایا  
سو آیا دل میں یک دم فکر کامل  
ہے اس میدان کی وسعت زیادہ  
طرف کبے کے اٹھ بیٹھا شتابی  
سو سوچا مطلع دیا چہ غم  
شروع انجمن نام خدا سے  
کہ جن کا وصف لیس دیمزل  
خدا اس کو قیامت تک جہا نہیں  
کرے اپنے کرم سے اسکو معرفت

کیا ہے دشمنوں پر تیر باراں  
نہیں حمد و ثنا سے فکر خالی  
یقین و دونوں جہاں کے پیشوا کا  
کیا ہے صفحہ اکا خذ پہ مسطور  
نہ کچھ عیب و ہنر کو اسیں کھولو  
بیان فتح و احوال دیں ہے  
ہوا ہے سرخ و حق پاس موجود  
ہوا اس بزم کا یوسف ہے ساتی  
مجھے پھر ہوش اس عالم کا آیا  
کئے ہیں لوٹ خالی سارا گزار  
نہالی اور تکیہ کو بھگویا  
سو دیکھا خواب میں ماتم کے نعرے  
جہاں میں غم کا شور و غلغلہ تھا  
کھلی جس دقت میری چشم اُسم  
زمین دل کو انخوان میں جھکایا  
کہ کرنا کچھ بیاں ماتم کی محفل  
لگا تب کھینچنے غم کا کبتادہ  
ہوئی دل پر آلم کی اضطرابی  
مدد منگ کر بہ نرد و نخر عالم  
طلب کر کر اجازت مصطفیٰ سے  
انخول کے نام سے سرزد ہے محفل  
تمامی محفل کون و مکا نہیں  
کہ ہوئے قدسیوں پر سارے مصروف

کہ عینہ عجائب  
علی حضرت علی  
حضرت ناظم العزیز  
حضرت امام حسین  
حضرت ولیعصر  
نہوان اشرف  
جمعین ان  
علیہم السلام  
چارتن  
سینے میں



علی ترین یار  
بند بخت  
میں عینہ علی  
بیں علی  
چکھنا علی  
کشد علی  
بہت دم علی  
تیر علی





دیا پھر نوح کو کشتی گری کا  
کیا اور یس کو جنت میں ساکن  
بھی میکائیلؑ ابراہیمؑ مرسل  
کیا حق نے کرم اون پر نہایت  
کیا شمعونؑ اور داؤدؑ طالوت  
کیا جالوت کو یک پل میں پامال  
وہ پھر یوسفؑ میں ہو جلوہ دکھایا  
کَلِمَ اللہ کلام اللہ کو لکھ کر  
کہا تب حق تعالیٰ نے کہ موسیٰؑ  
اسے تو جلد اول تا بہ آخر  
لکھے پڑھنے تو کچھ سو جھانہ ان کو  
ہو آواز تَنْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
لکھا ہوں پر پڑھا جاتا نہیں یہ  
ہو اتب فضل با ا لہام غیبی  
تو سب تو رات کھڑے میں پڑھا صاف  
ادلو الالباب تم دیکھو کہ موسیٰؑ  
خدا کا فضل ہے در کار یاراں  
محمد مصطفیٰؐ اُمّی صفت تھے  
یقین علم خدا ہے سب پہ قادر  
ہوئے منوخ حکم وحی اول  
ہو اس طرح سے قرآن نازل  
کہ جس کی ایک آیت کے سبب سے  
حکایت بر محل اک یاد آئی

وہ سب سامان لطف ویاوری کا  
کیا انہاراون پر رُفِز باطن  
کَیْنَتِ ابن آدم تھی مفضل  
کہ بخشی نسل آدم کی امانت  
سکینہ کا دیا جن پاس تابوت  
سیلماں کو دیا شاہی باجلال  
جو چاہ عشق میں مطلب کو پایا  
گئے وہ طور پر اللہ اکبر  
یہ انوارِ معظم رُفِز عقیلی  
ہو خوش آواز سے پڑھ میرے ہر  
سو دین رونے لگے ہیں اپنے گن کو  
کہے موسیٰؑ نے تب یا خالق الناس  
تھے معلوم ہے علم البقین یہ  
لگا پڑھنے کے تین انعام غیبی  
تمامی امر وہی و حمد و اوصاف  
لکھا خود نے ہی پھر پڑھتے نہ آیا  
وگر نہ مشت گل کا کیا ہے امکان  
ہو خود علم لدنی منزلت تھے  
مٹائے سارے دینوں کے دفاتر  
کے قرآن سے دین کو مکمل  
کیا سب مشرکوں کا دین باطل  
یہ سارے مغفرت پاویں گے رب سے  
کہے موسیٰؑ نے اک دن یا الہی

۱۔ علیہ السلام  
۲۔ علیہ السلام  
۳۔ علیہ السلام  
۴۔ علیہ السلام  
۵۔ علیہ السلام  
۶۔ علیہ السلام  
۷۔ علیہ السلام  
۸۔ علیہ السلام  
۹۔ علیہ السلام  
۱۰۔ علیہ السلام

۱۱۔ علیہ السلام

۱۲۔ علیہ السلام  
۱۳۔ علیہ السلام  
۱۴۔ علیہ السلام  
۱۵۔ علیہ السلام  
۱۶۔ علیہ السلام  
۱۷۔ علیہ السلام  
۱۸۔ علیہ السلام  
۱۹۔ علیہ السلام  
۲۰۔ علیہ السلام

مجھے ایک اسمِ اعظم بخش دینا  
 کہ اس سے ہو میرا یہ شان یارب  
 تب حضرت حق تعالیٰ نے کرم سے  
 کہا تب یوں یکلم اللہ کو سبحان  
 کہ تا اس کے سبب آرام ہووے  
 کہے تب حضرت موسیٰ نے یونکر  
 بت مجھ کو زبان کس کی ہے بارے  
 ہوا آواز تب موسیٰ کو یک دم  
 حبیب اللہ نور اللہ واللہ  
 یہ سقظہ ان پہ نازل ہوئے موسیٰ  
 کہ اس باعث تختہ اکام ہوئے  
 جہانے اٹھ کے تم خوش ہو کے یکدم  
 سو تب موسیٰ نے یوں رو کر کہے ہیں  
 اگر یہ سورہ در توریت ہوتا  
 میری امت نہ کافر ہو کے مرتی  
 ہوا آواز تب موسیٰ کو دل سوز  
 کہے موسیٰ اسے باعث بنانا  
 کہنا تب حضرت حق نے دروداں  
 تب ان کے دوست کھلاؤ گے موسیٰ  
 عزیزاں یہ وہ ہے قرآنِ اعظم  
 عصا موسیٰ یہ بیضا دو برہان ہیں  
 کہ برہانین سے فرعون کو مارا  
 تمامی اثر دہائے سحر پُرفتن

نام ایک شخص تھا  
 دینی علیہ السلام کی  
 امت میں کہ اس نے  
 نامہ موسیٰ کا  
 گوہر بنا کر دو گونہ



نور الہدایت بنایا تھا  
 یعنی دو دیکھ  
 علیہ سحر جیسے  
 اس کے بیچے جاوے کہ  
 چھ آوازہ یعنی بشارت

اور اس کا درس مجھ سے روز لینا  
 کہ تو چاہے مجھے ہر آن یارب  
 عطا کی سورہ اخلاص دم سے  
 تو کر اس کا وظیفہ صاحبِ شان  
 میرا فضل و کرم انعام ہووے  
 کہ اسے رَبُّ الْعَالَمِ الْکَبَرُ  
 یہ سورہ واسطے ہے کس نبی کے  
 محمدؐ پر اسے نازل کریں ہم  
 عرب میں ہو یگا مولود و خواہ  
 میں بخشا ایک سورہ تم کو زیبا  
 ہو کچھ بچا ہو سوسب انعام ہووے  
 بائینیت رہو گے ہم سے ہمدم  
 کہ اے حق البین فریاد رس تیں  
 نہ سائر میری امت کو ڈبوتا  
 قیامت تک سبھو کی خوش گذرتی  
 تو میرے دوست کا ہودوست ہر روز  
 جمالِ مصطفیٰ مجھ کو دکھانا  
 پڑھو تم دوست میرے پر ہوشاں  
 جمالِ مصطفیٰ پاؤ گے موسیٰ  
 ہے ہر سورہ عصا موسیٰ سے ہمدم  
 دیا تھا حق نے موسیٰ کو بہ فرمان  
 عصا نے ساحر دوں کو کر آوار  
 عدم کر کہ عصا نے خوش کیا بن

ڈبایا نیل میں فرعون کو دیو ہوت  
ہو قارون زمین میں غرق یکدم  
وہ چوتھا بلعم باعور زاہر  
وہ جب موسیٰ سے پیچھے کر طرایا  
جو کوئی پیغمبروں سے ہو مقابل  
وگرا می تھے وہ شاہ رسالت  
سو پہلا حرف بسم کو لکھے ہیں  
کہے کیونکر لکھوں میں اسم اللہ  
قلم کو اپنے ہاتھوں سے دیے ڈال  
اٹھایا ان کے سایہ کو زمیں سے  
گر اسایہ نہ آنحضرت کا حاشا  
جب ابراہیم تک پہنچا تھا وہ نور  
اور اس فرود نے آتش میں ڈالا  
وہاں گلشن ہوا حکم خدا سے  
سو کر فرود کی شاہی کو باطل  
وہ اپنے نوکر و نکی جوتیاں کھا  
کہا جبے نار کوئی حضرت فرد  
سلاما کا اگر ہوتا نہ ارشاد  
وہاں سے نور کے باعث نکالا

موا عوج غنق چھکڑ سے درخوت  
تمامی مال اور اسباب باہم  
ہمایت اس زمانے میں تھا عابد  
جہنم میں وہ اپنے کو ڈبایا  
سو وہ کافر ہے ہوں بوجہل جاہل  
قلم لے کر لگے لکھنے عبارت  
کہ جب اللہ آیا چپ رہے ہیں  
قلم سایہ کرے جو اس پہ ناگاہ  
سو حضرت حق تعالیٰ نے یہ فی الحال  
خبر اور گرد اور فتنہ و کین سے  
الف قامت تھا مثل سر و بالا  
کیا فرود کے سب کفر کو دور  
ہو الا لہ کے دل پر داغ کالا  
ملا یا حق نے سارا مدعا سے  
ہوا ایک پشیمانی اس ملعون کا قاتل  
بصد سختی جہنم پیچ پہنچا  
سنی بردا سو آتش ہو گئی سرد  
قیامت تک یہ ہوتی آگ برباد  
سو پھر جب رکی شاہی پہ ڈالا

کہ سنان جیسے شکر ہے  
فرعون کو نہ اپنے نبی  
شکر میں غرض کیا ہے  
نزد سب اب رہیں  
علیہ السلام اور جس  
میں ڈالا اس دم  
آگ کو حقتائے  
کایہ خطاب ہوا



یانا دی کوئی بود  
و مسلک ما سنی  
ابو اہیم یوسف  
اس آگ  
ٹھنڈی اور سلا  
یو ج اویو  
ابراہیم علیہ  
السلام کا

### حکایت بادشاہ جبار و ظالم

بہت آباد تھا در عرصہ دہر زمانہ  
زنا کے فعل میں تھا سخت مصروف

سوان ایام ماضی میں تھا ایک شہر  
وہاں تھا بادشاہ جبار معروف مشہور

نیا کس کا قبیلہ شہر میں آئے  
گئے اوس شہر کے نزدیک حضرت  
پرے تشویش میں سارہ کے باعث  
کہ حسن حضرت سارہ اتھا ایسا  
سو ابراہیم نے سارہ کو لے کر  
چلے حمال اٹھا کر دوش پر لے  
دیکھے جو حضرت سارہ کو دربان  
بہت خوش ہو کما حضرت سے احوال  
بہت تاکید ہے آوے جو کوئی زن  
سو اس مردود نے برقع اڑھا کر  
تب ابراہیم نالاں ہو کے بولے  
کہ اے پروردگار جملہ عالم  
رکھا ہے تاج کد منا کا سر پر  
مکان بخشا ہے عیبتیں انھوں کو  
ولے آدم ز جرم سہو کا رمی  
ہوئی ہے کارگر تلبیس ابلیس  
وہ یک دانہ کو غیر از حکم کھائے  
کہ سی ضد سال بعد از انکو بخشا  
خداوند اجیب اپنے کے باعث  
سو حضرت حق تعالیٰ نے کرم سے  
جو ابراہیم اور سارہ کے درمیان  
حجاب اٹھ کر نظر آتی تھی سارہ  
وہ ابراہیم بیٹھے دیکھتے تھے

لے تشویش برقع  
نمبر ۱۳

لے سارہ حضرت ابراہیم  
کی بیوی کا نام تھا ۱۴



لے حمال معنی بوجہ  
اشخانے والا ۱۵  
صفہ تلبیس معنی سحر  
اور فریب ۱۶

جو بہتر ہووے تو خلوت میں لیجائے  
وہ ابراہیم بن آذر بشوکت  
مگر کچھ واقعہ یہاں ہووے حادث  
نہ چمکے مہر و مہر و دوس پہ ویسا  
رکھے صندوق میں ترقی تالاکر کر  
سو اس صندوق کو بر باب <sup>دروازہ</sup> کھولے  
ہوئے تصویر کے مانند حیران  
لجاؤں نزد سلطان اسکو فی الحال  
تو جلد ہی اس کو لے آنا میرے کن  
چلا سارہ کو لے ہوئے و جفا کر  
بہت سخت جگر آنکھوں سے روئے  
تو ہے پیدا کنندہ جسم آدم  
خلافت کا دیا ہے ان کو افسر  
کہ اُسکُنْ اَنْتَ ذَوْجُکَ کہدیا تو  
کئے خواگی شک فرماں گذاری  
قتضا جنباں بسترِ حال تجنیس  
سو رحمت چھوڑ ذلت میں پھر آئے  
محمد مصطفیٰ کا واسطہ تھا  
نہ کچھ سارہ پہ منکر ہووے حادث  
اٹھایا سب حجاب اسدم عدم سے  
نہ یک پردہ رکھا دونوں میں پہناں  
سو بیٹھے دیکھتے تھے شاہ تنہا  
الہی خیر کرنا بولتے تھے

یہاں تک بادشاہ کے رُوبرُو ہو  
 کہے سارہ نے ہم بندے خدا کے  
 سوتیلے جبار شہ نے جبر کر کر  
 کہے سارہ نے تب اللہ اکبر  
 سو دیگر دست چپٹ اس نے چلایا  
 کہا اس وقت ہو جبار لاچار  
 کہے سارہ نے اے مرد و خوشائیں  
 سنا ہوا ہے تجھے اس سے زیادہ  
 کہا اس نے گنہ بخشاؤ میرا  
 خلیل اللہ کو جلدی سے بلایا  
 سوا برائیم کر کر ملک حاصل  
 رضا مندی سب سارہ کے حاضر  
 ہے اسمعیل کا مٹو و اس جا  
 وے حضرت خلیل اللہ نے یکدم  
 اگر فرزند ہو تو تیری رہ پر  
 جب اسماعیل نے پانی جوانی  
 سو چندیں روز بعد از حقیقتی  
 کہ اسماعیل کو قرباں کر دتم  
 ہوا ہے مرۃ من بعد آخرے  
 سو پس تحقیق اپنے دلیں کر کر  
 سوا اسماعیل کو جلدی بلائے  
 وہ اسماعیل سنتے بول اٹھے ہیں  
 نہ کارِ خیر میں تاخیر کرنا

کہا اس شاہ نے ہو کون بولو  
 ہیں درکان شرافت اور حیا کے  
 چلایا ہاتھ اس عصمت پش پر  
 سوا اس کا ہاتھ اُترا سرد ہو کر  
 پیر دلن نے وہیں سینچے گرا  
 چھڑاؤ مجھ کو جلدی کر شکست  
 کہ ہے دنیا میں تو نت بدترین ناس  
 تو ہے شداد اے فرعون زادہ  
 سو آدھا ملک لے خاوند تیرا  
 وہ آدھا ملک قمت کر دلایا  
 ہوئے وہاں ہاجرہ سے آپ شاغل  
 ہوئے ہیں وہاں سے مکے کو مہاجر  
 کہ ان کے فرق پر تھا نورِ اعلا  
 کئے تھے نذر مولیٰ کی مقدم  
 کروں قربان مقرر بالمقرر  
 ہو اسر سبزِ سخن زندگانی  
 دکھایا خواب اون کو نیک اعلیٰ  
 اوس اپنے قول پر ثابت رہو تم  
 ثلاثہ مرۃ دے خواب دیکھا  
 کہے حاضر ہوں اے اللہ اکبر  
 مفصل خواب ان کو کہ سنائے  
 کر و تعین تیرا خیر کچھ نیس  
 نہ اپنے دل میں کچھ تدبیر کرنا

یعنی نالی  
 یعنی بیاں  
 یعنی بکا کر کے



۱۱  
 یعنی شہنشاہ  
 یعنی پیدائش  
 یعنی منت  
 یعنی درخت

کہ ہے پیغمبروں کا خواب سچا  
کہ اے جان پدر اے کعبہ دین  
تب ابراہیم کو وہ یاد آیا  
سو کہنے کو لگے جا باجرہ سے  
انہوں بھی بول اٹھے اللہ اکبر  
ہماری جان ہے اللہ پہ قرباں  
خلیل اللہ نے لے کر دشنہ خو نریر  
رسن بھی ساتھ لے جلدی سدھارے  
خلیل اللہ کو بولا خواب تیرا  
خلیل اللہ نے اک پتھر کو پھینکے  
یقین پیغمبروں کا خواب شیریں  
وہاں سے بہت عز ازیل بد آئیں  
انہوں بھی پھینک پتھر ہو کے عام  
خدا لوگوں کا سچا خواب ہے گا  
وہاں سے پھر چلے آگے بہ عزت  
سو قربان گاہ میں اس وقت جا کر  
ذبح اللہ خلیل اللہ کو بولے  
کہ اے بابا خدا خاطر نہ رونا  
بھی ایسا وقت نین پا دیگا ہر چند  
نہ مجھ پر تم نے کرنا ہر پیر  
خدا خوشنود ہووے گا تو بس ہے  
مرے تم دست و پا کو باندھ مضبوط  
میرا منہ زیر کرنا پست بالائی

لہ دشنہ خو نریر  
خو نریر کی طرح ہوتی  
ہے ۱۲  
ایک قسم کا پتھر ہے  
جس پر چاقو یا چھری



پہننے سے پہلے  
سورۂ غلط ہے لاجلہ  
پہننے سے پہلے  
کے میں باطل  
مست نہ کرنا

نبی لوگوں کا ہے سب کا رہبر  
کہو تم یاد خود وعدے کا آئین  
قبولے نذر رہے وہ شاہ دانا  
عجب عصمت نشان و طاہر سے  
بہت بہتر ہے سب دنیا سے بہتر  
میں اسکی رہ پہ راضی با دل و جان  
بہت سنگ فسان پر اس کو کرتیز  
یہاں تب راہ میں ابلیس بارے  
کیا دوسو اس نے شیطان کے ڈیرا  
کے ملعون کو یوں ہرگز نہ ہر دے  
صحیح و راست ہے با عز و تمکین  
لگا کرنے ذبح اللہ کو تھیں سجدہ  
کہے اس کو کہ اے مردود نادام  
کھلا رحمت کا ان پر باب ہے گا  
وہ ابراہیم و اسماعیل حضرت  
لگے ہیں باندھنے رستی سے نریر  
وہ اپنا ماجرا بابا سے کھولے  
اور ایسی دولت عظمیٰ نہ کھونا  
مجھے تم ذبح کرنا ہو کے خوشنود  
روا رکھنا میرے پر سر و مہری  
زن و فرزند سب باطل ہو س ہے  
نہ کرنا جذب میں کچھ مہر مخلوط  
کہ تا چہرہ نہ تم دیکھو گے میرا



کہ تب مہر پر دل میں نہ آوے  
تو پھر رو کر خلیل اللہ نے بارے  
چھری حکم کئے قبضے میں اپنے  
جو بسم اللہ کہہ کر جب چلائے  
چلائے جب چھری حلقوم پر شاہ  
یہ کیسا باپ او بیٹا ہے قادر  
یہ کس بیٹے کی قربانی کرے ہے  
کہ ہے اس کی جبین پر نور احمد  
الہی اس سبب دنیا کیا تھا  
سو اس کا ذبح ہونا یہ عجب ہے  
ہو اتب حکم رب العالمین کا  
کر و اولاد سب تم اون کی حاضر  
سو تب اولاد اسماعیل کی زود  
کہا اس وقت حضرت ذات سبحان  
ذبح اللہ کی کوئی ذبح لےوے  
سو میں روح حسین ذوالکرم نے  
کیا معروض پیش حضرت حق  
میرے نانا کی قربانی کے بدلے  
مجھے نانا کے بدلے ذبح کرنا  
وہیں روح مکرم ایسا رویا  
سو اس رونے کے باعث حق تعالیٰ  
فتو لے جب حیسنہ نے شہادت  
چھری کو حکم پہنچا اے خبردار

نہ یہ مذ بوح <sup>قرآن</sup> پھر اللہ کو بجاوے  
او دست و پائے تب جلد می سے بانڈھے  
کھڑے مضبوط ہو رہے میں اپنے  
صد اللہ اکبر کی سنائے  
فرشتے بول اٹھے اللہ اللہ  
کہ تیری راہ پر ہیں دل سے حاضر  
جہاں میں غم کی طغیانی کرے ہے  
چمکتا ہے وہ پیدا ہووے گا کہ  
اسی باعث بھی عتبے کیا تھا  
کوئی بھی اس کے بچنے کا سبب ہے  
مقرر عالم عیلم الیقین کا  
کہ تا ہووے گا اس میں عرض ظاہر  
فرشتوں نے کئے ہیں لا کے موجود  
کہ اے ارواح تم ہو نسل خاھان  
عوض میں اس کے اپنے سر کو دیوے  
وہ سلطان شہید محترم نے  
کہا رو رو کے اے خلاق مطلق  
میرے اور میرے فرزندوں کا سر لے  
پر اون کے ذبح کرنے سے گزرنا  
کہ اور اق فلک ساتوں بھگویا  
وہ اسمعیل کو وہاں سے نکالا  
ذبح اللہ کی کر کر حفاظت  
نہ ہووے صلق کے یک ٹکڑے کو آزار پہنچ

لے عنیا فی بخنے  
عز ربنا



مجازاً آریادنی کسی  
بجز کی ۱۲

اگر ذرہ بھی نقصان ہو تو بیشک  
چھری اس خوف سے بس ہو کے لرزاں  
بھی بعضے بولتے ہیں حلقہ رس  
سو اس پر سے چھری پھرتی تھی ہر دم  
سو ابراہیمؑ ہو غصے میں کئی بار  
کہ اے سکین کیوں ہے سست محروم  
عجب لوہا ہے تیرا کند و بیکار  
چھری کو تیز جلدی سے کر و تم  
سو یہ تشنہ سن سکین بولی  
کہ اے حق کے خلیل اللہ پیارے  
اگر فولاد پر مارے قضا را  
وے حکم خدا سے ہو کے لاچار  
سو اتنے میں خدائے ذوالمنن نے  
بلا جبریل کو لکھو اے فرمان  
بدشت شر بلا تشنہ گرسنہ  
مع اطفال در رنج و غنا سخت  
پھر اوس پر صبر کرنا مثل ایوب  
لکھے جب عہد ہادیؑ میں نے  
سو تب جبریل کو خلاق داور  
ہے دُنیا چشمہ عین الیقین پر  
مفسر یوں لکھے ہیں اسکیاراں  
قبول کبریا دُنیا ہو ا تھا  
سو اس دُنیا کو بھیجا حتمقائی

جلاؤں ہاویۃ میں پھر ابد لک  
ہوئی تھی کند چون گوی گریباں  
گلے میں لا رکھے جبریلؑ موش  
مضرت کچھ نہیں ہوتا تھا ہدم  
کہے سکین کو بس ہو کے لاچار  
نہ چلنے کا سبب ہوتا ہے معلوم  
بھی اسماعیلؑ کہتے تھے ہر اکبار  
بھی اس بعد از گلے اوپر دھردہ تم  
خدا کے بھید کا سرپوش کھولی  
میں ایسی تیز ہوں اسوقت بارے  
تو مثل موم کے کانٹو نہیں سارا  
نہ کاٹوں موئے یک زہار زہار  
کہا ہے خالق برزخ من نے  
سبب احمد کے ہو شیخ قربان  
چلے گا حلقہ گردن پہ وشنہ  
جدا ہو دیں پہ بنجر سخت درخت  
وہ پھر ہم سے سبھی پاویگا مطلب  
کئے اس پر شہادت جز دل نے  
کہا اسوقت تو جنت میں جا کر  
اسے جلدی لجا روئے زمین پر  
جو وہ دُنیا کیا با بیل قربان  
امانت اس کو جنت میں رکھا تھا  
ہزاراں سال تھا جنت میں پالا

لے ہادیہ ساتویں منزل  
کا نام ہے جو سب سے  
پیش ہے اور اس  
کا عذاب بہت  
سخت ہے ۱۱  
کند بچے شست  
۱۲ تک نقصان لکھ  
لیکن بچے پھری



۱۳ میں نے طعنہ لکھا  
۱۴ میں نے شامی  
۱۵ دشمنہ لکھ کر قسم سے جا  
۱۶ تلوار لکھ کر قسم سے جا  
۱۷ غیاث لکھ کر  
۱۸ حلیف لکھ کر شہادت لکھا  
۱۹ سبیل جمع سبیل کی  
۲۰ سبیل جمع سبیل کی  
۲۱ یعنی راہِ ہادیؑ کا سبیل  
۲۲ یعنی زینتِ نبویؐ کا سبیل

اے بھیجا شتابی سے سناتیں  
 کر و صبر اے خلیل اللہ غازی  
 سلام و بدیہ و تحفہ تجلیات  
 تمھاری نذر سے راضی ہوا حق  
 خلیل اللہ بر حکم خداوند  
 سو وہ دُنبہ وہاں قرباں ہوا ہے  
 رموزِ آیت حق ہے اسی طور  
 یہ وہ ذبیحِ عظیم کی صدا ہے  
 سب ارباب معنی بولتے ہیں  
 کہ دُنبہ ہے اک ادنیٰ پچار پایہ  
 مگر ذبیحِ عظیم ہے حسینا  
 سو اس فرمان کے آثار پیدا  
 جو حلقہ سرخ گردن پر نمودار  
 وہاں سے کر خلیل اللہ کو فارغ  
 قبولے ہیں شہادت کو جو شبیر  
 و گریک کئے کتا ہوں مچاں  
 کہ جد حضرت محمد کے مطلب  
 کہے تھے آخری بیٹا جو ہو دے  
 سو عبد اللہ ہوئے آخر کو پیدا  
 کہ اس باعث بھی چتے تھے خوش ہو  
 دے حضرت تھے قوم ہاشمی سے  
 ادا کرنے کو نذر حق تعالیٰ  
 سو تب سارا قبیلہ ہو کے مضطر  
 بیچار

سو ویں جبریل نے آتے کہا ہیں  
 ہوا ہے حق تعالیٰ تم سے راضی  
 بھی یہ دُنبہ کیا قربان کو اثبات  
 اور اس دُنبہ پہ آیا حکم مطلق  
 وہ دُنبے پر چلائے و ششم پائید  
 جسے ذبیحِ عظیم حق کہا ہے  
 اگر دیکھے تو کر کر اسکے میں غور  
 حسینا کے لئے حق نے کہا ہے  
 عجب رمز معانی کھولتے ہیں  
 عظیم کا نہیں رکھتا ہے مایہ  
 ز شہدائے کریم ہے حسینا  
 حسینا کے گلے پر تھے ہویدا  
 وہ تما گا تھا اسی فرماں کا اقرار  
 بامین ذبیح اللہ کو فارغ  
 اسی دم سے نشانی تھی گلوگیر  
 سنو با صدق دل اے اہل ایمان  
 کئے تھے نذریوں با عہد صائب  
 تو میں قرباں کروں با صدق دلے  
 اور ادن کے فرق پر نور نبی تھا  
 قبیلہ تھا قریشی خویش ادن کو  
 قریشی بھی وہ خوشی میں ملے تھے  
 جو پہنچا وقت تھے جب ہفت سالہ  
 کہے قربان ہو عبد اللہ کیونکر

لے بیٹی قائم  
 علیہ انیت  
 حرارہ پانچا



لے کنہ بیٹی یار  
 لے کنہ صائب  
 دوست ۱۲

یہ جب ہنگام یہاں پورا ہوا ہے  
 ہوا تحقیق جب نزد خداوند  
 سو دیکر عہد نامہ لکھ لیا ہے  
 پھر اتنے میں خیال عبد المطلبؐ  
 سبھی بولے کہ عبد اللہ کے بدلے  
 سو یہ پھر بات آقرعے پہ ٹھہری  
 جو ڈالے قرعہ بدلے اونٹ لادس  
 بڑھا پھر اونٹ دس دس قرعہ مارے  
 گر آپ اونٹوں پہ قرعہ گرامی  
 جوان و تند رست اور تن میں مضبوط  
 کئے ہیں نذر ادا اسوقت سب مل  
 اسی باعث انا ابن الذبیحین  
 ذبیح اول ہے اسماعیل مطلق  
 سود و نول کے عوض سبط یمیم  
 عزیزاں یہ شہادت کی بنا ہے  
 الایا مؤمنان ماتم کرو تم  
 کہ اس واقعہ کے اوپر فخر عالم  
 رسول اللہ نے فرمائے ہیں ہر دم  
 وہ ہے شیر خدا کا شیر شبیر  
 قلم کا سینہ شق ہو جل گیا ہے  
 سودہ پھر پیشتر ہووے گا مذکور  
 محمد مصطفیٰ سلطان کوہین  
 سو ترسٹھ سال کے بعد اذاجا

حسینا نے خدا سے منگ لیا ہے  
 حسینا نے کئے جب عہد پیوند  
 حکم عدل جنت میں رکھا ہے  
 لگے کرنے بہ تقدیر مقلب  
 دگر فرزند دے اور ان کو رکھ لے  
 خداوند اعجب قدرت ہے تیری  
 پڑا ہے نام عبد اللہ پر بس  
 ہوئے سو اونٹ دسویں بار بارے  
 سو سوا شتر ہوئے سرخ فاحی  
 نہ کچھ رنگ دگر ہو اس میں مخلوط  
 فراغت ہو گیا اس درد سے دل  
 یقین فرماتے ہیں سلطان کونین  
 ذبیح دیگر ہے عبد اللہ برحق  
 شہادت پائے ہیں سلطان اکبر  
 یہ رمز واقعہ وہاں سے چلا ہے  
 حسینا کا ہمیشہ غم کرو تم  
 کئے ہیں ترگسی چشموں کے تین غم  
 غم حسینؑ ہے سب سے مقدم  
 جو آگے ہووے گا یہ رمز تحریر  
 ہو اس کا سیاہی سا ہوا ہے  
 ہو واجب بعث پیغمبر کا مشہور  
 کہ جب دین روشن شاہ نکلیں  
 ہوئی نازل رسول اللہؐ پہ اسجا

لے نام یعنی رنگ  
 سے غلط بیٹے ملا ہوا  
 تھ بھید پویند ۱۲۰  
 اور وہ زمانہ جس  
 میں آنحضرت لوگوں



کو اسلام کی عزت  
 کر کے خواب غفلت  
 سے بیدار کرتے تھے  
 وہ یعنی بادشاہ جن  
 وارس کے ۱۲  
 دونوں جہان کے ۱۲

رسول اللہ جب اوسکو پڑھیں وہاں سے اُنہماکان پہنچا رسول اللہ اے بڑھتے تھے جسم انس مالک ہریرہ بولتے تھے یہی کہتے تھے سب یا ران جانی کہ جب اس طرح کا تاکید آیا پھر آیا وحی اُکملت لکھ دین جو تحقیق اصحابہ کو یک دم کہ یعنی جب ہوا بے دین کامل نہ پھر کچھ کام باقی و قدریں یکایک شہر صفر میں تھے حضرت تپ محروق تھی اور درود پہلو سودم رکنے لگا سینے میں سہم تہ نفس چلنے لگا صرصر کے مانند اٹھا یکبارگی باد خسرانی لگا یوں منخرین سے دم اُچھلنے کہ یکدن مصطفیٰ مسجد میں یاراں سو آ حضرت بلال اذوات عالی پکارے بہت پر آیا نہ آواز صحابہؓ پھر جو پوچھے کیا خبر ہے وہ ہیں کس طرح سے جلدی بتانا بلال اوسوقت رو کر بول اٹھے ہیں صحابوں نے سنے سو کر کے غوغا

کہ واستغفر تلک آ کر اڑے ہیں بھی قُبَاباً نے سینے کو کھروچا تو روتے تھے صحابی اور عالم اور اس روضہ نماں کو کھولتے تھے ہے وحی آخریں کی یہ نشانی وصال مصطفیٰ نزدیک لایا وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي بِينِ ہوئی یہ نعمت عظمیٰ محترم ہوئی رسول اللہ خدا سے ہو دیں اصل کئے عالم کے میں ارشاد تلبیس ہوئے بیمار تب سے پاک طینت ہوئے بیمار اس سے شاہ خوشخو خزاں ہونے لگا تب گلشن دم ہوا تن گرم جوں انجگر کے مانند ہوا ہے تپ سے چہرہ زعفرانی لگے سب اہل تنخواں سوزش سے جلنے نہ آئے در جماعت دوستداراں کئے رورو کے اپنا مغز خالی سو روتے پھر گئے مسجد میں جانناز محمد مصطفیٰ خیر البشر ہے وگرنہ ہم کو تم نے وہاں لیجانا نبی شاید کہ دنیا سے گئے ہیں پکارے دالے دیلا دالے دیلا

لے آج کا کیا  
میں نے راستے تھا ہے  
دین ۱۲ اور پوری  
کہ میں نے تم کو نیت  
پہلی ۱۱ لے بیٹھے



جلائے دالی ۱۲  
پہلے در پہلے ۱۲  
منخرین ناک سے  
دو لڑوں سوراخ  
کو لپکتے ہیں ۱۳

زمین سے آسمان تک غل اٹھا تھا  
 فغاں کرتے تھے سب اصحاب کیلئے  
 گنی عرش بریں تک سب کی ہانکاں  
 گیا تب گوش اشرف میں وہ آواز  
 کہ یہ یہاں کیا غوغا ہے بولو  
 سو روتے بول اٹھیں خاتونِ جنت  
 تمھاری موت پر روتے ہیں اصحاب  
 ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و جعفرؓ  
 دیگر انصار و اصحاب و مہاجر  
 تمھارے ہجر سے روتے ہیں سارے  
 خدا کا حکم ہے مسجد میں جانا  
 سو کر کر استواری اپنے دیں کی  
 پھر اس بعد اندوگر عالم میں آنا  
 جہاں پاک و الشمس الدجی کو  
 دکھانا جملہ مشتاقوں کو دیدار  
 محمد مصطفیٰ سن کر یہ احوال  
 اور ادن کو لے چلے مسجد کے دریاں  
 سو حضرت کر وضو با استواری  
 ہوئے فارغ فرائض سے جو حضرت  
 شفق آسا تھا چہرہ ارغوانی  
 گئے یوسف نکل اس چاہ سے پار  
 مبارک چشم جوں کشتی کما ہی  
 گلو داؤد گر کرتے سماعت

لے باز بنے کنگارہ ۱۲  
 لے استواری یعنی  
 مصطفیٰ ۱۱ لے شفق  
 اس سفر کی کہ کشتی ہیں  
 جو صبح شام آسمان کے



سنا رہے بکلا ہوتی ہے  
 یعنی آپ کا چہرہ  
 مبارک شدتِ پاری  
 سے سب اور نارنجی  
 رنگ کا چھایا تھا

بہت ہنگام شور و غلغلہ تھا  
 ہوا سطحِ زمیں ماہی کتیں بار  
 ترے تک جاچکا آواز افغانِ نداد  
 رسول اللہ کے تب چشم کو باز  
 یہ کیا ماتم ہے اس کا راز کھولو  
 بھی اُمّ المؤمنین خورشیدِ عصمت  
 گر بیاں پھاڑتے ہیں جملہ احباب  
 دُرِ بحرِ صفا شبیر و شبیر  
 قریشی ہاشمی جملہ معاشقین  
 سو آئے جبریل اتنے میں بارے  
 وصیت سارے عالم کو سنانا  
 کہ داب و عظ خوانی آخریں کی  
 سبھی کو بیاں کو منہ دکھانا  
 پہرِ نگرِ منت کے واصلی کو  
 تمھاری ذات پر ہو دیں گے بلبلاہ  
 بلائے پاس تب سلمان کو دجال  
 صحابہ سب ہوئے حضرت پُقرباں  
 نماز باجماعت جاگذا رہی  
 چڑھے منبر پر وہ آیاتِ حجت  
 زبیرؓ نسخ تھا چاہ کنگاں کی نشانی  
 کئے ہیں مصریوں کا گرم بازار  
 تھی مردم نوح یونس بطن ماہی  
 خضر ہاں زندگی کرتے کفایت



صفی اللہ باللہ بوالبشر تھے  
 لگے تب وعظ کرنے شاہ مختار  
 دلائل سب کلام اللہ کی کھولے  
 کے ائمہ ار پھنائی کو ظاہر  
 خبر سب اول و آخر کی یکدم  
 سوسب احیان و ارکان آل سفیان  
 کہ خال المومنین حضرت نے بڑے  
 خلافت میں ہے اک مشہور برکات  
 انھوں حضرت علیؑ کو بولے ہیں یوں  
 تمھارے بعد کس کو ہے خلافت  
 سو حضرت شاہ نے یہ عرض کر کر  
 کہ سالار فخر مرسلان نے  
 یقین صدیق اکبر دوست اکبر  
 بھی اس بعد از کہے مولانا پھر کون  
 پھر اون کے بعد تب فرمائے عثمان  
 سو فرمائے رسول اللہ مہتمم  
 سو پوچھو اے تھے حضرت مہویہ نے  
 بھی دیگر کہنے ایک دن فخر عالم  
 زبان حضرت سے نکلا تھا کہ در شام  
 معتمہ بولنے سے شک میں اسے  
 وہ پھر مذکور نکلے گا محل پر  
 ہوا جس وقت یہہ مجلس میں مذکور  
 خلافت چند مدت تک چلے گی

رسول اللہ بھی خیر البشر تھے  
 محمد مصطفیٰ سالار ابرار  
 حدیثانِ عیسیٰ ارشاد بولے  
 کے روڈ ہوں بسیار تکرار  
 کہے اور بول اُسے کہ کہ مجھ سے  
 تھے حضرت مہویہ از چہ خوشیاں  
 زبان شیریں سے شہد و شہد گھولے  
 کہ حضرت مہویہ شیریں حکایات  
 کہ تم پوچھو رسول اللہ کو جوتیوں  
 کر یگا کون امت کی رعایت  
 کھڑے ہو کر رہے پیش پیسیر  
 محمد مصطفیٰ شاہ زماں نے  
 وہ میرے بعد ہوں گے سب بہتر  
 کہے فاروق اعظم صاحب عون  
 کہے پھر کون ہووے شاہ مروان  
 جو کوئی پوچھتے ہیں مجھ سے اس جا  
 گمان کامل ہو اس بات میاں نے  
 کہے تھے اے خلیفہ مہویہ تم  
 خلیفہ ہوئیں گے یہ نیک انجام  
 وہ بے معنی کے جنبش نہ پائے  
 نہ اب فوت رسالت میں خلل کر  
 کے تب عرض یوں صدیق منظور  
 یہ کس کی نسل کو جا کر ملے گی

کہ روایت ہے مہویہ گنگوہی نے  
 کہ مہویہ نے سرور ۱۲



کہ روایت ہے مہویہ گنگوہی نے  
 کہ مہویہ نے سرور ۱۲

رسول اللہ نے فرمائے کہ صدیق و تحقیق  
 برس بس تین بعد از ختم ہوگا  
 کئے امیران کس دن فتح ہوگا  
 رسول اللہ کے در عہد فاروق  
 غرض اس وعظ میں سلطان دوران  
 کئے تاکید سب کو اپنے دین کی  
 بشارت دے کے سب کو جنتوں کی  
 سبھوں کو دیکھ کر روتے تھے حضرت  
 یہی کہتے تھے اے یاران جانی  
 مجھے راضی کئے تم نے ہر اک آں  
 خدا تم کو رکھے ہر حال محفوظ  
 وداع کر آخرین فرمائے حضرت  
 کہوں حضرت پیغمبر کی حکایت  
 بنا منبر جو لایا تھا کسو نے  
 جو اس منبر پہ جا حضرت چڑھے ہیں  
 سو پوچھا کون ہے بولا ستوں ہوں  
 ولے یہ ذات عالی دیکے تکبیر  
 جو میں اس دولت عظمیٰ سے خوش تھا  
 یہ فرقت کا تھار ہی سخت غم ہے  
 منابر تم کو حق دیوے زیادہ  
 سو حضرت نے کئے استون عالی  
 دعا تجھ کو کروں تا نخل ہووے  
 اور اس سے فیض پاوے جملہ عالم

خلافت کا زمانہ صدق و تحقیق  
 بھی فجاروں کا پیچھے عزم ہوگا  
 وہاں سے کفر کب بے سطح ہوگا  
 کریں گے دین کو شرکت سے مفروق  
 سنائے جو تھاب کو حق کا فرماں  
 سنائے آرزو عسلم ایقین کی  
 عنایت کر کے گنج نعمتوں کی  
 بہت کہتے تھے بانوس و حسرت  
 کئے مجھ ساتھ سب نے جانفشانی  
 رہے راضی سبھوں سے خالص حیاں  
 رہو گے دین اور دنیا میں محفوظ  
 سو مسجد میں ہوا ماثم بہ شدت  
 مناسب ہے یہاں لانا روایت  
 سہ پایہ کز بچدیں آرزو سے  
 سوشل اونٹ کے گریہ سنے ہیں  
 جمادات جہاں میں سرنگوں ہیں  
 کھڑے مجھ پاس رہتے تھے ہمیشہ  
 مجھے منبر پہ چڑھ حضرت نے چھوڑا  
 مجھے شدت سے دوری کا الم ہے  
 ولیکن میں قدیمی ہوں پیادہ  
 جو تو چاہے سو حاضر ہوئے حالی  
 ثمر اور بار اس پر حمل ہووے  
 رہے جنت میں تو بانس آدم

لے فیاض ہوا بد بختوں  
 لے مفروق یعنی فرق  
 لے عطا دینی فیض در  
 لے جمادات اس  
 لے چہ کو کہتے ہیں  
 لے بیان ہو گئے لکڑی کو



منی ضیہ  
 عہد میر کی  
 منہ منہ رشت  
 منہ منہ سیدہ  
 منہ منہ سیدہ  
 منہ منہ سیدہ  
 منہ منہ سیدہ

سو حضرت نے دعا کر کر ایسے دم  
 ذمی الاہام تم دیکھو کہ بہتر  
 نہ ویسی عقل کچھ انسان میں دیکھے  
 رسول اللہ کی فرقت کی خاطر  
 کہ ایک لکڑی کو خم ہے مصطفیٰ کا  
 ہو احضرت کی صحبت سے وہ ولساد  
 عجب ہے ہم یہاں انسان ہو کر  
 جو کالافتام ہے بلکم اصل ہے  
 رسول اللہ بھی کہتے تھے ہمیشہ  
 کہ ہے خیر البشر کا راست گفتار  
 سو کتنے شخص با شکل و شمایل  
 ولے باطن میں بدتر ہیں ز حیواں  
 ولے صحبت سے جو انسان کامل  
 سنگ اصحاب کہف آن نجس حیواں  
 نتیجہ کس طرح پایا جہاں میں  
 کہ اس کا ذکر حق قرآن میں لایا  
 سہ چھلے بعد ازاں آدم ہوئے ہیں  
 خدا ہم کو نصیبہ خیر دیوے  
 کرے نت نیک صحبت سے لفرار  
 فقیہ اب قطع طول گفتگو کر  
 رسول اللہ کی رحلت کا بیان کر  
 جب آئے وعظ کر مسجد سے اتمام  
 بلائے دونوں شہزادوں کو نزدیک

کئے ہیں دفن اس کو مثل آدم  
 گیا کس طرح ہو دنیا سے بے غم  
 نہ الفت عالم امکاں میں دیکھے  
 ستوں رویا بھی یہ ہے بات نادر  
 وہ پایا ر مزا اپنے مدعا کا  
 اٹھیکا حشر میں ہو غم سے آزاد  
 انھیں گے حشر میں حیوان ہو کر  
 وہ بدتر چار پایوں سے خلل ہے  
 کہ اے انسان نہ کر ناخر کا پیشہ  
 علی صورت ہمارا فعل و کردار  
 بصورت انس ہیں وہ جلیلہ غافل  
 ہے ثابت بات از زبان قرآن  
 سہ چھلے بعد ہو مردم میں داخل  
 ہو صحبت میں ان کی جاکے انسان  
 ہو مقبول وہ کون و مکاں میں  
 کہ کلب باسٹ سب کو سنایا  
 جہاں میں بہتر ہیں عالم ہوئے ہیں  
 نہ ہرگز کس کو صحبت غیر دیوے  
 تو ہوویں ہر مکاں پر شاد و ممتاز  
 رجوع شرح ریحلت موبو کر  
 جہاں پر ابر غم کا شایاں کر  
 پڑا تب حضرت حسنین کا کام  
 دم ہجراں کے بیماروں کو نزدیک

لے نہ ہوئے کلامی  
 علیہ نادری عجب  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام  
 علیہ کالافتام



کنا یہ ہے کہ نہ  
 شایان ہجرت  
 سایہ کسٹا دلا  
 ہندو کا میں اسکو  
 چھوڑ چکے ہیں یعنی  
 جو دھوپ سے  
 پیکر دے ۱۲

دو نوں شہزادوں کا یاد رو و افحال  
 آہ رعد نالاں دیدہ مناک  
 حسنؑ با اشک اخضر سبز و سبز  
 سویوں روئے تھے جانزدیمیر  
 پکارے آہ وادیلہ مانا  
 یہ وادیلہ سن اصحاب سارے  
 ہوا تھا اس قدر مجلس میں غوغا  
 سو شہزادوں کو حضرت نے بلائے  
 کہے رو رو کے میرے نور عینین  
 وہ روزنامہ کچھ اون کا رو کے بولے  
 کہ اشک سبز سے رو تا حسنؑ ہے  
 کہ اس کو زہر سے ماریں گے ظالم  
 سو اس کو قتل کر کے کر بلا میں  
 یہ کہہ کر سرور عالم نے روئے  
 نما کر سر کو نیچے شاہ مختار  
 اوہر حضرت نے اپنا سر نما  
 سو آتے ہی محمد مصطفیٰؐ نے  
 اخی جبریلؑ تم بولو شتابی  
 حسینؑا کو کہاں ماریں گے فاجر  
 سویوں جبریلؑ رو کر بول اٹھے ہیں  
 کہ ہے اک کر بلا کا دشت مجڑوں  
 کہ اس صحرائے وحشت میں ہو مظلوم  
 کہ قبل از فوت کے دن تین کثر

لہذا زمرہ یعنی گروہ  
 یعنی جماعت "کے گول  
 یعنی مانند "کے بیچ  
 یعنی الملم کرتے والے



یعنی اشک غوغا آہ  
 کی شہادت کی خبر  
 جیتے ہیں "کے بیچ  
 یعنی ایک "

ہو ز برق و چشم ابر باران  
 گریباں تا بد اماں چاک چاک  
 حسینؑا اشک خوئی رمز و رمز  
 ہوئے حاضر کچے اللہ اکبر  
 ہمارے ہی تم سو اکیار اہ نانا  
 سبھی یک نخت ہو کر آہ مارے  
 یہ غم جنبش میں آیا عرش کبرا  
 بہت حسرت سے چھاتی کو لگائے  
 کہ اے شبیرؑ و شیرؑ یعنی حسینؑ  
 معما ز مرہؑ محفل میں کھولے  
 زمرہ گول جو غم سے پیر ہیں ہے  
 حسینؑا کے ہیں خوئی اشک ٹہم  
 بہاویں گے لہو دشت بلا میں  
 ذرا بخوان کوثر گائے سے پرے  
 رہے در انتظار وحی یکبار  
 ہوا جبریلؑ کافی اس حال آنا  
 کہے اوس وقت فخر الانبیاءؑ  
 پھرے گا جبکہ یہ چرخ دولابی  
 بتانا مجھ کو بالتحقیق یکسر  
 بصد آہ و فغاں اتنا کہے ہیں  
 کہ وہ صحرائے دق ہے غم سے بھوں  
 رہے مقتول یہ شہزادہ معصوم  
 رہیں تشنہ گر سمنہ آہی چنہ

و ہم تاریخ ماہ محزونِ غم  
یہ سنتے ہی رسول اللہ نے فرمائے  
سو دے ناموس رب العالمین نے  
وہ مشت خاک دشتِ کربلا سے  
کئے ہیں لاکے جب تھل میں حاضر  
سو حضرت نے وہ مشت خاک لیکر  
حیثینا کے دیئے ہاتھوں میں فی الحال  
جو دیکھے مصطفیٰ سو ہو کے نالاں  
کہے رو رو کے تب نور خدا نے  
سنو اے اہل ایماں صاحب شان  
سنو اے جملہ انصار و مہاجر  
کہ مجھ بعد از جو گذریں سال چالیس  
خلافت تیس برسوں تک رہے گی  
وہ میری آل کو تکلیف دے کر  
حسین ابن علی مظلوم ہو کر  
سواہل البیت طفلان لے کے ہمراہ  
نہ دیویں گے ذرا پانی کسی کو  
کہ جن کا باپ ہو ساقی کوثر  
جب یہ احوال حضرت نے سناے  
ہوا اس طرح سے مسجد میں ماتم  
کہ گویا واقعہ تھا کربلا کا  
مدینے کا سبھی عالم تھا گریاں  
صحابہ اس طرح روتے تھے سارے

جسے کہتا ہے سب عالم محرم  
وہاں کی خاک کوئی اسوقت لے لے  
کہ یعنی آپ جبریل امین نے  
لے آئے جا کے فرمان خدا سے  
سبھی حاضر تھے انصار و مہاجر  
مبارک دست سے شیشہ میں بھر کر  
اسی ساعت ہوئی وہ خاکِ سبلاں  
وہ برسائے نین سے لعلِ مرجاں  
کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ نے  
ابا بکر و عمر عثمان و مردان  
قریشی ہاشمی جملہ معاشر  
کرے ایک قوم کو ابلیس تمسین  
یہ پھر امت میری مجھ سے پھر گئی  
حیثینا کو پلا دیں آبِ خنجر  
گرے گا دشتِ غربت میں مقرر  
جفا ان پر کریں گے قوم گمراہ  
ڈکھاویں ساقی کوثر کے جی کو  
اور وہ تشنہ مریں جنگل کے بھینر  
بھی روئے آپ اور سب کو رلائے  
قیامت سے نہ تھا وہ روزِ کچھ کم  
فلک سے تاثر ہی غم بر ملا تھا  
ہر ایک دیدہ تھا جوں نا سو حیراں  
گئے گردوں تلک غم کے شرارے

لے ناموس  
حسد اکاسم  
رہنے والے

۵  
خی

علیٰ جبرائیل پانی  
کے جاری ہوئے  
کہ پکے تپیں ۱۲

وہ یوں شیر خدا روتے تھے ہر دم  
 سبھی کہتے تھے ایسی بات یہاں  
 چلی تھی اسطرح انجواں کی دھاراں  
 کہ جیواں آہ و ماتم بولتے تھے  
 سو حضرت نے کھڑے ہو بول اٹھے ہیں  
 کہ میرے بعد ہوگا ایسا واقع  
 حسین ابن علی مظلوم و معصوم  
 کہ اس کی بے کسی پر جو کہ روئے  
 نہ میں جاؤں سو اس کے بہشت  
 سواتنا کہہ کے وادیا کئے ہیں  
 کہ اے شاہِ مرداں شیرینداں  
 حوالے ان کے یہ شیشہ کرو تم  
 یہی کہنا کہ اے عصمت کے معدن  
 کہ یعنی سرخ جب ہو دیگی وہ خاک  
 یقین لرزہ پڑے کون و مکاں میں  
 پڑے گا زلزلہ تختِ علالتک  
 سو حضرت مرتضیٰ سنتے ہی روئے  
 بجائے اُم سلمہ کے جو نزدیک  
 سواہلِ ابیت وہاں سب ملے کیجا  
 زمیں سے آسمان تک غل اٹھا تھا  
 پھر اس بعد از رسول اللہ وداع ہو  
 غرض رحلت کے آگے شاہ مختار  
 بلائے پاس اپنے خاندان کو

کہ ہے ہے الفراق اے فخر عالم  
 گرا تھا ہر جگہ ماتم کا برسات  
 ہوا شرمندہ اس سے ابرباراں  
 نینچ سے دیر غلطاں رولتے تھے  
 سبھو نکو غم سے رو کر یوں کہے ہیں  
 ہووے گا خلق سب فتنے سے اج  
 ہووے گا نشہ لب مذہب حلقوم  
 وہ میرا دو جہاں میں دوست ہوئے  
 کرے گا اس پہ سایہ ابر رحمت  
 دیکھی اللہ کو وہ شیشہ دیئے ہیں  
 رہے گی اُم سلمہ تب تک یاں  
 کہواؤں کو کہ ہنتر جا رکھو تم  
 کہ جس دن کو پھر اوسے رنگِ روغن  
 کرو روز شہادت اس سے ادراک  
 نہ کچھ سوچے گا جز ماتم جہاں میں  
 اور یہ ماتم رہے روز جزا تک  
 وہ شیشہ لیکے منہ انجواں سے دھوئے  
 کیا غم نے دلوں میں سب کے تحریک  
 کے ماتم کا ایک ہنگامہ برپا  
 وہ گویا واقعات کر بلا تھا  
 سبھی چھوٹے بڑوں سے الوداع ہو  
 محمد مصطفیٰ سالارِ احرار  
 سبھی ازواجِ عصمت کے نشان کو

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰







کے حضرت کا جو مذکور تھا سو  
ہوا آواز اے جبریل وریاب  
خلافت میں نے امت کی قبولی  
دگر مژدہ کہو لا تَقْنَطُوا کا  
کہ اِنَّ اللہَ بِسُیُفَعُوذُوْنَا  
ہوا یہ بھی جب دفتر پر مرقوم  
سو تب خوش ہو کے محمود اٹھائے  
کر عز راہیل سے سبقت ہوئے یار  
جدائی کے ہوئے ایام آخر  
وہ باطن میں تو یک تھے پر ظاہر  
عجب یہ رمزیاراں گوگوئے  
جنہوں عین ایقین سے انکو دیکھا  
خبر تھے مدینے کے ہوا دار  
لگے رونے کو یوں اعیان ارکان  
ہوا غوغا ثرئے تا عرش اعظم  
صحابہ سب گریباں پھاڑوئے  
سو سب ہو متفق بر امر فرماں  
دیئے ہیں غل تب مولا علیؑ نے  
کئے ہیں دفن خانہ عائشہ میں  
اَوَّلَ اَزِیَّیْ بِہشت و گل بگلشن  
جہاں میں ایسا داو بلا ہوا تھا  
صبا افسردہ ہو پنچوں کو کھولی  
وہ اوّل چاک کر اپنا گریباں  
ہوئی بلہارنا فرماں ہو عکس

لہ طویلی یعنی آزدی  
تہ اشارہ ہے آیت  
کہ یہ کالافسٹوا  
من رَحْمَةِ اللہ  
اِنَّ اللہَ یَغْفِرُ  
الذَّنُوبَ  
جَمِیْعًا یعنی مت  
نا امید ہو ملک سے  
اندیشہ کی بخت اند  
بختی دیکھنا نام نہاں



کو ۱۲ ص اردی  
بہشت شمسین  
میں سے ایک پتے کا نام  
جس کو پتہ کہتے ہیں  
اور وہ کاس ہمار  
کا مینہ ہوتا ہے  
اور شمس چلتی  
تیسری تاریخ کو  
جی اردی بہشت  
کہتے ہیں ۱۲

کے پیغام ادا حضرت کا رورو  
تو کہ خاطر نشان اونکی وریب باب  
وکالت بھی کروں مت لکھ طوی  
یقین من رَحْمَةِ اللہ بِسُوہ کا  
سنا کہ بھید تاحرف جَمِیْعًا  
تبسم کر کے حضرت نے معلوم  
نصیر اکو بھی آنکھوں میں بٹھائے  
ندا آئی کہ پہونچا یار یا یار  
ہوئے جاحق نقالی پاس حاضر  
ربو بیت ہے جدیت پہ قادر  
جدھر دیکھو وہی پھر روبرو ہے  
انہوں دیکھا ہے حق کو اسمیں شکیا  
گریباں چاک دامان کر کے ستار  
چپکتی چشم تھی جوں ابرنیاں  
جہاں سب ہو گئی اس غم سے مدغم  
کہ دل میں تقم غم تا حشر بوئے  
کے پتہیز اور تکفین کا سامان  
یقین شیر خدا حق کے دلی نے  
بتارخ دوازوہ نیک مسہ میں  
گئے جنت میں وہ جنت کے معدن  
سبھوں کا غم سے دل میلا ہوا تھا  
گریباں سب گلوں کا پھاڑوئی  
کیا من بعد سب کا چاک دامان  
رہی لالہ کے گرد و پیش مسکیں

حزین ہو غم سے لالہ واغ بردل  
بجیرت تھج رہی تھی غم سے زکس  
صنوبر سوسن و نسرب و سنبیل  
نہیں ایک گل گریاں چاک بیل  
کہ نخل و نخل شاخ و شاخ گلشن  
دگر گل گل ہو ا ہے پکھری پکھری  
رہے غم میں گریاں چاک کر کر  
بھی یکدم صبح نے پھاڑا گریاں  
عجب کو یل بھی غم سے بولتی تھی  
سو اس آواز سے پیاڑا سارے  
اوتوا لاج فغاں کرتے تھے ہر سو  
دو اب دشت ہو کر غم سے برہم  
تپاک و سوزش ہجراں سے ہدم  
فقیہہ تو اپنی جاں حضرت کواد پر  
مصدق کر کے ایماں کو طلب کر  
تو کر رحلت کو پیغمبر کی اتمام

رہے ماتم نشیں ہو بر سر گل  
ہوئی تھی دیدہ گریاں سے مونس  
گریاں چاک گل نالاں تھی بلبل  
سمن رویوں کے بکھرے غم سے سنبھل  
بھی برگ و برگ غنچہ غنچہ محزون  
زمیں بھی زلزلے میں غم سے بکھری  
پتوں نے بھی اڑائی خاک سر پر  
ہوا جوں تکہ خورشید مر جاں  
مین اپنے سے انجواں روتی تھی  
فراق مصطفیٰ پر آہ مارے  
صدائے قمریاں اٹھتی تھی کو کو  
پسچھاڑے تھائیں پر دم کو ضیغ سے  
ہوا ستھا خشک سب آنکھوں میں قلم  
قدم شافع امت کے اد پر  
درو داں پڑھ سدا مقبول ب پر  
وفات فاطمہ خاتون سر انجام

ملہ (ٹنپور) سے جانواری  
ملہ اولوالہیہ پرندوں  
کو کہتے ہیں یعنی اس کی  
کے فراق میں ہر طرف  
چونچند پرند گریو



نارای کرستے تھے  
 علیہ جو پائے جانور  
 عہد دشت یعنی جنگل  
 عہد صیغہ یعنی شتر درند  
 عہد قلزم یعنی وریا ۱۲

دَرْيَانِ فَا نَحْضِرُ النَّسَاجَاتِ وَنَحْبِيتُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا،

بیان کر محفل غم کو بہ زاری  
فقیہہ ماتم نبیؐ کا تا بہ عشر  
کہ تھے مصطفیٰؐ بروقت رحلت  
میرے سے سب کے اول تم لوگے  
سو اس قول صحیح پر بعد شہادہ

نہ دے اس امر میں دل کو قرار می  
تو اپنے دل کے پردے میں کیا کر  
کہ اے خیر النساء خاتونِ جنت  
عدم میں پاس میرے آ رہو گے  
ہوئیں بہار وہ خاتونِ ناگاہ

سو حضرت شاہ کو جلد می بلا کر  
وہ پھر حسینؑ کو جلد می بلائے  
بہت روئے ہیں اس دم آہ کر کر  
کہ اے پروردگار جملہ عالم  
یتیموں پر میرے ہر دم کرم کر  
تو ویسے وقت ان پر فضل کرنا  
اگر واقع کبھو ان سے خطا ہو  
خداوند اپوت زہر نوشی  
حسینا کے گلے خنجر چلے گا  
پتاک دل سے میری مرکز خاک  
کہ ہو دے تنگ عرصہ شفقت گاں پر  
نہ محشر تک کوئی سونے کو پاوے  
قیامت میں کروں ہنگامہ برپا  
فرشتوں پر یہ غم ہو گا قیامت  
حسنؑ کا پیرہن لے زہر آلود  
حسینا کالے سر مذبح پر خوں  
پکڑ کر کنگرہ عسرسش معلے  
میری خلاق اکبر داد دے گا  
یہ کہہ کر سب قبیلے کو بلائے  
بٹھائے جملہ اہل البیت یک دم  
کہے حضرت کے گھر کے سب غریباں  
حسینا پر جب ایسا وقت آدے  
ظلم کر کے سب قوم جفا کار



ہوئیں فارغ وصیت سب سنا کر  
شفقت سے گلے اپنے لگائے  
کہے بادرد و عسم اللہ اکبر  
کہ اے فیاض پاک نسل آدم  
جو ایک کو زہر دیں دیگر کو خنجر  
بہ اجر و صابری بے مثل کرنا  
عنایت سے تری سب کچھ عطا ہو  
نہ واقع ہو حسنؑ سے دگر وشی  
بزیر خاک میرا دل جلے گا  
کرے گی اپنا سینہ چاک و رچاک  
یقین سمجھے گا عالم روز محشر  
فخاں کر کر وہیں روئے کو چاہے  
میرسی گریہ سے لرزے عرش اعلا  
رہے گا خلق سب زیرِ ندامت  
وہ رکھ کا ندھے پہ کر کر آہ پُرود  
خدا سے جبکہ اپنی داد مانگوں  
کروں گی صد فغاں سے دائے و پلا  
جفا کاروں سے بدلہ سب کالے گا  
کئے یک یک کو مولا کے حوالے  
لگیں کہنے کو رو کر اپنا سب غم  
ضعیفاں ناتوانان و یتیمیاں  
فلک کجرجب یہ سختی دکھاوے  
میرے سخت جگر کو دیو میں آزار

ادھر جو وقت وہ ہو وہیں گرفتار  
 شتر آہ نکلے گوڑ سے یوں  
 رسول اللہ کی ہوگی قبر نرزاں  
 نہ وہ طوفاں کہ وقت نوح دانا  
 کہ اس طوفاں نے ایک دنیا ڈبائی  
 بچاؤ مٹھہر تھساب کا طوفاں  
 بدام اکھنڈی تھا جوش ہرجا  
 میرے سارے قرابات و خجیات  
 بدشت ہولناک و سخت محزون  
 سو اس غم سے فلک خم نیلگوں ہے  
 ہمیشہ خاک سر پر ڈال خورشید  
 کمان سا ہو ہلال چرخ لاہور  
 ملا یک روئیں گے عرش بریں پر  
 قیامت تک یہ داویلا رہے گا  
 مدینے میں خبر پہنچے گی جس روز  
 محبوں کے دلوں پر زخم کاری  
 سو اس دن سب قبر پر آکے میرے  
 وہاں رونا میرا سنا تمام  
 میرے غم کی حقیقت ہو دے ظاہر  
 جو اتنا کہہ کے خاتون کرامت  
 کہے سب کو کہ تم ایک لمحہ جانا  
 وہیں سارے غریباں باہر آئے  
 گئے شیر خدا مسجد کے درمیان

بھی میری قبر ہوگی چاک کیا  
 بدشت برق چمکے زور سے ہوں  
 زمیں پر ہو دیگا ماتم کا طوفاں  
 ہوئے تھے باب گردوں کے فتحنا  
 اور اس طوفاں میں نوبت خوں کی آئی  
 اور اس طوفاں میں ہوگا خون جھشاش  
 بیا لالہ نے دل پر داغ کا لا  
 جینا پر کہو ہمیشہات مہیات  
 میرے طفلان گرسنہ ہو دیں پرخوں  
 انھیں کے غم سے داہم سرنگوں ہے  
 کیا ہے آسماں سے قطع امید  
 کرے ہے اس الم سے خاک سر پر  
 بڑا صدمہ رہے روئے زمیں پر  
 زمیں پر اشک کا دریا بہے گا  
 لگے پیکاں ہر ایک سینہ میں ددوز  
 قیامت تک رہے در خاک جاری  
 کرے سارے عزیزاں غم کے ڈیسے  
 کہ تڑپے مرغ ساں روح گرامی  
 کرم اپنا کرے ساروں پہ قاور  
 کئے یکبارگی ساروں کو خست  
 میں جب تم کو پکاروں گی تو آسما  
 زمیں رو رو کے اسخاں سے بھگائے  
 مناجات و دعا کرتے تھے ہر آن

لے شتر یعنی شتر  
 چمک رہی ہے  
 مع مر یعنی تیرے  
 مع ترابات یعنی  
 شیشی داغ کا  
 مع یعنی حالی نسب



شریعت لوگ  
 افوس ۱۲  
 یعنی سر جھکا کر  
 ہوسٹ ۱۲

دونوں شہزادگان ننگین و محزون  
 سو جا قبر رسول اللہ پہ دونوں  
 مبارک قبر پر اپنے کو وارے  
 شرارہ آہ سے چشمان پر سوز  
 وِرا بسواں سے بھر ز گس کے تھلے  
 بکھرے گلشن زلفوں کے سنبھل  
 بہائے چشم سے جیٹھوں پرخوں  
 یہاں تک مرقدِ عالی پہ روئے  
 سو دیکھے خواب میں دیدار حضرت  
 وہ آتے ہی رسول اللہ نے کر پیار  
 کہ جلد می سے تم ماں پاس جانا  
 بھی دیگر صبر کرنا واللہ پر  
 کہ درجہ صبر کا از حد بڑا ہے  
 یہ سنتے شاہزادوں کی کھلی آنکھ  
 نقدق ہو مبارک قبر پر سے  
 جو گھر کو آگے دیکھے ہر دو شہزاد  
 سو پوچھے واللہ کی کیا خبر ہے  
 ندائے غیب سن اس دم درون کی  
 یہ سنتے ہی سبھی اولاد و اطفال  
 حسن شاہ مکرم سارے ملکر  
 سبھی یکبارگی گھر میں جو آئے  
 ہوا آواز ایک اللہ اکبر  
 دونوں شہزادگان یہ حال دیکھے

لے نادرک یعنی ذہن ۱۲  
 لے یچوں نام سے  
 ایک دریا کا ۱۲  
 لے دلش یعنی بیٹل



لے ہارون یعنی میدان  
 لے آوارگی یعنی نشانی  
 لے یعنی آبیروں ۱۲  
 لے اجاد یعنی بزرگ ۱۲

ہوا تختارنگ ماتم سے دگرگوں  
 وہ کرتے آہ و اویلاہ دونوں  
 محمدؐ یا محمدؐ کر پکارے  
 لگا تھا ناوک ہجراں دلدوز  
 مزار پاک پر ورود کے چھالے  
 پریشاں کر کے مرقد پر سے کل  
 بھگائے اشک سے سببِ شہادت ہاموں  
 جو اس آوارگی کے غم سے سوئے  
 محمدؐ مصطفیٰؐ کا حقیقت  
 گلے اپنے لگائے شاہ مختار  
 کہ اب ان کو ہے میرے پاس آنا  
 بلک ہر ایک بلائے وار و ہ پر  
 رضائے خالق عین مدعا ہے  
 سو کھلتے ہی وہیں روتی چلی آنکھ  
 چلے ہیں کھینچتے آہاں جگر سے  
 کھڑے ہیں درپہ اہل البیت امجاد  
 کہے ساروں نے اب وقت سفر ہے  
 صد انا الیہ راجعون کی  
 حسینا زینب و کلثومؑ در حال  
 بھی جملہ اہل بیت نیک محضر  
 نہ پھر خاتون کے تن میں روح پائے  
 گئی عقبیٰ میں وہ روح مہر  
 فغاں کرتے ہوئے مسجد میں پہنچے



سو دین حضرت نے سچ دونوں کا آواز  
 کئے معلوم مولا ان کا ردنا  
 دونوں برفوت ماور ہو کے نالاں  
 سو مولا بھی بشت آہ کر کر  
 وہیں حضار مجلس آ اٹھائے  
 دونوں بغلوں میں دونوں کو اٹھائے  
 سو حضرت شاہ نے روتے ہی یکدم  
 مدینے کا بھی عالم تھا ہمراہ  
 مدینے کے تمامی مرد اور زن  
 دلوں کی مشعلوں سے سب جلائے  
 کئے اس طرح سے ہنگامہ غم  
 گلی کوچے میں یوں آنسو چلتے تھے  
 سو حضرت شاہ مرداں شیرزداں  
 کئے من بعد انھیں تجنیر و تکفین  
 شب و شب بے بیشک مرقد پاک  
 شہ مرداں و گر حسنین و سلماں  
 وہاں سے پھر کے سب گھر کو گئے ہیں  
 رسول اللہ کی رحلت پر جو تھا غم  
 تمامی خلق مستورات عالم  
 فقیہہ اب تو بھی آنکھیں پونچھ رونا  
 یہاں چشم ملک ہوویں گے تارے  
 کہ اے خاتون جنت خیرنواں  
 میرا ایک غم دو سالہ ہے اسے تم

ہوا اس وقت طیر ہوش پرواز  
 فغاں کر منہ کو انجواں میں بھگونا  
 پہلے آتے ہیں مشل رعد باراں  
 گرے پے ہوش ہو فرش زمیں پر  
 بھی سارے مرد و زن روتے ہی آئے  
 بصد آہ و فغاں سے گھر کو آئے  
 گلے اپنے لگا دونوں کو باہم  
 فغاں کرتے تھے مل اور آہ براہ  
 چراغ چشم میں انجوان کا ردغن  
 زمین شہر رو رو کر بھگائے  
 لگا رونے کے تیں گرد وں کا عالم  
 گویا نالوں میں پر نالے بے تھے  
 بہت اس درد سے ہو ہو کے نالاں  
 بجلائے ہیں سب آداب تدفین  
 قریب روضہ سلطان لولاک  
 کئے اس گنج پہنائی کو پہناں  
 بہت کچھ خلق نے ماتم کئے ہیں  
 ہوا اس سے زیادہ یہ بھی ماتم  
 ہوئے تھے اس الم سے سخت برہم  
 یہاں ترک ادب ہرگز نہ ہونا  
 دگر واللہ اعلم رازدارے  
 مجھے کچھ عرض کرنے کا نہ امکاں  
 مراد دل کا والہ ہے اسے تم

کے مستورات بھی  
 عزتیں



کے والدین بھی  
 فریادیں

و عا اپنے سے رکھنا و مبہم شاد  
کمال علم اور نیکو خصال  
خدا قابل کرے اسکو بڑا  
و عا پڑھ پھر کیا یہ نرم اتمام

رہے ان کا ہمیشہ حنائی آباد  
شریعت کا رہے تازیت قایل  
رہے دین محمد پر وہ شایاں  
دروداں بر محمد با و ما دلہیم

مجلس سوم

دور بیان شہادت حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کروں میں مجالسِ سَوم کو اظہار  
 کہ وہ نور خدا رکنِ جہاں ہیں  
 وہ فخرِ عالمیں دریا ئے رحمت  
 وہ ہیں خلقِ عظیم کے معافی  
 بشر کوئی بھی دنیا میں ہو اپنے  
 ہر اک شے کو نوازمِ عکس آیا  
 نہ جس میں عکس وہ خلقِ خدا ہے  
 رسول اللہ بوقتِ رحلت خاص  
 رہو اخلاص سے باہم ہمیشہ  
 سو بعد از دفن پیغمبر و گر روز  
 کئے بیعت بصدیقِ زمانہ  
 وہی بو بکر ہیں صدیقِ اکبر  
 کہ میرے بعد اوّل بر خلافت  
 کہ اوّل سب سے ایماں لائے ہیں وہ  
 طریقہ ان کا محکم صدقِ کامل  
 سنو یا رانِ لطیفہ ایک بہتر

محمد مصطفیٰؐ پر ہو کے بلہا ر  
کہ جن کے واسطے کون و مکاں ہیں  
صیائے دو جہاں کا مروت  
رَبُّ بَیت کی ان میں تھی نشانی  
زمیں پر جس کا سایہ بین گرا ہے  
بغیر از عکس میں کس کو بنایا  
حبیبِ حق محمد مصطفیٰؐ ہے  
کہ تھے سب کو اے یارِ انِ اخلاص  
نہ کرنا ترک فرمانے کا پیشہ  
ہم مل کر جمع اصحابِ دل سوز  
وہ سالارِ وجوانِ مرویگانہ  
کہے ہیں جن کے تین اکثرِ پیمبر  
رہے مندِ نشیں ہو چہرِ رافت  
بہت جلدی سے دین میں آئے ہیں  
بے رتبہ ان کا سب یاروں سے فاضل  
کہے صدیق کو ایک دن پیمبر

۱۰ خضایل یعنی فحشیں  
عادت ۱۱ سے دوری  
یعنی زمانہ ۱۲ سے  
ضیا، یعنی روشنی  
۱۳ ظلمت یعنی سایہ  
۱۴ یعنی مخالف اور



۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

کہ میں ٹکے سے جب ہجرت کروں گا  
 کہے تھے مصطفیٰ ایک سال قبل  
 سو تم اور میں دونوں ہجرت کریں گے  
 سو پھر اس روز سے صدیق اکبرؑ  
 فراغت پاعشا سے صدق اخرون  
 فجر سے دست بستہ در کے آگے  
 رہے اس بات پر تا سال حاضر  
 سو حضرت یک برس پیچھے سے یاراں  
 کئے اس روز سارے مصلحتیوں  
 وہ سارے خود موئے لیکن محمدؐ  
 وہ آدمی رات سب ملکر جفا کار  
 وہیں شیطان اپنا وقت پایا  
 کہ اس سے مشورہ قوم سید دل  
 ولے تھا معجزہ پیغمبرؐ کی کا  
 نہ کوئی جاسکے دولت سرا میں  
 سو گر و اگر و گھر کو گھیسر بدکار  
 ادھر حضرت رسول اللہؐ پر اسم  
 وہ آتے ہی ہوئے بیدار حضرت  
 ہوا ہجرت کا تم کو حکم مطلق  
 کہ تم جلدی ابھی اٹھ کر سدھارو  
 مکرم فرش پر ان کو سلانا  
 کہے حضرت نے جبریل عقل کل کو  
 ابھی سب جاگتے بیٹھے ہیں دشمن

جو آدمی رات کو تھکے سے لڑنگا  
 خبر ان کو دیئے تھے ختم برس  
 رہنے کی طرف شب کو چلیں گے  
 عشا پڑھ کر ہو جائے گھر کے بھیر  
 مسلح ہو کے تیار می سے فیروز  
 کھڑے رہ روکے ٹائیکال جاگے  
 کہ شاید ہو دیں اب حضرت مہاجر  
 قریشوں نے کہے جب سخت طوفان  
 کھپا نافات پیغمبرؐ کو چوں تیوں  
 ہوئے سب کے اوپر سردار سرمد  
 چلے دینے رسول اللہؐ کو آزار  
 عرب کی شکل سے ان پاس آیا  
 سو پہنچے بائ پیغمبرؐ پر سب مل  
 ازل سے سخت دتخت وافر می کا  
 وہ حلقہ باندھ کر بیٹھے تھے رہیں  
 بقصد قتل مل کے بیٹھے یکبار  
 سو آئے جبریل پیکٹ اکرم  
 کہے روح الامیں اسے کج رحمت  
 کہا ہے اس طرح سے حضرت حق  
 علی مولا کو اپنی بجائے راکھو  
 بخیریت یہاں سے اٹھ کے جانا  
 ضیائے دو جہاں مہر سُبُل کو  
 کہے جبریل میں کرتا ہوں انجن

اسلم بنی تہا بنید  
 علف و زینتی کا بیان  
 و تہ نہ  
 جوت سب  
 جہ سہ



شہ آزار یعنی نکاح  
 شہ بین و دروازہ ۱۲  
 شہ یک اکرم یعنی  
 قاصد شمار تہا بنید  
 و الا ۱۲

سو اس انجن سے سب بہ ہوش ہو دیں  
یہ مشت خاک کو دستوں میں لے کر  
فراغت ہو کے حضرت آپ جانا  
پہ سنتے ہی مسلح ہو کے حضرت  
نکل کر گھر سے باہر شمس وحدت  
سو وہ خاک کرم ہو کے انجن  
یہاں تک جو عز ازیل و ابابیل  
سو اس شب وہ بھی سب کے ساتھ ہو کر  
کہ وہ جس روز سے پیدا ہوا تھا  
سو آدھی رات کو وہ فخر سالار  
دیئے و شکستہ سو وہ صدیق اکبرؑ  
رسول اللہؐ نے دیکھے ان کو تیار  
ادا کر کر سلام ان ساتھ اول  
کہیں شاید کہ جاتے ہو غزاکو  
کہے صدیقؑ نے اس وقت سلطان  
مجھے جس وقت سے بولے ہیں حضرت  
سو اس دن سے ہمیشہ شب کو تاج  
کہ لے اس روز سے میں تالی الآل  
سو حضرت نے کہے جلدی چلو تم  
وہیں صدیق ہو حضرت پہ بلہار  
کئے لا اپنے فرزندوں کو قرباں  
سو حضرت نے حقوق ان کے ادا کر  
شاں کو لے کے حضرت پاس آئے

لہ جمع ملعون کی  
نہ روح یعنی نسیبہ  
بجلائے غزا یعنی



روانی سے تالی آلان  
یعنی اس وقت  
سب

سحر تک بستر ذلت پہ سو وہیں  
اڑانا ان ملا عینوں کے سر پہ  
یہاں سے ہو جائے جلدی روانا  
سلائے شاہ مرداں کو بہ خلوت  
اڑائے خاک انکے منہ پہ حضرت  
ہوا چشموں کے میں غفلت کا منجن  
تمامی عمر میں سویا تنھا وہ قیل  
رہا غفلت میں سو کر خاک سر پہ  
وہ ایک سطح نہ غفلت میں ہاتھا  
گئے بوکڑ کے گھر شاہ مختار  
وہیں در کھول کر نکلے ہیں باہر  
مسلح ہیں بہ شرم و تیر و تلوار  
یہ فرمانے لگے سلطان مرسل  
مسلح ہو کے اپنے مدعا کو  
میرے سب خاناں تم پرستہ قرباں  
کہ میں اور تم کریں یک ان ہجرت  
بہمتا ہوں میں ہر شب کو شب قدر  
کھڑا رہتا ہوں کہ ہجرت کا ساماں  
یہ تھوڑی شب کہیں چل کر چھپو تم  
لجائے گھر میں اپنے وہ قومی یار  
تناول بھی کئے حاضر یا مکان  
شبان اپنا بلائے شیخ اکبر  
خبر یک جاے پناہ کی سناے

سو پیغمبرِ دیگر صدیق اکبر  
 کہ اس کا نام کتنے ہیں جبلِ ثور  
 وہ ہے بالاولے ہے اسمیں یک غار  
 سو حضرت اوشہ صدیق وانا  
 وہیں صدیق اکبر بول اٹھے ہیں  
 میں اول جا کے جب تکو پکا روں  
 سواؤل جا کے صدیق یگانہ  
 وہاں دیکھے کئی سوراخ سوراخ  
 سواؤل کر کے اپنا پیرہن چاک  
 سوان ٹکڑوں سے سوراخو نکو مونڈے  
 مگر ایک چھید کو کپسٹرانہ پہنچا  
 خدا پر سو نہ حضرت کو بلائے  
 دروں جاتے ہی پیغمبر نے فی الحال  
 خمار آلودہ نرگس تھے زاول  
 تن صدیق پر لیٹے سو سوئے  
 پس ازیک لمحہ در سوراخ پائیں  
 سو اس میں اڑو ہاتھ سخت زہری  
 سو ایسا زہر بر صدیق اکبر  
 سو اس شدت سے وہاں صدیق نے پھر  
 نہ گھبرائے نہ حضرت کو پکارے  
 سو یعنی حضرت صدیق نو مشرو  
 ہجومِ زہر کی شدت سے پیہم  
 گل رخسار پر جب گرم آنسو

شبان کو ساتھ لے پہنچے وہاں پر  
 ہے سرِ فرنگ کے سے تو کمر خور  
 بہت رہتے ہیں اس میں عقر بے ومار  
 کئے شیخو یز اندر عمار جانا  
 کہ ٹھہرو یا رسول اللہ تما میں  
 چلے آنا کہ میں جی اپنا واروں  
 کئے اس غار میں اپنا ٹھکانہ  
 بھرے ہیں کثردوم و مار اسیں گستاخ  
 کئے ہیں خس و خوارو خاک کو پاک  
 بھی جیات ڈو کثردوم اسیں کو ندے  
 رکھ اپنے پاؤں کی ایڑی کو اسجا  
 اپس مائدمی پہ سر رکھ کر سلائے  
 سر اپنا زانوئے صدیق پڑاں  
 کئے پھر نایم عینی سے کھنکھل  
 نہ تخم نوئم آخ الموت بوئے  
 رکھے تھے جس پہ ایڑی صدق آئیں  
 وہیں بوبکر کی کاٹا تھا ایڑی  
 چڑھا سو وہیں اٹھی تھی لہر آن پر  
 ذرا جنبش نہ کی حضرت کی خاطر  
 ہوئے مضطرب اپنے دل میں آہ مارے  
 جو ٹپکانے لگے آنکھوں سے آنسو  
 عذاروں پر گر آنسو کا شبنم  
 گرے سو مصطفیٰ شمس الضحیٰ رو

یہ حضرت صدیق اکبرؑ کی  
 جگہ ہے جس پر آپؑ  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے  
 جمع ہوئے تھے



طبرستان  
 تھک کر بیٹا ہر چشم  
 مبارک آپ کی بیٹی  
 گر دل بے سر ارتقا  
 "تھکے مضطرب  
 یعنی بہت سہارے  
 عذار یعنی زینب  
 لہ رخسار یعنی گل

نقاب زر گس شہاد کو کھولے  
کہ اے صدیق اکبر کیا خبر ہے  
تیرے دل میں کرو دسواں حاشا  
وگرنہ پیچھے نظر کر دیکھنا تم  
کھڑے ہو بولتے ہیں مجھ کو بیاک  
یہ زور ق بے بہا حاصر ہے اس پر  
دیکھے صدیق نے زورق دو ملّاح  
یہ دیکھے سوکھے بو بکر فی احوال  
ولے یہ کون ہیں ملّاح و کشتی  
کہ حضرت نے یہ ہے حوض کوثر  
ہیں میکائیل و اسرافیل باہم  
بھی فرمانے لگے بو بکریوں کو  
نہیں معلوم ہوتا مجھ کو اب تک  
کہ جس کے زہرنے کہ جوش مجھ کو  
سو حضرت نے کہے ایڑی نکالو  
سو وہ صدیق نے ایڑی اٹھائے  
خدا کے حکم سے وہ زہر مطلق  
جو بعد از رحلت ختم رسالت  
صحابہ جملہ مسجد میں ہو یک جا  
سو سب اشرف تھے مکے حاضر  
اسی مجلس میں فاروق معظم  
بذات وحشت و شوکت سے ہم  
محمد مصطفیٰ عالم کے سلطان

دیکھے صدیق کو رونے سو بولے  
مگر کچھ کافروں کا شور و شر ہے  
ہمارے ساتھ ہے گاتھ تعانے  
کہ دو ملّاح کشتی لے کے باہم  
عدو کا زور ہو تو شاہ لولاک  
بیک دم پار ہو جانا اتر کر  
بھی یک چشمہ منور نور مصباح  
کرے حق دشمنوں کو آپ پامال  
بھی یہ چشمہ کہاں کا ہے بہشتی  
یہ دو ملّاح فتدسی ہیں مقرر  
لیجاویں وہ جہاں چاہینگے تم ہم  
محمد مصطفیٰ اعالم کے رہبر  
میری ایڑی کو کاٹنا سانپ بیشک  
کیا ہے یا نبی بے ہوش مجھ کو  
تم اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو  
لب اپنے مصطفیٰ نے وہاں لگاے  
ہوا ہے بے اثر از حکمت حق  
کہ دویم روز وقت صبح حسرت  
خلافت کا لگے کرنے کو چرچا  
مدینے کے بھی انصار و ہماجر  
سو وہ شاہ عمر خطاب محرم  
کھڑے رہ کر کہے اے جملہ عالم  
امامت کا دیئے ہیں جنکو فرماں

لے زورق بھجوا دینا  
تہ مصباح بلعینے  
یہ شاہ قادیانی  
دشمن ہے حق تعالیٰ  
یعنی ایک ساتھ آجیو  
شاہ انصار با نقیہ  
سردگاہ دگر اور  
اصحاب زور و قوت



بجوت آنحضرت کے  
میں شہرہ میں مد  
کے واسطے آئے تھے  
اور ہاجرہ اصحاب  
جن لوگوں نے اپنا  
وطن چھوڑ کر حضرت  
کے ہمراہ ہجرت  
کیا ۱۲



وہی ہیں لائقِ تختِ خلافت  
سو میں قولِ نبیؐ پر سب سے اول  
ہم ان کے امر فرمانے پر حاضر  
کے صدیق اکبرؑ نے بھی بارے  
اگر میں ہوں دلیلِ حق پہ قائم  
قوتیں سرور ہوں اہلِ صفا کا  
یہ سٹے سپنے وہاں بیعت کے ہیں  
وہیں منبر پہ چڑھ خطبہ پڑھے وہ  
بہت اسلام ان کے وقت پھیلا  
بسا زینت ہوئی دینِ نبیؐ کو  
تمامی خلق آسودہ ہوا تھا  
سو چندیں روز بعد از صدقِ اندوز  
سنو تم اے سبھی یارانِ احمدؑ  
کہ ایک دن سرور و سالار و مختار  
دو دنوں شہزادگان ہمراہ لے کر  
سو جو کر میں نہایت شاد و خرم  
دو دنوں شہزادگان پر بھی فدا ہو  
اسیدم ایک مومن نے شتابی  
وہ پیغمبرؐ نے خود ہاتھوں میں لیکر  
سو میں بھی خواجہ خرم مانگا یا  
اے بھی آپ کے آگے رکھے ہیں  
کہ یا صدیقؑ تم بھی آگے کھانا  
شرع کھانا نہ فرمائے تلک وہاں

یقین صدیق اکبرؑ پاشرافت  
کیا بیعت پر وحشِ اص افض  
سبھوں میں شخص بزرگتر ہیں نادر  
الایا معشرا لکھلا سلام سار  
بحکمِ مصطفیٰ مشغولِ دائم  
خلیفہ ہوں محمد مصطفیٰ کا  
سب حاضر حکم پر ان کے رہے ہیں  
کہ پر دیوارِ دین جو ہر چہ تھے وہ  
کسی کا دل ہوا نین ان سے میلا  
بہار آئی تھی باغِ احمدی کو  
زمین و آسمان سب پڑھیا تھا  
بوعظ و شرع سے تھے محفلِ افروز  
سنائے ہیں وہاں صدیقؑ نے تد  
محمد مصطفیٰ سلطانِ ابرار  
تفریح سے چلے آئے مرے گھر  
گر اقداموں اور پر بادید ہُ نم  
بہت جلدی سے گھر میں لے چلا سو  
لے آیا بھر کے خرے کی رکابی  
رکھے حسین کے آگے مقرر  
وہ ام عایشہ نے جلد لایا  
بہت خوش ہو کے یوں مجھے کہے ہیں  
سو میں نے بھی کہا حضرت کا مانا  
عمر عثمان و باہم شاہ مرداں

وہی ہیں لائقِ تختِ خلافت  
سو میں قولِ نبیؐ پر سب سے اول  
ہم ان کے امر فرمانے پر حاضر  
کے صدیق اکبرؑ نے بھی بارے  
اگر میں ہوں دلیلِ حق پہ قائم  
قوتیں سرور ہوں اہلِ صفا کا  
یہ سٹے سپنے وہاں بیعت کے ہیں  
وہیں منبر پہ چڑھ خطبہ پڑھے وہ  
بہت اسلام ان کے وقت پھیلا  
بسا زینت ہوئی دینِ نبیؐ کو  
تمامی خلق آسودہ ہوا تھا  
سو چندیں روز بعد از صدقِ اندوز  
سنو تم اے سبھی یارانِ احمدؑ  
کہ ایک دن سرور و سالار و مختار  
دو دنوں شہزادگان ہمراہ لے کر  
سو جو کر میں نہایت شاد و خرم  
دو دنوں شہزادگان پر بھی فدا ہو  
اسیدم ایک مومن نے شتابی  
وہ پیغمبرؐ نے خود ہاتھوں میں لیکر  
سو میں بھی خواجہ خرم مانگا یا  
اے بھی آپ کے آگے رکھے ہیں  
کہ یا صدیقؑ تم بھی آگے کھانا  
شرع کھانا نہ فرمائے تلک وہاں



وہی ہیں لائقِ تختِ خلافت  
سو میں قولِ نبیؐ پر سب سے اول  
ہم ان کے امر فرمانے پر حاضر  
کے صدیق اکبرؑ نے بھی بارے  
اگر میں ہوں دلیلِ حق پہ قائم  
قوتیں سرور ہوں اہلِ صفا کا  
یہ سٹے سپنے وہاں بیعت کے ہیں  
وہیں منبر پہ چڑھ خطبہ پڑھے وہ  
بہت اسلام ان کے وقت پھیلا  
بسا زینت ہوئی دینِ نبیؐ کو  
تمامی خلق آسودہ ہوا تھا  
سو چندیں روز بعد از صدقِ اندوز  
سنو تم اے سبھی یارانِ احمدؑ  
کہ ایک دن سرور و سالار و مختار  
دو دنوں شہزادگان ہمراہ لے کر  
سو جو کر میں نہایت شاد و خرم  
دو دنوں شہزادگان پر بھی فدا ہو  
اسیدم ایک مومن نے شتابی  
وہ پیغمبرؐ نے خود ہاتھوں میں لیکر  
سو میں بھی خواجہ خرم مانگا یا  
اے بھی آپ کے آگے رکھے ہیں  
کہ یا صدیقؑ تم بھی آگے کھانا  
شرع کھانا نہ فرمائے تلک وہاں

چلے آئے سو حضرت نے بلائے  
لگے کھانے کو سب مگر خوشی سے  
سنو تم مل کے اے یار ان جانی  
بڑا رتبہ یہاں سب سے انھوں نے  
نبوت کے برابر منزلت ہے  
سوان دونوں نے وہ پائے ہیں بیشک  
صباحِ محشر میں ایسے کرو فرے  
یہ سنتے بول اٹھے بو بکر و خطاب  
کہے حضرت سے چاروں یار یکسر  
شہادت ہم بھی پہنتے ہیں محمدؐ  
سو میں نے سب سے اول دوستداران  
قبول ہوں شہادت باسعادت  
یو نہیں صدیق نے درود کے بولے  
یہ سن احوال سب یار ان جانی  
یہ کہتے ہی لگے رونے کو صدیق  
صحابہ سب لگے رونے کو یکبار  
دونوں شہزادوں کو تب بلا کر  
یہ فرماتے رہے صدیق اکبر  
خدا تم کو بلا پر صبر دیوے  
ہو فارغ ایک دن طاعت سے باہر  
محبت جس قدر تھی مجتبیٰ سے  
اسی صورت سے بس صدیق اکبر  
یہ بیماری میں فرمائے کہ یار اں

بہت رفت سے ان کو بٹھائے  
محمد مصطفیٰؐ بولے بسھی سے  
عجب حسینؑ ہیں میری نشانی  
سیادت کے چمن کے گلہروں نے  
شہادت کا نہایت مرتبت ہے  
شہادت کا ملا گنج مبارک  
چلیں گے غلہ میں عز و قدر سے  
وگر عثمان و حیدر خاص اصحاب  
طفیل حضرت حسینؑ سرور  
محمد مصطفیٰؐ نے کی دعا تد  
محمد مصطفیٰؐ کے نغمہ گاران  
پیوں گا باصفا جام شہادت  
بہت درخشیں آنکھوں سے رولے  
کے حسینؑ کی خاطر اشک انی  
ہوئے جن سے عدم کا فروزندیق  
ہوا مسجد میں ماتم سخت بیار  
برافت چہ دوش الفت پر بٹھا کر  
کہ اے نور الہد اشیر و شیر  
یہ محشر تم کو اس کا اجر دیوے  
بخار آیا سو پھر گھر کو سدھارے  
سدا ان کو رسول باصفا سے  
تھے عاشق بر رخ شیر و شیر  
محمد مصطفیٰؐ کے دوستداران

یہ بیان ہے قمریانی  
یہ درجہ مولیٰ ہوا  
یہ یقین مولیٰ میں یقین  
یہ سنی آپس کی کساں  
یہ سنی چینی یونوں  
یہ یقین یحییٰ بیدین



یہ بیان ہے  
یہ سنی مولیٰ  
یہ رفت  
یہ دوش  
یہ سنی مولیٰ  
یہ سنی مولیٰ  
یہ سنی مولیٰ  
یہ سنی مولیٰ

امانت تھی خلافت مجھ حوالے  
 کہ ان کے حق میں چندیں بار مقرر  
 کہ کوئی غیر از عمر برگز نہ ہوتا  
 وہ لائق ہیں رسول اللہ کے پیارے  
 وہیں جاتے ہی گھر کو شاہ صدیق  
 سجا آلودان کا تن ہو اسب  
 وہ مار غار کا شتم جھاناک  
 امانت تھا بدن میں بند در بند  
 قضا پھرتے ہی اس نے جوش کھایا  
 گئی عرش معلیٰ پر وہ تب روح  
 خدا راضی ہو بخشا ہے شہادت  
 بڑا ماتم ہو اس روزیا راں  
 رسول اللہ کے ماتم سا ہو اغم  
 تمامی خلق یوں روتے تھے سارے  
 بوجہ حکم فرمانے کے مدفون  
 محبان جوشش دو در و درتوں کو  
 جو کوئی دنیا میں آیا پھر وہ جائے  
 ہے حکم حق تعالیٰ محل نفس  
 وہ پھر محشر میں سارو نکو اٹھاوے  
 ہو دیگا بعثت سب کا در قیامت  
 حساب نیک و بد خسرفا بہ حرفا  
 کہ اس بعد از شفاعت شاہ مختار  
 پھر امنہ ان سے جاویں گے نکل کر

میرے بعد از عمرؓ اس کو سنبھالے  
 کہے مجھ بعد گر ہو مہا پیمبرؐ  
 نہ کشت دین غیر از ان کے ہوتا  
 یہ سن بیٹ کے سب ان کبابے  
 پہنچتین بو بکر مصداق تصدیق  
 جو کاٹا مارنے تھا غار میں تب  
 اثر جس کا تھا تحفی و رتن پاک  
 سو بعد از واقعات چند در چند  
 مہلر روح ان کی حق لجا پایا  
 ہوئے ہیں باب رحمت انہ مقصود  
 عطا حق سے زیادت در زیادت  
 گراں بخواں کا ہر سوا بر باران  
 پھر آگے کیا کہوں واللہ اعلم  
 بہت رو رو کے نعرے غم کے مارے  
 کئے روضہ میں با صد رو و محزون  
 پڑھو اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کو  
 بجز حق یہاں کوئی رہنے نہ پائے  
 کہ ہے گا لَا اَرْہَقُہُ فِی الْمَوْتِ حَسْرًا  
 زمیں کی قیہ سے سب کو چھڑاوے  
 بھی بالا ہووے گا قد و قامت  
 سزائے بد جزائے نیک عمداً  
 ولیکن بے نمازوں سے ہوں نیرار  
 اے مومن مت نماز و نیس خلل کر

۴۰  
 شہادت نبویؐ  
 ۴۱  
 شہادت نبویؐ

۴۲  
 شہادت نبویؐ

۴۳  
 شہادت نبویؐ

اگر کیسا ہی کامل ہووے مومن  
فقہ کب تک رہے غافل حق پر  
بہت مدت ہوا آوارہ حیران  
تو کر صدیق کی آخر شہادت  
دیکھو صدیق اکبر کا خلاصہ  
وہ ایسے یار باہر و دروازہ  
وہ اپنا جان کر قرباں بحضرت  
کہ رضی اللہ عنہم شان ان کا  
ہے ان کی دوستی سے اتنی امید  
ہمیشہ رحمت اللہ ہو ان پر

خلاصی غم سر سجدہ ہو نہ ممکن  
تو باقی عمر اپنی ذکر میں کھو  
تو آخر وقت کر آخر کا ساماں  
کہ وہ کان دلایت با کمالت  
وہ شخص نیک محضر کا موسیٰ  
رسول اللہ سے تھے دیراں مسانہ  
ہوئے آخر کو آسودہ بہ جنت  
رضو اعنہ ہوا دیوان ان کا  
قوی ایمان پاوے تا بجا وید  
درو داں باد پر روح پیمبرؐ

### بیان خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

قلم چاک گریاں ہو بہ ماتم  
لہو جل کر لیا رنگ سیا ہی  
گریاں تا بداماں چاک در چاک  
سو ہو اس خاک سے گلزار میں جھاڑ  
کہ ہر برگ گل ہے نقش غم کا  
سراپا حلقہ غم ہو کے گرداب  
کہ اس گل سے گل رعنا ہو پیدا  
پہ اول ذکر اصحابوں کا کر کر  
خلافت جب دیے صدیق اکبر  
وہ دیگر روز آ مسجد کے درمیان  
خیمہ دوپہی ہوں اے معاشر

سیہ ابخوان سے کاغذ کو کیا تم  
لکھا پھر غم کے غارت کی تباہی  
اڑایا دشت غم کی ہر طرف خاک  
گل و بلبیل سحر داماں کو پھاڑ  
گریاں چاک ہے گل صبح دم کا  
کیا ہے اشک سے ہر جا گل آب  
کرے حنین کے ماتم کو برپا  
لکھوں من بعد اس ماتم کا عمر  
عمر فاروق اعظم کو مقرر  
ہو حاضر بول اٹھے با اہل ایتقان  
سنو یا قوم انصار و مہاجر

لے دار و دیوار پریشان  
لے مودا یعنی تم  
نوازی کرنا حد کرنا  
لے جاوید یعنی ہمیشہ  
لے ایتقان یعنی یقین



جاننا اور اہل ایتقان  
سے مراد یعنی اللہ  
رسول کے احکام کو  
یقین جاننے والے  
۱۲ حاضرین ۱۳

اطاعت پر رسول اللہ کے دائم  
خليفة اولیں صدیق اکبر  
خلافت اور بزرگی کے تھے لایق  
کہ میں عاجز تھا راہوں امیر ایک  
جو سب سے پیشتر مولا غلام نے  
کے بیعت بصدق و دل شتابی  
ہمارے تم امیر المومنین ہو  
یہ سن ساروں نے آبیعت کے ہیں  
سبھی راضی تھے اس نیکو شہم سے  
اور ان کے وقت سے اسلام بپار  
بھی ان کا عدل تھا ایسا جہاں میں  
برائے داب شرع دین و ملت  
یہاں تک ان کو درے کھینچ مارے  
اور ایسا داب تھا ہر ایک شے پر  
کہ ایک دن ایک ضعیفہ تیل لیکر  
گر اوہ تیل سب پشت زمین پر  
سو وہ عاجز ضعیفہ آ عمر پاس  
یہ سنتے ہی کہے فریاد کیا ہے  
اویھلے کالے تھی تیل میں نے  
اسی دم پی گئی با اضطرابی  
کہ حضرت عمر اے پیرزن نیک  
تو کیا طاقت زمین پیوے گی اسکو  
سو تب رو کر وہ بڑھیا بول اٹھی ہے

رہوں گا مادام آخر میں قائم  
میں بیٹھا دویمی ان کے مکاں پر  
گئے دنیا سے با ایمان فانیق  
کے بیعت سبھوں نے وعظ سن نیک  
وہ نور شہید سپہر منجی نے  
کے موصوف انھیں بانوش خطابی  
صحیح تم معدن عظم الیقین ہو  
اور ان کے امر پر حاضر رہیں  
نہ تھے فارغ بجز آ کرے نعم سے  
ہو انور شہد دیں دنیا میں انہار  
بلک شہرہ پڑا کون و مکاں میں  
کے حد اپنے بیٹے پر بہ شدت  
جو دم آخر ہو دنیا سے سدا سے  
مناقب ان کا یاد آیا ہے بہتر  
چلی آتی تھی سوٹھو کر جو کھا کر  
جو خشکی نے زمیں کے پی گئی پھر  
کہی فریاد ہے لے افضل الناس  
تب وہ احوال بڑھیا نے کہا ہے  
گراٹھو کر سے اس کے تین میں نے  
میرے کھانے کی ہو گئی اب خرابی  
اگر پیسے کا ہے تیرے چلن نیک  
خدا کے حکم سے ملتا ہے خوش خو  
حلال ہے دام میرا وہ کسی ہے

لے فانیق  
سپہر منجی

۱۳  
۱۴

یعنی روشن ۱۱  
نیم معنی خصلتیں ۱۲

میں چرخا کات کر کرتی ہوں گذراں  
یہ سن حضرت عمر فاروق اعظم  
سو جانزدیک اس قطعہ زمین کو  
جو روغن اس ضیعفہ کا نہ دیوے  
قیامت میں بھی اس کا جرم لوٹگا  
کہ ایک مخلوق دیگر کو ستاوے  
یہ سنتے ہی زمین نے کھائی لرزہ  
بھی روغن جو پنی تھی سوا گل کر  
وہ بڑھیا نے سب اپنا تیل لیکر  
سنو یا راں جویوں ہو عدل انکا  
تھا ایسا حشمت و شوکت انھیں کو  
جواں مرد و دلاور کا رپر داز  
کہ دلق بیشت من کو پہن تن پر  
اور ایسا حکم غالب تھا بہر سو  
کہ عدل و خون سے ڈرتا تھا عالم  
مناب و اور یاد آیا ہے ان کا  
کہ ان کے وقت آیا مصدر دین  
امیر اپنی طرف سے کر تعین  
تھا اُن کے پیشتر دستور دہاں کا  
کہ یوں ہر سال آوے ندی نیل  
کہ جوش نیل یوں چڑھتا تھا ہالا  
جواں ایک باکرہ محبوب و خوشرو  
لجا کر نیل میں اس کو ڈباویں

نہ جڑ و پینی بد ۱۶  
مکھ آو پینی ہرن ۱۷  
مکھ یقین مکھ نقرہ ۱۸  
کر نایقین پینی عیشین  
کر نایقین پینی عیشین



ایک ایسے مقرر کر دیا  
تھا کہ تمام لوگ اسلام کا  
یقینی کریں اور اہل  
اسلام و ایمان محمد  
جاویدؐ

یہ چرخ کج مجھے کرتا ہے حیران  
چلے درہ لے بڑھیا سا تھ پیہم  
کہے درہ پکڑاے خاک سن تو  
تو حدّ شرع عاجز تجھ پہ لیوے  
خدا سے یہ تعظّم بول دونگا  
جہنم میں خدا اس کو جلا دے  
ہو اسینہ بدہشت پُر زہ پُر زہ  
زمیں کو جوش آیا اس خلل پر  
چلی گھر کو دعا کر کر عمر پر  
نہ کیوں ان پر عنایت ہو دے حق کا  
کہ دنیا میں نہ تھا ویسا کسی کو  
محمد مصطفیٰ کے یار ممتاز  
اُسی سے روز و شب پھرتے تھے کثر  
چہریں ایک کھیت پر نت شیر و آہو  
خلافت پر ہمیشہ تھے مسلم  
گویا تھا عدل ان کا حکم کن کا  
کئے ہیں فتح اس کو فتح آئین  
کہنا اسلام ہو ان پر یقین  
بہ حال مصریاں مذکور وہاں کا  
کہ پہنچی ہے گی مدت اسکی بے قیل  
جو سارا خلق ہو کر جمع یک جا  
کریں تیار سب اسباب دلو  
تب اترے حوج سبک رام پادیں



سو اس اسلام کے آیام بحیرہ  
 کہ جہاں اس حاکم مومن کے نزدیک  
 سو وہ مردِ مسلمان نیک افعال  
 میں ہرگز آدمی دینے نہ دینگے  
 گر ان کا حکم آوے جان دینا  
 سو وہیں اس مردِ حاکم نے لکھا ہے  
 جو دیکھے حضرت فاروقِ اعظم  
 سو اس حاکم اوپر تو آفریں کر  
 کہ اے مومن مجھے صد مرتبہ ہے  
 نہ ہرگز آدمی کا خون کرنا  
 بھی اس کاغذ میں سب حوالہ لکھ کر  
 یہی مضمون لکھے تھے جانِ خطاب  
 یہ خونِ دخترانِ گردن پہ لیکر  
 تو بندوں کو خدا کے جو ستارے  
 تو اے وجہ ہے مخلوقِ خداوند  
 ہو ابو کچھ پھر آگے کو خبردار  
 لکھے تھے مصر کے سب لوگ لیکر  
 اور اس پر زیکو چھوڑ و شط کے دریاں  
 جو یہ خط جا کے پہنچے مصر کے بیچ  
 وہ حاکم نے بصد اکرام کر کر  
 بِشَطِّ السَّيْلِ بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر  
 وہ پرزہ جب کہ پانی میں گرا ہے  
 بہت لرزاں ہو وجہ پھر گیا ہے

جو دیویں نذر دریا ایک دختر  
 رضا لینے کو سارے اہل تشکیک  
 کہا نہ نہا رہیں کرنے کا یہ چاہا  
 مگر حضرت خلیفہ کو لکھوں گا  
 منع میں نہ کروں گا تم سو کرنا  
 وہ نامہ لا کے قاصد نے دیا ہے  
 ہوا معلوم سب احوالِ اُسدِ  
 عدالت کا لکھے ہیں حکم اس پر  
 ہزاراں آفریں ہے جتنا ہے  
 خدا کے حکم پر سراپنا دھنا  
 لکھے ہیں بعد ازاں یک پرزہ دیگر  
 کہ اے شطّ نیل بس دریا بے ریاب  
 خراب ہو دے گی تو در درِ محشر  
 مقرر ہے کہ تو درخ میں جاوے  
 کر یگی خون تو انسان کا تا چند  
 وگرنہ حشر میں ہو گی گرفتار  
 کنارے نیل کے جا کر مقرر  
 سو دیکھو پھر کہ کیا کرتا ہے سبحان  
 کہ جیسا وصل پہنچا ہجر کے بیچ  
 چلانا نہ بعالم لے کے جو پر  
 روانہ کر دیا پرزہ منظرِ  
 ابد م حکم سے پانی پھر ہے  
 اُسی دہشت سے حیراں ہو رہا ہے

یعنی یعنی بہت  
 اچھا ہے ۱۱ سے شط  
 یعنی ندی اور دریا

۱۱  
 حقی

کہ کنا سے کوئی کہیں  
 سہ تو یعنی ندی  
 شط منظر یعنی فتح

بلک ہٹ کر ہوئی، نادوم بہ غفلت  
 نہ اسدن سے کسے ہرگز ڈباوے  
 خدا کے خوف اور ڈر سے شتر کے  
 قیامت تک نہ مارے شوخ ہو موج  
 الایا غالم ان ظلم پیشہ  
 کہ خاک و آب کو محشر کا ڈر ہے  
 جو وعظ و پند سے جھ کو عرض نہیں  
 خدا تم کو ہدایت دیوے یا رد  
 الایا دین داران گرامی  
 در دریاے وحدت کے شرف وہ  
 رسول اللہ کے مقبول و منظور  
 بھی ان کے وقت پر لے دم تاشام  
 جو ایران اور توران اصفہان تھے  
 کہ جب ایران کے شہ کو کر کے غارت  
 لکھوں میں تو جہاد فتر ہو پیدا  
 کہ جس کا حد نہیں لکھنے میں آتا  
 جو کوتاہ قصہ نسل یزدجبر دے  
 دو دختر یک پسر لائے پکڑ کر  
 سو لا رکن خلافت کے مقابل  
 خلیفہ عمر نے فرماے یوں کر  
 نجات از قتل و بخشش عافیت ہو  
 مسلمان ہووے سو رکھنا سلامت  
 سو ان کے حکم پر اس دم سر سر

لجی پاپوش یعنی ہونامہ  
 شہ مظاہر جامعہ بزرگ  
 لوگ ۱۲ سے ۱۳ تک



یعنی نام چارپ  
 بادشاہ سکندر شہان  
 عادل کو پوتا تھا ۱۲

ہے اب تک موج زن از رو نخلت  
 اگر فرعون یا قارون پاوے  
 بھی انصاف و عدالت سے مگر کے  
 طرف دریا کے بہتی موج کی فوج  
 کہ دیکھ خوف سے حق کے اندیشہ  
 تمہاری ذات کو کیا بے فکر ہے  
 محل آنے سے بولا اک سخن میں  
 یہ سرکش نفس کو پاپوش مارو  
 دیکھو کہتے ہیں یا ران عظامی  
 ہیں نیساں بار کے افضل صدقہ  
 صدائے عدل پہنچی دور تا دور  
 ہوا یکبارگی احکام اسلام  
 خراساں زندراں آذربایجان تھے  
 بہت کچھ لائے تھے وہاں سے غنیمت  
 عرب میں سب ہی دولت ہے ہر جا  
 نہ دہم و عقل میں ہرگز سماتا  
 کہ یعنی بادشاہ معتبر سے  
 ولے اشخاص دیگر چند اکثر  
 کئے حاضر وہ کفار و نیکے قاتل  
 جو ایمان لادیں گے ان کو مقرر  
 و اگر نہ یتیم کی ضربت کی لت ہو  
 نہ ہو دیں سو قتل کرنا سیوقت  
 پڑ حاکم نہیں کا فر جہاد سر

کہ شہزادہ بھی اس میں قتل ہو کر  
جو پھر شہزادیوں کو پیش لا کر  
کے حضرت عمر نے ان کو لٹکار  
مسلمان ہو کے تم رہنا مسلم  
سنا شہزادیوں نے یہ حکم جب  
میں صیبت میں بھی آئے تھے گرفتار  
وہ جلکربول اٹھے بادردہجراں  
یہ سنتے ہی شہ فاروق اعظم  
سو پہلا حکم فرمائے قتل کا  
جو وہ اخبار حضرت شاہ سکر  
سو پہنچے جلد تر مسجد میں بارے  
کے ہیں پھر کہ شہزادہ کہاں ہے  
اور ان شہزادیوں کو بھی بلا کر  
تو ان دونوں نے ہرگز نہیں قبولے  
سو ان کو بھی ہوا ہے حکم اول  
یہ سن مو لا علی افضل الناس  
کے جا کر خلیفہ مومنین کو  
کہے اے قبلہ اسلام فاروق  
محمد مصطفیٰ کہتے تھے اکثر  
سو تم جلدی سے شہزادیکو مارے  
جو یہ شہزادیاں ہیں سخت غمگین  
بہت نازک مزاج ہوتے ہیں یہ لوگ  
سوان کو قتل کرنے صبر کرنا

عند ابوں میں پڑا با جہد و مادر  
کھڑا آگے کے برقع اڑھا کر  
کہ کلمہ کو پڑھو ہو کر خبردار  
کہ در دنیا و ازنا رہیں ہم  
جو بھائی کا بھی دیکھے سر جہاد  
بہت غمگین طبع اور سخت لاچار  
نہیں ہو دیں گے ہم ہرگز مسلمان  
کئے ہیں قتل کو ان پر لوازم  
بجائے نفا رہ تب اپنے عدل کا  
دلی اللہ علی شہر صفدر  
سلام اللہ کا اول گزارے  
سبھوں نے بول اٹھے مارا گیا ہے  
کئے اسلام کا جب حکم ان پر  
خدا اور مصطفیٰ کو دل سے بھولے  
جو کرنا تیغ سے یک دم مفصل  
گئے جلدی سے دیں حضرت عمر اس  
عمر خطاب اسرار الیقین کو  
کہے اے حاکم الاحکام فاروق  
کہ تم جلدی نہ کرنا ہر امر پر  
بھی عورتوں کو کرنے قتل کا رے  
نہیں سختی سے ان کے دل کو تسکین  
ہے ان پر باپ و بھائی کا بہت سوگ  
نہ ان پر اس قدر تم جبر کرنا

کہ سکر یعنی سلامت  
رہنا یا ان میں دنیا  
علی یعنی جہاد  
علی لفظ ہے حضرت



کرمہ کا یعنی دشمنی  
کہ سکر اسے درمیان  
یعنی و باطل سے  
یعنی یعنی نہ ہو دستی

کہ میں نو شرواں کی پوتیاں یہ  
ولا سادے کے ان کا غم مٹانا  
وہ آپ ہی آپ خوش ہو کر قبولیں  
انہوں کو اُمّ سلمہؓ پاس بھیجو  
یہ مستور اور مستوروں سے ملکر  
یہ سنتے ہی عمر فاروق اعظم  
سو حضرت ام سلمہؓ سب کی مادر  
وہیں دونوں نے ان کو ماں کہے ہیں  
وہ دونوں نوجواں تھیں نیک نجاں  
جو سن کر وعظ و وجہ مصطفیٰ کا  
رسول اللہ کا جن پر ہو آشار  
ہزاراں کافراں ہو دیں مسلمان  
دونوں شہزادیوں کا اسم معروف  
دویم طیمورؒ یہ بانو تھا خوش نام  
اسی دم یہ خبر پہنچی عمر پاس  
بہت خوش ہو زبان اپنی کو کھولے  
کہے یا شاہ تم پر آفریں ہو  
یہ باعث ہے تمہارا ان کا بچنا  
جَزَاكَ اللّٰهُ ابوطالب قومیٰ  
وہیں فاروق اعظم نے کہلائے  
جواں ہیں دختران نیک محضر  
رسول اللہ کا سنت ادا ہو  
نکاح اپنا کریں وہ نیک آئیں

لے بیفغان ایمان  
والوں کی ۱۲  
یعنی عورت ۱۱  
لے بیفغان ایمان  
لے بیفغان ایمان ۱۲



یعنی شہزادیوں سے  
افدقائے ۱۲  
یعنی اچھی نصیحت والی  
لے بیفغان ایمان  
طریقہ والی ۱۳

بجز گلشن نہ ہرگز سوتیاں یہ  
پھر اس بعد از مسلمان میں لانا  
بجز اسلام دیگر کچھ نہ بولیں  
وہ اُمّ المؤمنینؓ ہیں دیکھ لیجو  
مسلمان ہو دیں آخر کو مقرر  
سو بھیجے اُمّ سلمہؓ پاس یکدم  
انہوں بھی خوش ہوئے اُن سے مقرر  
اور اپنا جان و دل قرباں کہے ہیں  
خوشی سے روز تہنم لائیں ایمان  
وہ اُمّ المؤمنینؓ خیر النساء کا  
نہ کیوں ہو دیں وہ دنیا میں خبردار  
زمین اور آسماں لاوینگے ایمان  
پری تھی شہزادہ نیک موصوف  
قبولے اپنے جان دل سے اسلام  
سو خوش ہو بول ٹھکے اشرف الناس  
ہزاراں مرحبا مولا کو بولے  
قومی برہاں سے تم قاضی دین ہو  
وگر نہ حکم تھا جب قتل کرنا  
سو بولے مرحبا سب دوستان مل  
یہ واقع اُمّ سلمہؓ کو سنائے  
یہ اُن پر حکم ہے شرعی مقرر  
تو راہ دین بہت اس سے صفا ہو  
شریاء سے ہوئے جوں عقد پر دیں

جب یہ احکام حضرت اُم سلمہؓ  
سنی سو شہر بانو بول اٹھی ہیں  
کہ ہم شہزادیاں ہیں یزدجرد کی  
ہمارا وقت ہے اس آن محتاج  
جو ہم شہزادیاں محتاج ہوویں  
نہ ہم سے ہو سکے سختی کی گدراں  
ایا غارت کئے ہو جو خزانہ  
ہمارا دھینڑ سب اس میں لے آئے  
نہارا دھینڑ ہے باہر با نام  
وہ بیت الماں میں داخل کئے ہیں  
کرو گئے تم اگر ہم کو عنایت  
وگر نہ ہم بفقہ وفاقہ ہمدم  
جب یہ پیغام حضرت نے سنے ہیں  
بلا کو سارے سرداران لشکر  
جو ہاشم ابن عتبہ کو بلا کر  
سو ہاشم ابن عتبہ بول اٹھے ہیں  
حساباً ذرہ ذرہ کر حوالے  
سو ہاشم نے دروغ کو بلایا  
کہ فاروق اعظم دھینڑ کیسر  
دروغ نے وہیں بر حکم حضرت  
روایت ہے شتر پر بار اجناس  
ہزار و پانصد و عشرين رابع  
بھی دیگر ہے روایت پانصد و بیست  
شتر سامان سے پر بار کر کر

سنے سو جا کہے بانو سے شمش  
فخاں کر اُم سلمہ کو کہی ہیں  
نواسیاں ہیں شہان بحر و برکی  
لائے دھوں میں سب مال و رتاج  
جو غرق بحر ہر امواج ہوویں  
نہ ہوویں گے بغیر از مرگ تیراں  
وہ گنج بے عدد اور بے کراں  
نہ ہم نے اس سے کچھ یک دام پائے  
نشانی کر گئے ہیں اس کو تمام  
تھا رے پاس سب لا کر دیئے ہیں  
سو ہم بھی پھر بجاتے ہیں سنت  
کریں گدراں بذکر حق ہونر ہم  
وہیں فاروق اعظم بول اٹھے ہیں  
جو لائے ہیں غنیمت ہو مظفر  
وہ پوچھے دھینڑ کا اسباب کیسر  
کہ ہم نے لادروغے کو دیئے ہیں  
کہ فاروق نے اسکو بلائے  
مقابل لا کے حضرت سے ملایا  
جل سے پر بار کر ناب سراسر  
کئے تب بار اشتراز مشقت  
نفائیں نقد جو ہر بابہ کر بائیں  
کہ ہو حیران سن کر گوش سامع  
وگر سنی صد و پینجاہ قول ادیت  
شہر بانو کو بھجوائے مقرر

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

دگر جیہو یہ بانو کا سامان  
کہلائے پھر کسی کے ساتھ یوں کر  
جو پھر اکثر چلے جاویں صحابہ  
سفر لشکر کا ہووے چند مدت  
یہ سنتے شہر بانو بول اُٹھے ہیں  
سحر کو مطلع نور شد کے وقت  
بھی بنخیرہ لشکر ہو کے آوے  
بھی ہم اور ام سلمہ بیٹھ یک جا  
خبر پوچھیں گے اُم المومنین سے  
حسب سب کا نسب بھی کر کے تحقیق  
جواب یہ جب گیا حضرت کے نزدیک  
یہ سنتے ہی عرُفا روق اعظم  
کے سب کو جو تھا بانو کا مطلب  
سحر کو شوق سے تیسار ہو کر  
جو ان خوش ہر ایک ممتاز عالم  
جلاجل اور مکلف زین زین  
مُرضع ساز و سامان و حمائل  
رد پہری اور سنہری خال و خحال  
فجر ہوتے مسلح ہو کے سارے  
سو پھر حضرت امیر المومنین نے  
مقید کر کے ٹھہرائے یہ مذکور  
پرے دو باندہ کر دونوں طرف سے  
پر ایک ابن ہاشم طرف سے

لے یعنی اُمسی  
وقت ۱۲ بجے  
یعنی جواب ۱۲ بجے  
حالی بیٹے حیات



اور گواہی کر گیا  
میں متاثر ہوا حضرت  
دیگیا ۱۲ بجے نشر شاہی  
زمانہ کہتے ہیں ۱۲

امیر المومنین بھجوائے فی الان  
غزاکو ہے نکلنے پارا لشکر  
کر و سنت سے تم جلدی مصافحہ  
نہ وقفہ عقد کو ہے در شریعت  
ادب سے اس طرح پائے خدیج ہیں  
دعائے دولت جاوید کے وقت  
گذر یک یک ہمارے در سے جاوے  
جھروکے سے کریں گے میر سب کا  
محمد مصطفیٰ کے جانشین سے  
پسند آوے کریں ہم اس کو تصدیق  
خلیفہ حامی امت کے نزدیک  
بلائے اپنے لشکر کے طائریم  
یہ سن کر لشکر ہی اہل صفا سب  
بسبھی با ساز اور ہتھیار ہو کر  
کئے آرائش اسباب با ہم  
شریادار حلقے عقد پر دیں  
بھی مروارید و مرجان لعل کامل  
کریں خوبونکی خوبی پل میں پامال  
وہیں رکن خلافت لے سدھارے  
عرُفا روق اعظم شاہ دیں نے  
بہ محل اُم سلمہ ہو یہ منشور  
نہ جاوے کوئی نکل کر کس طرف سے  
امیہ کا پر ابھی دست چپ لے



بھی اک اک نوجواں اس میں سے گذرے  
سو جو آراستہ سب لشکر دیں  
چلے صف کھینچ کر اللہ اکبر  
چلے سو اُم سلمہ کی سراسے  
کے آراستہ دونوں پرستے تب  
لگے اس وقت پر یک یک گزرنے  
بھی حضرت اُم سلمہ ان کے ہمراہ  
سواول سب کے نوح ہاشمی سے  
کہ وہ فاروق اعظم شیر صفر  
حمائل کر گلے میں حرز لٹکان  
مبارک سر پہ دستار معلقے  
بھی پیراہن خزمصری کا پیریں  
بھی تیغ تھا کر سے اس طرح کا  
تھانیزہ اژدہا پیکر سا اور تیر  
بھی ایک گرز گراں کاندھے پہ دھکر  
دگر تازی تھا جوں شبیزہ گلگوں  
عقاب آسا کرے جو قوت جولاں  
صبا سرعت سے جس کی بھاگتی تھی  
نظر میں پہنچتی تھی جس کے دم کو  
چلے جب وہ پر می پیکر زمیں پر  
سو اس اسپ عقاب اوپر ہوا سوار  
سو وہ حضرت عمر خطاب اعظم  
گزر نے جب لگے درپردہ شہباز  
سو بانو دیکھ تب شک سے پوچھے

کہ کیا میت ہے کیسی دیکھ بھارے  
مسلمانانِ شترخ نمک آس میں  
ظفر پیکر مبارک فتح لشکر  
کھڑے جا کر رہے گھر کی قفا سے  
قطا چو گاں بیدار رہے سب  
سو بیٹھی شہر بانوسیر کرنے  
لگے چلنے سوار ایک ایک ناگاہ  
خلیفہ وقت نکلے دل خوشی سے  
عمر خطاب دین حق کے منظر  
جو تھی خورشید کے مانند تاباں  
کہ جوں گردن پہ خورشید عذرا  
بہت سی شان دعوت اذہر میں  
کہ جو ہر اس پہ تھا رنگ فتح کا  
کمان سے کہکشاں جادے فلک حیر  
چلے جس طرح سے خورشید خاور  
تھا وہ رہنمائی جہاں پیما کے گردوں  
لیوے جنبش سے گوئے بد لمعاں  
جگت حیرت سے ہر دم کا پستی تھی  
ہو انیں دیکھ سکتی تھی قدم کو  
رکھے دم سے قدم چرخ بریں پر  
خلیفہ وقت نکلے نوح سے بہار  
رسول اللہ کے جانی دوست اکرم  
خدا کے برگزیدے شاہ ممتاز  
یہ کیسا شخص ہے ہم جس سے دھوبے

کوفتے پہنچا کر  
نیا در... آئین  
بہنی طرفہ  
نظر یعنی چاہ دستور  
عہد عز یعنی تعزیر  
عہد لسان یعنی چکنا  
چرا "تہ عذرا"  
یعنی شکرا نظر  
یعنی خیر کی قسم  
یعنی خیر کا نام ہے  
پیشے کا نام ہے  
جہ کہکشاں وہ  
کسی سفیدی جو



ماتو کو آسمان پر لٹکان  
نوری ہے خصوصاً آفتاب  
نور و برسات میں  
نوری سے نور دار  
اس کا غروب ایک سر  
اور ایک شمال میں  
ہوتا ہے اور کبھی  
بڑھ کر ہوتا ہے  
عقاب بالعم  
ایک شکار کی مانند  
کا نام ہے

مہابت دیکھ جس کا تن سے لڑاں  
سو حضرت اُمّ سلمہ نے کہے ہیں  
کہ اے دختر میری یہ وہ جواں ہیں  
رسول اللہ کہے مجھ بعد کاش  
یہ ہے غازی قوی فرزند شہ زور  
جواں مرد یگانہ در زمانہ

ہے شوکت اور شمت سے خراں  
خلیفہ کے مناقب بول اٹھے ہیں  
رسول اللہ کے ریح رواں ہیں  
نبوت ہوتی تو آتی عسکریہ  
کہ جس کے عدل کا گردونپہ ہے شور  
قوی بازو مگر شیریں فسانہ

سراپا غیرت خوبانِ عبری  
قرآسادہ رخ و شمس تجری

مناقبِ زبانِ اُمّ سلمہ در شانِ امیر المومنین حضرت عمرؓ  
فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضوانہ

سو پھر کہنے لگی ہیں اُمّ سلمہؓ  
رسول اللہ کے ہمراہ صبح صادق  
ہو فارغ از صحابہ بامصافہ  
تھا نخلستان باہر از مدینہ  
عمر خطابؓ پیش از صبح جا کر  
بھی یک تا گا کھجور سی کا نکالے  
پھٹا تھا پیٹھ پر سو شاہ والا  
سواتنے میں طرف پشت مبارک  
وہیں حضرت عمرؓ نے پیچھے پھر کر  
وہیں خورشید جذبے کی نظر سے  
کہ جوں باہر نکلتا تھا سو پھر کر  
ہمت یک وقت گذرا تو بھی خورشید

کہوں فاروق کا احوال سنتمہ  
غناز باجماعت کر موافق  
چلے فاروق وہاں سے ایک گز  
وہ خرما بن تھا نادرباقرینہ  
نکالے پیرہن بزم میں سے باہر  
لگے سینے وہ پیراہن کو سارے  
لگے سینے کو خرمے کا لے تا گا  
طیش کرنے لگا از پیٹھ پاتک  
دیکھے خورشید پر انکھیاں اٹھا کر  
ہوا ہے سرد گرمی کے شر سے  
ہوا غائب زمیں میں بار دیگر  
نہ باہر آیا مثل جام جمشید

مہابت  
دہشت  
شان و شوکت



عمر فاروقؓ  
در شمشاد  
سویحہ تھوڑا سا

محمد انتظار سی کر کے دن کی دعا کرتے ہوئے جبریل حاضر اخی جبریل بولو کیا سبب ہے قیامت کا ہے شاید حکم امروز سویوں کہنے لگے جبریل اکبر فجر حضرت عمرؓ خرمے کے بن میں کھلی تھی پیٹھ سوخو ریشہ لمعان عمرؓ نے پھر کے دیکھے جو غضب سے اگر اس کو اجازت وہاں نہ دیوں وہ دہشت سے عمر کی پھر گیا ہے رسول اللہ سنتے ہی عمرؓ پاس سو جانرے کے بن میں ان کو پائے یہ سنتے ہی عمرؓ فرمائے اس وقت جو سجدہ شکر کر کر کی دعا ہے کے جب ام سلمہ نقل تمام اے بانو جان یہ وہ ہے خلیفہ یہ سنتے شہر بانو سب فضایل بحسرت کہہ کے آنر بول اٹھے ہیں میرا بھائی انھوں مارے ہیں جب سے جو فوج ہاشمی سے گذرے فاروق وہ حضرت معاویہ اصحاب بہتر سراپا غرق اقسام جو اہل ہر حامیل پہن کر حسرت زیمانی

نہ نکلا بہار سوا سدم دعا کی لگے کہنے رسول اللہ سے پھر نکل خورشید پھر غائب عجب ہے ہو اکیوں غیب خورشید بھانسنوز کہ اے حضرت محمد شاہ سرور گئے بیٹے کو پیرا ہن چین میں ہوئی گرمی جوان پر بذرہ تابان ہو خورشید غائب حکم رب سے قیامت تک نہ پھر خورشید دکھیں زمین خاوری میں چھپ رہا ہے صحابہ لے چلے وہ مغز الناس وہ سب خورشید کا قصہ سنائے طفیل دین ہوئے بیدار یہ بخت نکل خورشید تب پیدا ہوا ہے کہہ دو دنوں کے تین باعز و اکرام جلایا کفر کا آتش میں جیفہ ہوئیں ان کی بزرگی کی وہ قایل دگر تو کچھ نہ پن اتنا کہے ہیں قبولوں نہیں انھوں کو اس سبب سے بھی تب ابن امیہ سے ہو مسلوب جو تھے دولت سے نازاں کر دفر پر مفرق باد پاتا تھا اسپ نادور چلے باہر نکل پر دے سے گیانی

خورشید یعنی سورج  
معنی مدار  
معنی یعنی چکر



ہوا کہ باد پائے  
گورا ہے نادر  
یعنی عجب

سو حضرت شہر بانو دیکھ ان کو  
 اُمّ السلمہؓ کہے یہ معاویہ ہیں  
 کہ خال المؤمنین ہے شان ان کا  
 سو بولے شہر بانو ان کو یوں کر  
 سو اس پیچھے جو فوج ہاشمی سے  
 کے متاثری کو جولاں ہو کے زربوش  
 سمند تیز رو گلزار رنگین  
 جو اہر پوش ہو سر سے قدم لگ  
 غنی تھے سب عرب میں شاہ والا  
 وہ فرق بادپا طائوس پیکر  
 وہ زربین زین پر جوں ہر آئیں  
 گزرنے کو لگے میداں میں جدم  
 اے میری اُمّ سلمہ والدہ خاص  
 انھوں نے بول اٹھے یا ربمبسر  
 رسول اللہؐ نے اپنی دونوں دختر  
 دیں فرمائے بانو کہہ کے عمہ  
 رسول اللہؐ کے فرزندوں کے اوپر  
 سواتنا بولی کر چپ ہو رہی ہیں  
 سو اس پیچھے امیہ کے لڑے سے  
 زہرہ پوش و مبارز وجہ احسن  
 چلا سو شہر بانو پھر کہی ہیں  
 کہے تب اُمّ سلمہ شاہ ہے یہ  
 کہ اس کا نام ہے طیفور شہ زور

لہ تیکس بیٹے فریڈ



اور وید ۱۳

بھی ماں سلمہ سے پوچھے کون ہے یو  
 رسول اللہؐ نے ان کو بول اٹھے ہیں  
 یقین جہ ہے ابو سفیان ان کا  
 یہ بوڑھے ہیں نہ چاہوں میں مقرر  
 کہ عثمان ابن عفان آبرو دے  
 کہ وہ کان جیہا حرمت کے سر پوش  
 نہایت حلہا اسباب زریں  
 کہ جن کی وصف ہے لوح و قلم تک  
 دیا تھا ان کو سب کچھ حق تعالیٰ  
 اڑے تخت سلیمان سا ہو اوپر  
 تھے بیٹھے جائے پر با شان و تمکین  
 سو پوچھے شہر بانو ان کو اس دم  
 جو کہنا کون ہے یہ بندہ خاص  
 یہ ہیں عثمان ذی النورین افسر  
 دیئے ان کو خوشی سے عقد کر کر  
 مجھے رہنا ہے ان سے پاک ذمہ  
 میں سو کن ہو کے جانا کیا ہے بہتر  
 ادب سے پھر سخن کچھ نا کہی ہیں  
 جو ان پاک صورت یکسر سے  
 سراپا عنسرق فولاد و میشین  
 بتانا کون سے یہ پہلو اں ہیں  
 حلب کے برج کا خوش ماہ ہے یہ  
 کہ اس کے زور کا ہے شام میں شور

ہوئی خاموش سن کر کچھ نہ بولی  
سو اس کے بعد فوج با شمی سے  
حمایل ہکشاں مرمنج شمشیر  
کہ یعنی ذوالفقار اس کو لقب تھا  
بھی برقی انداز سم و لدل پر یوار  
سوار حسن آتی شیر خدا وہ  
خدا اور مصطفیٰ سے جن کی تعریف  
صفت و لدل کی ہے دنیا میں مشہور  
کہ جس کے فعلندہ تھے ہر اور ماہ  
چلے جس وقت وہ میدان پر سے  
دیکھے سو شہر بانو ہو ہر اسان  
سو تب کہنے لگی ہیں اُمّ سلمہؓ  
یہ ہیں مولا علی حضرت کے داماد  
کہ ہے ناد علیا شان اُن کا  
یہ ہیں خیر النساء کے نیک خاوند  
کہ یہ خاتون جنت کے ہیں والی  
یل پروردگار و شیر صفدر  
وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر  
امیر المومنین شیر خدا ہیں  
نکاح میں جن کے ہیں خاتون محشر  
عجائب اور غرائب کے ہیں مالک  
علوم چارہ از پڑ ہے اُن کو  
بھی فرمائے ہیں ان کو مصطفیٰ یوں

زبان درفشوں سے لب نہ کھولی  
چنے مولا علی با صد خوشی سے  
کہیں ہر ضرب سے صد کفر کو زیر  
کہ جس کا دار بر احکام رب تھا  
کرے یک جہت میں وہ شجاعت پار  
تھے ستر امان کے تدعا وہ  
بشر سے ہو دیگی کیا انکی توصیف  
ہر ایک کوئی بوجھتا ہے اس کا مذکور  
قدم نیچے تھا اس کے سبز رخ گاہ  
لرزنے کو لگا ارکان ڈرنے سے  
کہی یہ کون ہیں اسے والد جان  
وہ پاکیزہ مقرر پاک ذمہ  
براویں پیغمبر کے چچا زاد  
قوی بے دین سے ایتقان ان کا  
کیا ہے جن کی شادی کو خداوند  
ولی اللہ کے ہیں وہ ذات عالی  
کہ پنجہ سے اکھاڑا باب خیر  
کئے پل اور گزرا اس پہ لشکر  
وہ منظور جناب مصطفیٰ ہیں  
ہے جن کو بضعۃ متنی کا افسر  
وہ ہیں ارشاد کی منز میں مالک  
سلوک من لذن زیوسے اُنکو  
مدینہ علم کا دنیا میں ہیں ہوں

۱۲ یعنی خواتین  
۱۳ یعنی ایتقان یعنی یقین  
۱۴ یعنی پیغمبر



۱۵ ہا در ۱۳  
۱۶ یعنی حفظ کرنا دل  
۱۷ میں یاد رکھنا ۱۲

عَلَيْهَا بِهَا حضرت علیؓ ہیں  
 بہت تعریف حضرت نے کئے ہیں  
 برادر ہیں چچیرے مصطفیٰ کے  
 کہا حق کا فتی الا علیؓ پار  
 شہر بانو فضیلت سن علیؓ کی  
 فکر کر رہا پس کے دل سے بولی  
 جواب اس ام سلمہؓ سے کہی یوں  
 صبا محشر میں جادامن سے ان کے  
 بھی نبی بیاں خلاصی پا کے یکدم  
 وہاں ان کے مقابل ہو کے سوکن  
 سو گزرے راہ سے جس وقت حیدر  
 جو ان بے بدل با کر ڈو فر سے  
 چلا سو شہر بانو کر کے تحقیق  
 بھی اس پر حرف رکھ ہر طور حلیہ  
 سو اس پیچھے پرے سے ہاشمی کے  
 منور چہرہ نور علیؓ نور  
 پہر دیں کا وہ نور رشید کیتا  
 علیؓ کا لخت دل خاتون کا دلبر  
 حسنؓ شہزادہ برج قطب اول  
 محمد مصطفیٰؐ سا پہرہ پر نور  
 دوزلف تابدار و مشک نشان  
 سمند بادیا با و صبا جون  
 کمان دہم سے جوں تیر چھوڑے

لہ اشارہ طرف  
 حدیث شریف  
 اقامت یمن  
 بانو و علیؓ  
 شہر بانو کا ہوا اور



علیؓ اس کے دروازہ  
 میں ۱۳  
 فیضی شان شوکت  
 سے عذر معنی خوار  
 سچے سچے  
 نقطہ سچے سچے

انہی قاضی وصی دیں نبی ہیں  
 مناقبہا ہزاروں سے لکھے ہیں  
 جو ان خاص ہیں حضرت خدا کے  
 عطا ان کو کیا لایف تلو اور  
 جھکائے سر ادب سے اس ملی کی  
 اندیشہ کے جو اہر بہت رولی  
 میں ہوں خیر النساء سے بے ادب کیوں  
 نہایت رتبہ امکان سے ان کے  
 رہیں جنت میں عشرت ساتھ ہدم  
 رہوں کس طرح سے اے اہل نظر  
 امیر کے پرے سے ایک دیگر  
 بہت آرائش اسباب زر سے  
 نقص کر کے ماں سلمہ سے تصدیق  
 جلائے دہم روغن کا فنی سلمہ  
 کہ وہ شمس الضحیٰ خیل نبی سے  
 غدا آرزوں پر ہوں ہر دمہ بلاد اور  
 نہیں کوئی جہاں میں اس کا ہمتا  
 کہ ہے سبط پیغمبر حق کا مظهر  
 کہ تھا بدرالدجہ پہرہ سنجلیؓ  
 مبارک سینہ تھا عرفاں سے معمور  
 دو طرفہ شب میں پہرہ مہتاباں  
 ہوئے مانند طائر کے ہوا جوں  
 نہ تیر دہم پہنچے تک تو دوڑے



سو پیسے یا دوپا پر ہو کے اسوار  
تھا مثل اژدہا سائیز و روست  
کمان قوس قزح با نیزہم کاری  
حمایل برق سا ایک لخت لمعان  
چلے اس طرح سے جون شعلہ انور  
سمند اس طرح سے جولاں کنال تھا  
چلے حضرت حسن عز و شرف سے  
سو حضرت شہربانو دیکھ ان کو  
کہے تب ام سلمہؓ جان مادر  
رسول اللہ کے لخت جگر ہیں  
یہ ہیں خیر النساء کے نور دیدے  
فضائل ان کے ہیں از حد بسیار  
یہ سنتے شہربانو ان سے بولی  
قبیلے دار ہیں بسیار اظہار  
جو وہ گزرے تو پھر انکے پرے سے  
اٹھا گھوڑا سیہ اور جلد جولان  
لباس فاخرانہ تن کے اوپر  
طع اور سخل بدکاری سے بھر پور  
نگاہ بدستی ہر کس کو دیکھے  
خدا کے لوگوں سے نیزا تھا وہ  
کہ تھا ابلیس ثانی وہ مزیدی  
پکڑ رستا کھڑا تھا وہ طع ساتھ  
اسے دیکھے سے دہشت کھا کے بانو

چلے شاہ حسن و وجہ کے مزار  
کہے جو یہ چچہ گروں کے تیس بہت  
ہو جس سے بان ارجن کو فراری  
نگاہ وروے کے تازی کو چولان  
ہو اقر بان انھوں پر ہر شاعر  
کہ حیراں اس روش پر آسمان تھا  
وہ اصحاب الیمیں سیدھی طرف سے  
کہے یہ کون صاحب ہیں کہو تو  
یہ نور العین ہیں سبط پیغمبر  
ولی اللہ کے نور البصر ہیں  
ہیں رب العالمین کے برگزیدے  
قیامت تک نہ پورا ہووے طومار  
زبان سے اپنے دل کا راز کھولی  
روانیں رشک میں پڑنا ہو لاچار  
وہ ابن معاد یہ نکلا سرے سے  
لگا ہونے کو میداں میں خراماں  
کیٹ کینہ بھرا تھا دل کے اند  
عبادت اور صفائی سے بہت دور  
کمان بدہراک مردم پہ پھینکے  
کینے پا جیوں کا یا ر تھا وہ  
ہزاروں خصلتاں جس میں پلیدی  
یہ مالی و دولت آدمی کی مرے ہاتھ  
کہے ماں کون ہے یہ سو پچانو

لے میں آسان ۱۲۰  
باب  
طیاری میں بیچہ لکھا تھا

یہ آدم ہے یہ جن سے کیا بلا ہے  
 حکایت ایک کہتی ہوں سنو ماں  
 میرے والد نے سب کو مول لیکر  
 انھوں میں ایک ایسا زشت و بد رو  
 پڑی بیچارہ ہو کر چند مدت  
 میرا والد سنا سو اس خبر کو نہ  
 سو یہ صورت مثال اسکے میں بھی  
 مجھے لا حول یاد آتا ہے اس وقت  
 اسی باتوں میں تھیں ماں اور بیٹیاں  
 کہ فوج ہاشمی سے مطلع دیں  
 سراپا صورت سیر الہی  
 حسین ذوالکرم سلطان عالم  
 وہ رعب ذوالجناح شاہ کائن  
 بھپک کر ہٹ گیا پیچھے وہ محروم  
 یزیدی ہٹ کے سر تا پا جلا تھا  
 وہ دشمن سخت تھا روز جزا کا  
 پشیاں ہو کے شرمندہ ہوا بھوت  
 لگا کرنے اندیشے دشمنی کے  
 حسین ذوالکرم تازی چلائے  
 حسین سرور کو دیکھے شہر بانو  
 کہے تب اُم سلمہ کو اے مادر  
 یہ آدم کیا فرشتہ دل بھلا تھا  
 میں یہ تصویر عالم رو پہ دیکھی

لہجہ بنی مخزومی ۱۲



گھنٹہ

اُسے دیکھے سے میرا جی ڈرا ہے  
 ہزار دہائے تھے بامدیاں اور غلاماں  
 رکھا تھا محل میں خدمت کے بھتیگر  
 اسے دیکھی سو میں دہشت سے زرد  
 لگا تھا تاپ اور لٹھاڑا بشت  
 نکالا کر کے آزاد اس شہر سوں  
 ایسے دیکھوں سے نا کوئی دیکھنے کی  
 بڑا کوئی بد نظر آتا ہے کمبخت  
 وہ بول دل سے تھیں نوں لپٹیاں  
 نکل آئے مہ و نور شید آئیں  
 تجھلی نور از مہ تا بہ ماہی  
 اٹھائے ذوالجناح غیر مقدم  
 وہ تازی اور یزیدی ہو گیا سن  
 چلے آگے حسین پاک معصوم  
 تا شاد دیکھتا رہ پر سکھڑا تھا  
 خدا کا خوف نا اُس مصطفیٰ کا  
 لگا ہے دشمنی کا اس کے تین موت  
 ہزاراں کبر و کینے اور مٹی کے  
 برابر اس جھروکے کے جو آئے  
 لگے خوش ہو کے ہنسنے بہنا دو نو  
 یہ کیا صورت بنایا آپ داوڑ  
 یہ نور اللہ کا کیا جھل جھلا تھا  
 ازل کی دوستی معلوم ہوتی

جہاں یہ دیکھنے سے غم ہوا دور  
تجلی دیکھتی ہوں میں خدا کی  
یہ محبوب خدا دستا ہے مجھ کو  
مجھے گر یہ نسبتیں تو عبادت  
میرا دل جان ان پر سے تعلق  
اگر مجھ کو یہ چاہیں تو ہے رافت  
میرے ماں باپ ملک و مال بھائی  
نظر آتا میرے دل کا ارادہ  
کے ظاہر جو کچھ تھا دل کا مطلوب  
سو تب کہنے لگی ہیں اُم سلمہؓ  
کہ یہ ہیں حسینؑ پاک معصوم  
کہ یہ بحر رسالت کا صدف ہے  
گلِ توحید گلزارِ الہی  
ہیں وہ ابن الذبیحین شانِ عالی  
رسول اللہ کے نور البصر ہیں  
مبارک چہرہ یا قوتِ رُماں  
وہ سترے برزخ لایبغیاں کا  
ابھی تک ہیں تھارے جس سے دل صفا  
رسول اللہ کے مقبول و منظور  
حسینؑ ذو الکرم سلطانِ دین ہیں  
نواسے ہیں محمد مصطفیٰ کے  
یقین یہ فاطمہؓ کے نورِ جہاں ہیں  
فضائل اُن کے ہیں از حد بسیار

میرا دل سب ہوا نورِ علیؑ نور  
محمد مصطفیٰؐ اور مرتضیٰؑ کی  
کشش کرتی ہے محبت میرے دلوں  
سعادت ہے سعادت ہے سعادت  
تصدق ہے تصدق ہے تصدق  
شفقت ہے شفقت ہے شفقت  
نثار ان پر کئے میں بادشاہی  
یہ ہوئے دو جہاں کا شاہزادہ  
کہ یہ ہے کون سو بتلا دُ محبوب  
کہ وہ عصمتِ نشاں پاکیزہ عتمہ  
شہید کر بلا شہداءِ مظلوم  
عظیم الشان اور صاحبِ شرف ہے  
نسیم ہر امید صبح گاہی  
محمد مصطفیٰؐ ہیں ان کے والی  
وہ حیدر اور زہرا کے جگر ہیں  
تصدق ہوئے ان پر گوئے مر جاں  
یکے لودگر مر جاں وہاں کا  
نہ کوئی ایسا جہاں میں تان تافان  
سرِ پا حسلہ نور علیؑ نور  
وہ گنجِ معرفت علم الیقین ہیں  
دل و جہاں ہیں علی مرتضیٰؑ کے  
یقین سر و فکر کون و مکاں ہیں  
قیامت تک نہ پورا ہوئے طہار



ہلائے جبریل جن کا گہوارہ  
وحیہ کبھی کی صورت لیکے آدیں  
خدا اور مصطفیٰ اور مرتضیٰ کے  
جہاں تک میں صحابہ اور عالم  
بہشتی حورو و غلمان اور رضوان  
حیثنا دوست بے دونوں جہاں کا  
یہ سنتے شہر بانو سب فضایل  
بھرے تھے آستین جو ہر نشان کو  
دیئے ہیں چھوڑ حسینؑ شہ کے سر پر  
ہوئی تکبیر ہر جانب دہر سو  
صحابہ اور اکابر سب ہوئے شاد  
فرشتہ اور عقل پران کی سب مل  
قبولی شاہزادی شاہزادہ  
خدا نے چاند سے زہرہ ملایا  
یزیدی بے جیا بھی دیکھتا تھا  
جو دیکھا آستین زرفشاں پر  
سومل کر ہاتھ اپنے یوں کہا ہے  
میری باری تھی گر میں پیش جاتا  
جو میں اس وقت جاتا تو مقرر  
مگر یہ ہی عدالت دلیں رکھ کر  
ہوا منہ اس کا کالافض مارا

لے دیر کی ایک  
نحانی کا نام ہے کہ  
وہ جبر مغز کی  
خدمت میں آئے  
تھے قدامت حسینؑ کے  
دو اسطہ ہوسہ وغیرہ  
لایا کرتے تھے اور  
ان کو صاحبزادوں



سے بہت محبت تھی  
سچا سچا  
پس جیل بھی بنی  
منین انھیں  
صحابی کی صورت بچے  
اور بہشتی میوے کی  
آرا تھے ۱۲ اہل دارا  
و عقیقتی ۱۲

خدا اور مصطفیٰ کا ہے پیارہ  
بہشتی نعمتاں لا کر کھلا دیں  
بھی خاتون اور حسن کے ہیں پیارے  
دل و جان سے بھی چہتے ہیں باہم  
سبھی کو دوستی ہے باحسنا  
جہاں تک خلق ہے کون و مکان کا  
ہوئی شبیر کی عزت کی قایل  
نہ تاملش لاسکیں تھیں اپنی جان کو  
کہے سب شکر می اللہ اکبر  
حسینؑ شہ قبوے شہر بانو  
ہزاروں سے کہے ہیں آفریں باد  
کہے صدمہ جاسارے ہو خوشدل  
عبد مصطفیٰ کا نور دیدہ  
یہ دونوں نور ایک جا کر دکھایا  
وہ اپنے دلیں جل بل کر رہا تھا  
نصدق کی حسینؑ شہ جواں پر  
چلا تازی حسینؑ آگے گیا ہے  
وہ دولت اور خزانہ ہاتھ آیا  
یہ عشرت میرے تیں ملتی سراسر  
گیا جوں اثر دہا سا پتہ کھا کر  
وہ آگے ہو یگانہ کو رسا

بیان شادی حضرت امام حسینؑ با شہر بانو رضی اللہ عنہا !

یہ اول عشرت و شادی کہو نہیں جہاں کی فضل آبادی کہو نہیں

علیؑ ابن ابی طالب کے گھر میں  
 محمد مصطفیٰؐ کا نور دیدہ  
 لگے بجے نقارے شادیاں  
 مبارکباد دیتے تھے صحابیؑ  
 لگا شبیرؑ پر کرنے کو پیش  
 فلک سے تاثیر مئی شادی تھی روشن  
 چمن میں بلبلاں پھرتے تھے ہر سو  
 چمن دینا کا عشرت سے کھلاتھا  
 مدینے کا بھی عالم تھا سرخوش  
 گویا عشرت کدہ تھا سب مدینہ  
 بھیتزیروں سب مشعل لگا کر  
 عجب آراستہ تھا شہر میمونؑ  
 سواری لشکر دیں کی ہوتیار  
 جو گرداگرد گھر کے سب صحابہ  
 وہ چمکے کو مبارکباد کہہ کر  
 ہر اک تن غرق اقسام جواہر  
 تھا عالم سب لباس فاخرہ پوش  
 فلک اوپر بھی شادی ہو رہی تھی  
 فرشتوں میں خوشی کا غلغلہ تھا  
 بھی حوران اور غلماں ملے باہم  
 بجاتے سب وہ مل شادی کا منڈل  
 عمیر افشاں تھا جنت میں سمجھی جا  
 فرشتے عرش اعلیٰ پر خوشی سے

لگی ہونے کو شادی بحر و برین  
 جہاں میں بسکہ احسن آفریدہ  
 لگے سارے علیؑ کے گھر کو جانے  
 بھرا گردوں نے انجم کی رکابی  
 ہوا جوں شمع پر پروانہ بلہار  
 ہوا بزم جہاں کا صحن گلشن  
 صدا کوئل کی اور قمری کی کو کو  
 بھی نسریں عقدہ پر دیں ہو رہا تھا  
 زخاک و باد آب و گرم آتش  
 کئے آراستہ با صد قرینہ  
 کھڑا تھا جملہ عالم بھارا کر  
 ہر ایک کو چہ ہوا تھا نقش گلگوں  
 چلے حیدر کے گھر کے پاس سب پیار  
 کئے آراستہ نادہر محافظہ  
 ہوئے آراستہ یاران و لشکر  
 پری سے باد پالا لک و نادہر  
 صدا تھی جام عشرت نوش و نوش  
 خوشی سے دل کو آبادی ہوئی تھی  
 رواں عشرت کا ہر سوتا فلتھا  
 کہیں شہ کو مبارک ہووے جم جم  
 پڑی تھی نہ فلک تک سب یہ ٹھیل  
 کئے تھے سرخ نیچے سارے برپا  
 بزلغان معنبر مہوشی سے

مہ ایشیاری یعنی شاد  
 سنا صدقہ کرنا



ملہ میمون یعنی میمون  
 ملہ عافہ یعنی ڈولی



اسی موجب حسینؑ ذوالکرم نے  
 لٹائے شہر بانو کا سبھی ہاں  
 جو اہر لٹوؤ و المرجان و یاقوت  
 مدینے کا ہوا عالم تو انگر  
 تمامی مرد و زن ہو جوت در جوت  
 کہ سارے خانان خاتون کے گھر میں  
 تمامی گھر ہوا معمور و پر نور  
 عجب شادی حسینا کی تھی یاراں  
 تھارے لعلیں کا حکم یوں کر  
 بھی باب آسمان افتتاح کرنا  
 بھی سب اطباق نور می خاص کر کر  
 حسینا کے لجا کر سر پہ وارو  
 سرا پر دے تلک عصمت نشان کے  
 بھی پہنچا کر دعا کرنا تمامی  
 حسینا پر تصدق ہو کے سارے  
 یہ سنتے ہی فرشتے جلد آئے  
 کئے فرق حسینا پر سے ایشار  
 بھی وہ جنت میں لے کے سارے منڈل  
 ادھر حضرت حسینا ہو کے اسوار  
 جلوس بادشاہ بحر و بر دیکھ  
 چڑھے دلدل پہ جب وہ شاہ افضل  
 فلک فرحت سے ہو بلہار بلہار  
 ستارے مثل مردار پید ہو کر

نبیؑ کے نور ویدے محترم نے  
 کئے جرم و خطا کا مال پامال  
 ہو ایکبار میںم حلق ناسوت  
 ہوئے ہیں پڑ جلا نقرہ سبھی گھر  
 محبت کا گلے میں پہن کر خوق  
 لباس و زیور و مسل و گہر میں  
 تمامی خلق تھی عشرت سے مسرور  
 گرا ہے خلق پر رحمت کا باران  
 ملک سارے خوشی کرنا فلک پر  
 بعشرت فالق الاصباح کرنا  
 دگر اطباق رحمت بھی سراسر  
 جلو میں باادب سارے سدھارو  
 حسینا ذوالکرم کے دلربا کے  
 کہ تا تم کو بھی ہووے انتظامی  
 ہمارے پاس آنا خوش ہو بار  
 وہ سب اطباق رحمت بھر کے لائے  
 گئے خدمت میں تنگی ہو کے تیار  
 مبارکباد کہتے تھے بہ رنگ  
 وہ نور اللہ کا شعہ نکل بہار  
 ہوئے حیران سب جن و بشر دیکھ  
 گیا خورشید تب مغرب طرف دھل  
 بھی ہر دم ہوئے تھے کفش بر وار  
 تصدق ہو کرے شد کے قدم پر

لے بزرگ " عہ  
 دنیا " سچے طلا بننے  
 سونا اور نقرہ بننے  
 چاندی " عہ  
 محلہ آباد و خوش " عہ  
 لے شادہ " عہ  
 یعنی پیسے دالا  
 سپید بچ کو شب  
 سی سیاحی سے اور  
 وہ اللہ تعالیٰ کا " عہ  
 بیسی جس طرح



برکات  
 سے رات کی  
 سیاہی زانی چوتی  
 ہوا اسی طرح باغ  
 خوشی سے سرج  
 دھمکی سیاہی زانی  
 کر نامراد و بے جلد  
 خوشی اور خوش  
 زندگی سے  
 عہ ہونا اٹھانے  
 والا " عہ



ہوئی آواز طبل عیش یک دم  
زمین پر ایسی تھی خلقت کی ہل چل  
شائش میں بھی کرتے وہیاں تھے  
رسول اللہ کے گھر شادی کا غل تھا  
سواری اس طرح جاتی تھی روشن  
محمد مصطفیٰ کا نور دیدہ  
سواری جیکہ پہنچی گھر کے نزدیک  
سو گھر میں اُمّ سلمہ کے صحابہ  
حیین ذوالکرم کو تب اتارے  
ملکت فرش پر سب کو بٹھائے  
ہزاروں سے ماسکیناں کھلائے  
ہزاروں سے ہوئے دُبنے ذبح تب  
پکائے اور کھلائے اور بٹھائے  
کئے آئین شادی کو مرتبہ  
دکالت دی جناب کبریا کو  
گو اہی جملہ خلفائے معظم  
پڑھے شیر خدا خطبہ بہ صیغہ  
نکاح پڑھ کر پڑھے تھے لعل و گوہر  
کہ دختر یزدجرد در سلک امجاد  
فضل سے مذہب باطل چھڑا کر  
عجب قدرت خدا کی ہے عزیزاں  
کہاں بانو کہاں بشیرا محمد  
دنیا کی بادشاہی دور کر کے

لے ستارہ بنی قریون  
گننا سر ہن ۱۱ لے  
خاند بنی ذوال بن  
بند زمین سو ہوئی  
بن ۱۱ لے آئین بنی  
طریقہ ۱۱ لے کلین



ان روپیوں کو کہتے  
پیر جو خاوند بوقت  
مکاح عورت کو بیٹا  
منظر کرتا ہے بیٹا  
بہ خفہ بیٹا شہر  
لے سک متی لڑی

لگی ہونے کو پشت گاؤ بھی خم  
بہا تھا آب دریا طل کے وصل پہل  
گزارش میں خوشی سے قدیاں تھے  
خوشی میں اس گھڑی ہر جزو کل تھا  
فدا ہوتے تھے اس پر ہفت گلشن  
خدا کا برگزیدہ حق رسیدہ  
وہ دو اہن صاحب نسر کے نزدیک  
ہوئے داخل وہیں لے کر مخافہ  
گئے فرحت سے سارے گھر میں بائے  
خیلفہ وقت بھی تشریف لائے  
بھی ہر اطراف کے عالم بلائے  
سوائے گاؤں اوتھاں ذبح کر سب  
ہزاروں سے لباس اور زر لٹائے  
کئے کابینہ تھا دیکھو مقرب  
سودہ یعنی محمد مصطفیٰ کو  
عمر عثمان و حیدر حق کے ضیعف  
گزارے اہل ایماں کا طریقہ  
کہ در سلک حریری باف چنڈر  
ہوئی داخل یہ دیکھو حق کا ارشاد  
حیثینا ساملا یا حق نے شوہر  
یہ راز اس کا سنو صاحب تیراں  
محمد مصطفیٰ سا ہو جسے جد  
دیباہ دین کی شاہی کا افسر

یہ فانی ملک دنیا کا لٹایا  
تیری قدرت تجھے سا جھہ نہ ایا  
شہر بانو بہو ہو مصطفیٰ کی  
سواری کا عجب ہندوں اعلا  
تھے گرداگرد موتی اسکے نادر  
مرصع کا سبھی تھا کام اُس پر  
سو اس ہندوں میں وہ شہر بانو  
سراپا حور عین ان کا ہمیں تھا  
نیں دیکھے سے نرگس سچ رہی تھی  
جھائے شہر بانو کو شستا بی  
اٹھائے اس میانے کو ہو شامل  
برائے عزت خیرا لبشر کے  
برائے خاطر خیر النساء خاص  
ہو پیغمبر آسمان زماں کی  
سواری کے چلے سب ساتھ یاد رہ  
جلو میں ان کے سب اصحاب نامی  
اتارے ان کے تیں حیدر کے گھر میں  
بھی مرواں اور زناں سب ملے کیا رہ  
ہوئے خاتون کے گھر میں آ کے داخل  
ہوئے جب داخل اس خلوت سرا میں  
دو گانہ کرادادولہ و دولہا  
میرے نانا کی امت بخش الہی  
سدا عاصی بندوں کا آسرا تو

بقا کے تحت پر لا کر بٹھایا  
ترا سرا ہرگز کوئی نہ پایا  
چڑھی جلوے کا تخت اربان پاک  
لحاف اس کا تھا جوں گلزار ناز  
جرے تھے اس پر اقسام ہوا ہر  
جرے تھے اس پر کسی یا قوت ہر  
نہ تھی ویسی جہاں میں کوئی تھرو  
وباں خورشید بھی نقش نکلیں تھا  
سرویک پا پہ استادہ کھڑی تھی  
چلے تیار ہو با کامیابی  
چلے ہیں ساتھ سب خلفاء کامل  
برائے حرمت آن شیر نر کے  
برائے مقبلان پاک اخلاص  
نہ اسی تھی شہ نر شیر وال کی  
عمر خطاب اور عثمان حیدر  
براتی ساتھ احباب گرامی  
ہوا تھا شور و غل سارے نگین  
وہ دیوین نذر سب عشرت سے ہر بار  
سعادت کا کے گنجینہ حاصل  
وہ مقبول جناب کبریا میں  
دونوں ملکر دعا مانگے خدا کن  
گنہ گاروں کو ہے تیری تابہی  
ہے بخشنا در ہر دو سرا تو

کہ میانے بیٹی  
تو دل  
۳  
بہ  
تو حال پیش بود  
اٹھاندا اس

گنہ گاروں کو دے تو بہ کی توفیق  
بچا اس نفس اور شیطانے یارب  
کیا شادی مبارک باد پر ہم  
کر وصال سے دروداں پر محمدؐ

برائے سخت نفس اتارہ زینق  
اٹھایا ان سے امت نبیؐ سب  
مناجات اور دروداں پڑھکے ہر دم  
اور آل اصحاب پر صلوٰۃ بید

## بیان شہادت یافتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ وقت تھے حضرت عمرؓ  
شہادت منگ لئے تھے مصطفیٰؐ  
سو چندین سال شادی بعد یک روز  
غلام اس کا تھا لوگوں نام مردود  
اسے لایا یہودی نے عمرؓ پاس  
سو اس باعث وہ ہو کر سخت دشمن  
جو کتنے روز بعد از ابن خطابؓ  
کہے فاروقؓ پر رسولؐ مجھ سے ملنا  
وہیں حضرت عمرؓ مشیار ہو کر  
دیئے انجسار تب اپنے سفر کا  
فجر اٹھتے ہی مسجد میں سدھارے  
لگے ہیں بیٹھ کر پھر وعظ کرنے  
بھی یاروں کو فرمائے ہیں رد کر  
وہیں حنینؓ کو جسد می بلائے  
کہے رد کر کے اے احباب! احضار  
پھر گیا ان پر یک دن چرٹخ کج و  
ہوئی ہے جن کی شادی اس طرح سے

شہادت کا بیان ان کی کرد اب  
برائے خاطر حنینؓ شہ کے  
یہودی وادخواہ آیا تھا دلسوز  
نہ مالک کو سمجھتا تھا وہ موجود  
کہے اس کو سیاست افضل الناس  
لگا تھا ڈھوٹاٹھنے کو کرا اور فن  
دیکھے حضرت رسولؐ کو در خواب  
مثال غنیمتؓ فردوس کھلنا  
بلائے اپنے سب بیٹے برادر  
کہے تفویض شمس اسباب کھر کا  
نماز باجماعت سے گزاریے  
لگے قطرات اشک آنکھوں سے جھرنے  
پکارے الوداع عثمانؓ وحیدر  
لگے اپنے شفقت سے لگائے  
ہو دے گا واقعہ دونوں یہ کیبار  
کریں گے ہو کے دشمن مہرہ عمو  
بہت اسباب اور عیش و فرح سے

میں نے کانیز  
لیکھتا ہوں کہ یہاں  
لیکھنے ملک کو لگا دیکھا  
اور یہ کاروں کو منتر  
دینا نہیں کرنا  
مکہ خطاب کے بیٹے  
یعنی حضرت عمرؓ کا نام  
عمر سے لقب حضرت



عمرؓ سے فرق کریں  
در بیان حق و جہل  
کہ "عہ تفویض  
یعنی سونپا دے  
سر اپنے ہاں غیب  
سہ مالک  
کر دینا  
عہ آسمان"

چراغ حسانہ ختم رسالت  
سو ویسے شخص کو مل کر جفا کار  
اور ایک زہر سے مارینگے ظالم  
بدشت کر بلا سب تشنہ مظلوم  
سوان کا کس طرح ہو دیگا احوال  
یہی کہہ کر امیر المومنین نے  
بہت آنکھوں سے خون افشان کئے  
ہوا مسجد میں پھر اس طرح ماتم  
سو ہر گھر میں یہ ماتم ہوا تھا  
بہت سارو کے پھر نصرت ہوئے ہیں  
صبح ہوتے ہوئے مسجد میں حاضر  
سو وہ ٹوٹو غلام فتنہ انگیز  
امیر المومنین ہو حق سے شاعل  
سواتنے میں وہ ملعون دیکھ آیا  
قضا را چیر کر وہ بطن عظیم  
وہیں حضرت عمرؓ نے کھا کے خنجر  
صحابہ دوڑ کر مسجد میں آئے  
وہ کاری دار لاگاتھا سراسر  
وہیں حضرت عمرؓ کو سب اٹھائے  
سو آتے ہی عمرؓ خطاب مصباح  
دکھائے زخم اس کو سو وہ بولا  
کہا سیتا ہوں پن یک روز سالم  
سو میں حضرت کے سینا شتابی

نہایت جن کی ہے فضل و کرامت  
دیویں گے دشت غم میں سخت آزار  
وگر کے قتل کے بھی ہو کے عازم  
کریں گے ذبح ان کا پاک حلقوم  
قیامت میں پڑیگا ان پہ جنجال  
عمر فاروق اعظمؓ شاہ دیں نے  
صحا بہ بھی تمامی رواٹھے ہیں  
گرا بے دیدہ گروں کے شبنم  
گو یا خیر البشر کا غم ہوا تھا  
وہاں سے اٹھ کے ڈیرے کو گئے ہیں  
وہ اول سب سے آتے ہی تواتر  
لیا تھا ہاتھ میں ایک خنجر ستیز  
مراقب میں تھے حق کیساتھ واصل  
شکم پر شاہ کے خنجر چلا یا  
بھرا تھا جس میں سب نو رکوم  
صد اکر کر کہے اللہ اکبر  
پکڑ قاتل کو اس لحظ میں لئے  
گر اب تخت تن سے سرکا افسر  
مبارک ذات زخمی گھر کو لائے  
بلائے جلد تر استاد جراح  
کنہ اس زخم ملک کا وہ کھولا  
حرکت میں کریں سوار عالم  
بھی دیکھیں کیا کرے چرخ دولابی

کہ ارادہ کرنے  
والہ  
تواتر یعنی چلے  
دریچہ ۱۱ سے بطریق  
شکر یک



مصباح یعنی چراغ  
۵ کہ کہ یعنی حقیقت  
۶ ملک یعنی پاک  
۷ کہنے والا  
۱۲ سلامت

صحابوں نے وہ قاتل کو پکڑ کر  
سے حضرت عمرؓ نے سوبلائے  
کہے میں مصلحت رہنا تجھے یہاں  
نکالے اس کو پوشیدہ شہر سے  
کہ وہیں جراح نے وہ زخم سی کر  
عمر حضرت اذان کا سن کے آواز  
وضو کو جس گھڑی پانی منگلے  
وضو کرنے لگے ہیں جب خلیفہ  
یہ دیکھا سو لگا جراح کہنے  
حرکت سے ابھی پر وہ پھٹے گھا  
قضا جائز سے بیماری کے باعث  
امیر المؤمنین فاروق بوئے  
کہ اے جراح غافل فرض اللہ  
میری جان سے خدا کا حکم بہتر  
خدا کا حکم گر ہم سے قضا ہو  
خدا کے امر کے ہم ہیں خلیفہ  
بدن میں ہے تعلق دم کا جینک  
میرا حکم خدا پر جہاں ہے قرباں  
شفاعت میں نبی کی ہو کے داخل  
سو اتنا کہ کھڑے ہو کر شتابی  
بھی سنت فرض کر تکیہ بارے  
حرکت سے پھٹا پر وہ درون کا  
عزیزاں فرض کے احکام دیکھو

کہے ہیں حکم تب اس کے قتل کر  
بٹھا کر رو برو کھانا کھلائے  
جدھر چاہے تزا دل جا ابھی وہاں  
گیا ہے بھاگتا مھون ادھر سے  
ہو اوقت نماز ٹھہرا کثر  
وہی جنبش میں آئے شاہ ممتاز  
ایدم جا کے فرزندوں نے لے  
کہ جیسا تند رستی کا طریقہ  
شکم ہووے گا سب منکاح یعنی  
نماز اس وقت کوئی کیا کرے گا  
نہ اس سے جرم کچھ ہووے گا حادث  
زبان سے فرض حق کا حکم کھولے  
قضا ہووے نہ ہرگز حکم و اللہ  
سمجھ کر پھر قضا کرنا سو کیونکر  
تو پھر ہم کو یہ یشریں جان کیا ہو  
بھی پائے ہیں محبت کے طریقے  
تو کیا معنی قضا ہو فرض تب تک  
یہ دولت بس ہے جو میں ہوں مسلمان  
محمد مصطفیٰ سے ہوؤں داخل  
پڑھے تکیہ با صد اضطرابی  
جو اذل سجدہ فرض حق گزارے  
بھی سر سجدے میں حق کے سرنگوں تھا  
وہ مقبولوں کے کیا کیا کام دیکھو

لے حادث یعنی فیہا  
مغور ہونے کیلئے اسی  
پکار کے بلوت اگر  
نماز آپ کی قضا ہو جاد  
گی و کوئی لگنا حادث  
نہ ہوگا



عہ دونوں دریاں  
یعنی سینہ اور  
شکر کا پردہ جو جراح  
نے سہا تھا  
وہ شقی ہو گیا

سمجھ فرض خدا کو جاں سے بہتر  
 ہو اغوغا عمر خطابؓ فاروق  
 مدینے میں ہو اس طرح ماتم  
 ہوا یہ غم زمیں سے آسمان تک  
 وہیں مولا علیؓ روتے ہی آئے  
 کئے ہیں شاہ کو تجھیز و تکفین  
 جہاں ہیں جا بجا غم ہو رہا تھا  
 محمد مصطفیٰؐ کا جیسا تھا غم  
 بھی اس کے بعد حضرت شہر عمرؓ کا  
 فقیہ محشر نکاح ان کے بیاں کو  
 کہاں یاڑا ہے اس قاضی زبان سے  
 ہوئے حق سے عمر خطابؓ واصل  
 میان محفل چائرم میں نہ کو رہ  
 کہ تا معلوم ہو عالم کو سارے  
 پس ہم کو اس سے پھر امید کیا ہو  
 کروڑوں لعل کو مار می یہ دنیا  
 خدا کے دوستوں کی ہے یہ دشمن  
 بھی تھوڑے روزان سے مکر و فن کر  
 چھڑا کر دین سے دنیا یہ مردار  
 خدا کے عاشقان اس سے بیزار  
 طفیل مصطفیٰؐ کے یا الہی

دیئے ہیں نقد جاں اللہ اکبر  
 جو دیکھے روضۃ الجنات کا شوق  
 زمیں لرزی فلک غم سے ہوا خم  
 بلک سخت اثر می کون و مکان تک  
 بھی انصاف دہا جڑ سب بلائے  
 درون روضۃ طہ و زمین  
 سبھی اطراف ماتم ہو رہا تھا  
 ہوا صدیق کا ویسا ہی ماتم  
 امیر المومنین جسرو برکا  
 لکھے گا تو نہ پورا کر سکے تو  
 جو بر آوے مناقب اور بیاں سے  
 کہوں اب شاہ عثمانؓ کے فضائل  
 شہادت کو کروں عثمانؓ کی مطور  
 کہ ایسے لوگ دنیا سے سہارے  
 یہاں کا جام اور جمید کیا ہو  
 ایسی غدا آئے بے مکار مینا  
 شیا طینوں کے یاروں کی ہے موہن  
 کھڑے کرتی لجا دوزخ کے در پر  
 کراتی حشر میں ان کو بہت نواز  
 دیئے طلاق اور مارے ہیں نزار  
 یہ دنیا سے مجھے رکھ دینا ہی

لعل یا یعنی طاقت  
 علیہ قاصر یعنی کوتاہی  
 کہنے والا یعنی اس  
 زبان کو تباہ سے ان  
 کے مناقب کو کہیں بیان



یہ سیکے ہیں ۱۲  
 غدار یعنی بد وفا  
 علیہ نواز یعنی رونا  
 سہا ۶۰۰۰  
 یعنی جو سنا ۱۲

چشم کر دعا پر بزم سیوم  
 پر گھو یا راں دروداں رات او یوم

## جلس چہارم

در بیان خلافت و شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقہیہ اب مجلس چارم بیان کر  
قلم کے ہاتھ ماتم سے سیہ پوش  
کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں  
وہ احمد حامد و آخسر محمد  
نہ ویسا کوئی بشر پیدا ہوا ہے  
کلام وحی ان کے لب کی باتیں  
بھی ان کے آل اور اصحاب مجاد  
وہ سب اپنے میں تھے یک چار گئیانی  
عمر کے بعد دویم روز آ کر  
سو ذمی النورین عثمان شاہ والا  
رسول اللہ کے داماد مقبول  
بھی وہ کان جیا بحر عطا تھے  
علی ابن ابی طالب مکرم  
سوسب اصحاب اور احفاد و احضار  
تمامی عسکر مہجی اشخاص عالم  
وہ بیعت کر کے سب رضی ہوئے ہیں  
بھی ان کے وقت میں اسلام بسیار  
بسبب خوشوقت تھے اس نیکدم سے  
خدا کے برگزیدے سب کے بہتر  
خطاب ان کا امیر المومنین ہے

نقدیق مصطفیٰ پر اپنی جاں کر  
یہ اشک بحر قلزم گردیا جوش  
تمامی پیشوا کے پیشوا ہیں  
احمد احمد بلا میم کا مقصد  
عجب صاحب خبر پیدا ہوا ہے  
کلام اللہ میں ان کی صفاتیں  
رضی اللہ عنہم حق ضو اباد  
محمد مصطفیٰ کے یار جانی  
کے بیعت سبھی عثمان سے کیر  
شہر دین کا روشن اُجالا  
دو دختر پائے تھے حضرت سے مقول  
نمط شمشیر بر راہ ہوا تھے  
کے بیعت وہ ساروں سے مقدم  
قریشی اور ہماجر قوم انصار  
مسلمانان جہاں تک تخم آدم  
صدق سے ان کے فرماں پر رہے ہیں  
ہو ابوں مہر و مسہ دنیا میں انہار  
ہے ثابت ان کی شاں لوح قلم سے  
محمد مصطفیٰ کے یار ویاور  
وہ خورشید سپہر ملک دیں ہے

نہ لقب حضرت  
عثمان کا یونانی  
حضرت کی دو  
صاحبزادیاں



سب کے بیعت میں  
تھیں "سے یعنی  
اسمان سے موافق  
نیک پلچہ شکر ہے"



رسول اللہ کے اسرار یہاں وہ تھے وحی کلام اللہ کے کاتب ہزاروں سے مراتب ان کے پہلے رسول اللہ کھلے بیٹھے تھے یک روز صحابہ سب تھے گردا گرد حاضر و لیلاں اور حدیثوں کا تھا مذکور سوائے میں شہ عثمانؓ آئے سو حضرت نے ردا کو جلد لے کر ہو ہو آراستہ بیٹھے پیغمبر یہ کیا باعث ہے ہم بیٹھے ہیں سارے جو نہی عثمانؓ ذوالنورین آئے سو حضرت سن کے فرمانے لگے ہیں یہ ہیں کان عیا ہر مردت یہ جب آئے ہیں گھر سے باہر اپنے حیا اور شرم ان کی دیکھ بارے نہایت ان کی اس شرم و حیا سے کہ مسجد میں چلے آتے ہیں عثمان ملائک کے ادب کو دیکھ کر میں نہ کچھ ان کی حیا کو ہے نہایت وجود اپنے کو دیکھے ایک مرتبہ عظیم الشان و عالی جاہ ہیں عثمان غنی تھے سب عرب میں شاہ والا لگا لاکھوں درم مسجد بنائے

وہ جامع تھے کلام وحی قرآن نہایت ان کے تھے عالی مراتب انھوں سے ایک کہتا ہوں میں فی الفور زیادتی سے گرمی تھی زیر اندوز مسلمانان انصاری و ہاجر ہوئی تھی وحی آیت تازہ مشورۃ ہو وہ کان عیا تشریف لائے کئے سرپوش سب اپنے بدن پر وہیں پوچھے ہیں اصحابان دیگر ردا اپنی مبارک کوتارے ردا آراستہ کر بیٹھے ہو بارے مناقب حضرت عثمانؓ کہے ہیں سپہر دین کے ماہ فتوت فرشتے بھی ردا اوڑھے ہیں تبے ملائک کرتے ہیں خود آداب بارے نما ہے یہ جناب کبریا سے حیا سے بیٹھنا اے اہل ایمان ردا لیتا ہوں اپنے تن اوپر میں تمامی عمر اپنی نیک خصلت بھی بعضے مرتبہ آخر روایت کے حضرت پہ اپنی جان قربان کئے اس مال سے وہاں کا اجالا مسلمانوں کو سب دولت کھلائے

جمع کرنے والا  
مع کلمہ والا  
عہد ہائے حکمرانی  
میں کلمہ کی روشنی  
بارشاد سے اس  
حکم کرتے ہیں بیٹھے  
وہایت میں ہو



مطلب یہ کہ حق تعالیٰ  
کی طرف سے تازہ  
حکم نازل ہوا تھا اس  
کا ذکر تھا اس  
وقت ایک بار  
دہارہ

بھی کتنے دفع بہر غزوہ اسلام  
سلاح و ساز سب تیار کر کر  
بے ظاہر متقیں سے شان ان کا  
نہایت دوست تھے وہ کبریا کے  
محمد مصطفیٰ کے محرم دل  
مکرم ذات عالی تابتہ ایت  
چڑھے منبر پر عثمان مثل نور شید  
بنائے فقہ سے فخر شریعت  
سلوک سالکین بحر حقیقت  
ہو اس گل پر دل عشاق بلبلیں  
کے ہیں نحو سے یوں محسوس کو  
تصرف سے کئے جب صرف مصروف  
کشادہ کر دیے معقول و منقول  
معانی اور رموز ہفت قرار  
ہوئے خوش وقت سب باب احباب  
شیم نطق سے محفل کا گلزار  
کسی کا فرسلمان میں آئے  
نہایت صاف سینہ نیک باطن  
مگر حضرت عمرؓ نے وقت رحلت  
کہ تم ابن امیتہ کو خبردار  
سو بوسیہاں کے وہ فرزند دانا  
سبب خویشی کا تھا عثمان سے اثر  
طلب کبر شام کی صیور حکومت

لے سارا یعنی لڑائی کا  
کا مقیلا "تہ ۱۰۶  
یعنی لڑائی "تہ  
بہایت یعنی ابتدا  
تھے مشغول اس شخص  
کو بہتے ہیں کہیں سے  
دل میں یا طبیعت میں  
کئی بات یا کوئی چیز  
سبب کجیوں اور اس  
کا اثر پیدا ہو جائے  
تھے ہر ایک کا پاک  
پاک یا یعنی آری  
و عظیم قرآن



شعبہ میں  
اور جبہ سے علم  
مقول اور منقول  
وزرع و اصول و  
صن و نحو و منطق  
وغیرہ تمام علوم سے  
اس طور پر بیان  
کیا کہ تمام لوگ  
کے دل شک اور  
شبہات سے بے  
اور ایک ہو گئے  
یعنی جو  
رہی موت

دیے اسباب اصحابوں کو انعام  
بجھائے بر غزوت کے بار شکر  
مسلمانوں پہ ہے اسان ان کا  
محمد مصطفیٰ اور مرتضیٰ کے  
وہ تھے ہر حال میں شاغل و شامل  
نہیں ان کی عنایت کو نہایت  
کئے وعظ و بیان وہ جان جاوید  
تصرف سے ہو مفتاح طریقت  
دیے پھر معرفت کے گل کو زینت  
پکاریں ہو کے شیدا عشق گل گل  
ہو ادینا کا یک دم سوسب کو  
ہو ایک بار عالم غرق مشغول  
اصول و فرع و منطق کشف باطلوں  
مواعظ سے کئے سب شک مبرا  
سبھی احفاد و اشخاص اصحاب  
کھلا غنچہ بغینہ گل ہو احسار  
ہزاروں کا فراں ایمان لائے  
رہے نہیں یک جگہ فرحت سے ساکن  
کئے تھے ایک عثمان کو وصیت  
نہ کرنا کس جگہ پر بھیج سردار  
وہ حضرت معاویہ شیریں فسانا  
قربت تھی سو اس باعث سے کر کر  
نہ عثمان رو کے بہر فتوت

روانہ کر دیئے در شام عثمانؓ  
 قرابت کے سبب بھجوائے اس آن  
 دیئے تھے مصطفیٰ نے بھی بشارت  
 روایت ہے سیر میں ایک دیگر  
 کیا تھا آلِ عمر اہل حرف مرواں  
 نکالے تھے دوازہ کوس باہر  
 انھوں بھی کوس بار اچھر نکالے  
 وہ بارہ کوس کر اس پر مضاعفت  
 جب آیا وقت عثمان غنی کا  
 سو وہ مرواں ہو جنجال ان کا  
 سنے عثمان سونیں اس کو نکالے  
 کہ حضرت نکالے باہر اس کو  
 سبب کیا تم نے میں اس کو نکالے  
 کہ میں ہرگز نہیں اس کو بلایا  
 سب اس کے جرم کی تینہہ ہو کر  
 مدینے میں وہ عاجز ہو کے آیا  
 تھے عثمان غنی آئینہ سا صاف  
 مگر مرواں بہت تھا کار پرواز  
 سو اس کے دیکھ کر عثمان نے سب ہوش  
 قلمدان وزارت اس کو سونپا  
 کئی مدت چلا ہے کار محکم  
 مگر کئی ایک مدت بعد یاراں  
 قصا منشی ہو لے شمشیر خامہ

سو حضرت معاویہ پر کر کے احسان  
 حکومت شام کی دی انکو عثمان  
 لے گی شام کی تم کو حکومت  
 کہ کاتب وحی تھا مرواں اکثر  
 سو اس تقصیر پر دوجگ کے سلطان  
 بوقت بو بکر صدیق اکبر  
 سو پھر حضرت عمرؓ بھی دور ڈالے  
 نکالے اس کو وہ سرور عارف  
 وہ بحر الخیر بے ماؤ منی کا  
 وہ آیا شہر میں بد خال ان کا  
 سبھی اصحاب ان کے پاس آئے  
 بھی بو بکر و عمر کر غور اس کو  
 سو یوں عثمان غنی بولے ہیں بارے  
 یہ آپ ہی آپ اندر شہر آیا  
 ہوا ہشیار اب تنزیہ ہو کر  
 کیا اپنا بہت شدت سے پایا  
 کے تقصیر اس کی عفو الطاف  
 ظرافت اور ریاست میں تھا امت  
 وزارت کا پہنائے حلقہ و رگوش  
 خلافت کا ہوا ہر سمت غور غا  
 نیک ذرہ کیا کیں بیش یا کم  
 سنو آلِ عبا کے دوست داراں  
 شہادت سے کیا خونیر نامہ

کہ مضامین معنی و شرح  
 دو گنا "ع" تنزیہ  
 معنی دور کردار معنی



پاک کرنا بجز دل  
 سے "ع" کے غور افست  
 یعنی دانائی اعجاز کا

بجانب مصر کے حاکم تھا مومن  
 سونا نہ اسکے شکوے کا لکھے تھے  
 لکھے تھے اس میں شکوہ ظلم بسیار  
 بلا لینا اسے تم در مدینہ  
 عو اس کے تم عبد اللہ کو بھیجو  
 سو وہ نامہ لے لے اشخاص مصری  
 سو آتے ہی مدینے میں ہو داخل  
 سو عثمان غنیؓ وہ نامہ لے کر  
 کئے معلوم ظلم حاکم دیں  
 کہے ان کو کہ ایک دن صبر کرنا  
 صبا انشاء اللہ حاکم نو  
 یہ کہہ کر ان سے اور گھر کو رہا کر  
 نہ آنکیں بند ہوں تک مثل زر گس  
 دیکھے سو آپ نور شید رسالت  
 دونوں پیالوں میں شربت تھا مضافا  
 سو حضرت دیکھ کر عثمان کو بولے  
 رفیق حفا ص عثمان مکرم  
 صبا روز وصال دوستاں ہے  
 اے ذمی النورین فردا ہم سے ملکر  
 کہے عثمان نے اے سالار مختار  
 وہیں ہشیار ہو کر شکر بسیار  
 وہیں مسجد میں آئے شاہ عثمانؓ  
 بلائے سب صحابہ اور قبایل !

ایک فضیلت و رسالت  
 عسکری نبیؐ کو بھیجا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جمع یعنی کل ۱۲



رعیت پر کیا تھا ظلم بسند ن  
 بہت سے لوگ نامہ لے چلے تھے  
 نہ اس حاکم کو ہم چہتے ہیں زہار  
 یہ بد افعال ہے اور بد قرینہ  
 پسر صدیق اکبر کے نکو خوتہ  
 ہزار ایک عسکری کی تھی ٹکڑی  
 ہوئے حضرت خلیفہ ساتھ وصل  
 عبارت سے پڑھے اول و آخر  
 کے مفہوم سب مذکور و آئیں  
 رہ ثابت پہ ثابت پاؤں نہرنا  
 بجانب مصر کے کرنا روارو  
 ہوئے اسودہ قیلوے سے بار  
 رسول اللہ کو دیکھے حق کے مونس  
 لئے دو جام بیٹھے تھے بہ راحت  
 وہ رُمانانِ جنت کا معلّا !  
 قضا کے حکم کا اسرار کھولے  
 زہے فرخندہ فرخ فال اعظم  
 گل و صلت کشائے بوستاں ہے  
 بہت فرحت کریں گے یک بہ دیگر  
 ہمیشہ وصل کے باعث ہوں تیار  
 ادا کر کر بجائے سجدہ ہر بار  
 بلائے سب اکابر اور ارکان  
 کئے اسناد بُرہان و دلائل

وصیت کرے اور خلافت  
وہیں حسینؑ کو جلد ہی بلاے  
بہت بوسے دیے شوق و محبت پر  
بھی ان کا داتھ کر یاد روئے  
پکارے آہ کر یا ایتھاننا سن  
بابل الیبت یہ شہزادہ غمگین  
ہو دے گا جھنڈا بے حد و بسیار  
نہایت ان کے تیس تکلیف دیکر  
حسینا کو مع احباب و اطفال  
میتھان سبط پیغمبر عسریاں  
نہایت دھوپ میں حیران و دیران  
کر و انکھیلوں کو نیاں زار زگس  
جو کوئی اس وقت حاضر ہوئی یا راں  
حسینا کا جو کوئی ماتم کرے گا  
رسول اللہ نے فرمائے ہیں اکثر  
مجھے اس حق تعالیٰ کی قسم ہے  
جو کوئی حسینؑ کے ماتم میں رووے  
یہ سن حضار مجلس حق کہے ہیں  
لگے رونے کو خاص و عام مل کر  
بہت رو رو کے سارا خلق یکبار  
یہاں تک اشک کا باراں ہوا تھا  
سرشک چشم کے قطرے ہو محلول  
نہایت شور و غوغا تھا الم کا

کے تفویض ہنہ کے بستر امانت  
گلے سے دُور و مرجاں کو لگائے  
تصدق ہو گئے ماہ میں پر  
جگر کے سخت مڑگاں میں پروئے  
گریگا ان کے غم سے چرخ کا طاشت  
مصیبت میں پڑ گئے اشرف الدین  
پڑے گا خلق سب ہواں پر خونخوار  
حسن شہزادہ کو د میں زہر دیگر  
اٹھے گا شام سے یہ ان پہ جنجال  
غبار آلودہ ہو کر چاک و اماں  
گریں گے خاکِ خوں میں گرد و غلطان  
سبھی ہونا دلوں سے غم کے مونس  
محمد مصطفیٰؐ کے دوستداراں  
یقین ہے وہ کہ باایاں مریگا  
جو کوئی روویگا شہزادو نیکے غم پر  
نہ کچھ محشر میں اس کو خوف و غم ہے  
خلاصی دوہاں میں اسکو ہووے  
تمامی خلق نے ماتم کے ہیں  
کہ بے ہیبت عنہم اللہ اکبر  
اٹھا مجلس میں ابرغم نمودار  
لباس مردماں سب تر ہوا انتھا  
پروئے کر کے زلف تار مفضول  
کہوں گا پیشتر احوال غم کا

کہ جب "عہد حق"  
بجئے "عہد حق"  
جسے "عہد حق"  
جمع جمع دوستی  
عہد محول یعنی مل

۱۶  
بک بک  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

کہے عثمانؓ نے تب حضرت علیؓ کو کہ ہے الوداع اے شاہ مردان ولی اللہ مرے پر ہو گا بلو اس باعث میری تم غور کرنا یہ سنتے ہی وہ اسد اللہ غازی بہت سارے کے سارے نکور لائے کہے حضرت کہ تم خدمت سے میری ادائے بندگی کرنا با و اب دیے ہو تم خطاب بو ترابی اسے جلدی سے تربت میں بلانا کہے عثمانؓ قبول نیک پیغام وصیت کر کے عثمانؓ غنی سب صبا جب روز وعدہ مصریوں کا چلے مسجد میں وہ رکن زمانہ ہوئے فارغ جماعت از فرائض خلیفہ وقت عثمانؓ ابن عفان لکھانے کو لگے نامہ گرامی لگا لکھنے سرفرازی کا نامہ حکومت کا کیا طوٹا ریتا ر لکھی تھی اس میں کے تعریف و توصیف سو اس حاکم کے تیں معرثوں کر کہ وہ نامہ لکھ کے سارے نکو سنائے لفافہ کر کے عثمانؓ پاک بنیاد

کہ صبا یعنی صبح ۱۱ بجے  
آفتاب بھلا کر رونے  
کرنے والے ۱۱ بجے یعنی  
میرا درمی ۱۱ بجے ماضی  
۳۴  
یعنی عرض کرنا کہ  
ہے غامہ پیغمبر  
۱۱ بجے رسول یعنی  
پیارے پیغمبر

کہ وہ شیر خدا حق کے ولی کو صبا حسینؓ پر ہوتا ہوں قربان شہادت کا طے گا جام فردا میرے بعد از صلح کا طور کرنا کئے اشک رواں سے چشم سوزی بھی عثمانؓ کو گلے اپنے لگائے جناب شافع امت میں میری بھی کہنا یوں کہ اے ہر تہا تاب اسے دیدار کی ہے اضطر آبی ترابی کو ثریا سے ملانا ہووے گا اس سے میرا نیک انجام و دواع ہو کر چلے ہیں گھر کے تیں سب جو آیا سو وہیں عثمانؓ والا گزارے فرض و سنت کا دو گانہ ہوئے پھر مصر کے اشخاص عارض تے وزیر اپنا بلائے نخس مردان بسوئے مصر وہ سلطان نامی سیہ روئے سیہ روئی کا خامہ بنام عبد اللہ بن بو بکر سردار یہ عبد اللہ وہاں لاوینگے تشریف عمل ان کا چلے مقتبول کر کر بھی اس پر ہر کر سبکو دکھائے دیے عبد اللہ کو کر نیک ارشاد

بھی چندین مردمان مصر ہمراہ  
 قریب چار ہزار اسوار نامی  
 بساعت نیک وہاں سے کوچ کر کر  
 بھی سب اصحاب اور اصحاب ملکہ  
 خلیفہ اور علیؑ ہمراہ ہو کر  
 روانہ کر بجانب مصر ان کو  
 روانہ جب کئے ان کو خلیفہ  
 سو عثمانؓ غنی وہاں سے پھرے ہیں  
 ادھر مروان موزی فتنہ کر کر  
 بھی عبد اللہ سے اسکو دشمنی تھی  
 تو اس نے اس عداوت کے سبب سے  
 لکھا اس کو کہ اے والی مصر کے  
 وہ نامہ نام زوز نام عثمانؓ  
 یہ عبد اللہ بن ابی بکر فی الحال  
 اسے اس واسطے بھیجا ہوں اس جا  
 میں اس جہاز میں سکتا ہوں اسکو  
 جو ہیں آوے گائیوں ہی قتل کرنا  
 یہ نامہ لکھ کیا تیار مردود  
 وہ نہت جاتا تھا گھر میں بہرہ کار  
 تھی عثمان غنی کو ایک عادت  
 وہ جب دار الخلاء میں آپ جا دیں  
 در بیت الخلاء کے پیش یک طاق  
 ہر کو بھی رکھیں اس طاق بھیتر

بھی دیگر فوج دے با حمت مجاہد  
 و عبد اللہ لے نامہ گرامی  
 چلے ہمراہ لے کر ساتھ لشکر  
 بخاطر بوبکر صدیق اکبرؓ  
 گئے باب مدینہ تک وہ غی کر  
 اب آگے بولتا ہوں ذکر تم کو  
 ادا کر سب محبت کا طریقہ  
 اسی دم اپنے گھر جانب چلے ہیں  
 لکھا پھر دوسرا نامہ مقرر  
 عداوت سخت ازجاں کنڈنی تھی  
 لکھا نامہ تغلبے بے ادب نے  
 اے میرے دوست اور ٹکڑے بکر کے  
 لکھا تھا اس میں وہ اس طرح شیطان  
 مدینے میں ہے میرے سر پہ چال  
 وہ وہاں پہنچے تلک تو قتل پہنچا  
 جو میں نے یہ لکھا ہوں حکم تجھ کو  
 بضرب تیغ اس سے نیں گزرنا  
 گیا عثمان کے گھر کو آتشیں دوزخ  
 اسے معلوم تھا سب گھر کا گھوار  
 کریں ہر خلافت کی حفاظت  
 لباس اپنا برتن و راتنا دیں  
 رکھیں پوشاک اس میں شاہ آفاق  
 وہ سب معمول تھا معلوم کیسر

یہ بیان دروازہ ۱۲  
 علی بن ابی طالب کرنا



یہ ہر دن درین  
 دسواڑہ کے باہر ۱۲



وہ سب مرداں کو تھا دستور مفہوم  
 نہ کوئی دیکھتے تک وہ مہرے کر  
 وہاں سے جلد تر باہر گیا ہے  
 قضا نے سب کی آنکھوں سے بچا کر  
 نکلتے ہی وہ دو قاصد بلا یا  
 کہا ان کو کہ تم شکر سے باہوش  
 مگر ایک روز اول ان سے جا کر  
 بہت تاکید کرنا اس کو سمجھا  
 سو دے دو شخص قاصد مثل طائر  
 وہ عبد اللہ کے شکر سے فرسنگ  
 وہ عبد اللہ بن بوکر صدیقؓ  
 کہ دو منزل تک نیں کچھ خلل تھا  
 قضا راجد اشخاصان شکر  
 سب پنجیر کے کتنے جوان مرد  
 یکایک دیکھتے کیا ہیں سواراں  
 سواراں ان کے پہونچے ہیں جا کر  
 انھوں سچ بولتے ہیں سٹ پٹائے  
 وہ عبد اللہ بن بوکر کے پاس  
 سو عبد اللہ نے پوچھے ہیں ان کو  
 جواب ان کو لگے دینے تغلب  
 تمام اسباب ان کا جستجو کر  
 وہ نامہ دیکھتے ہی اسکو کھولے  
 عجائب بات ہے اے شکر دیں

گیا اسوقت گھر میں وہ لعین شوم  
 کیا سکے تغلب خط کے اوپر  
 نہ کوئی ایک شخص پھر اسکو ملا ہے  
 نکالافتنہ دوراں کو پا ہر  
 وہ خفیہ نامہ دے اسکو چلایا  
 تفاوت رکھ نکل جانا ہونا موش  
 یہ نامہ عامل مصری کو دے کر  
 رکھے اس بھید کو تازہ بیت اخفا  
 نکل باہر گئے چالاک و شاطر  
 چلے جاتے تھے وہ چار و فرہنگ  
 چلے تھے اپنا شکر لے کے حقیق  
 فلک کج رویہ یہ تفتیش و غل تھا  
 بطون نجد جا پہونچے مقرر  
 بضرب شمشیر اڑائے دشت کی گرد  
 چلے ہیں دور شکر سے دوپاراں  
 کدھر جاتے ہو تم ہو کس کے چاکر  
 سواروں نے پکڑ کر ان کو لائے  
 کے حاضر تھے قاصد چو رختاں  
 کہاں جاتے ہو بھیجا کس نے تلو  
 سو عبد اللہ نے ان پر کر تعصب  
 سو پائے ایک نامہ مہر محضر  
 پڑھے اول و آخر اور یہ بولے  
 پھر عثمان کا سب دین و آئین

لہ فیض یعنی پوشیدہ  
 لہ تفاوت یعنی قاصد  
 فرق در بیان و پیچیدگی  
 کے سے یعنی زندگی  
 لہ شوش و بیباک  
 لہ تفتیش یعنی جستجو



پنجیر یعنی جنگ  
 اور جنگی جانور بھی  
 کہتے ہیں "سٹ"  
 سٹ یعنی ٹاپ  
 گھوڑوں کی وہ  
 بیٹھ  
 لہ یعنی طریقہ

عجب فتنہ کئے ہیں مجھ سے یاراں  
 کہ ظاہر میں سرفرازی کئے ہیں  
 کہ میں جب مصر پہنچوں گا جس روز  
 سو میں نے کیا بگاڑا ان کا اسباب  
 بلند آواز سے ناعے کو پڑھ کر  
 کہے اے مومن! بو بکر صدیق  
 میں فرزند ہوں غریب و مرمومن  
 اگر سردار دیں برگشتہ ہووے  
 بھی ان کے دشمنوں کو کہہ تبرا  
 لگے تیشیع کہنے ہو غضناک  
 قضائے دیکھ سب کو خوش ہو یکدم  
 وہ شکر دیکھ سب عالم ہوں حیراں  
 سو سب کہنے لگے وہ خط دکھا کر  
 ہوا ستا تھا وہ پھرتا تھا اسیدم  
 یہ شکر دیکھ کر مروان ناپاک  
 گیا سو شام میں وہ معاویہ پاس  
 اسے میں معاویہ نے منہ لگایا  
 یزید می سے پلیدنی جب ملا ہے  
 یکے نفس و دگر ابلیس مردود  
 یہ دونوں فتنہ زن کا پیش مذکور  
 جب وہ بلوہ مدینے میں گیا ہے  
 زبان سے بد لگا کہنے کو عالم  
 علیؑ ابن ابی طالب تھے اُس دن

سرفرازی کا نامہ دیکے شاداں  
 ولے باطن میں دیگر خط لکھے ہیں  
 اسی دن قتل کرنا مجھ کو فیروز  
 ہو کر قصد قتل وہ ابن اصحاب  
 عمامہ اپنا دے مارے زمیں پر  
 محمد مصطفیٰ کے دوست تحقیق  
 مسلمان کا نہ ہووے قتل ممکن  
 خرابی زمین میں کیونکر نہ ہووے  
 پھرے یلغار کر بلوے کا غوغا  
 ہوئے سب قتل پر عثمانؓ کے چالاک  
 مدینے میں چلا بلوے کا عالم  
 لگے ہیں پوچھنے احوال عثمانؓ  
 کہ عثمانؓ پھر گئے دین سے سرس  
 سو ہو کر قتل پر عثمانؓ کے عازم  
 نکل بھاگا ہے سر پر ڈال کر خاک  
 وہ مروان ذلتی مردود و خناس  
 یزید می بے چا کے تیس ملایا  
 یکے سرگین دگر بیت انحلا ہے  
 یکے کلب و دگر خنیزیر مردود  
 لکھوں میں جو کتا بونیس ہے مطور  
 سبھی عالم وہاں یکسر ملا ہے  
 سبھی ادنیٰ و اعلیٰ اور ملازم  
 بقصد اعتکاف روعہ ساکن

نقطہ یعنی نفرت  
 سرناہیہ اسرار  
 علیہ یلغار  
 نقطہ یعنی شیعہ  
 سرخسہ پر دھوا



کنا ۱۱  
 بلوے کسی کو برا بھلا  
 کہنا ۱۲  
 عازم  
 ارادہ کرنا ۱۳

قبر پر مصطفیٰ کی کر کے نیت  
وہ چوتھے روز نکلے وہاں سے باہر  
اُدھر کو بیٹھنا مولائے کا  
اُدھر بلوے کا ہونا ایک ہو کر  
سبھی عالم اکھٹا ہو کے یلغار  
ہجرتِ حنلق بلو ا عام غوغا  
تھے عثمان کے غلامانِ سنہراں  
بھی تیر انداز سارے ترک نامی  
سپہ سالار تیر انداز چالاک  
کئے در بند سب گھر کے غلاماں  
وہ سب ترکانِ خونریزاں و خوشخوار  
سبھوں پر ایک تھا سردارِ خوشرو  
اُنے آ کر کہا عثمانؓ کو صاحب  
کہا عاجز اگرچہ حکم پاوے  
کرے ایک ایک کو برہمہ زپیکاں  
یہ سن عثمانؓ ذمی النورین بولے  
کہ اس کا نام تھا مفتاحِ کرکر  
خدا تجھ پر کرے مفتاحِ جنت  
میں شب کو خواب دیکھا ہوں مبارک  
کہے ہیں صبح تم مجھ سے ملو گے  
سو میں ہوں انتظارِ وقتِ حلت  
مسلمانوں میں کیوں شمشیر کرنا  
برائے خاطر اللہ اکبر

نام یعنی روضۃ البکا  
تھا جو یعنی انوہ  
اصطلاح میں جس کو  
بھیڑ بھارت کہتے ہیں  
تھا بلحاظ ایضاً



تھا شاہِ مروتی  
جس میں تیر  
تھے جتھے  
تھے بیٹے جتھے

سہ روزے رکھ کے بیٹھ پاک طینت  
ہوا کیا ہے سودیکھے شاہِ حیدر  
پسہر دیں کے ہر سرِ منجلی کا  
قضا آگے ہوئی تھی بیک لشکر  
گئے عثمانؓ کے گھر کو ملے یکبار  
ہو عثمانؓ کے گھر پر بے محابا  
کریں لاکھوں کے دل پر تیر باراں  
غلاماں بے بدل رومی و شامی  
کریں لاکھوں سواراں خاکِ خاک  
بھی ترکش تھے لے ہوئے وہاں پر خراماں  
ہوئے تیر و کمان کو لے کے تیار  
نہایت خوش لقا پیوستہ ابرو  
ادا کر وہ آداب و مناقب  
یہ گمراہوں پر اب پیکاں چلاوے  
زمین پر ہوئیں مثل گوئے غلطان  
زباں سے سب نہانی راز کھولے  
کہے عثمانؓ کہ اے مفتاحِ چاکر  
تجھے دے راحت و مصباحِ جنت  
محمدؐ مصطفیٰ سر تبارک  
بطرفِ جنتِ اعدیٰ چلو گے  
نہ کرنا مومنوں سے جنگِ جہلت  
بلکہ سب کفر اس سے زیر کرنا  
کیا آزاد میں تم کو سراسر

کمان و تیر میرے پاس رکھ کر  
اگر ہتھیار سے سارے چلو گے  
رضا پر حق کے سراپنا دیائیں  
غلامانِ سن کے سب نے لگے ہیں  
کہ ہم ناچیز ہیں سارے غلامان  
ہمیں تم مثلِ فرزندوں کے پالے  
کہے تم کو کیا حق کے حوالے  
تسلّی کر کے ان کی ہر طرح سے  
غلاموں نے سنے سو ہو گے غمگین  
دعا کر کے چلے ہیں گھر کے باہر  
بھی چاہے کہ دروازے کو توڑیں  
سو اتنے میں خبر پہنچی بہ حیدر  
وہاں سے اٹھ سکے نین معترف تھے  
کہے جلدی دونوں عثمان کے گھر جاؤ  
نہ ان کو گھر کے اندر بیٹھنے دو  
کہو ان کو کہ ہیں عثمان دلِ صاف  
خطا ہر گز نہ ہو صنادِ انھوں سے  
جو کوئی ہو فتنہ زن اسکو پکڑ کر  
سزا دیوں گے اس کے فتنہ گی کا  
مگر تم تین دن تاخیر کرنا  
لیکن کیا فضا سے کس کی تدبیر  
وہیں حنین وہاں سے جلد آ کر  
بہت بلوائے عالم کو پکا رہے

چلے جاؤ خوشی آزاد ہو کر!  
مسلمانوں سے ناحق جا لڑو گے  
مصدق مصطفیٰ پر سے ہو اہیں  
ہزاروں مار نعرے جب کہے ہیں  
ہوئے سب سر کا والی کھویتماں  
چلے تم ہم کو کہ کس کے حوالے  
خدا بندوں کو اپنے آپ پالے  
جہاں خاطر میں آوے جاؤ یہاں سے  
ہتھیاراں رکھ کے بڑے سب کتیں  
سو پہنچی یہاں تلک وہ بات آخر  
کہے کہ آہنی آلات پھوڑیں  
رسول اللہ کے روضے کے اندر  
بلا حسین کو فرمائے وہاں سے  
وہ سب بلویکے سردار و نکو سمجھاؤ  
اگر بیٹھیں تو ہا ہر بیٹھنے دو  
زیادہ ہے نبی کا ان پر الطاف  
میں سارا شریع بولوں گا تمھوں سے  
تمھارے پیش اس کو قتل کر کر  
وہ بدلہ پائے گا برگشتگی کا  
تمھل سے بہت تدبیر کرنا  
یہاں تدبیر کو ہنستی ہے تقدیر  
کھڑے آ کر رہے عثمان کے دہر  
سنا کس نے نہیں شورش کے مارے

لہ آہنی آلات یعنی  
سوج کے ہتھیار  
یعنی سارے بیٹھنا ہا ہر

۱۳  
باجی

یعنی شریعت  
مطلب ۱۲  
یعنی جان ۱۳

بہت سمجھا رہے تھے پر نہ مانے  
ہوئے حنین دروازے سے حایل نہ  
سو دروازے کو یکدم چھوڑ سارے  
جدھر بیٹھے تھے ذی النورین عثمانؓ  
اسی جاگے کی جب دیوار کو توڑ  
مبارک حلق پر آ کر لگا ہے !  
جد اسر ہو کر اجب آفتابی  
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کہے تھے  
یہاں سے نصف ثانی تا بہ اول  
وہاں لگ ختم قرآن ہو گیا تھا  
تن مجروح بے جاں کر کے ڈالے  
مقرتین شب لاش انکی پر نور  
ولے شب کو ورنہ سارے آ کر  
پکاریں ایک دیگر کو خبر دار  
اگر کچھ ان کے تن پر مظلم ہوئے  
فرشتے آسمانوں کے اترتے  
چرندے اور ورنہ اور رہا ہم  
پرندے دن کو تن پر سایہ کرتے  
شہادت کی نشانی سے تھے پر نور  
زخم سے خون جاری تھا انھوں کا  
پیمبر کے ہر روضے میں نشانی  
بھی بعضے وقت کرتے ہیں زیارت  
قیامت تک رہے یہ یادگاری

لے حایل یعنی باز رکھنے  
والا لا یجوز ان یزالوا دیوان  
دو چہرہ زور کے ۱۲ منہ  
مخروج یعنی ذہنی



سے مظلم یعنی ظلم  
سمہ یعنی انصاف  
سمہ جاہم یعنی چار  
پائے جاہم

کئے جب ہند دروازے سے جانے  
نہ ان کو کر سکے رو کوئی جاہل  
طرف خانے کے بازو کو سدھارے  
لب دیوار پڑھنے ختم قرآن  
چلایا ایک نے شمشیر در زور  
اسی دم سر جدا ہو کر گیا ہے  
ہوئی ان جاہلوں کی تب خرابی  
یہاں تک ختم قرآن کو پڑھتے تھے  
اسی موجب چلے پڑھتے مکمل  
خدا کا شکر غفران ہو گیا تھا  
لے بہتان متفق ہو ظلم والے  
پڑھی تھی خاک میں غلطاں و نشو  
نگہبانی کریں چو کی مفسر  
خدا کا بندہ شایستہ ہشیار  
تو پھر محشر میں سب پر حکم ہوئے  
طبق نوروں کے لا اثار کرتے  
بھی روتے تھے عثمانؓ پر ہو باہم  
بھی روتے غم سے اشک نکھونے چھڑتے  
تن بیجاں پہ تھا نور علی نور  
کلام اللہ پر بھی خوں پڑا تھا  
سو قرآن خون انشاں جادوانی  
کہ جب کھلتا ہے دروازہ سعادت  
شہادت کی نشانی برقراری

جو سیم روز باہر آئے کراڑے  
 بلائے مصریاں اور شامیوں کو  
 جنازہ شاہ عثمانؓ کا اٹھائے  
 کہ اے خلق بس نہ ہار نہ ہار  
 رسول اللہؐ نے فرمائے ہیں اکثر  
 نہ ان سے کچھ وقوع بد ہو پیدا  
 بہشتی ہیں وہ دس مردان مقرر  
 مگر وہ فتنہ ہے از نفس مردان  
 اسی کا فعل ہے اے اہل ایمان  
 بہت ڈھونڈے ہیں مردان لعین کو  
 ہوا معلوم آخر کو وہ موبذی!  
 مصاحب ہو یند کن جا رہا ہے  
 خدا اور مصطفیٰ کا چور ہے وہ  
 مجھے بوئے ہیں اکثر فخر مردم  
 وہ ہے تقدیر سے تحریر مرقوم  
 بھی یوں بوئے ہیں دیگر بار سرور  
 اسے دیکھا تو دیکھا ہے وہ بیتاب  
 تو کیوں لرزاں ہے سو بولا وہ روکر  
 شہادت کا لگا دیں ان پہ تلوار  
 مبارک ریشہ ان کی خون میں بھر  
 سنا مولانا نے برہان و دلائل  
 نے سارے سو سرور کا وہ کہنا  
 بہت پچھتائے ہیں ساروں نے مل کر

بلائے سب مہاجر اور انصار  
 بلائے سب رعیت مومنوں کو  
 فضایل ان کے عالم کو سائے  
 نہ رکھنا حضرت عثمانؓ سے انکا  
 کہ ہیں عشرۃ مبشرہ نیک محضر  
 نہ ان سے جرم صغریٰ ہوئے کبریٰ  
 دلائل سے ہے ثابت بات اکثر  
 کہ وہ نطفہ حرام و تخم شیطان  
 حبیب اللہ کے ہیں محبوب عثمانؓ  
 نہ پایا سو کہ فتنہ ہے اس خون  
 نکل بھاگا ہے سوئے شام پا جی  
 دنیا اور دین کا فاسق ہوا ہے  
 دنیا کے کام میں منہ زور ہے وہ  
 نہ نکلو بلوہ عثمانؓ میں تم!  
 شہادت پا دیں گے عثمانؓ معصوم  
 گیا یکبارگی تو رحیل پر  
 سو میں پوچھا اسے اے کوہ پیاب  
 قضا سے حضرت عثمانؓ مقرر  
 اتاریں سر کو ان کے سارے خرمخوار  
 میں لرزاں ہوں اسی باعث اکثر  
 کئے بلوے کا سارا خلق قایل  
 لگے کہنے کو آ مناصد قنا  
 جہالت اور غفلت سے قتل کر

لے بیٹی بیسارو  
 لے بیٹی حضرت علیؓ  
 لے حضرت کے وہ  
 لے صاحب جنگ قطعی  
 دس صاحب جنگی خوشنویس  
 جہنم میں ان کے  
 دنیا میں یہ ہیں  
 ہر اسمی یہ ہیں  
 حضرت ابو بکر صدیق  
 حضرت عثمان فاروق  
 حضرت عثمان زلزلون



حضرت علیؓ ابن ابی طالب  
 حضرت طلحہ حضرت زبیر  
 حضرت عمار حضرت زید  
 عون حضرت الرضیٰ بن  
 بن ابی اوفیٰ حضرت  
 عیثہ ابن ابی جراح  
 رضوان اللہ تعالیٰ  
 علیہم اجمعین ۱۳  
 ڈاکٹر علی

کے بچھیر اور تکفین کا سامان  
کے آداب اور قانون سے مدفنوں  
مدینے میں بڑا ماتم ہوا تھا  
صحابہ سارے روتے تھے پکارے  
رسول اللہ نے فرمائے ہیں کے بار  
ہو اس کے درمیان سے ہو کے جاوے  
کہ بعد از دفن ذکر اس کا کچھ چلا ہے  
اگر پیش از دفن مجھ کو یاد آتا  
دفن کرتا ز مشرق تا بہ مغرب  
خدا کرتا گناہوں سے خلاصی  
عزیزاں دیکھئے ان کے مناقب  
نہ ان کی طرف ہرگز ظن نہ بد کر  
ہوئے جنت نشین عثمان اعظمؓ  
فقہ اب حضرت عثمانؓ کا غم کر  
تو کر نقد شہادت صرف محکم  
تم اے حفصہ ر غلبس کے ہویاراں  
وروداں سب پڑھو تم مصطفیٰ پر  
پڑھو صلوات شافع مذنبیں پر  
بھی نام حضرت کا سکر میں پڑھے جو

لے نبی لگان بڑا  
لے نبی لگان بڑا  
لے نبی لگان بڑا  
لے نبی لگان بڑا



یعنی خون گار نیوال  
یعنی غم کا احوال تو  
کر خدا را لے کر  
یعنی توبہ

لجہ جنت بقیعہ میں خراماں  
چلے نگیں ہوسارے لوگ محزون  
زمین سے آسماں تک غم ہوا تھا  
کہ ذوالنورین دنیا سے سداے  
میرے روضے سے ماعثمانؓ کا دوبار  
اسے دوزخ کی آتش میں جلا دے  
کہے ہیں سہو مولا سے ہوا ہے  
میں عثمانؓ کا بخازہ لے کے جاتا  
ہد در قطب یا اتر کی جانب  
وہ پاتے جو ہیں اس امت کے عاصی  
چلے جاتے ہیں مشرق تا بہ مغرب  
ہے رضی اللہ عنہم ان کا محضر  
محمد مصطفیٰ کے یا رہم دم  
تو اپنی پشت کو ماتم سے خم نہ کر  
نہ کہہ کچھ بیش و کم واللہ اعلم  
محمد مصطفیٰ کے دوستداراں  
اور اہل البیت واصحاب صفا پر  
وہ حضرت رحمۃ اللعالمینؐ پر  
بخلیوں میں لکھا جاتا ہے تباہ

تولد مناقب شہادت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

کرے ہے صفحہ کا غنہ پہ گلشن  
تولد سے کرے مولا کے درشن

قلم شمشیر ساں ہو تیر غم ز شہین  
تامی صفی گلشن کا گلشن





غضبِ آلودہ ہوئے تیرے گردن  
 ولایت کے غضب کا زور کر کر  
 خدائے جبریل اپنے کو اس دم  
 پر اپنا زبردِ غیر تم بچھانا  
 وہیں جبریل جلد ہی زیر آئے  
 سو اس ضرغِ غم بس مصفا سے تب  
 ہوا تھانوں اس سے چہ جاری  
 اسی دم آیتِ نسخ مبارک  
 وہ آیت کے جب جبریل آئے  
 جو خون آلودہ تھے وہ سرخ افشاں  
 بہت حیران ہوئے پوچھے پیغمبر  
 کہے جبریل نے وہ راز سارا  
 یہ سن حضرت نے حیران ہو رہے ہیں  
 سخاوت اور شجاعت شاہِ مردان  
 کرامت اور مناقب ان کے بیار  
 اگر دس پانچ ہو دیں تو لکھوں میں  
 نہ طاقتِ عقل کو ہے اور قلم کو  
 اگر دیا کو کوئی کوزے میں ڈالے  
 خدا جانے محمد مصطفیٰ نے  
 بیاں جزو ہی تولد بولتا ہوں  
 ابی طالب کے گھر میں تھی بامید  
 مبارک فاطمہ تھا نام فرخ  
 اسد اللہ کا ان کے شکم میں

لہذا یہی بشر ۱۱  
 بشر جبریل ۱۱  
 یہی نبی ۱۱  
 یہی مصفا ۱۱  
 یہی آغا ربی



نشانِ اہلِ شمس  
 جمع ہے نقبت کی  
 یعنی تعریفِ نبوی  
 اوصاف ۱۱  
 یعنی پاکیزگی ۱۱

چلائے ذوالفقار را نہ شش  
 چلائے ذوالفقار اس پر غضب  
 کہا ناموش اکبر جلد بستہ  
 غضب سے گاؤں ماہی کو بچھانا  
 زمیں پہلی کے نیچے پور بچھائے  
 پر ان جبریل کے دویک کے جب  
 منط تحریر تھی نقش و نگاری  
 حبیب اپنے کے تیں بھیا تبارک  
 رسول اللہ کو پر اپنے دکھائے  
 ہوئے یک ضرب عالم دیکھ حیراں  
 یہ کیا آثار ہے اے بھائی تم پر  
 جو کچھ احوال گذرا تھا سوینا را  
 یہ کیا اسرار حق کا ہے کہے ہیں  
 کہ جس کی دھاک سے گردوں ہر گزواں  
 نہیں سکتا ہوں لکھنے ہو کے لاپار  
 ہزاروں سے ہوئے تو کیا کروں میں  
 جو لاؤں قید میں بے حد رقم کو  
 وہ کوزہ بحر و بر کو کیوں سنبھالے  
 یہ کیا اسرار ہے کوئی کیا پہچانے  
 مناقب کی لطافت کھولتا ہوں  
 جو تھا ارحام مادر میں وہ خورشید  
 ملا اللہ سے انعام فرخ  
 خدائی تھی بھری ہوں جامِ جم میں

کیئت ان کی عمران بولتے ہیں  
برابر نوٹہ جینے ہو چکے تھے  
کہ وہ بنت اسد خوش فاطمہ نام  
ادھر سے حضرت سلطان عالم  
سو دیکھے فاطمہ بنت اسد کو  
تغیر رنگ تھا سو ہی پہچانے  
کہے اے ماں شتابی طون کر کر  
تولہ کی قریب آئی ہے ساعت  
تھارے پیٹ میں شیر خدا ہے  
مبارک ہو تمہیں یہ نیک فرزند  
یہ کہہ کر آپ تو گھر کو سدھارے  
زیادہ درود زہ پیدا ہوا جب  
علی آتا ہے شق دیوار ہو جا  
کے ہیں فاطمہ و پر و فضا  
کہ ایک ساعت کے بعد از شیر غراں  
ہوئے پیدا جو کعبہ میں شہ دیں  
زمین پر پاؤں رکھتے شاہ والا  
ہوا آواز ایک دم نہ فلک پر  
بھی کہے نے یہی تکبیر سن کر  
قدم اپنا رکھے برفرق غبرا  
لگی ہے گاؤ بھی جنبش میں آنے  
بھی رور و قوت بار کر امت  
سو حضرت حق تعالیٰ نے کرم سے

ہزاروں رز پناہاں کھولتے ہیں  
نیارت کو وہ کہے میں گئے تھے  
طواف کہے کا کرتے تھے باکرام  
محمد مصطفیٰ شاہ مکرم  
کھڑی تھی باب کعبہ پر وہ خوشرو  
وہ آئنا تولد دل میں جانے  
چلو گھر کو کہ اب ہے وقت آخر  
نہ یہ شیر خدا دیوے کا فرصت  
ولی اللہ علی مرتضیٰ ہے  
خدا اے دو جہاں ہے جس سے نور شد  
ہوا اتنے میں ان کو دربارے  
ہوئی دیوار کعبہ کو بند اتب  
پھٹا دیوار کا تب ایک پر وہ  
لحاف آسا ہوئی دیوار شفات  
ہوئے گھر میں خدا کے رونمایاں  
کے اسلام اصناموں کو تلیقین  
کہے کلمہ بحکم حق تعالیٰ  
پکارے سب ملک اللہ اکبر  
کہا اللہ اکبر شاہ حیدر  
اٹھے گاؤ سماٹ اسوقت گھبرا  
بھی وہ ماہی لگی ہے تللانے  
اٹھا سکتے نہ تھے با چند رفعت  
رکھا مخفی وہ زور اس محترم سے

لہ آقا یعنی نشانہ  
لہ فرزند یعنی خوش  
لہ سپہ پیدائش  
لہ درد "لہ یعنی  
توں کو "جمع منہ کی  
لہ فرق یعنی  
لہ پیر یعنی زمین



لہ ملک یعنی پھی  
پہاں اراد اس پھی  
لہ سب سے جس کی پھی  
لہ ساری زمین ہے  
لہ رفعت یعنی بلند  
لہ مخفی یعنی پوشیدہ  
لہ یعنی عزت یا لگا

وہ سب بارگاہ امت کو اٹھایا  
 عزیزاں قوت شاہ ولایت  
 سو سیم روز بیت اللہ سے آئے  
 وہ گھڑ لاتے ہی رکھ دے ہند پر نور  
 پھر اتنے میں رسول اللہ آئے  
 وہ جب غنچہ دہن کے پاس لائے  
 زبان اپنی دہن میں انکے دیکر  
 لعابے اپنا پلائے شاہ سرور  
 زلال آب حیاں پی کے حیدر  
 ملا یک دس ہزار اس وقت آئے  
 جب اس ساتی کوثر کو نہلا کر  
 پھر اس بعد از محمد مصطفیٰ نے  
 رکھے ہیں ہند میں جب غسل کر کر  
 گئی بنت اسد بھی غسل کرنے  
 قضا کا اثر دیا ایک قد آدم  
 ولادت کا تھا چوتھا روزیا رال  
 بدن پر طفل کے جب آگرا دو  
 وہ گرتے طفل کو یک دم دبایا  
 شہادت کے دو انگشتان خوریز  
 دہن میں کر کے انگشتوں کو قائم  
 بہت آہستہ ہستے چیرتے تھے  
 وہ دو ٹکڑے ہو جب نیچے گرا ہے  
 جواتنے میں انھوں کی والدہ آ

تب یہ ارکان سب مسکن میں آیا  
 نہیں تھا مشرب اس کو نہایت  
 ابی طالب کے گھر تشریف لائے  
 رُخ تاباں زبس نور سے نور  
 دونوں ہاتھوں سے حیدر کو اٹھائے  
 کشادہ لب گل لب کو لگائے  
 چوسائے ہیں رسول اللہ اکثر  
 الم نشرح ہوا تب صد سید  
 نبی کے یار اور حق کے غضنفر  
 قرا بے حوض کوثر بھر کے لائے  
 گئے وہاں سے مبارکباد کہہ کر  
 پہر دین کے پدر اللہ نے  
 چلے حضرت کہیں باہر نکل کر  
 کیا کیا طفلگی میں شیر نرنے  
 گرا اوپر سے در ہند کرم  
 گراما رسالتیہ پڑز ہر ساماں  
 جو گہوارہ اسی سے بھر گیا سو  
 سو مولانے وہیں پنجب چلایا  
 چلائے منہ میں اثر دہا کے بہت تیز  
 لگے ہیں چیرنے وہ شاہ عالم  
 لہو چھوٹا دہن سے تھوکتے تھے  
 بڑا سا ایک لگن تھا سو بھرا ہے  
 کئے اس اثر دہا کو دیکھ نغرا

لے مدینہ کو اور  
 یا جگہ ۱۲ لے بیٹے  
 تھوک ۱۲ لے بیٹے  
 شہ طغی یعنی بکین  
 ۹  
 قضا را یعنی  
 القضا کا ایک  
 کسی واردات  
 کا ہو جانا

اکابر آملے ایک بار سارے  
 بہ نر و طفل جا یکا دیکھتے ہیں  
 بھی یوں غصے میں آنکھیں تیز کر کر  
 سو وہیں حضرت محمدؐ اور صدیق  
 یہ غوغا سن چلے آئے شتابی  
 سو مضطر ہو رسول اللہؐ آئے  
 کئے ہیں اپنے پیراہن سے تن صاف  
 کئے پھر مرجع حیدر غصہ  
 جب وہ شیر خدا در دست حضرت  
 اور اصحابوں کو دیکھے سو مقرر  
 اور آہستہ کہے ہیں السلام  
 سبھوں نے بھی علیؑ کو دیکھ بولے  
 صحابیوں دیکھ کر رہے ہیں عجائب  
 کھو وہ کھیلنے غرش میں آویں  
 سو کفاروں کے لڑکے گرچہ آویں  
 کبھی ہستے آپس میں آپ سرور  
 کبھی روتے تھے از خون الہی  
 بھی آہستہ و آہستہ کریں ذکر  
 کبھی گودی میں ماں کی بیٹھ جاویں  
 اور بچے ہیں ہزاروں ایسے اسرار  
 بہار و جوانی پائے حیدر  
 جو انردمی میں یکتائے زمانہ  
 کہ ہر ذوالمننؑ اور وہ قومی تن

سودیکھے اثر و با پیرے ہیں بارے  
 ہمو سے ہونٹو دست و پا بھرے ہیں  
 لگے ہیں دیکھنے ہر ایک کس پر  
 دگر فاروق و عثمانؓ اور تحقیق  
 بھی دیکھے اثر و با کی یہ خرابی  
 وہ گہوارے سے مولا کو اٹھائے  
 بھی ہاتھوں سے کے رنگت ہن صاف  
 ہو اس دن خطاب شاہ حیدر  
 لگے کرنے تبسم بالطافت  
 لگے ہنسنے نہایت کھیل کھلا کر  
 علیکم اے صحابان کرام  
 ولی اللہ کے اسرار کھولے  
 ہے بچے پن میں آثار غرائب  
 تو ایک ہنگام سے دھا بہلاویں  
 کہ ایک گھڑکی میں گھڑتک بھاگ جاویں  
 خدا کے دیکھ اسرار منور  
 خدا کی یاد کر عظمت کما ہی  
 بجز یاد الہی کے نہ تھی فکر  
 کبھی کہے طرٹ مسجد میں آویں  
 دیا تھا حق علیؑ کو کہ بہت پیار  
 خطاب حق ہوا ہے تب تو صفہ  
 کریں نیزے میں اختر کو نشانہ  
 کہ دامن جس کا ہے گردن کا جوش

لے مضطرب تھے  
 مع صدف بختی  
 کی صفت کو چھوڑ دیا  
 سن یہ بہت بڑا  
 چادر ۱۱



بختی نہیں کہ ذرا ملن  
 یعنی صاحب نعت یعنی  
 اللہ تعالیٰ ۱۲  
 یعنی وہ ذرا ہوا  
 لڑائی میں پہنچا ہوا

حجائب اور غرائب کی موافق  
مناقب میں ہزاروں سے علیؑ کے  
پس از عثمان خلافت پر ہو قایم  
خلافت کا تقارہ جب بجائے  
دیئے ہیں حاضری صدق و صفائے  
بہت مدت چلا ہے کار محکم  
بہت آراستہ ارکان دین کو  
سبھوں کے وقت تھے قاضی عاوی  
بوقت احمد مختار کرار  
سخاوت کا بیاں یک شہ کے کہ کر  
کہ ایک نایک سایل نزد مختار  
وہ آیا پیش حضرت در مدینہ  
سوال اپنا کیا حضرت کے نزدیک  
جواں دو بیٹیاں جوں ہر اور ماہ  
نہیں شادی کا ان کے گھر میں سامان  
وہ بالغ ہیں اسی باعث ہو مضطر  
سو حضرت فخر عالم فخر و فر سے  
رسول اللہ میسان محفل دین  
مقابل حضرت صدیق اکبر  
طرف بیدھے عمر فاروق اعظم  
پہست چپ تھے ذوالنورین عثمان  
بسمت پشت اس پشت پناہ کے  
کہ جن کے نام پر اختر ہیں ایشار

لہ بساط یعنی چوٹانا  
۱۱  
۵۷۸ پیچھے کے

شیخہ چار می صاحب ترانی  
سخاوت اور شجاعت میں ولی کے  
رسول اللہ کے داماد و دام  
بھی حکام اطرافوں سے آئے  
رہے ملکہ صحابہ مرتضیٰ سے  
نیک ذرہ ہوا کچھ بیش یا کم  
دیئے زینت بساط مومنین کو  
دکھائے ہر بعد از قطع منزل  
دکھائے شمس بعد از غروب کیا  
کہوں من بعد کچھ احوال دیگر  
محمد مصطفیٰ سلطان ابراہ  
در مسجد میں آیا با قرینہ  
سراپا آیت رحمت کے نزدیک  
میں رکھتا ہوں نہیں جکا ہوا یا ہ  
سو میں لاچار ہوں اے شاہ دوراں  
کیا ہوں عرض کچھ نزدیمبر  
قرینے ساتھ بیٹھے تھے وقر سے  
تھے بیٹھے چرخ پر خورشید آئین  
فدا ہوتا ہے جن پر چرخ خضر  
تصدق جن کے دم پر جام اور جم  
نثار ان پر سے ہووے ابرنیاں  
پکڑ کر ذوالفقار جہد رمی تھے  
علیؑ شیر خدا احمر کرار

وہ سائل دیکھ پیغمبرؐ نے پھر کر  
 پہچانے ہیں اشارہ شاہ سرور  
 سو وہ سائل اندیشہ کر کے نہیں  
 دلاتے گرجھے کچھ نقدِ خاطر  
 انھوں کے پاس ہیگاماں بسیار  
 دگر نہ تو تھے زبانِ صدیقِ کبر  
 عمرِ خطا بٹ کو کہتے پیغمبرؐ  
 مگر حضرت کو نہ دینا تھا دینار  
 کہ ہے حضرت علیؑ کے گھر میں فاقہ  
 بھی کیا دیویں گے مجھ کو شاہِ مرداں  
 وہ غمگیں ہو چلا تھا ساتھ شہ کے  
 تھا دل آئینہ مولا کا مقرر  
 کہے تب اس کے تیں یوں شاہِ حیدر  
 خدا بر لاوے گا تیرے مقاصد  
 ہوں فاقہ سے پہ ہوں بر حکم کرتا رہ  
 اے حضرت علیؑ نے گھر کو لائے  
 یہودی ایک محلہ میں تھا شجارتہ  
 اُنے حسنینؑ کو دیکھے ہمیشہ  
 کہ ہوں حضرت علیؑ فاقوں سے عاجز  
 بشرطِ وعدہ رکھ کر دونوں فرزند  
 بھی پیسے ان کو ہر گز نہیں ملیں گے  
 یہ دو ہیں ماہِ تاباں آسمان کے  
 یہی دن رات اس کو آرزو تھی

طرفِ مولا کے دیکھے پھر نظر کر  
 چلے سائل کو گھرے کر غضنفر  
 بہت افسوس کھایا پر فکر میں  
 تھے عثمانِ غنی اس وقت حاضر  
 وہ دیتے مجھ کو گرفتار تے سردار  
 جو کچھ کہتے سو دیتے ہر کر کر  
 تو وہ بھی لا کے کچھ دیتے مجھ زہر  
 سو سوئے شاہِ مرداں پر وہ سالار  
 یہ سووم روز بے گاہے محابہ  
 ہیں شہزادے دونوں بھوکے نہ حیراں  
 یہ خطرہ نا امید ی دل میں لا کے  
 کئے معلوم خطرے اس کے کیسے  
 کہ اے درویش کچھ اندیشہ مت کر  
 یہ خطرے نفس کے ہیں دلیں فاسد  
 نہ خالی جائے گا اے یا زہنار  
 یہ سب خاتونِ جنت کو سنائے  
 دے فرزند میں تھے اس کے لچار  
 بہت حسرت سے کرتا تھا اندیشہ  
 گر در کھدیکے زہر ہوتا ہوں فائز  
 رکھوں گا عہد پر دونوں میں دلبند  
 عوجن میں دونوں شہزادے رہیں گے  
 یہ کیا خوش بات ہے گر ہاتھ لاگے  
 اسی فکر میں اس کو جستجو تھی

کہ جسے سنی تہا  
 تہا تہا سنی تہا  
 تہا تہا سنی تہا

۸۰

والا یوسف ایضا  
 مقصد حاصل کرنا  
 والا ۳



بہت عزت سے پالوں گا دونوں کو  
 دل و جاں میں کروں گا انہی پہلے  
 یہی راہنہ سے اپنے بولتا تھا  
 سو مولائے دیں از حکم اللہ  
 بھی تھے حسینؑ تب ہمراہ شہ کے  
 یہود از دل ہوا ہے آ کے حاضر  
 کہا کیا بولتے ہو شاہ مرواں  
 کہے تب شاہ نے اسکو اے تجار  
 انے بولا عوض رکھنا تم اداں  
 سو تب مولائے بولے ہیں اس کو  
 گرورکھ وقت مغرب تک موعود  
 یہودی نے کہا اے شاہ سرور  
 کہے مولائے لا دعویٰ ترے سے  
 یہودی نے ہوا تب بہت خوشنود  
 بہت تکرار سے وعدہ کیا ہے  
 حکایت دو ہیں اس جاگہ میں یاراں  
 سو مبلغ دیکے اس سایل کو حیدر  
 دیکھے ہیں فاطمہؑ مولائے علیؑ کو  
 کہے تب فاطمہؑ اے میرے والی  
 دونوں شہزادگان ہمراہ لیجائے  
 بغیر دیکھے میں ان کے کیوں رہونگی  
 بغیر از دیکھنے دل کو نہیں چین  
 اے مولاجلد تم اب یہاں سے جانا

لے وعدہ کیا ہے  
 ۱۲  
 مبلغ بچنے رہی ہے

نہ آ ز روہ کروں گا ہر دمہ کو  
 میرے سبیل کے وارث ہوں مختار  
 وہ مقصد دل کا اپنے کھولتا تھا  
 یہودی کے سو گھر کی جالے راہ  
 ستارے تھے دونوں دو برج مہ کے  
 دیکھا حسینؑ ہیں خوشوقت خاطر  
 دل و جاں بے تمھارے پرستے قرباں  
 مجھے دینا روے تو قرض سو چار  
 بہت دینا رہیں اے شاہ انفل  
 یہ دو فرزند میرے ان کے تیں تو  
 کروں دینا تیرے لاکے موجود  
 اگر مغرب ہوئے اور نا طے زر  
 نہ کچھ لینا دینا بے مرے سے  
 کہا دل میں بر آیا۔ آج مقصود  
 لکھا حکم نے جب مبلغ دیا ہے  
 سوا دل کہہ سنایا دوستداراں  
 بہت دلگیر آئے گھر کو پھر کر  
 جو تنہا آئے سو حق کے ولی کو  
 بیوں کو چھوڑ کر کیوں آئے خالی  
 جگر گوشے کہاں تم چھوڑ آئے  
 یہ غم دور ہی کا ان کے کیوں ہونگی  
 میری آنکھوں کے ہیں دونوں عین  
 بچوں کو ساتھ لے کر اپنے آنا

یہ کہہ کر فاطمہؓ نے بہت رونی  
 کہے جیڈرنے یواسم انھوں کو  
 یہودی پاس گردی رکھ کے آیا  
 خدا کچھ دیوے زر تو یہاں سجاؤں  
 کیا وعدہ ہوں میں مغرب تک کا  
 وہ رونافاطمہؓ کا دیکھ عسلے نے  
 وہیں سر رکھ کے ہزاروںے نہرا  
 لے پنکھا ہاتھ میں کرتی تھی بار بار  
 اٹھی خاتون جنت غم سے گریاں  
 عصر کا وقت تک ہو آپ سوے  
 دونوں آنکھوں سے دو آنسو گرے ہیں  
 سو گرتے ہی ہوئے بیدار جیڈر  
 خدا آنسو سے رو موتی بنا یا  
 دونوں دُرّ ثیں تھے بلکہ افضل  
 سواٹھتے ہی لئے مولا عسلے نے  
 چلے بازار میں سو بیچ اس کو  
 کئے خیرات اور لے چار سوزر  
 بھی اس کے سب دم کر کر حوالے  
 دونوں فرزند لاماں سے ملائے  
 کئے شکرانہ حق کا ادا تب  
 دگر مذکور ہے یوں دوستداراں  
 گرد رکھ کر دونوں شہزادگاں کو  
 دیکھے ہیں فاطمہؓ مولا عسلے کو

انجھوں سے چشم کے منہ اپنا دھونی  
 خدا کی راہ میں دے آیا بچوں کو  
 فقیر بے نوا کو زر دلایا  
 چھڑا سین کو میں اس سے لاؤں  
 اگر ٹل جائے وعدہ تو نہ دے گا  
 بہت نکلین ہو حق کے ولی نے  
 ذرہ لیتے سو آئی نیند اس جا  
 ہو سویا تھا خدا کا شیر پیارا  
 جدائی سے بچوں کی دل تھابریاں  
 جگانے کے لئے خاتون روئے  
 وہ رخسار ونپہ مولا کے پڑے ہیں  
 دیکھے آنسو دونوں موتی تھے سرور  
 وہ قادر اپنی قدرت کو دکھایا  
 خراج شش بہت کا ہو دے اکل  
 وہ رب العالمین کے مقبلے نے  
 لئے ہیں چند ہزار دینار اس سو  
 ہوئے آکر یہودی پاس حاضر  
 دونوں شہزادگاں کو لے سدھارے  
 اٹھا حسینؓ کو سینے لگائے  
 بہت خوشوقت ہو کر فاطمہؓ مضرب  
 عسلے مرتضیٰؑ کے عمگساراں  
 چلے آئے تھے حضرت شاہ گھر کو  
 جو تنہا آئے سو حق کے ولی کو

۱۵۶ یعنی غفلت  
 ۱۵۷ یعنی بیخوشی  
 ۱۵۸ یعنی بہت بیخوشی



موتی "عسلے" یعنی  
 عسلوں "عسلے" یعنی  
 تمام جہان "عسلے"

کہے تب فاحشہ سے میرے وافی  
 دونوں شہزاد گاہ ہمارا لیجائے  
 بغیر ان کے نہیں دل کو میرے چین  
 وہ پیاروں کو جدا کیوں مجھے کر کر  
 میرے بچوں کو کیوں مجھے جدا کر  
 میرے احوال پر ہو ہر باں سو  
 بجز حسنین کے دیکھے رہوں کیوں  
 کسی موجب انھوں کو لے کے آنا  
 جگر پر داغ حسرت لے کے حیدر  
 طرف جنگل کے وہ خورشید تاباں  
 چلے ایک لخت دشت غم میں محروں  
 سو جا کر دشت میں کیا دیکھتے ہیں  
 زبان سے اپنی بولا شاہ والا  
 میری گردن کو پکڑو شاہ گیانی  
 سو میں حیدر پکڑ کر اس کی گردن  
 وہیں اس مرغ نے پرواز کر کر  
 پڑھے جب قلعے کے اوپر شہنشاہ  
 جو سب قوم نصرا راتا کہ سلطان  
 بھی گردا گرد اس کے ساری قسمت  
 بھی راہبے ان کا منبر چڑھ کے بکار  
 دروغ وعظا اور تقلید برہان  
 علیؑ نے دیکھ اس حالت کو یکدم  
 کہ یہ راہب غلط بولے جو قوال

لخت دشت یعنی غم  
 زبان سے اپنی بولا  
 شاہ گیانی  
 میری گردن کو پکڑو  
 شاہ گیانی  
 سو میں حیدر پکڑ کر  
 اس کی گردن  
 وہیں اس مرغ نے  
 پرواز کر کر  
 پڑھے جب قلعے کے  
 اوپر شہنشاہ  
 جو سب قوم نصرا  
 راتا کہ سلطان  
 بھی گردا گرد اس  
 کے ساری قسمت  
 بھی راہبے ان کا  
 منبر چڑھ کے بکار  
 دروغ وعظا اور  
 تقلید برہان  
 علیؑ نے دیکھ اس  
 حالت کو یکدم  
 کہ یہ راہب غلط  
 بولے جو قوال



محظ یعنی نصبت  
 شاہ گیانی  
 میری گردن کو پکڑو  
 شاہ گیانی  
 سو میں حیدر پکڑ کر  
 اس کی گردن  
 وہیں اس مرغ نے  
 پرواز کر کر  
 پڑھے جب قلعے کے  
 اوپر شہنشاہ  
 جو سب قوم نصرا  
 راتا کہ سلطان  
 بھی گردا گرد اس  
 کے ساری قسمت  
 بھی راہبے ان کا  
 منبر چڑھ کے بکار  
 دروغ وعظا اور  
 تقلید برہان  
 علیؑ نے دیکھ اس  
 حالت کو یکدم  
 کہ یہ راہب غلط  
 بولے جو قوال

بچوں کو چھوڑ کر کیوں آئے خالی  
 جگر گوشتے کہاں تم چھوڑ آئے  
 خدا اور مصطفیٰ کے پیارے حسنین  
 کہاں لیجا کے چھوڑ آئے ہر حیدر  
 راتے ہو مجھے کیوں شاہ سرور  
 ہر ایک مشکل کے تم مشکلا ہو  
 یہ دن فرقت سے انکی میں بھروں کیں  
 سواتنا سن چلے وہ شاہ وانا  
 چلے حسنین کی فرقت سے باہر  
 چلے حیران ہو کر شاہ مرداں  
 ہوئے ہیں غم سے شہزادوں کے مقتول  
 کھڑا تھا ایک پرندہ پیشتر دیں  
 رکھو زور ولایت کو نرا لا  
 دکھاؤں قدرت حق کی نشانی  
 لٹکتے رہ گئے جوں گل بہ گلشن  
 لجا یا بے طلبی کے کوٹہ اوپر  
 نصرا کی تھی اسدن عید ناگاہ  
 بہ تحت سلطنت حاضر ہوئے وہاں  
 وہ بیٹھے تھے بھی باختر وزینت  
 کرے باطل کو گمراہوں پہ انہار  
 کرے ان گمراہوں پر شرک ایقان  
 کہے دل میں کہ اے خلاق عالم  
 تو بیشک ہو دے یکدم گنگ اور لال

اگر کچھ راست بولے تو خداوند  
 یہ کہتے ہی وہ راہب گنگ ہو کر  
 شہ مرداں جو اس مجلس میں جا کر  
 سو وہ راہب بہت سا وقت خاموش  
 نکلتے ان کے نے بولا کیا سب سے  
 کہا راہب نے اے شاہ یگانہ  
 کوئی آیا ہے ان کی قوم سے یہاں  
 زبان و عظم میری بند کیا ہے  
 بیان و عظم میرے دل سے دھویا  
 یہ سنتے شہ رضا رابل اٹھا ہے  
 لگے ہیں ڈھونڈھنے وہ قوم کفار  
 سو اس باعث بچا ناہیں کسوں نے  
 ہوا لاچار راہب نے پکارا  
 محمد مصطفیٰ کی دے کے سو گند  
 یہ سنتے شاہ مرداں شیر نیرداں  
 سو راہب دیکھتے ہی شہ کو بولا  
 کہے مولانا سحر ہم کو نہ آدے  
 ہمارے نام سے جل جادوے جادو  
 جو کوئی حق کو چھپا باطل کو بولے  
 نبی آخر زماں کا معجزہ ہے  
 اگر حق سے کرے تو خلق کو پند  
 سو راہب کرتصور دل میں دیکھا  
 نخل ہو کر لگا کہنے کو راہب

فضالت سے رہے ہر خطہ نور مند  
 رہا خاموش جوں تصورِ یرین کر  
 سو بیٹھے ایک جا گوشت پکڑ کر  
 رہا سو بول اٹھا وہ شاہ خاموش  
 تجھے کس بات کا رنج و تعب ہے  
 محمد مرسل چہ سر زمانہ  
 کیا ہے سحر اس نے چھپا سلاں  
 گویا جادو سے دونوں لب سیا ہے  
 میری تحصیل کا سب علم کھویا  
 اُسے پیدا کرو وہ کان چھپا ہے  
 مگر کیاں تجھے کپڑے سب کے لاچار  
 کیا حیران سب کو جستجو نے  
 قسم اللہ کی دے کر آشکارا  
 بھی مذہب دین کی دیدے کے سو گند  
 مقابل ہو گئے راہب کفی آلان  
 زبان سے سحر کا بہتان کھولا  
 ہمارے دیکھتے ہی سحر جادوے  
 مگر بندی زباں ہے فعل بد کو  
 خدا اس کی زباں پر قفل ڈالے  
 یہ جھوٹی و عظم کی تھج کو سزا ہے  
 ابھی کھلتا ہے تیرے حلق کا بند  
 زباں جاری تھی راہ حق پر اسجا  
 سوال ایک چار ہیں والا مناقب

یعنی سحر  
 بادشاہ  
 یعنی جادو

۴

شہ یعنی اسی وقت  
 شہ پند یعنی نفیست  
 شہ یعنی شہ منہ

جواب ان کا اگر صادق کہو گے  
وگر نہ ہم نہیں مانیں گے تم کو  
سوال اول تو کر لے بعد اس کے  
سوالوں کا سمجھو کے بھید بولوں  
محمد مصطفیٰ کا دیں ہے روشن  
تیرے چاروں سوالوں بعد میں یک  
تو حق ظاہر کرے تو خیر ہو گا  
قبولاً تب وہ راہب قول کر کر  
کہا اول کہ تم کہتے ہو یک جھاڑ  
بھی ہر جا اس کا پتہ تو ہے مزین  
عجب یہ بات ہے درہشت گلشن  
سو فرمائے ولی اللہ نے شاداں  
دلے تجھ شرک کی نظروں سے ممکن  
یہ پہلے آسمان میں ماہ انور  
جہاں میں ہر جگہ پر تو ہے اس کا  
یہ سنکر جب ہوا محظوظ راہب  
کہ تم کہتے ہو جنت میں تمامی  
تو پھر انسان کو ہے حاجت ضروری  
عجائب بات ہے جو کھا کے دایم  
سو حضرت شاہ نے فرمائے یوں کر  
شکم میں ماں کے سچے پنجہ کا  
مصور جب اسے کرتا ہے تیار  
وہ ہمیں چار تک ماں کے شکم میں

لحمہ نورانی روشن  
لحمہ نیرت دیار  
لحمہ نورانی بھار  
پناں بھی پڑیشہ  
لحمہ نورانی بھار



لحمہ نورانی بھار  
لحمہ نورانی بھار  
لحمہ نورانی بھار  
لحمہ نورانی بھار  
لحمہ نورانی بھار

ہمارے پاس عزت ملے ہو گے  
کہے مولا علیؑ نے پھر کے اسکو  
جو چاہے مجھ سے برا یک بھید پوچھ  
خدا کے حکم سے سب راز کھولوں  
حق و باطل ہے گویا مثل ابن  
سوال اپنا کروں گا تجھ سے بیشک  
غلط بولے تو کرنا قتل اس جا  
لگا کرنے سوال وہ سخت کافر  
ہے جنت میں اُسے شاخاں ہیں ہٹھار  
تمامی جنتاں ہیں اس سے روشن  
ہو دیں یک جھاڑ سے کیونکر مزین  
کیا ہے حق نے ظاہر تر نہیں  
نہ سوچھے اس جہاں میں رات یا دن  
میتھلی سا نظر آتا ہے اکثر  
نہیں خالی ہے پر تو سے کوئی جا  
کہا پھر شاہ کو اسے شاہ غالب  
کھلاویں نعمتان عظمیٰ گرامی  
سو کیوں جز بول و غایط ہو صوری  
بغیر از بول و غایط ہو دے ہاضم  
مثال اس کا کہوں میں مکونادے  
مرتب ہو کے نقش آئیسنہ کا  
بھی ار دلح کر کے داخل اسمیں کیا  
شریک ماں رہے آج طعم میں

کہ اس کی ماں جو کچھ کھاتی ہے ظاہر  
وہ پاک پرورش اس سے رحم میں  
وگر نہ اقبہاتِ رحمتِ انساں  
سیوں ہی سب کو جنت میں رکھے گا  
یہ سن راہب نے پھر تسخیر کر کہ  
عجب یہ بات لگتی ہے تمہاری  
وہ پھر کیونکر اٹھے اور حشر ہو دے  
یہاں ارحامِ مادر سے نکل کر  
سو کیوں او ایکدم ہوویں گے پیدا  
سو پھر حیدر کہے اے مشرک قوم  
خدا ہر سال دکھلاتا ہے تم کو  
زمین میں تم ہیں جہاں تک سوبوتے  
ہیمنے آٹھ تک دھوپوں سے مرمر  
قیامت تک یہ قدرتِ حق کی ظاہر  
ہو نہیں تھا سو ہوا ایک حکم کن میں  
جنھوں کا حق نے دل روشن کیا ہے  
کفر اور شرک میں جو کوئی پڑے ہیں  
مثال اس کا تجھے ظاہر کیا ہے  
کہ اے شیر خدا جو تھا ہے نکتہ  
بھی چندیں روز بعد ان سمیں ارواح  
جو اس میں کس طرح کرتا ہے داخل  
بھی یحییٰ نفس ایک لحظہ میں ہر دم  
ہماری عقل میں آتی نہ یہ بات

غذا پہنچے ہے اس نعمت سے ظاہر  
نہ کرتا بول و غایط کچھ شکم میں  
نہ جیتے کوئی بھی درد و اراماں  
ہو کچھ چاہے گا وہ خالق کرے گا  
سوالِ سیومی بولا ہے اظہر  
مرگی جب کہ خلقت یہاں کی ساری  
جو تم کہتے ہو بعث و نشر ہو دے  
کریں میں پرورش ماں باپ اکثر  
عقل میں تو ہماری کچھ نہ آتا  
طریق کفر کا تو ہے نتھے نوم  
قیامت کا سبھی احوال سب کو  
پڑے بارانِ رحمت پھر کے ہوتے  
وہ مینہ پڑنے سے پھر اٹھتے ہیں جی کہ  
جلاتا مارتا ہے آپ قاور  
کہے کیا دیکھتے ہو اس کے فن میں  
بصارت ان کی چشموں کو دیا ہے  
وہ گرہ ہو کے ہرگز دیکھتے نہیں  
پھر اس راہب نے تب یونکر کہا ہے  
شکمِ مادر میں جب رہتا ہے نطفہ  
اندھاری کو ٹھہری کو کر کے مفتاح  
بھی دم کیوں اس میں کرتا ہے منازل  
کہ ہوش و عقل سے ہوتا ہے خود کم  
کروا ظہار اس کو از کمالات

کہ ظاہر معنی ایک  
سے رہیں معنی پیدائش  
تسخیر معنی شکست  
رحمہ نظر معنی ظاہر  
ہو زمرہ معنی نیک  
مع بصارت معنی  
بینائی معنی منتقل



معنی کشادہ  
معنی انفس معنی معنی  
نفس کی اور ایک  
بیخودی سے جس کو  
دور سے دیکھتے ہیں  
ادبہ سائنس کا  
بند ہوتا ہے

گر ہے دیدہ بینا پہ سر پوش  
 بہ شکلِ مخمُ خرخ اے نفس فرجام  
 سرا اس کے ٹیٹھے سے چند روڑہ  
 اگر اس میں نہیں دم ہوتا داخل  
 اسی موجب خیال شکم مادر  
 بھی ارباب معانی بولتے ہیں  
 کہ ہووے شکلِ جسم ساری قایم  
 وہ پھر عرفان کی منزل میں جاوے  
 یہ سنتے ہی وہ راہب ہو کے حیران  
 تیرے چاروں سوالوں کا اے بیدیں  
 جواب اب دیکھ پوچھوں بات تجھ کو  
 کہا راہب نے فرمانا شتابی  
 کہے مولانے تب بائبل بچناں پر  
 تھا رہی سب کتابوں میں خبر ہے  
 سو تب راہب ہو عاجز چپ رہا ہے  
 تیرے چاروں معنے اس نے کھولا  
 یہ سنتے ہی وہ راہب بول اٹھایوں  
 جواب اس کا اگر حق بولتا ہوں  
 نصرا کا نہ دیں اس میں رہے گا  
 جو اب اس کہے ہوں آتش پہ بارے  
 اگر ناحق کہوں تو یہ نہ مانے  
 کہ سلطان نے کہا حق بول بہتر  
 پھرا بولا وہ راہب بادشہ کو

لے آیاں یعنی فرغی  
 لے باب اہمال یعنی  
 جنت کا دروازہ  
 لے فرشتے کا نام  
 کہ تاہم یعنی جس  
 طرح آفتاب کا روشنی



جس عالم پر ظاہر  
 ہے اس طرح اس  
 بات کی خبر تھاری  
 کتاب میں بھی ہوئی  
 ظاہر ہے  
 جس معنی آیت ہے

للا ہے شرک کی ذلت سے سب پوش  
 بچندیں گرمی از مایکناں نام  
 ہے پیدا ہوتا اس بیٹھے میں بچہ  
 تو کیوں بچہ نکلتا اس سے کامل  
 کرے تو ہووے تب سب بھید اظہر  
 کئی استرار اس میں کھولتے ہیں  
 یقین عارف جو ہو یا شخص عالم  
 اُلوہیت ربوہیت کو پاوے  
 ہوا خاموش تب فرماے سلطان  
 جواب اسدم دیا بانیک آئیں  
 سبھوں کو رو برو سمجھا کے کہہ تو  
 سوال وہ کیا ہے تا دور لاہو ابی  
 لکھا کیا ہے تاوے مجھ کو یکسر  
 کہ جوں نور شید عالم پر نشر ہے  
 سو اس کا بادشہ تب بول اٹھا ہے  
 بھی تو نے یک جواب اس کا نہ بولا  
 وہ اپنے بادشاہ سے تب کہا یوں  
 اگر میں رمز پناں کھولتا ہوں  
 خلل اس دین و مذہب میں پڑیگا  
 مقابل شمس کے گویا ستارے  
 کرینگے قتل مجھ کو جوں تو جانے  
 وگرنہ تو کروں گا اب جہد اسر  
 وہ گمراہان دین اہل تبہ کو



جو میں جس قول پر تعلق کروں گا  
 کہا سلطان نے اور عالم نے کیا۔  
 سو دیں راہب کہا مولا علیؑ کو  
 لکھا بر باب جنت لا الہ  
 یہ کلمہ ہے خدا اور مصطفیٰ کا  
 جو کوئی ایمان لا پکڑے قناعت  
 بغیر اس کے نہیں وہاں کوئی جاو  
 ہزاراں راہباں جا جا کے دیکھے  
 حقیقت یہ ہمیں سب جانتے ہیں  
 خدا بھیجا ہے تم کو ہم پہ مولا  
 علیؑ نے تب پڑھائے سب کو کماں  
 معاً سلطان و عالم مل کے سارا  
 علیؑ نے توڑ کر کفر نصارا  
 خوشیاں کر کر سبھی اور قوم سلطان  
 وہیں شیر خدا منبر پر چڑھ کر  
 کئے اسلام ان لوگوں پہ ظاہر  
 وہ راہب کو خلیفہ کر مستر  
 ہزاروں گنج کرتے تھے تصدق  
 ادھر سب لا کے دیویں شاہ کو زر  
 نہ یک ذرہ اندیشہ شہ کو گھر کا  
 محبت میں خدا اور مصطفیٰ کے  
 خدا اسباب شہ کا خود کراوے  
 بڑھی ایک آ کے دیکھی آپ کا حال

الاعانت تم کرو گے تو کہوں گا  
 ہمیں تو دین حق ہے دل نئے رکھا  
 وہ خورشید سپہر مجتبیٰ کو  
 بھی لا الہ اللہ محمد ستر اللہ  
 پڑھے جو کوئی جنت میں رہیگا  
 وہی پاوے گا دیدار شفاعت  
 اگر جاوے تو دونوں مار کھاوے  
 فرشتوں سے وہاں لت کھلے بھاگے  
 کریں کیا ہم کو کوئی رہبر ملا نہیں  
 کروا شادیہ دین سب کے اولاد  
 خدا اور مصطفیٰ پر لائے ایمان  
 بجائے دین و دولت کا تقار  
 کئے دین محمد آ شکا ترا  
 ہوئے ساروں نے کلمہ پڑھ سماں  
 پڑھے خطبہ سجد و نفث یکسر  
 کلام اللہ دیے ہمرہ تھا حاضر  
 لگے کرنے تصدق شہ پہ گوہر  
 علیؑ مولا نے رکھتے کچھ تعلق  
 ادھر حضرت دیویں فقر کو کیسر  
 چھڑانا دیکے زردو نوں گہر کا  
 رہتے تھے بے فکر دونوں سلسے  
 خزانہ غیب سے ان کو دلاوے  
 سو کچھ یک ذرہ الماس فی الحال

لے متعلق معنی تعلیم  
 سبھانا "لے" عت  
 یعنی تابعہ راہ



لے معنی روشن  
 لے معنی روشن  
 کو

وگر کئے ایک موتی لے شتابی  
وہیں شیر خدا فرمان لکھ کر  
ہر کر اس پر سلطان غضنفر  
وہیں سمرغ کی گردن پکڑ کر  
ہوا تھا وقت مغرب ہوشابی  
جو رہ میں یاد آئے شہ کو سین  
ہوا اللہام دل پر شہ کو غیبی  
گرہ کو کھول دیکھے شاہ سرور  
لجبا زار میں بیچے وہ موتی  
چلے خیرات کرتے حق کی رپر  
یہودی کے گئے ہیں در پہ جو وقت  
وہاں جا کر سو مولانے پکارے  
تھار ا وعدہ آخسر ہو گیا ہے  
کے مولانے باہر آ بہ امید  
یہ سنتے ہی یہودی باہر آیا  
سبب حسین کی خاطر قیارب  
سو دیں ایڑی قدم کی زور کر کر  
نگلتے ہی گئے میں جوں نوالا  
اُسی موجب زمین اولقہ کھائی  
کہ امت دیکھ کر وہ شخص ظاہر  
تصدق ہو دل جاں سے علی پر  
یہودی حق کی قدرت پہ ہو تیراں  
کہا پھر لا اِلهَ اِلَّا اللہُ باہم

لے خدا تھا سوائے کسی  
طرف سے جوابات دل  
پروا رہ موتی  
سوائے اللہ کے



ہیں "۱۶" یعنی موتی  
سوائے سورج  
یعنی روشن  
۱۶ یعنی نور و آفتاب

بندھی پلو میں شہ کے اور چھپائی  
مقرر حاصل دین بیہوش  
وداع ہو کر چلے پھر اس جلی پر  
چلے آئے مدینہ شہر اندر  
سوحیدر گھر چلے با اضطرابی  
ہوئے غمین دل سے ہو کے بچپن  
دیکھو پلو میں ہیں گے چند موتی  
کئے شکر خدا خوش ہو کے حیدر  
ہزاروں سو ہوئی قیمت گہر کی  
رہے سوچار سو دینار لے کر  
ڈبالتا ہر جا مغرب میں ادوقت  
یہودی خوش ہو بولاشہ سے بارے  
کبھی سے شمس مغرب میں ٹہا ہے  
درخشاں ہے فلک پر جام خورشید  
سو دیں مولا علی بوئے خدا یا  
دکھادے ان کو خورشید ہمالیاب  
دبائے ایک دم پشت زمین پر  
کہ گویا حلق سے باہر نکالا  
نگل گئی تھی سو سورج باہر ڈالی  
ہو ادین محمد سے وہ ماہرہ  
مناقب بولنے لاگا دلی پر  
کہ کلمہ پڑھ ہو ایک دم سماں  
محمد ہیں رسول اللہ اکرم

یہودی کے تھے خویش و اقربا تب  
 پڑھے پھر لا الہ سب نے مل کر  
 بھی اپنا اور ان کا مال سارا  
 تصدق جان بھی اپنا کیا ہے  
 ہو عالم میں شہرہ ٹھارٹھارا  
 یہ نادریات سن سارے اکابر  
 رسول اللہؐ نے فرمائے سبھی کو  
 کہ ان سے ہونے ہارے تھے یہ سب کام  
 بہت ان سے عجائب ہوئیں ظاہر  
 بہت تعریف و تحسین کر پیغمبر  
 عزیز ان ذکر مولا کا تتمہ  
 فقیہ اب چھوڑ دے یوں طلال جمال  
 کہ چندیں سال بعد از شاہ مزار  
 مگر یہ چرخ کج روئی کر  
 دلایا اختلاف اندر صحابہ  
 ہوئے مولا علیؑ سن سن کے بنزار  
 وہاں سے کسی خوارج پڑ گئے تھے  
 بظرف نہرواں بہر غزائے  
 بھی اس میں سب جوان مل کر مین کے  
 سبھوں کا نام مولانا نے لکھے ہیں  
 انھوں میں ابن ابی طلحہ تھا مقرر  
 کہ اسکا نام تھا بھی عبد الرحمن  
 سو اس نے تیغ گذرانا نذر سو

پھرے ہیں دین باطل سے وہیں تب  
 محمدؐ ہیں رسول اللہ بہتر  
 فداسنینؑ پر کر کر نشانہ  
 رسول اللہؐ کی خدمت میں گیا ہوا  
 نکل خورشید پھر دوباد دوبار  
 ہوئے چند اور بھی حضرت پاجان  
 دیا سایل میں اس باعث علیؑ کو  
 علیؑ تو ہے میرے یہ دین کا تمام  
 غراب اور نواب اور مظاہر  
 کہے پھر مر جبا اے شہر صفدر  
 قیامت تک کہوں تو ہونے شمشیر  
 خلافت کا بیان کر قبیلہ درقال  
 خلافت کا رہے محکوم برہان  
 سوا و مروان مفسد پیر و می کر  
 بنا ہونے لگا فتنہ کا دہا بہ  
 رہے کوفہ میں جا کر شاہ کراہ  
 وہ کتنے لوگ ساتھ اپنے لئے تھے  
 خوارج پر چلے دلبر خدا کے  
 سپاہی بے بدل ہوں سورن کے  
 سبھوں نے اپنا نذرانہ دیے ہیں  
 قبولے نذران ساروں کی حیثیت  
 ہوا بد فعل سے آخر کو شیطان  
 قبولے نہیں ہیں مولانا اسی کو

لے شہرہ پستی تھارا  
 علیؑ مولا



کہ سزا دلا  
 ۱۰۱ یعنی لڑائی

و میں بلغم کہا یہ تیغ بہتر  
 کہے مولانا رکھ اس کو خبردار  
 بہت کام آوے گی یہ تیغ تیر کی  
 سو میں رو کر وہ بلغم بول اٹھا ہے  
 میں بندہ ہوں تھا۔ شاہ مرداں  
 تو مجھ کو قتل کرنا میں ہوں راضی  
 کہے مولانا از تقدیر کیوں ہے  
 یہ کہہ کر لے چلے لشکر وہ غازی  
 ہزاروں سے خوارج قتل کر کر  
 کہے کوئی جلد تر کوئے میں جانا  
 یہ سنتے ہی کہا بلغم نے جا کر  
 کہے حضرت ترا جانا ہے نادر  
 وہ سنتے ہی چلا کوئی میں یک دم  
 سو یک کوچے میں ہوتا تھا تماشا  
 کھڑے رہ کر وہاں جو دیکھتا ہے  
 تھی اس میں ایک شیلہ ماہ پیکر  
 وہ چپقل چلبلی تھی مکر اندوز  
 ہزاروں ناز و نخرے اسکو تھی یاد  
 مثل دنیا کے تھی ظاہر میں میٹھی  
 کہ جوں صورت ہے اندر این کچھل کی  
 کروں کیا کچھ بیاں اس بچیا کا  
 اد بلغم ناسرا عاشق ہوا ہے  
 اگر خداوند کرتی ہے تو میں ہوں

لے یعنی یقیناً ۱۲  
 یعنی خوب صورت



سے زمانے کی  
 شہزادہ شہنشاہ

نذر ہے آپ کی اسے شاہ حیدر  
 پلانا ناز ہر بھی تو اس کو خوشخوار  
 یہ کاٹے زندگی کی تیغ میری  
 گمان قتل اس عاجز سے کیا ہے  
 اگر اس بات کا ہے تم کو ایقان  
 کرو فی اسکاں میرے جان کو مافی  
 بھلا تقدیر کو تہدیر کیوں ہے  
 خوارج پر کئے چا تیغ با ز می  
 پھرے ہیں وہاں سے کر کر فتح حیدر  
 ہمارے تیغ کا ڈنکا بجانا  
 پڑھوں گا فتح نامہ کو سر اسر  
 ترا ہے مدعا اس جا پہ حاضر  
 لگا پھر نے کو گردا گرد عالم  
 محل پر ایک عجب سجنا تھا با جا  
 جو ٹولا تو بر دیوں کا ملا ہے  
 شقیفہ نام تھا قضاۃ العصر  
 چلا دے عاشقاں پر تیر و لدوز  
 بڑی بد بخت اور دل سخت پیدا  
 دے باطن میں زہر آلودہ کھوٹی  
 بھیتہ دیکھا حقیقت ہے غل کی  
 خدا کا خوف نا اور مصطفیٰ کا  
 اور اس کے پاس جا کر یوں کہا ہے  
 جو تیرے واسطے میں اپنا جی دوں

یہ ستنے ہی کہی میں اسکو چاہوں  
 سناٹم سوشہ کا قول کر یا د  
 کہا اس کو کہ میرا زور کیا ہے  
 نہ کس کا زور اس پر فتح پائے  
 جو پکڑے ذوالفقار شیر صفدر  
 اگر معلوم ہووے ان کو یہ حال  
 میری طاقت نہیں میں انسے لڑ کر  
 دغا کر کہ کوئی گر مار آوے  
 وہ ہیں شیر شیخؑ اور ہیں خلیفہ  
 محمد مصطفیٰؐ کے خاص داماد  
 دگر کچھ کام فرما سو کروں گا  
 ہزاروں دشمنوں کا سر اتاروں  
 تب او قطنامہؑ کیسو بُریدہ  
 کہ ایک تو عشق شہوت سے تھا اندھا  
 پھر اس قحبہؑ نے آنکھوں سے ملائی  
 پکڑ کر ہاتھ لا گھر میں بٹھائی  
 ہزاروں سے فریاں دیکے بھونڈی  
 اسی ساعت قبولاً ہے قسم کہا  
 جب یہ کوفہ سے باہر کو چلا ہے  
 یلوںؑ کی صف میں وہ شہزور زور  
 جو ان سے شیر گروں گم تھے دایم  
 چلے مسجد میں وہ شاہ زمانہ  
 حسن شہزاد کو تار یخ پلو چھے

جو مارے شہ کو میں اس پر خدا ہوں  
 کہا قسمت یہ کیا کرتی ہے ایجاد  
 کہ سبحان اللہ وہ شیر خدا ہے  
 زمین کو وہ چاہے تو اٹھاوے  
 ہزاروں مار ڈالے پل میں شکر  
 تو یک چھکڑ میں جاوے سرمو پامال  
 بسر آؤں و ماروں ان کو جا کر  
 دنیا اور دیں دونوں ہاتھوں سے جاوے  
 خدا کی یاد ہے ان کا وظیفہ  
 کروں کیوں دین و دنیا اپنا برباد  
 اگر مرنا پڑے تو جاموں کا  
 دے حضرت علیؑ کو میں نہ ماروں  
 کسی اس کے تیس ساغر چشیدہ  
 کیا تب جام مے نے اس کو گندہ  
 پھر چشموں میں غفلت کی سلامتی  
 شراب ارغوانی بھر پلائی  
 اصل میں تھی وہ شیطانوں کی موٹدی  
 چلا ختبہ سے رخصت ہو کے تنہا  
 سو آدھی راہ میں شکر ملا ہے  
 پلنگوں میں چلیں جوں شیر پر شور  
 تھے جو برج اسد دنیا میں قائم  
 پڑھے وعظ و نصیحت کا ترانہ  
 مبارک ماہ کی تاریخ سوچے

لے شیخ یعنی ہمارا  
 لے قطار اس عورت  
 سوکتے ہیں جگر شہوت  
 بہت بوجاز افلاحت



بدکار ۱۱۷  
 عورت قاتلہ بدکار  
 تلخہ میں اپنی پہوان  
 بوال مرد ۱۲

کہے حضرت حسنؑ رمضان بستم  
 حسینا کو کہے کے دن ہیں باقی  
 ہیں باقی روز عشرتہ شہر رمضان  
 کہ ہے اس ماہ میں یاران جانی  
 حسینا کے شہادت کے سبب کہ  
 یہ کہہ کر چیڑ کر ایک دم  
 لگے رونے دونوں فرزند کو دیکھ  
 دونوں بھائی کہے رورو کے بابا  
 نہیں معلوم ہوتا کیا سبب ہے  
 کہے مولا مجھے ہے دور جانا  
 تمہیں آپ ہی میرے سے آلو گے  
 تمہارے غم سے میں ہے مجھ کو راحت  
 یہ باتاں سن لگے رونے کو اصحاب  
 دونوں شہزادگان مل بہت رونے  
 وہاں سے اٹھ کے اپنے گھر کو آئے  
 حسنؑ شاہ معظم کو بلا کر  
 کہ مجھ بعد از سبھی قوم جفا کار  
 سو اس باعث یہاں سے تنہا کر  
 وہ جائے امن ہے وہاں سے نہ نکلو  
 یہ کہہ کر شاہ مرداں خانماں لے  
 بہت اطفال اور اولاد و احفاد  
 کئے تفویض سب حضرت حسنؑ پر  
 شب بست و یکم رمضان اکرم

یہ بے تاریخ اے شاہ معظم  
 کہے والد کو اے کوثر کے ساقی  
 کہے آنسو بہا کہ شاہ مرداں  
 شہادت پا کروں میں جانفشانی  
 ہے میری بھی شہادت کل مقرر  
 کہے نگین ہو اپنی چشم پر غم  
 دونوں شہزادگان دلبد کو دیکھ  
 ہن کو دیکھ کیوں روتے ہو بابا  
 کہیں شاید سفر کا عزم اب ہے  
 تمہارے دیکھنے میں پھر کے آنا  
 بہت سی سختیاں سہ کر چلو گے  
 میرے دل کو نہیں ڈرہ فراغت  
 سبھی حضار مجلس اور احباب  
 جگر کے سخت مڑگاں میں پر دے  
 نصیحت کر کے ساروں کو سنائے  
 کہے ہیں یوں گلے اپنے لگا کر  
 تمہیں دیوں گے سختی اور آزار  
 نہ ہوئے میں جوں خورشید خاؤر  
 اسی گرد و نواہی میں جو کچھ ہو  
 کئے سب کو حسنؑ شہ کے حوالے  
 جو کچھ باطن میں تھا ارشاد و ایجاد  
 ہوئے فارغ شہ مرداں یہ کہہ کر  
 فجر مسجد میں پہنچے شاہ عالم

لے عزم یعنی ارادہ  
 شاہ آزار یعنی تکلیف  
 شاہ امن یعنی پناہ  
 شاہ احفاد یعنی نواسہ



دوڑا سے  
 سپرد کرنا یعنی رہنا  
 کام دوسرے کے  
 حوالے کرنا

سو وہ مردود باد و شخص دیگر  
وہ قسامہ کے شاہ مرتضیٰ نے  
سو اس باعث وہ مکارہ عدد ہو  
یہ تینوں مسجد میں آئے  
دگر دونوں وہ دہشت کھانہ آئے  
مگر وہ ابن بلجم زن کے باعث  
گنوا یا دین و ایمان لعنتی دونوں  
خدا اور مصطفیٰ کا خون سٹ کر  
کیا رو بہاہ بازی شیر نرسے  
وہ اک قہجائے زن کا عاشق ہو کر  
عزیزان دیکھے شیر خدا کو  
جو ایسے شیر کے ہوئے مقابل  
سو وہ مردود جانزدیک شہ کے  
وہیں سجد میں سر تھا شاہ دیں کا  
بھی آگے زخم تھا سر میں سی جا  
وہیں مولا کے اللہ اکبر  
سو وہیں بھاگا ہے وہ مردود خناس  
سو کوفہ میں ہوا افسوس ہبیات  
دونوں شہزادگان بھی دوڑے آئے  
وہیں مولا کو لائے گھر میں شہزاد  
بھی اس قاتل کے تین لائے پکڑ کر  
تمامی اہل بیت طاہرین نے  
کے بے اختیاری ساتھ ماتم

وہ قسامہ نے بھیجی ہے پلا کر  
کھپائے تھے سبھی مردان غزائیں  
چلائی ابن بلجم اور دگر دو  
وہ شیر حق کے تین سجد میں پائے  
وہ اپنی جان کو چھپ کر چھپائے  
ہوا ایمان کھو کر مثل حارث  
ہوا لایت جہنم کے وہ طعوں  
عذاب آخرت دل سے لپٹ کر  
ڈرائیں لعنتی حق کے تہرے  
چلا ہے دوزخی دوزخیوں کو  
سگ دیوانہ بلجم بے جہا کو  
مگر ہووے قضا کا امر حاصل  
چلا یا تیغ بڑاں سر پہ مہ کے  
وہ پیارے مصطفیٰ الحق المبین کا  
قضا کا دار پہنچا ہے تھاشا  
گرے بیہوش ہو پشت زیں پر  
خدا کا چور اور دنیا کا خراس  
شہادت پائے مولا بہترین ات  
دیکھے والد کے تین سوسہ گنولے  
ہوا عالم میں غم کا طرح ایجاد  
اور ان دونوں کو مارے مارے پتھر  
کہ وہ عصمت نشینان یقین نے  
نہ کہنے میں کھنے میں آئے ادغم

لے دوں جتنی کینہ  
نالا لیت ۱۱ سے خراس



یعنی تہی کا یہ حق بن  
والا کھار ۱۲



غرض غوغا ہوا تھا بحر و بر میں  
چتر مندے اور پرندے جن مہرپاں  
فرشتے سات آسمانوں کے مل کر  
ہوا اس طرح سے جیڈر کا ماتم  
شب بست و یکم رمضان کی آئی  
سو کہہ اللہ اکبر شاہ فاضل  
محمد ہیں رسول اللہ کہہ کر  
فرشتوں نے کہے اللہ اکبر  
وہیں شہزادگاں فرما کے موجب  
جنازہ کر کے سب تیار یاراں  
جنازہ آپ سے اٹھ کر چلا ہے  
براہر قدموزوں شاہ حسینؑ  
چلے ہیں دیکھتے سب نے جنازہ  
تھے مدفون جس جگہ پر آدم و نوح  
کئے مدفون شہ کو شاہ دیں نے  
وہاں سے پھر کے کوفہ پہنچ آئے  
کئے ہیں سب نے بیعت شہ حسن سے  
پھر یہ مذکور آگے ذکر ہو گا  
فقیر اب مجلس چہارم ختم کر  
دروداں سب پڑھو برآں اصحاب  
کہتا اس غم سے سوزش پر ہو شبنم

تمام عالم پڑا تھا شور و شر میں  
سبھی تھے آہ و زاری ساتھ گریاں  
لگے رونے کو مولا کے قتل پر  
ہر اک شے تھی جہاں میں دیدہ نم  
اجلؑ کی آن ساعت منہ دکھائی  
بہ لا اللہ ہوئے وہ حق نے اصل  
خرا ماں ہو چلے جنت میں رہبر  
کہ آیا شیر حق گردوں کے اوپر  
کئے تجہیز کی تجوئز واجب  
کئے داخل وہ نفش گل خرا ماں  
گویا سخت سلیمان بر ہوا ہے  
جنازہ اٹھ چلا سو شاہ کو نین  
بخش اشرف میں آیا سخت خاصہ  
دوؤں کے درمیاں تھی جائے مفتوح  
دوؤں شہزادگاں بحر ایقیں نے  
سبھی اشراف وہاں تشریف لائے  
چہارم پنجتن کے پاک تن سے  
دگر مجلس کا پنجم فک ہو گا  
دروداں پڑھ محمد مصطفیٰ پر  
جمع خاصان حق سے دل با داب  
رہے وہ کشت ماتم سے سد انم

لکھنؤ دہلی  
ترنہ اور فتح پور  
۱۲  
۱۹



مفتوحہ  
۱۲  
۱۹  
۱۲  
۱۹

پڑھو ہر دم دروداں اہل ایمان  
مصنّف پھر کرے گا غم کا سامان

## مجلسِ پنجم

در بیان تولد و شادی و شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام و حکایت موسیٰ و فرعون

فقیر کر مجلسِ پنجم کے تیسرا راست  
 رسول اللہ وہ ہیں ذاتِ عالی  
 ریاضِ نئے دیں کو فصلِ گلستاں تھے  
 بدستِ راست گو ہر نقدِ ایماں  
 وہ سیدھے ہاتھ سے ایماں کی خلعت  
 بھی بایں ہاتھ سے کر کفر کو زیر  
 قیامت تک کے سب دین پرپا  
 ہدایت ذاتِ ان کی تا نہایت  
 فقیہ ہو کر محمدؐ کا قد مبوس  
 کر اس میں ذکر اب شاہِ جنؑ کا  
 گل باغِ رسالت شمعِ وحدت  
 گل چارم و شعلِ چہرہ کا  
 پہر دین کا نور شد عنایت  
 محمد مصطفیٰؐ کا سبط منظور  
 یقین خاتون زہرا کا جگر وہ  
 تولد ان کا شمع ذکر کر کر  
 تولد جب ہوئے مختارِ جنت  
 یہ سنتے ہی رسول اللہ خوشی سے  
 سو دیں نزدیکِ ذکر کے پہنچے سرور  
 ذرا باہر کھڑے رہنا کہ قدسی  
 گھڑی دو بعد جب تم کو بلاؤں

رسول اللہ سے کر کر و در و در خواست  
 دیئے سب کافروں کو گوشتِ مالی  
 بہارِ کفر کو بادِ خزاں تھے  
 بدستِ چپ تھی تیغِ کفر سوزاں  
 دیئے سب مومنوں کو کانِ رحمت  
 چلائے بید ہر ک شرکت پر شمشیر  
 شفاعت کا رکھے آخر یہ دعویٰ  
 کنایت در کنایت در کنایت  
 جہاں میں بزمِ خامسہ کا سجا کوس  
 ہلالِ مصطفیٰ کے انجمن کا  
 بہارِ فصلِ ایماں پر ہدایت  
 سراپا مدعا ہو منتہی  
 نکلور آخریں نورِ ہدایت  
 علی کا تخت جاں نور علی نور  
 خدا کا خاص منظورِ نظر وہ  
 بھی اس پیچھے لکھوں احوالِ دیگر  
 خبر پہنچی رسول اللہ کو اس وقت  
 چلے ہیں بو بکر عثمان کو لے  
 کہے بو بکر اور عثمان کو یوں کر  
 جو ہو دیں تہنیت سے باز گشتی  
 تو آناسب صحابوں نے ہمایوں

۱۰ ریاضِ عین باغ  
 ۱۱ ریاضِ عین باغ  
 ۱۲ ریاضِ عین باغ  
 ۱۳ ریاضِ عین باغ  
 ۱۴ ریاضِ عین باغ  
 ۱۵ ریاضِ عین باغ  
 ۱۶ ریاضِ عین باغ  
 ۱۷ ریاضِ عین باغ  
 ۱۸ ریاضِ عین باغ  
 ۱۹ ریاضِ عین باغ  
 ۲۰ ریاضِ عین باغ



۱۱ درین دروازہ  
 ۱۲ درین دروازہ  
 ۱۳ درین دروازہ  
 ۱۴ درین دروازہ  
 ۱۵ درین دروازہ  
 ۱۶ درین دروازہ  
 ۱۷ درین دروازہ  
 ۱۸ درین دروازہ  
 ۱۹ درین دروازہ  
 ۲۰ درین دروازہ

دونوں یاران گرامی پیش ایوان  
 بھی وہ دربان جو ہو ہیں تو عجب کیا  
 محمد مصطفیٰ امہ رسدھارے  
 ششابی سے وہیں پانی منگائے  
 دیئے ہیں غسل خود آپ ہی محمد  
 سولے جبریل عشرہ الف قدسی  
 ہوئے نازل ولی اللہ کے گھر پر  
 مبارکباد کہتے تھے ہر ایک ایک  
 رسول اللہ سے خوش ہو کر سلامت  
 سو حضرت نے کہے ناموس اکبر  
 کہے ناموس رب العالمین نے  
 مبارک نام شبران کا رکھنا  
 عرب کا لفظ نہیں شبر برادر  
 سو جبریل امین یوں بول اٹھے ہیں  
 کہ عبری لفظ ہے شبر مقرر  
 سو خوش ہو مصطفیٰ نام حسن سے  
 سو ہونخت ملا کہ سب نکل کر  
 مبارکباد اور تکبیر شادی  
 سو حضرت دیکے خاتون پاس معصوم  
 سو پھر وہ نو نہال باغ امید  
 کہ محشر تک جہاں کے باغ دین میں  
 ہلال آسانمایاں ہو کے اول  
 وہ لو تو برزخ لا ینفیان کے

لہ گرامی یعنی بزرگ  
 یعنی عشرہ الف  
 قدسی یعنی درس  
 ہزار فرشتے



لفظ ناموس کہ لفظ  
 جبریل کا ہے  
 جبریل یعنی ہدایت  
 جبریل یعنی ہدایت

سعادت سے کھڑے تھے ہر کے دربان  
 بلایا عقل کل نے حین کا جھوٹا  
 حسن شہ کو لئے گودی میں بائے  
 وہیں حوروں نے کوثر لے کے آئے  
 سو گودی میں لئے بیٹھے تھے احمد  
 بھی کہی اطلاق الوان بہشتی  
 لے آئے سب طبق رحمت کے بھر کر  
 حسن کو دیکھتے ہنستے تھے ہر ایک  
 سلامت باد تا روز قیامت  
 کہ ان کا نام کیا رکھنا ہے بہتر  
 کہ یعنی جبریل خوش امین نے  
 کہے حضرت نے نہیں دستور اپنا  
 عربی نام کوئی ہو دے تو بہتر  
 رکھے نام حسن بہتر کہے ہیں  
 حسن معنی ہیں اس کے اے پیغمبر  
 دعا مانگی ہے اوسدم ذوالہن سے  
 گئے جب سب صحابہ آئے اندر  
 زبے شادی مبارک بامراوی  
 چلے مسجد میں دے سلطان مخدوم  
 عطا کی حق نے جن کو عمر جاوید  
 بیان شہد اکا ہے ہر انجمن میں  
 ہوئے بدر اللہ جی مثل بنجیل  
 سراپا مدعا راز نہاں کے

رسول اللہ کے جیسا پہرہ انور  
عجائبِ فرقِ سر جوں عرشِ اعلیٰ  
کمانِ ابرو مژدہ ناوک کا پیکار  
جیسے تھجوں لوحِ محفوظِ خداوند  
عذارِ نازنین پر ہر اور ماہ  
دونوں اُذنین جوں دودِ بگزوں  
صماخیں اس طرح تھی پردہِ خاص  
وہ چشماںِ زر گس شہلا کا مقصد  
وہ گلشن میں تو زر گس نام پایا  
ہے ان کی چشم نور اللہ کی بینا  
ہیں ان آنکھوں میں دو پتلیاں ہتاب  
نمونہ زر گس بیسنا ہیں جو طور  
تھی وہ یَظْفَرِ بنوِ اللہ کی شاعِل  
اگر آنکھوں کو یہ عینک نہ ہووے  
تو پھر یہ دفترِ تکوین نہ سو جھے  
زخندِ امان چاہ کنگاں سامنِ رُوحِ  
نفختِ رُوحِ الف نفخِ توحید  
لباںِ نادرِ زمرِ درنگِ پرداز  
لبوں کے پر توے سے مرکزِ خاک  
وہاں پاک تھا جوں غنچہ توحید  
اسے آبِ بقا سے تر تر کر  
اگر اس میں ٹمک یک خشکی جو ہووے  
تھے دندانِ مبارک سبز در سبز

جو تھی وائلِ ساں زلفِ معبر  
مبارک ہوتی ریش پر طور سینا  
کرے نت دشمنوں پر تیر بار  
کرے ہے رمزِ ظاہرِ چند و چند  
فدا ہوتے ہیں ہر شب ہر سحر گاہ  
صد اپہنچاویں جوں گنبدِ مینوں  
ندائے وصل پہنچاویں باخلاص  
نمونہ دیدہ بینا کا کیا حد  
دے آنکھوں سے مینائی نہ لایا  
جلا پر تو سے جس کے طور سینا  
تجلی کا نہ لایا طور نے تاب  
بھی چل کر دیکھنا رکھتے ہیں منظور  
ہیں ان کی مردمانِ چشمِ کامل  
بھی یہ بار مژدہ اور چمک نہ ہووے  
بھری جا رہا وہ بن یہ خاک توے  
تھا جس میں یوسف مصری کا فخر  
ہے باہر وہم از تمہیدِ تقلید  
جہاں ہے جس کی سبزی سے سرفراز  
ہیں عنبرِ سبز تر اخضر میں افلاک  
جہاں کے بلبلوں کی ہو گئی عید  
رواں کر کر رکھا ہے منہ کے اند  
تو انسان بسترِ حلت پہ سوئے  
تراشیدہ زمرِ دسرِ بسرِ سبز

لے نہ معنی کچھ  
نادرِ سبزی پر چھ  
معنی پتلی سے غدا  
معنی نازِ عہدِ ازین  
معنی دوزگان لے  
صافین کان کے  
سوارِ خول کو تھیں  
عہدِ سبزی معنی جہاں



دو دیش لانا داد  
اس سے دوزن جہاں  
ہیں کہ تمام ہست  
ہم سے اور وجود  
میں آئے  
عہدِ نادرِ سبزی جہاں  
عہدِ زخندِ ان معنی  
ٹھوڑی

منور روئے مصحف خط تفسیر  
محمد مصطفیٰ سلطان فیروز  
میں اپنے تن کے دو حصے کیا ہوں  
زناں و پا حینا کو میں بخشا  
رسول اللہ کے تھے جزو تن کے  
یہ ہفتم روز نہلا کر حسن شاہ  
سو جبریل امیں کر کے بدن بزر  
لے آئے جلد تر نزد پیمبر  
یہ پیرا ہن حسن شہ کو پہنار  
کہ ان کو زہر سے ماریں گے ظالم  
منافق ان کے تیں تکلف دیکر  
کلیجے کے ہو ٹکڑے گر پڑیں کے  
یہ سنتے ہی رسول اللہ رو کر  
یہ سنتے جملہ اہل البیت روئے  
دیا زہر حسن نے اس طرح جوش  
ہوا میں زہر سے کچھ تن بدن بزر  
زمیں تا آسمان تھا رنگل خضر  
مناقب اور یاد آیا ہے ان کا  
حسن کی عمر تھی چھ سال اکثر  
بھی لڑکے سارے ہو کر انکے ہمراہ  
وہ صحرا خشک تھا سو عاجز آئے  
حسن حضرت محمد کے جگر ہیں  
وہ نور العین حضرت فاطمہ کے

لہ ساتویں دن ۱۲  
کلمہ تیر یعنی قلہ



سید ضیاء بھٹی  
رشتی

کیا حق جوں کلام اللہ میں قیام  
کے تھے دونوں شہزادوں کو یکروز  
حسن کو ناف سے سرتک دیا ہوں  
دیکھو رتبہ ہے کیا ان کا اعلا  
قبول بارگاہ ذوالمنن کے  
لباس بزرگوار اور بزرگوار  
طبق بزرگوار اس میں پیر بزر  
کہے رو کر یونہیں ناموس اکبر  
معہ اس کا ساروں کو سناؤ  
کہ ہو میں گے انھوں کے جب ملازم  
پلا دیں زہر کا جب ان کو ساغر  
بہت سا جبر ان پر سب کرینگے  
کہے تب شکر ہے اللہ اکبر  
صحابوں نے بھی اپنا ہوش کھوئے  
ہوا گردون اخضر نیلگوں پوش  
ہلاک تھا ہر بدن پر پیرا ہن بزر  
جہاں کہتی تھی الہیہات شہر  
کوئی رتبہ کہاں پایا ہے ان کا  
گئے تھے کھیلنے کیں گھر سے باہر  
لے سب مل کے جنگل کی طرن راہ  
حسن شہ کو سمجھوں یوں سنائے  
ولی اللہ کے نور البصر ہیں  
ضیاء ہیں وہ سپہر ہر دمہ کے

ہمارے میں سبھوں سے معتبر ہیں  
 بسبھی لڑکوں نے بولے اے حسن شاہ  
 سو ایک خرے کی گھلی ایک لڑکا  
 حسن شہ لے کے بولے اس کو یک جا  
 وہ پانی سے وضو شاہ حسن نے  
 وضو آخر نہ ہو تک شغل خرما  
 وہیں خرما سے آیا شتا بنی  
 رہا باقی سوسارے گھر کو لے کر  
 اٹوا ابصار دیکھو ابن حیدر  
 خدا سے جو طلب کی سوا سیدم  
 نصیہ اب تو مناقب میں پڑے گا  
 بیاں ذکر خلافت کر حسن کا  
 قلم مشکین و مسکین سخت نمکیں  
 لگا جب ماجرا لکھنے اُلم کا  
 قلم کیا چاک سینے کو کرے گا  
 اگر بھول کی سوزش پر جلے وہ  
 اگر میرے جگر کا داغ پھیلے  
 اگر داغ حسینا کو دکھاؤں  
 جہاں پر داغ ہے شاہ کو غمے  
 کہا تک غم کی سوزش کو لکھوں میں  
 نقطہ بلبیل بہ گلشن باگل و خار  
 ہے بلبیل دشت غم میں روز و شب ار  
 گلوں کو ہے سد اخاروں سے پیوند

ہر ایک رتبہ میں سب سے شیریں  
 ہمیں خرما کھلانا اے شہنشاہ  
 دیا حضرت حسن شہ کو مصفا  
 منگے پانی سو لایا ایک لڑکا  
 کئے اس تحم پر ماہ زمین نے  
 ہوا تیار اور وہ بار لایا  
 وہ لڑکے کھا گئے با اضطرابی  
 گئے اور شاہ آئے اپنے گھر پر  
 حسن سالار دین سبط پیغمبر  
 وہیں بخشا ہے وہ خلاق اکرم  
 قیامت تک نہ شمت کہہ سکے گا  
 رسالت کے بہار انجمن کا  
 حزیں پاک جبین و ماتم آیین  
 کٹا سر پھٹ گیا سینہ قلم کا  
 جگر دیکھے میرا تو جل مرے گا  
 سراپا آپ دفتر ہو چلے وہ  
 تو سوزش را کھ میں آتش کی وہکے  
 تو پہلے تختہ لالہ جلاؤں  
 بھرے ہیں بجز و جلد چشم غم سے  
 بسان شمع و پروانہ جلوں میں  
 پھروں ہوں اس جہانیں ہو کے لاپا  
 گریباں چاک گل ہر دم بہ گلزار  
 حسن شاہ زماں حیدر کے فرزند

لے شہ یعنی زیادہ  
 لے بار یعنی چل  
 لے صاحب بیانی  
 لے دین کے  
 لے دوزخ  
 لے دوزخ

۱۵  
 باب

لے غم کا لاشہ شبنم  
 لے غم کا لاشہ شبنم  
 لے دینا اور ندی  
 لے طرح  
 لے جگہ

سو بعد از فوت حیدر شاہ شہر  
بہت لشکر تھا ہمراہ شاہ دیں کے  
بہ امانیت ہوئے مکے میں داخل  
اکابر اور شہر فانا اہل مکہ  
کئے بیعت سمجھوں نے شہ حسن سے  
سبھی راضی ہوئے صدق و صفے  
ملا عالم سبھی تعظیم کر کر  
بہت دن تک رہے وہاں شاہ عالم  
وہاں سے نیک دن کو کوچ کر کر  
خبر پہنچی مدینے میں شہ دیں  
چلے آتے ہیں باشکر ہم تن  
گویا عالم کے تن میں جان آیا  
سبھی عالم ملا حضرت سے آکر  
ہوا ماتم وہاں حضرت غسل کا  
صحابہ سب ملے اور بہت روئے  
ہو داخل جب گئے روضہ میں شہر  
وہاں کی گرد و زلفوں سے جھاڑے  
تصدق کر دو زر گس کی نہالی  
مسلل شچک سے پوں آنسو گراے  
سو روتے روتے شہر کی لگی آنکھ  
محمد مصطفیٰ سلطان کو نبین  
بہت دن سے ہوں میں مشتاق ہزار  
تھارے واسطے کل بنر پوشاں

لہ اعجازان ۲۰  
جنگ اکبر کی بوجہ بزرگ  
تاریخ شہرین کی  
مبغی بزرگ "۱۱" سے  
نام ایک پادشاہ  
کو شہرین میں ہے "۱۲"



حفاظت یک ہاؤس  
۱۲۰۰ء  
۱۱۰۰ء  
۱۰۰۰ء  
۹۰۰ء  
۸۰۰ء  
۷۰۰ء  
۶۰۰ء  
۵۰۰ء  
۴۰۰ء  
۳۰۰ء  
۲۰۰ء  
۱۰۰ء  
۰ء

چلے کوفے سے مکے کو نکل کر  
حسن سرور امیر المومنین کے  
وہاں کے لوگ آئے بہا سب مل  
بھرا عالم صفا سے تا بہ مشوہ  
کہ اس ذات معظم پاک تن سے  
بقول مصطفیٰ اور مرتضیٰ سے  
ولی اللہ سے تسلیم کر کر  
خلافت کی سند کو کر کے محکم  
مدینے کو چلے تب ابن حیدر  
حسن شہ جان حیدر نیک آئیں  
گئے لینے کو سارے مرد اور زن  
کہ وہ مشیط نبی سلطان آیا  
گلے سب کو لگائے آپ شہر  
کہ اس شیر خداے ہنسلی کا  
زمین شہر کی اسبواں سے جھگوئے  
بھی اپنی جاں کو تربت پر فدا کر  
گہر غلطاں کئے سبیل فشارے  
اڑائے قبر پر موتیوں کی جالی  
سر شک چشم کی چادر اڑائے  
سو خواب آتے محمد سے ملی آنکھ  
حسن کو بول اٹھے قرۃ العین  
شتابی سے کرو تحفیل ایں کار  
جدائی سے ہمیشہ ہیں خروشاں



کہ تم بھی ساغرِ شمش سے ہوئے نوش  
یہ سنتے ہی حنّ شہ ہو کے بیار  
فراغ از فاسقہ نکلے ہیں باہر  
سو کتنے روز بعد از شام سے تب  
برائے تعزیت مولا علیؑ کے  
بہت تھے ساتھ اشراک و اکابر  
حسن ابن علی کے گھر کو آئے  
کئے ہیں تعزیت کا گرم بازار  
بہت رو کر دلا سا بھی دیئے ہیں  
دگر شہ الف دینار مضاعف  
دگر شہ مہ کے بعد از سب خلافت  
حنّ شہ نے تصور دلیں کر کر  
حنّ شہ کو تھایا راں خراج بسیار  
نکاح بھی سات سو کر کہ مقدم  
سو اس باعث قبولے کے دینار  
ہوئے جب تین چہنے تب حنّ شاہ  
سو پھر کہنے لگے ہیں معاویہ یوں  
بڑا رو بدل ہے اسمیں حضرت  
نہ یہ رو بدل ہووے گا تم سے  
خلافت کی رہائی ہو تمہاری  
سے حضرت حسنؑ سو غور کر کر  
نہ ان کو کر سکیں آزر دہ شہ  
چلا جاتا ایسا کا رحسانہ

بھی ہونا تم نے ایسے جلد ہر دوش  
بہت رو رو ہوئے تربت پہلہار  
ہوئے دولت سرا میں آ کے حاضر  
سو حضرت معاویہ آئے ہیں اغلب  
شہ مرواں سچہر افضلی کے  
صحابہ اور شامی بھی ہما جر  
بہت اعزاز سے تشریف لائے  
لگے اپنے لگا شہر کو ہوزار  
بسا افسوس اور ماتم کئے ہیں  
کر و اسباب گھر کا شاہ عارف  
مبارک ہے تھیں شاہ رسالت  
بھی دیکھے خرچ ہے بسیار اکثر  
تھے اہل البیت سارے شہ کو دکار  
بھی اس کے خرچ سے آئے تھے برہم  
دگر سہ مہ کا ان سے کر کے اقرار  
خلافت کو طلب کی ان سے ناگاہ  
خلافت کا چلا ہے کاریوں تیوں  
نہیں اک لفظ ہوتی دینیں فرصت  
کو دینار الف لینا روز ہم سے  
کریں ہم کار سازی اس کی ساری  
کئے ہیں اپنے دلیں یوں مقرر  
نہایت تھے خلیق و نیک محضر  
قضا بھی ڈھونڈھتی تھی کچھ بہانہ

کفر سے روئے شہر  
دولت سے ماتم کی ہے  
آسمان سے تین ہزار



شہ مین  
شہ پینٹ  
شہ خیر الدینار

وہ تھے خلقِ عظیمہ کی معافی  
سو چندین روز بعد از چرخِ کجِ رُخ  
سو مدت بعد حضرت معاویہ کو  
پہنچانے وقت اپنا معاویہ نے  
سو غلو ت میں بلا کر اپنا فرزند  
میرا ہے وقتِ آخر اب خبردار  
خلافت کا محل دینا حسن کو  
وہ ہیں سبطِ رسول اللہ برحق  
خبردار ان سے مت کر یو فانی  
خلافت انکے گھر تھی اس سبب سے  
سو اس باعث صحابہ سب ادھر تھے  
قتضاً را معاویہ کا وقتِ آخر  
کیا روحِ مکرم ان کا پرداز  
بہت تعظیم سے دفنا کے ان کو  
سولوگاں ملک کے ملے سارے  
بٹھائے تخت پر اس بد گھر کو  
ہوا ہے بغض سے وہ کار پرداز  
یزیدی کو کہا ہے کس نے جا کر  
بھی عبد اللہ انصاری کی بیٹی  
یہ سنتے ہی یزیدی مضطرب ہو  
کہا اے شیخ تم میرے میں جانا  
ہے عبد اللہ انصاری کا گھر وہاں  
ہے بیٹی ان کی بہتر ہوسر سے

لے رشتہ فسادت  
لے بادشاہت



سے فتنہ زن پیچھے  
پیدا کرنے والا

نہ خاطر کس کا توڑے شاہ گیانی  
لگا پھرنے کو بادِ ستور نو نو  
ہوا آواز تب اس باصفہ کو  
کہ اس کان و فنا کے شایقہ نے  
کہا تب اس کے تیلے میرے ولید  
نہ کر آلِ عبا کا رشک زہار  
کہ اس کان رسالت کے چمن کو  
حق ان کے رمز سے آگے ہے مطلق  
کر یگا تو نہ ہو وہاں کی رہائی  
بہت کچھ مال و زر تھا حکم رب سے  
بھی جزوی کوئی اصحابی ادھر تھے  
ہوئے کیا رگی فرماں پہ حاضر  
گیجا جنت کا گل جنت میں وہ باز  
بھی دیگر ماجسراکتا ہوں تم کو  
وہ مرداں فتنہ زن تھا اس میں بارے  
کہ یعنی وہ یزیدی بے خبر کو  
بھی چندین روز بعد از یک خبر باز  
دینے میں ہے نادرا ایک دختر  
مہ و نور رشید کی خوبی پستی  
بلا کر بوہریرہ کو کہا او  
بھی میری کہ خدائی کر کے آنا  
ہے اس کے گھر میں اک نادر گھر وہاں  
سو تم نے جلد جا کر رہ رہ سے

کر دجا کہ مری تم غواستگاری  
نوشته کردیا تھا جملہ سکا مٹ  
بھی سب دہقان منازلہائے دیہات  
بہت تعظیم اور تکریم کر کے  
کہ خط لے بو ہریہ دل خوشی سے  
سودہ منزل بمنزل عیش کرتے  
سوچندیں روز بعد اندر مدینہ  
سودہ سے آتے آتے کے تو نگر  
وہ سب پیغام باون ہو گئے تھے  
ہوئے ہیں جس گھڑی شرب میں داخل  
ملے حضرت کو اور قرباں کئے جاں  
رسول اللہ کے مقبول و منظور  
بہت تعظیم سے حضرت ملے ہیں  
حسنؑ سرور نے پوچھے بو ہریہ  
کہے تب بو ہریہ نے حسنؑ کو  
یزیدی نے مجھے پیغام دے کر  
سرافرازی سے با تعظیم و تکریم  
بھی شہر و شہر با اعزاز و اکرام  
بہت کچھ سیم و زرا شرافت و تشریف  
وہ عبد اللہ انصاری کی دختر  
اسے پیغام لے جاتا ہوں شاہا  
سنے حضرت حسنؑ شاہ زمانا  
بھوں کے تم نے یہ پیغام کہہ کر

تو ہوگی تب مرے دل کو قراری  
کہ تا یثرب سے لے کر قطعہ شام  
خرداری کریں ہر شے کی ہر دہات  
کھلا دیں اور پلا دیں دیوین بھی زر  
چلے شرب طرت مل کر سبھی سے  
گئے کھاتے دپتے یسم و زرے  
ہوئے داخل با سباب قرینہ  
دیئے پیغام اکثر لوگ دیگر  
بسا کوئی منعوں نے کہہ دیئے تھے  
حسنؑ شہ کے اتارے گھر میں محل کا  
عقیدہ مند دانا صاحب شاں  
صحابی معتبر تھے نیک دستور  
کئی راز و نیاز ان سے کہے ہیں  
سبب کیا ہے کہ یاں لائے ہو ڈیرہ  
کہ اس کان شرافت کے رتن کو  
بھی یک فرمان با انعام دے کر  
وہ مضطرب ہو مجھے بھیجا ہے تقدیم  
بھی ماکولات و مشروبات طعام  
نہو سکتی زباں میری سے تعریف  
کہ ہے خورشید سے خوبی میں بہتر  
یہ سارا ماجرا تم کو سنایا  
ہرگز نہ کہے کہ میں فسانا  
میرا پیغام کہنا سب کے آخر

کہ تمام حکامان  
یعنی تہذیب و تمدن  
سے پیغمبر  
سے کھاتے



کہ پیغمبر کا کمر بزم  
شہ غفلت  
کہ لڑی  
کہ سورہ

حسنؑ نے کہے تھے سرسری سا  
سو رخصت ہو چلے حضرت نے فی الحال  
کے دستک سو اس ماما نے سن کر  
وہ دونوں مادر و دختر تھے تنہا!  
ہمیشہ بند کر رکھتی تھی دہر کو  
انہوں پر پچھے سو بولے بو ہریرہ  
ہے میرا بو ہریرہ نام معروف  
سنی نام ہریرہ اُم و دختر  
انہوں معلوم تھے حضرت کے اصحاب  
بہت نیکی سے تھے معروف ہر سو  
وہ بسم اللہ کہہ کر گھر میں بیٹھے  
سلام ادا کئے دونوں عشاء کو  
علیکم بول کر ماں نے دعا دی  
کہ بیٹھو نیک بختان سرافراز  
دعا کہ کر دونوں بیٹھے مقابل  
سرا پا صورت خود شیدہ پیکر  
نہ در امکان دوراں ویسی مثال  
سو بو کر شیفہ خود بو ہریرہ  
کہے الحمد للہ ہے خبر خوب  
تھارا کیا سبب آنا ہوا ہے  
میں آیا ہوں برائے خواستگاری  
بہت پیغام ہیں چچا سے افزود  
مفصل بولنا کس کے ہیں پیغام

ہریرہ نے سنے مذکور شدہ کا  
وہ پہنچے گھر کو بعد اللہ کے خوشحال  
پھر آپو پچھے کہ ہے گا کون باہر  
بہت تھی اہل عصمت اور دانا  
کبھی ہرگز نہ جاتی تھی کہ گھر کو  
میں ہوں یا ر محمدؐ اے ضعیفہ  
کر دجلدی سے تم دروازہ کشو  
بہت جلدی سے کھولے بانو شادی  
بہت قربت سے تھے درجملہ اصحاب  
رسول اللہؐ بہت چاہتے تھے انکو  
بہت تکریم سے خوش جا کے بیٹھے  
کہ دختر اور اس کی والدہ کو  
ہریرہ نے کہا رحمت خدا کی  
خدا تم کو کرے دنیا میں ممتاز  
ہریرہ نے دیکھے جو ہرے قابل  
نہ برگردون گرڈاں ویسا اختر  
کمال حسن با صد خوبی و خال  
بھی پوچھے کیا خبر ہے اے ضعیفہ  
کہو یا بو ہریرہ کیا ہے مطلب  
اُسی دم بو ہریرہ نے کہا ہے  
ہے ابن معاویہ کو بے قراری  
کہی لڑکی کی ماں نے صاحبِ بود  
سو بولے بو ہریرہ نیک انجام

لے پاکہ امن ۱۱ سے  
یعنی عقلمند ۱۱ سے  
یعنی دروں ۱۱ سے  
یعنی شہور ۱۱ سے  
کشانہ ۱۱ سے یعنی



یعنی ۱۱ سے  
یعنی ۱۱ سے  
یعنی ۱۱ سے  
یعنی ۱۱ سے  
یعنی ۱۱ سے

کہ اول سب سے میں حاضر ہوں مائی  
میرے نانا ہر تم اے احسن الظن  
سو پھر بولایزیدی کا شرار  
کہ اب وہ بادشاہ شام ہے گا  
بہت تعظیم سے بھیجا ہے ہم کو  
جو کچھ چاہو سو مال و خزانہ  
بہت ہی مال و زر اور گنج بسیار  
ہے اس پر عیش کی بھی بیکاری  
یہ سنتے نیک ماماں نے کہی یوں  
اسی موجب مع تعریف و توصیف  
مفصل یک بیک پنجاہ پیغام  
کہ شاہ حسن سبط پمیر  
کہ ہیں وہ بختین کے چارمی تن  
جگر حیدر کے خاتون کے پسروہ  
مقرب بارگاہ کبریا کے  
انھوں یولے ہیں سب پیغام بعد  
سب انکا بھی تمہیں کہتا ہوں پیغام  
رسول اللہ کا نور العین بہتر  
قبل دل سے دونوں دخت و مادر  
حسن شہزادہ کی خدمت میں پہنچے  
سو ویں حضرت حسن خوش ہو کے یکدم  
وہ سب قصہ انھوں کے تیں سنائے  
ہوئے حاضر بھی اصحاب و اہل فاد

کہی تب ہنس کے لڑکے نے شتاباں  
دگر کچھ بات بولا اس کے احسن  
سو اس کا عشق اور احوال سارا  
بہت حثمت سے باکرام ہے گا  
کیا ہے اس طرح پیغام تم کو  
کر و بنیاد شادی کا ترانہ  
دیوے گا ہر سواونٹوں کا انبار  
کرے ہے رات دن فرقت سے زاری  
دگر پیغام سب بولو بھی جیوں تیوں  
عبارت سے ہر یہ کر کے تکلیف  
گزارش کر کے پیچھے سے باکرام  
غدا کے برگزیدے نیک حضرت  
رسالت کے نگر کے تازہ گلشن  
رسول اللہ کے نور البصروہ  
جگر گوشے ہیں شاہ بوانعلا کے  
میرا بھی تم کو الہام بعد از  
وہ لڑکی بول اٹھی مطلب ہے اتمام  
کے ہیں جان و تن قربان اپنر  
سو آئے ہو ہر یہ اٹھ کے باہر  
قبولے خواستگاری کو سو یولے  
حسینا کو بلائے جلد ہمد  
نقا رہ کتخدا ئی کا بجائے  
ہوئی شادی خوشی سے تازو بنی

یہ اچھا گانہ دل  
یہ اچھی  
یہ اچھی خلعت دل



یہ اچھا گانہ دل  
یہ اچھی  
یہ اچھی خلعت دل

تکلف بہینہ کا سامان بسیار  
حسنؑ شہ بھی سواری کر کے تیار  
بسبب شرب کا عالم خوش ہوا تھا  
بہت سی داب اور حشمت سے شہر  
انہوں بھی فرش کر آراستہ پر است  
کہ بیٹھے چارک بانس پر شہنشاہ  
بچندیں اہتمام دکر و فرسے  
سرانندی قضا بدخواں عرب کی  
نشدی کی طرح سے نغمہ پرداز  
ہمار بزم عشرت شاخ در شاخ  
گلاں تھے خندہ لب غنچہ کشادہ  
بھی نافرماں ہو گرو اگر و فرماں  
سراپا نخل زرگس تن بہ تن چشم  
حنا سر سبز و در بستان خرم  
چمن سبز و نین سبز و برن سبز  
عجب خوبی کی تھی مجلس محباں  
پڑھے خطبہ بصیفہ احسن آئیں  
پھر بعد از پلا شربت سبھوں کو  
دیں جلدی میاں نے کو منگائے  
مبارک اور سلامت کی پڑھی مھوم  
یہ شادی ہو چکی تب بو ہریہ  
وداع ہو شام کو دہاں سے چلے ہیں  
انہیں پوچھا ہریہ کو شتابی

بھجائے گھر کو دہن کے سزاوار  
فلک جس پر ہوا جاتا تھا بلہار  
ہر اک جانب خوشی کا غلغلہ تھا  
جو ہو پونچے جا کے انصاری کے گھر پر  
حسنؑ شہ درمیاں خاصاں چپے است  
بساط سبز ترہوں سبز خسر گاہ  
نقیب چو بدار و شور و شر سے  
گو یا تھی مچھی وہ عیش و طرب کی  
طرب ساراں و مطرب نیک آواز  
غزلخواں بلبلان گستاخ گستاخ  
بھرا تھا شاغر لالہ میں بادہ  
کیا شبنم نے گلشن پر در افشاں  
کھڑی تھی دیکھتی ہو سب بدن چشم  
گل اور رنگ بر سنجاب و قائم  
بہارستان صحرا انجمن سبز  
پڑھا خود مشتری قاضی نکاح خواں  
مع اسباب و خوبی کر کے کا ہیں  
تمامی بزم کے چھوٹوں بڑوں کو  
بہت کچھ کڑو فرسے گھر کو لائے  
ہوا جشن و طرب کا صفحہ مرقوم  
حسنؑ شہ سے لئے رخصت کا بہرہ  
یزیدی کو شتابی جا ملے ہیں  
ہریہ نے کہے با اضطرابی

نہایت مسند گاو  
بہت سی سال  
نہایت مسند گاو  
نہایت مسند گاو



قاضی ملک  
جس میں ہر  
جس میں ہر  
جس میں ہر  
جس میں ہر

کہ جس دن سے چلا پیغام لے کر  
سنے احکام اشخاصان بھیا ر  
سو میں جاتے دیکھا لڑکی کو اول  
سراپا بہتریں تمثال منظور  
سو میں نے اسکی مانسے سارے پیغام  
سو اس کی ماں تو چپ تھی پروہ ہرود  
ابھی دولت مجھے یہاں کی غرض نہیں  
نہ مجھ کو بادشاہی کی غرض ہے  
نہ مجھ کو سلطنت ہر چند مطلوب  
یہ کہتے ہی ہوئی شادی کو تیار  
کہ زہرہ جاملی ہے مشتری کو  
نکاح پیچھے میں رخصت ہو کے آیا  
یہ سنتے ہی یزیدی منفعل ہو  
سو حضرت شہر بانو برحیٹنا  
حیٹنا کا گیا تھا پہلے تازی  
سو اس باعث جلا تھان سے اول  
یہ دونوں شاہزادوں سے وہ گمراہ  
بھی دلیں یوں کہا جب تک حسن کو  
کسی بھی طرح سے میں زہرہ دیکر  
لگا اس پیروی میں تخم باطل  
وہیں تخم عداوت دلیں بویا  
کیا کیا کیا وہ شاہوں کے ضمن میں  
یہ دنیا کے سبب سے سخت مردود

سو ہر منزل میں اور ہر ہر مکاں پر  
انھوں نے بھی دیے پیغام کپیار  
وہ تھی جوں بڈر کامل تھی کمل  
بسان برق لسان شعلہ نور  
گزارش کر حسن شہ کا لیا نام  
حسن شہ کو قبولی ہو کے خوشرو  
یہاں کا کارخانہ بے مرض میں  
نہیں کچھ کام عجبی بے عوض ہے  
مجھے فرزند پیغمبر ہے مرغوب  
حسن شہ بھی ملا اصحاب یکبار  
کئے حاصل وہاں کی افسری کو  
یہ سب احوال شامی کو سنایا  
بسان وقت بانو کے نخل ہنر  
در افشاں کر قبولی پاک بنیا  
یزیدی رہ گیا پیچھے ہو ماضی  
حسن شہ سے جلا اس بعد احوال  
جلا تھا باعث سوال وہ بدخواہ  
نہ مارو تو یہ دولت میں خلل ہو  
حسن شہ کو پلاؤں بالقرار  
ہوا حسین کا مردود متاقل  
وہ اپنا خانماں سارا ڈبویا  
بیاں ہو دے گا غم کے انجمن میں  
کیا ہے گور کی آتش کو پڑو دود

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰





غرض اس تین دن میں وہ مقرر  
 سو دیں فرعون سنتے پٹایا !  
 سنایا ماجرا اس کو سراسر  
 سو دیں ہامان مردود زمانہ  
 منادی کر دیا سب مرد یکبار  
 سو فرعون کی منادی سے سب ٹلم  
 نہ اک تن مرد بستی میں رہا تھا  
 یہ فرعون بیٹھ کر کرتا تھا تدبیر  
 سو سچی رات فرعون اپنے گھر میں  
 وہ گردا گردے کر سب ملازم  
 سو اس کا خاص خدمتگار جان باز  
 بھی سوتے تھے اندر خواب سرمست  
 وہ خدمتگار کی عورت اسیدم  
 ہوس اسوقت اس کے دل میں آئی  
 وہ عورت کو ہوس آئی تھی تپس  
 سو دیں تلوار رکھ جلدی سے آیا  
 کیا فرعون کی خلوت میں صحبت  
 امانت جب ہوئی منزل میں داخل  
 سحر کے وقت جب نکلا ستارہ  
 کئے فریاد آفرعون سے یکبار  
 رہا نطفہ شکم میں آشکارا !  
 خدا کا حکم یوں تھا ان دونوں میں  
 بنام ہرنبی نکلے ہیں شیار

دیکھے پشت پر سے رحم مادر  
 وہیں ہامان کو جلدی بلایا  
 کہا تدبیر کچھ کرنا ہے بہتر  
 کیا تقدیر کے رد کا بہانہ  
 نکل کر تین دن کیں جا رہیں بہار  
 ہوا ہے شہر کے باہر قراہم  
 بھی پھوٹا بڑا بابا ہر گیا تھا  
 قضا سے دمدم ہنستی اٹھی تقدیر  
 وہ تنہا سو رہا تھا داب و فریں  
 پڑا سوتا تھا وہ مردود نام  
 کھڑا تھا تیغ عریاں کر سرفراز  
 کیا تھا عقل کو غفلت نے درست  
 چلی آئی محل میں شاد و خرم  
 وہ آتے آپ شوہر کو ملائی  
 وہ شوہر کو ہوئی شہوت مقرر  
 وہ فرعون کے سر ہانے زن سلایا  
 رہا نطفہ شکم مادر میں اسوقت  
 گئی عورت ہوا نہیں کوئی حامل  
 ہونی منجم دیکھتے ہو کر آواز  
 ہوا پید ابراہا اب خبردار  
 نبوت کا ہوا پید استبار  
 بھی یوں گردوں کی ساری گمنیں  
 سودہ انجم ہوا اگر دو نہ دو ارا

لے نامہ فرعون کا  
 وزیر کا " علیہ السلام  
 جب جگہ جمع ہونا  
 علیہ السلام کی جگہ  
 علیہ السلام کی جگہ  
 علیہ السلام کی جگہ



پیرخان شہ ظاہر  
 شہ یعنی ستارا  
 شہ یعنی در کر کے  
 دالہ پھر سر  
 دالہ ۱۲  
 علیہ السلام ۱۳

اب آگے فکر کرنا تاکہ دشمن  
سوریں فرعون ہامان کو بلایا  
کہ وہ ملعون تھا اس کا کارپرداز  
بتاریخ آج کی سے تائبہ نہ ماہ  
تمامی مصر میں لڑکے ہوں پیدا  
بھی چوکیدار دایاں مدینہ ہزاراں  
خبر داری کریں تا وقت بڑھ تک  
تولد بعد کہ ناذیح ان کو!  
سنا فرعون سوکریوں منادی  
بھی جانب کئے تاکید بسیار  
بہت ہشیا۔ چوکیدار تیار  
سو بعد از چند مدت حاملہ سب  
لگے ہونے تولد جملہ نسواں  
بہت اطفال حیرانی میں آئے  
وے در شکم موسیٰ اس طرح تھا  
نہیں معلوم پڑتا تھا شکم وہ  
نہیں ہوتا تھا کچھ مفہوم نہ ہوا  
کہ تائبہ ماہ پورے ہو تک ماں  
جب آیا وقت مولود مبارک  
تولد کی ہوئی ساعت نمودار  
نئی بیٹی والدہ موسیٰ کی خرم  
وہیں پیدا ہوا اک درونا گاہ  
اسی ساعت تولد ہو گئے ہیں

۱۱ یعنی بیست و نوا  
 ۱۲ یعنی بیست و  
 ۱۳ یعنی بیست و  
 ۱۴ یعنی بیست و  
 ۱۵ یعنی بیست و  
 ۱۶ یعنی بیست و  
 ۱۷ یعنی بیست و  
 ۱۸ یعنی بیست و  
 ۱۹ یعنی بیست و  
 ۲۰ یعنی بیست و

فنا ہو دے تو اپنے کو ہو امین  
اسے یہ ماجرا سارا سنایا  
بتایا مصلحت ان نے باعزاز  
سبر کرنا کہ پیدا ہو یہ بنگاہ  
بھی کرنا حکم ان پریوں ہویدا  
پھریں خانہ سخا نہ بقراراں  
کہ سب ادنیٰ و اعلیٰ کہ دمہ تک  
کہ تا پیدا نہ دولت میں خلل ہو  
کہ تا مدخل نپاوے کوئی فساد  
خبردار اور خبردار اور خبردار  
پھریں گھر گھر خبر لیتے ہر ایک بار  
ہوئی نہ ماہ تولد واقعہ سب  
لجا کر قتل کرتے ان کو اس آل  
وہ مفتا مفت اپنی جاں گنوائے  
کہ ماں کے دل پہ آئنا شرف تھا  
حل مخفی تھا بس اندر رحم وہ  
نہیں ظاہر ہوا تھا کس پہ وہ بار  
پھریں ہر جا پہ عورتوں میں دایاں  
نبوت کا بنا کر تاج تارک  
بوقت سعد اور مسعود سیار  
تو رگرم کے نزدیک اس دم  
وہ در دوزخ تھا اور کوئی نہیں تھا ہمارا  
اٹھا موسیٰ کو گود میں لئے ہیں

ذرہ رونے لگے آواز کر کر  
 سو گھبرا کر وہیں موسیٰ کی ماں نے  
 کہی دل میں وہاں جا کر مرے گا  
 ہوئی مثل خلیل اللہ کی بار  
 وہ چوکیدار سبٹھوٹھوٹھے ہیں ہر جا  
 سوویں ہا ہر نکل پیچھے گئے ہیں  
 بھی کتنے روز بعد از اہم موسیٰ  
 اٹھا سر پوش لٹو کھلے طفل درمیاں  
 سو موسیٰ والدہ کو دیکھ حیراں  
 سو ان کی والدہ نے ان کو لے کر  
 بہت کچھ سیم ذرہ صدقہ کئے ہیں  
 سوویں ہمیشہ اپنی کو بلائی  
 کہی اس طرح سے لڑکا بچے گا  
 سو ہمیشہ بھی انکی چپ رہی میں  
 بہت آزرہ ہو کر اہم موسیٰ  
 بہت رو رو کے یوں کہتی تھی ہر دم  
 سوویں آواز آیاں کو فی الحال  
 اسے تو چھوڑ دے پانی میں یکدم  
 جو سنتے چٹ پٹی سے پھر کھڑی ہو  
 انھوں سنتے کہے بہتر یہ تدبیر  
 بھی منصوبہ لگے کرنے کو دونوں  
 سو عقل اللہ موسیٰ نے بتلیقین  
 بلا خادند اپنے کو شتابی

سو چوکیدار دوڑے گھر کے اندر  
 رکھی موسیٰ کو اس تنور میا نے  
 یہ اس سے خوب میرے گھر مرگا  
 سو موسیٰ کے لئے آتش وہ گلزار  
 نہیں کوئی طفل پایا ان کو حاشا  
 خبر داری سے عہد سے پر رہے ہیں  
 دیکھے چوٹھے کے اوپر دیگ ہیں جا  
 بیٹھا تھا جوں جن کے نکل درمیاں  
 تبسم کر ہوئے جنیش سے جولاں  
 تصدق ہو گئی ان پر سے پھر کر  
 غسل کر کے گودی میں لئے ہیں  
 انھوں کو ماجرا سارا ساری  
 کسی بھی طور سے جیتا رہے گا  
 گیا دن اور آئی رات جب دیں  
 چھپا سونی تھی لے لڑکے کو تنہا  
 بچا لڑکے کو اسے خلاق عالم  
 صد انا لقیہ فی الیم کا احوال  
 بھی تیرے پاس پہنچا دیں گے پھر ہم  
 بلا ہمیشہ کو اپنی کہے او!  
 کہ دیکھیں پیش کیا کرتی ہے تقدیر  
 کہ کیونکر چھوڑنا پانی میں اس کو  
 کسی ہیں مشورت ہو فرح آگین  
 کہی دونوں نے باصدا اضطرابی

لے بیٹی دکھنا  
 عطا اشارہ ہے آئیہ  
 کر یہ کے چوبیسویں



بارہ سورہ قصص میں  
 ہے یعنی ڈال دے  
 تو اس کو دریا میں ۱۲

کہ تم بازار میں جلدی سے جانا  
بہت سا ان کو زردیکر چلائے  
سو دروازے کے آگے ایک فرشتہ  
کھڑا سی بند مضبوط و بہشتی !  
سو وہیں موسیٰ کے والد دیکھ اسکو  
کہا اس نے کہ میں سچا رہیشہ  
یہ ہے صندوق مجھ پاس تیار  
ابوالموسیٰ نے اسدم شکر کر کہ  
لگے دینا روینے تو لیا نہیں !  
سو لے صندوق مجھ موسیٰ کے والد  
سو وہیں موسیٰ کی ماں خالہ نے جلدی  
بچھا صندوق میں ایک گادی  
بہت بو سے دیئے برفرق فرزند  
کئے صندوق میں موسیٰ کو داخل  
تھا ان کا گھر مبارک برب نیل  
روانہ جب کئے پانی میں صندوق  
دعا اس نیک زن کی تھی اجابت  
حوالے میں کئی تیرے خدا یا  
بھی نام اُمّ موسیٰ نہیں ہے معرو  
ہے ان کا نام مثل اسم اعظم !  
اگر وہ نام جو معلوم ہووے  
مراد و جہاں بھی ہووے حاصل  
تھا ظاہر نام خاتون رقیہ

لے پنہ میں روئی  
نیل یعنی نیل کنارے  
نیل ایک ندی کا نام



چو موسیٰ ہے  
موسیٰ مقبول  
عہ موسیٰ کے باپ

بھی ایک صندوق چھوٹا سالانا  
جو وہ گھر سے نکل باہر جو آئے  
تھا ایک صندوق وختہ لے کر نخستہ  
بہت پر زیب ہوں دریا میں کشتی  
سو آہستہ سے پوچھے کون ہے تو  
لے آیا ہوں بغل میں اپنے تیشہ  
اسے تو لیکے دے من بعد دینا  
لے صندوق وختہ اس سے مقرر  
دیا صندوق وختہ پھر کچھ کہانیں  
اسی دم آہوئے ہیں گھر میں وارد  
لے صندوق وختہ مروی بروی  
وہ پنہ دار تکیہ با مرادی  
ہوئے غلین تینوں چند در چند  
منقل کر کے ان کو تینوں کامل !  
بہ اسم اللہ چھوڑے نہیں کئے ڈھیل  
کئے تب اُمّ موسیٰ رب مخلوق  
کہی اللہ یہ ہے میری امانت  
مرا فرزند یا رب باز پہونچنا  
بسان اسم اعظم میں ہے مکشوف  
بھی کہتے ہیں یاں واللہ اعلم  
جو کچھ چاہے اسے مفہوم ہووے  
کہ وہ ہے اسم اعظم حرف کامل  
تھا بنی بنی معدن عصمت صفیہ

انھوں صندوقچہ جس وقت چھوٹے  
بہت روئے ہیں تینوں ہر کے غناک  
توکل کر کے بیٹھی ہے خدا پر  
گر اجس وقت پانی میں سو آواز  
گر اس صندوقچہ پانی میں لایق  
سحر کے وقت فرعون آئیے مل  
تفریح کر رہے تھے شط کا ہدم  
سواتنے میں وہی صندوقچہ زود  
وہ تینوں دیکھتے ہیں محل پر سے  
جو ہیں دیکھے کہ وہ صندوقچہ نیک  
وہیں گہرا کے دونوں رواٹھے ہیں  
کہ اسے خلاق اکرم اب رحم کر  
سو دیں صندوقچہ آتا تھا از دور  
سو حضرت آسیہ فرعون کی زن تھی  
کہ اس کے کفر سے انکار کر کر  
نہ فرعون بھی ہوا تھا انہی قادر  
بھی کہتا ہے خدا اور شان انکی  
الایا مومنوں در کفر ایماں !  
خبر ہے روز محشر میں نبی سے  
مقرر ہووے گی شادی انھوں کی  
سو دیکھی آسیہ نے چھوٹی صندوق  
کہا فرعون تب صندوق میری  
پہ اسمیں ہو سو میرا قول دینا

جگر اپنے کے ٹکڑے غم سے توڑے  
اڑا لے سر پہ فرقت کی بہت خاک  
تو وہ صندوقچہ پانی میں جا کر  
ہوا اللہ اکبر کی صدا باز  
کہ تھا وہ وقت یا رب صبح صادق  
بجھرو کے میں محل پر بیٹھے خوشدل  
جو سیل نیل چلتی تھی دما دم  
بطرف قصر فرعون موج برود  
کہ والد خالہ اور ماں چشم تر سے  
طرف فرعون کے گھر کے پہنچا نزدیک  
دعا کہ کر خدا سے یوں کہے ہیں  
امانت دے مری جھ پر کرم کر  
سو دیکھی آسیہ نے اس کو منشور  
پہ باطن میں نہایت نیک ظن تھی  
رکھی دلیں مسلمانی چھپا کر  
رہی ایمان پر تھی دل سے حاضر  
فضائل نیک در قرآن ان کی  
رکھوت آسیہ کی طرح پہناں  
محمد مصطفیٰ نوری ربی سے  
کہ وہ تھی نیک دختر بزرگوں کی  
کہی فرعون کو دیکھی ہوں مسروق  
کہی تب آسیہ تحقیق میری  
قبول اور کہا صندوق لینا

لے آسیہ نام  
فرعون کی بی بی کا  
یعنی بی بی  
یعنی بی بی  
یعنی بی بی



عہ یعنی اس صندوق  
کو موج فرعون کے  
محل تک  
یعنی بی بی  
گمان والی

کیا فرعون نے تب حکم در حال  
پکڑنے کو لگا فرعون بد اندیش  
لگی جب آسیہ اس کو پکڑنے  
سوان کے ہاتھ میں صندوق چھ وہ  
پکڑ صندوق چھ نزدیک لائے  
جو دیکھی اس میں ہے اک طفل ناداں  
نبوت کا تجھے پہرہ پر نور  
دیکھا جو آسیہ کے منہ پہ معصوم  
بہت ہنسنے لگی خوشوقت ہو کر  
دیکھی سو آسیہ ان پر فدا ہو  
وہ فرعون دیکھ کر گھبرا گیا ہے  
مجھے اس طفل کو دینا شتابی  
سنی سو آسیہ بولی کہ غافل  
ہزاروں کو کھپا یا بہر دشمن  
موا ہووے گا دشمن تیرا کب سے  
تیری صندوق اور لڑکا ہے میرا  
یہ سنتے آسیہ سے بات فرعون  
بھی دیکھا طفل کو یوں ہو کے تیغ  
بھی اس کے دلیں حق نے ہڑالا  
مبارک تم کو یہ فرزند دلبند  
سو خوش ہو آسیہ گودی میں لیکر  
بھی وہ تھی باکرۂ کال انکے تین دود  
وے موسیٰ نہ پیوں دودہ ہر چند

سولائے ہیں پکڑ صندوق در حال  
ہٹی صندوق اس سے پیچھے از پیش  
جو اس پاکیزہ عصمت کے گہر نے  
گیا زہرا کے گھر میں مثل پہ وہ  
کہ آہنگر بلا لا کر کھلائے  
تھا دن تین ایک کا لڑکا ماہ تاباں  
منور برزخ نور علی نور  
لگا کر نے تبسم نیک مقصوم  
دیکھی جو آسیہ موسیٰ پمیر  
لئے گودی میں جوں باد صبا او  
پھر آکر آسیہ کو یوں کہا ہے  
ذبح کر کر دوں اس کی خرابی  
نہیں عہد وفا کا تو ہے قائل  
ابھی تک میں ہوا کسوجہ ایمن  
رہو چپ بیٹھ کر اب تک ادب سے  
یہ وارث ہووے گا تحقیق تیرا  
ہوا شرمندہ یک دم سخت محزون  
نبوت کے کیا معجز نے زنجیر  
سویوں کر آسیہ کو پھر سنا یا  
رہو تم اس کی صحبت سے فرح مند  
گلے اپنے لگائے پیار کر کر  
بہت دایاں کے تیں اس وقت موجود  
کسی دایاں طرف دیکھیں نہ نور سند

لے یعنی اسی وقت ۱۲  
تے یعنی ہوا ۱۳  
یعنی روشن پہرہ نور  
اور نورس ۱۴  
یعنی اچھی نعمت دالے



یعنی بے خوف ۱۵  
یہ جنگیں عظیم تالیف  
یعنی محبت ۱۶  
یعنی خوش ۱۷  
سنواری ۱۸



نہ پشیاں کس کی لیویں منہ میں زہنا  
سو کتنے دن ہوئے پر ام موسیٰ  
کہ فرعون کے محل تک ٹک خبر لے  
سو ویں موسیٰ کی خالہ گھر میں جا کر  
کہ دیکھی جا کے وہاں غوغا ہوا ہے  
اسے فرعون نے سخت آسہ کو  
سو وہ ڈھونڈتے ہیں دایاں پالنے کو  
وہیں موسیٰ کی خالہ وہاں گئی ہیں  
تماشا دیکھ کر دایاں کا سارے  
سو وہیں موسیٰ کی خالہ بولی اٹھی ہیں  
انہوں کو بھی ہوا ہے قبل فرزند  
یہ سنتے آسہ نے بول اٹھی ہیں  
سو جا موسیٰ کی خالہ بہن کے پاس  
کیا ہے آسہ نے اس کو بیٹا  
تجھے جلدی بلا یا آسہ نے  
تیرا بیٹا نہ پیتا شیر کس کا  
مبارک ہو تجھے حق نے بچایا  
سو ویں تیار ہو موسیٰ کی مادہ  
سو جا کر آسہ کے پاس بیٹھے  
کہی موسیٰ کی ماں نے یک ہوا ہے  
کہے تب آسہ نے ان کو یوں کہ  
کے انکار تب موسیٰ کی ماں نے  
پچانی دل میں اس کا ہی پسر ہے

سبھی دایاں ہوئے ہیں بہت لاچار  
کہے ہمیشہ اپنی کو کہ تو جا  
موسے جیتے کی لا مجھ کو خبر دے  
گئی تب قصر عون میں مقرب  
کسی کا طفل و بچہ میں ملا ہے  
وہ چھوڑا فعل قتل ماضیہ کو  
نہ پیوے دودھ ہے معصوم خوشخو  
وہ لڑکا خوش جو دیکھی خوش ہوئی ہیں  
پے موسیٰ نہ کس کا دودھ بارے  
میری ہمیشہ ایک گھریں پڑی ہیں  
ہے ان کو دودھ شیریں چند و چند  
انہیں جلدی بلا لاؤ یہاں تیں  
کہی تیرا پسر ہے افضل الناس  
ہزاروں ناز و نعمت میں لپیٹا  
محبت کے فلک کے ہر دم نے  
نہ وہ کھاتا نشا نہ تیر کس کا  
تیرا فرزند پھر تجھ کو دلایا  
ہو خوش دل میں گئی فرعون کے گھر  
سو پوچھی آسہ کتنے ہیں لڑکے  
سو دیک مہ ہوئے وہ مر گیا ہے  
تیرا لڑکا نظر آتا ہے اکثر  
رہی چپ آسہ جو کچھ نہ جانے  
سو سوئی اس کو سبھی باخبر ہے

جلسہ عظیم  
در بیان احوال  
حضرت امام حسن  
علیہ السلام  
باب اول  
پیشاں  
شہ ماں



کہی انصاف کرتا اس طرح سے  
وگر نہ ہووے گی ذلت سراسر  
کہ یک میں لعل اور دیگر میں انگر  
میں بھی لڑکے کو یہاں سے چھوڑتی ہوں  
اگر یہ قتل کا بس ہے سزاوار  
دگر کچھ پوچھتا ہے میں تو ناگاہ  
تو وہیں فرعون سن کر خوش ہوا ہے  
وہیں موئے کو چھوڑی آسیہ نے  
سو وہیں موسیٰ بسمت لعل پہنچے  
پکڑ کر ہاتھ موئے کا اٹھائے  
سو وہیں ارشاد حق سے ہو کے آگاہ  
سوئے کر ہاتھ میں اول انگار  
سواؤل ہاتھ جلکے اور زباں بھی  
بھی راوی اس جگہ لاتا ہے یونکر  
کہ اس باعث جلایا دست موسیٰ  
خدا منصف ہو کر کہ عدل ظاہر  
خدا کے پاس ہو انصاف درکار  
بھی دیگر یوں کہ موسیٰ دوست حق کے  
تھا ان کا ہاتھ دایم درد آلود  
نہ کھاویں ساتھ فرعون کے کیس وقت  
بہم کھاویں نہ ہرگز دوست دشمن  
سو اتنی بات سے دیکھا وہ فرعون  
تھے قبطی اور اسرائیل دشمن

رہے گادل میں عیش و فرح سے  
طبق منگوائے و داب امتاں کر  
دونوں لڑکے کے آگے لاکے تو دہر  
سرک جاوے گا لڑکے یہاں سے جوں  
رکابی لعل کو پکڑے گا یکبار  
پکڑ لیوے گا انگاروں کو جانگاہ  
ووظرائل لعل داختر سے بھرا ہے  
وہ مقبول خدا کی راجہ نے  
سو آئے جبریل از حکم رب سے  
سوانگ روں کے باسن بیچ ڈالے  
لئے موئے نے جا انگر کو ناگاہ  
بھی منہ میں ڈالکر چاہے ہیں سارا  
شرائے آتش سے جل گئی تھی  
روایت دو بیان کرتا ہے بہتر  
ولی نعمت کو مارا تھا طمانچہ  
سزا دی دوست کو دشمن کینا طر  
نہیں وہ دوست دشمن کا روادار  
نہ کھاویں یک جگہ دشمن سے ملے  
کہ اس باعث سے موسیٰ صاحب خود  
کہ کھانا ایک جا ہے مرتب سخت  
رکھا اس رمز سے موسیٰ کو ابین  
یک اسرائیل کو پکڑا تھا بدگوشت  
سبب سے دین کے اسے احسن نظر

لعل یک چکاری  
سے بنی  
سے بنی  
سے بنی  
سے بنی



تہ یعنی افغان کرنے  
والا ۱۱ کے بیوقوف  
۱۱ کے بد ذات ۱۱  
ایک گمان واسلے ۱۱

نہ اسرائیل اس کو مانتے تھے  
وے تھا قبطیوں کا زور بسیار  
پکڑ قبطی نے اسرائیل کے تیں  
سو اتنے میں ادھر موئے گزر کر  
جو اسرائیل دیکھا سو پکارا  
سوویں موسیٰ نے قبطی کو کہے ہیں  
وہ قبطی تنہ ہو موئے کے ادھر  
سو وہ قبطی اسی دم مر گیا ہے  
بھی دویم روز بدستور موئے  
بھی اسرائیل وہ ہی روز دیگر  
سو موئے کو وہیں اس نے پکارا  
اور اسرائیل کو غصے سے بولے  
سو وہ ڈر کر کہایوں ان کو اسجا  
سو وہ قبطی نے سن دوڑا وہاں سے  
کہا موئے نے کل یک خون کر کر  
سوویں فرعون کہا لانا پکڑ کر  
شواید سے اگر تشخیص پاوے  
یقین سلطان کا فر ہووے عادل  
دیکھو نہ شیرواں در کفر اظہار  
کہے ہیں فخر عالم اس کو عادل  
سوویں فرعون نے بھیجا کسی موکل  
موکل طوق اور زنجیرے کر  
کسی نے جا کہا موئے کو اخبار

یعنی مذاکرہ  
مذاکرہ "تہ فونی"  
تہ فونی شاہد کی ہستی



تو وہ صحت بہت  
علاقیہ "تہ فونی"  
اغیار بنیاد

خدا فی اس کی جھوٹی جانتے تھے  
سو اسرائیل ہو پھرتے تھے لاچار  
چلا تھا کھینچ کر کہیں کام کوویں  
چلے جاتے تھے بہر سیر باہر  
چھڑاؤ چھڑاؤ کو اے موسیٰ خدا را  
اسے تو چھوڑے یہ بات خوش نہیں  
غضب موسیٰ نے ہو مارے جو چھوڑ  
نہ دیکھا تب کسی نے بین سنا ہے  
اسی رہے چلے مشرور موئے  
دگر قبطی چلا اس کو پکڑ کر  
سو موسیٰ نے کہے یوں اسکو اسجا  
نکلتا ہے تو بوقتہ کدھر لے  
مجھے قبطی کے سامارو گئے تم کیا  
کیا فرعون کن روتا فغاں سے  
بھی اب چہتا ہے کر خون دیگر  
اگر مارا ہے اس نے بالقر  
دیں جلا داس کا سراڈا دے  
ہے اس کا مرتبہ شاہوینیں داخل  
کیا ہے درجہاں وہ عدل تیار  
ہے اس کا مرتبہ شاہوینیں داخل  
کہ پہنا لادیں موسیٰ کو سلاسل  
چلے ہیں ڈھونڈتے موسیٰ کو میکسر  
پکڑنے کو تھیں آتے ہیں اغیار

چلے

لا

تھارے پر ہوا ہے خون ثابت  
موانق عدل کے انصاف کر کر  
کہ ہو تشویش میں موسیٰ مکرم  
کہ اب یہاں سے نکل کر بہا رجانا  
سو میں موسیٰ چلے بستی سے باہر  
جو باہر شہر سے جس وقت نکلے  
نہ کوئی آشنائیں کوئی برادر  
نہ کوئی ہمراہ ہمدم ہم نفس تھا  
تفکر میں پڑے جانا کہ صحر کو  
نہ دیکھے تھے کبھو دھوا پیراں  
بہت صحرائے قی و وق میں ہونق  
بیابان سخت پر خار میغلاں  
عجب پر ہول تھا اور سخت محروں  
سو دیسے دشت خونخوار فنا میں  
چلے جاتے تھے گرتے اور پڑتے  
نہ کچھ معلوم تھا جانے کا رستہ  
قضا را ایک شبان آ یا نظر میں  
شباں آگے کو اور پیچھے تھو موسیٰ  
سو سیم تین فاتے ہو گئے تھے  
سو سیوم روز دیکھا نخل پر بار  
سو موئے اسکے پیچھے ہو کے بیہوش  
زمین پر لوٹتے تھے ہو کے گھائل  
جب آیا ہوش تو رو کر پکارے

ہوئی یہ بات برفرعون ثابت  
کیا ثابت کرے مذبوح خنجر  
و میں دل نے کہا ہے جو اسی دم  
ہوایہ تم کو ہجرت کا بہانا  
ہوئے اس جرم سے وہاں گھبراہٹ  
دو پہرے دن تھا وقت سخت نکلے  
نہیں خالہ پدر مادر نہ خواہر  
جد عرو کیا اور سب غار و خست تھا  
کبھو ہرگز نہ نکلے تھے سفر کو  
نہ دیکھے تھے کبھو صحرائے دیراں  
جگر ہوتا تھا دہشت سے شقاشق  
نخی نوکان انکی بونخو زریچکان  
بھی ہر جلد رواں سیون و جیون  
پڑے تھے دمدم چرخ و انیس  
طیش سے کیں ٹڑپتے اور گرتے  
چلے تھے ہر کہ صرعوں خوار خستہ  
ذرہ کچھ زور آ یا تب جگر میں  
چلے جاتے تھے بھوکے آپ تنہا  
جو موئے اس مصیبت سے چلے تھے  
نہ میوہ تھا پہ گل تھے برگ بسیار  
گرے یکبارگی بس ہو کے خاموش  
ٹڑپتے تھے مثال مرغ بمل  
میرے اللہ لگی ہے بھوک بارے



لے پریشانی " سے  
" بخت کر کے دلائے " سے  
" جگہ " سے  
" جگہ " سے



پیران " سے پارہ  
پارہ " سے پارہ  
کا کاٹا " سے نام  
دربار " سے چرواہا

میں پیا سا بہت ہوں اللہ اکبر  
یہی کہہ کہہ کے تلکلتے تھے موسیٰ  
اولوالالباب تم دیکھو کہ دشمن  
خزانہ بے عدد نعمت فراواں  
بہت پکنتے تھے بریانی کے دیگال  
ادھر موسیٰ خدا کا دوست بھتی  
عجب ہے رز دشمن شاد و خنداں  
ہے سجن المؤمنین دنیا مقرر  
محبوں پر ہمیشہ درود غم ہے  
جو موسیٰ زار ہو کر اتنا روئے  
سو اس گریہ سے آیا جوشِ رحمت  
جو یک رستہ نظر آیا سو موسیٰ  
جو یک قطعہ نظر میں خوب آیا  
کہ نام اس شہر میمون کا مدائن  
اور اس بستی کے باہر چاہ یک تھا  
وہاں سب لوگ لاتے چارباہ  
وہ سارے لوگ اپنے بے بہائیم  
سب اپنی بکریوں کو آب دیکر  
سو چندیں گو سفنداں ایک عورت  
وہ بکریاں اپنی سب سے کنارے  
کے تو کیوں نہ دیتی آب ان کو  
تھاری گو سپندوں کو پلا آب  
سو اس ماما نے بولی سب کے پیچھے

لے بنی کا دیا  
لے قندھارہ مونی کا  
لے جنت کا فرد کی  
لے مبارک " " " "



چا پالے جانو گالے  
بکری اونٹ وغیرہ  
لے چرواہی ۱۳  
جنگل " " " "

مجھے تو آب رحمت کا دے ساغر  
رخ اپنا خاک پر ملنے تھے موسیٰ  
وہ فرعون عیش میں رہتا تھا سدا  
بھی شط البیل پر کرتا تھا فرماں  
بھی ہوتی تھی ہزاروں دُقر بان  
رہے کھانا و پانی غیر مطلق  
رہے تشنہ گرسنہ دوست حیراں  
جہاں ہے جنت الکفا ریکس  
گل خنداں یہاں شبنم سے خم ہے  
جو گرداب گریاں کو بھگوئے  
ہو اتب موجوں دریاے فرحت  
چلے اس راہ میں فرنگ تنہا  
بر خنت بہترین محبوب آیا  
تھے پیغمبرِ شعیب اس جا پر ساکن  
عجائب قطعہ تھا سرسبز صحرا  
فرح پاتے تھے اس جا پر سایہ  
سو اس کنوئیکے اوپر ہو کے فایم  
شانی کرتے تھے اس دشت بھیر  
کھڑی تھی دور سب سے نیک خصلت  
سو اس عورت کو موسیٰ نے پکارے  
نہ کرتی آب سے سیراب ان کو  
کر دان کو شتابی سر و سیراب  
پلاؤں گی بچے سو آب ان سے

کہے موسیٰ نے اس کا کیا سبب ہے  
 غریب اس شہر میں ہم ہیں بچارے  
 نہ کوئی خاوند ہے ہم کو نہ بھائی  
 سنے موسیٰ سو اپنے درد کو پھول  
 خدا کے واسطے پانی پلانا  
 سو موسیٰ کو بہت قوت تھی بارے  
 پڑی ایک دل سے موسیٰ نے یکدم  
 سوچیں گوسفندوں کو دیے آب  
 اور اس عورت کو فرمائے کہ جاتا  
 میں جینکاس جگہ ہوں پاک دامن  
 ہمیشہ آب میں ان کو پلاؤں  
 کہ وہ عورت تھی پیغمبر کی لڑکی  
 لجا کر گو سپند اس پیش والد  
 غم شکو ہاتھ سے دیکھے پیغمبر  
 سبھوں کو دیکھ کر سیراب و معمور  
 ہمیشہ بکریاں نمی ہوں سیراب  
 عجب وہ آج ہیں شاداں و سیراب  
 سو اس لڑکی نے سب قصہ کہی ہے  
 بسھی تعریف اور ارکان و اماں  
 کہے جلدی بلا لا اس کو مجھ پاس  
 سو جلدی جا کے اس صبیحہ نے انکو  
 سو دیں موسیٰ چلے ہیں انکے ہمراہ  
 وہیں حضرت شعیب نیک اوقات

کہی عورت نے والی میرا رب ہے  
 بھی نابینا ہیں اک والد ہمارے  
 سو یوں گدراں کرتی ہیں سو آئی  
 کہے دلیس کہ ہے یہ بات معقول  
 جزا کے خیر اس کا اجر پانا  
 کہ ایک حملہ میں کھینچے ڈول سارے  
 سو کھینچے و مہدم چاہستہ ہم  
 کہے ہیں سب کے تیں محفوظ و سیراب  
 ہمیشہ گوسفنداں لے کے آنا  
 تھاری گو سپندوں کا ہوضامن  
 خدا کے واسطے میں سر و پا ہوں  
 دعا دے کر لئے رہ اپنے گھر کی  
 کئی حاضر شعیب آگے ہو دارو  
 سو وہ حضرت شعیب نیک محضر  
 کہے لڑکی کو کیوں ہے ترک دستور  
 نہیں ملتا تھا ان کو پیاس و کرب  
 کہاں اتنا ملا ہے دانہ اور آب  
 مسافر نیک خصلت بتندی ہے  
 نے حضرت شعیب وہ کان احساں  
 خیال آتا ہے وہ ہے بہترین ناس  
 کہی والد بلا تے ہیں گئے تم کو  
 سو پہونچے جا کے ان کے گھر کو دلخواہ  
 کھلائے ان کو کھانا و دودھ اور بھات

کہ پانی "علیٰ خوش  
 ہے یعنی بکری سے



بہت اچھا آدمی ہے  
 حضرت شعیب یعنی لڑکی



سوکھا فارغ ہوئے اور شکر کر کے  
کہ تم ہو کون اور آئے کہاں سے  
سو موسیٰ نے سبھی قصہ کہے ہیں  
میسری بکریاں چرانا برس بار  
سو میں بھی اپنی لڑکی تم کو دوں گا  
برس باڑہ تک بکریاں چرانا  
قبول اس وقت موسیٰ نے کئے ہیں  
سو جاتے وقت موسیٰ نے کہیوں  
کہ تم بکریاں چرانے کام آوے  
شیب اس وقت بوئے گھر میں جانا  
دگر اسمیں جدی ہے گی عصا ایک  
سو میں موسیٰ گئے گھر میں شتا بی  
جو موسیٰ وہ عصا لے باہر آئے  
شیب اس وقت فرمائے کہ یہ میں  
سو موسیٰ جا رکھے اس کو مقرر  
بجا دکھلائے ان کو بار دویم  
بھی یہ وقت ادھی ہاتھ آئی  
عصا میری ہے یہ اے شاہ مقبول  
شیب اس وقت برہم ہو گئے ہیں  
سو میں موسیٰ پھر ابولے ہیں انکو  
عصا کو رکھ زمیں پر اور ہم تم  
یہ جس کے ہو نیسے کی عصا تو  
شیب اس وقت فرمائے کہ بہتر

لے لائی ۱۲ ص ۱۲  
تک پر میثان ۱۲



۱۳  
۱۲  
۱۱

کہ حضرت شیب اس وقت اوپر  
بتاؤ پچ جو کچھ ہووے بیاں سے  
شیب اس وقت پریوں بول اٹھے ہیں  
لے گا تم کو کھانا بے تماشا  
مگر یہ نوکری تم پاس لوں گا  
پھر اپنے مدعا کو ہم سے پانا  
چرانے کو سپنداں لے چلے ہیں  
عصا ایک مجھ کو دینا تم نے ہر کیوں  
میرا بھی اس سے دل آرام پادے  
بہت لڑیاں ہیں اس سے ایک لانا  
اسے چھوڑو امانت ہے بہت نیک  
وہی نادر عصا ہاتھوں میں آئی  
شیب پاک تن کو لا دکھائے  
اسے رکھنا جہاں تھی تم نے جاویں  
سو وہ ہی ہاتھ آئی بار دیگر  
سو درہم ہو کے بھی اور تو تم  
کہ تب یہ بات موسیٰ نے سنائی  
نہو نا مجھ سے تم ہر چند مشلول  
امانت یہ عصا نادر کہے ہیں  
کہ میں یک عرض کرتا ہوں تم کو  
اٹھاویں یک کے یک پیچھے سے باہم  
اٹھاوے گا سو بیشک لیوے گا او  
یہ ہیں کہ ناز میں پر اس کو دھر کر

سو ہرگز نہیں عصا ان سے اٹھی ہے  
 سو دین موسیٰ نے بسم اللہ کہہ کر  
 شعیب یہ دیکھ کر بیٹی سے بولے  
 کہے یہ شخص کا مل ہو دے مرسل  
 تیرا خاوند پادے کا نبوت  
 حکیم اللہ خدا کا ہو دے گا یہ  
 کہ کوئی قصہ بارہ سال گذرے  
 کہ تھا بیٹی کا ان کی نام کلثوم  
 کہ جاتے وقت ماما حاملہ تھی  
 کئی منزل چلی یک وقت شب کو  
 تھا وہ ایام ستر ماہ بن بیار  
 سو دین موسیٰ چلے ہیں آگ خاطر  
 بڑا شغلہ جو دیکھے سو چلے ہیں  
 وہاں سے تین سو فرسنگ پر آگ  
 سو دین موسیٰ چلے وہاں سے شتاباں  
 وہیں پہنچے ہیں ساعت بومو سے  
 یہ اس میں سے صدا آتی ہے دونی  
 سو ہو حیرت میں موسیٰ چپ رہے ہیں  
 برنگ آتش سوزاں نمایاں  
 بہیشت نخل پر نخل چراغاں  
 ہوا موسیٰ کیوں آواز ناگاہ  
 زروئے امتحان می گفت اللہ  
 کہے موسیٰ نے اے اللہ اکبر

اٹھائے زور سے پر نہیں ہٹی ہے  
 اٹھائے سو اٹھی اُن سے مقرر  
 خدا کا رائے مخفی تھا سو کھولے  
 یہ ہے مقبول اللہ کا مکتل  
 بھی فرعون کو کر گیا پل میں غارت  
 کتاب اور دین بہتر پائے گا یہ  
 نکاح کر کے چلے عورت کیسے  
 بہت تھی خوبصورت نیک مضموم  
 کہ تب تو مٹہ پرے اور رو بہ تھی  
 ہوا درد شکم ناگاہ تب سو  
 ہوئی کلثوم کو تب آگ درکار  
 نہیں آئی نظر پر دور ظاہر  
 گذرا اپنے قبیلے سے ٹلے ہیں  
 نظر آتی تھی یک دم آگ گل لاگ  
 کئے جوں سیر مثل ماہ تاباں  
 دیکھے یک جھاڑ ہے پر نور ناگاہ  
 اَنَا اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَاَعْبُدُوْنِیْ  
 اور اپنے دلیلیوں کر بول اٹھے ہیں  
 زمیں سے آسماں تک شعلہ سوزاں  
 زمیں سے فرق گردوں تابکیوں  
 وَمَا تَلٰکَ بِمِیْنٰکَ کا ر آگاہ  
 چہ در دست بگوائے کار آگاہ  
 عصا میں ہاتھ میں لیتا ہوں اکثر

لے چھاپا ہوا جیسے  
 یعنی نہ جینے  
 دسی کا جسم  
 جس میں  
 موسیٰ  
 پورے گاٹوں پر  
 عبادت کر دیر ہی  
 لے اور کیا ہے



تھاکر سید سے ہاتھ میں  
 اس موسیٰ  
 یعنی از روئے کیا  
 کہ تھا خدا  
 شہ کیا ہے  
 ہاتھ میں کہ اس  
 واقعہ کار

و خوشن کو چراتا ہوں، ہمیشہ  
کبھی کرتا ہوں تکبیر گاہ کے کر  
کہا حق پھینک دے تو اس موسیٰؑ  
بھڑک یکبارگی سے شور کر کر  
اٹھاڑہ گز ہوا منہ اس کا ایسا  
سو موسیٰؑ ہو ہر ایسا بٹ گئے تب  
کہ موسیٰؑ جو عصا کہتا ہے تیری  
وہی احوال ہو گا کل حشر میں  
کہ کل جو مال ہو غیر از زکاتی  
کہے گا اس کے مالک کو خداوند  
سو یہ وہ مال ہے جس کو تو لے کر  
سو تب مالک بھی گھبرا کر ڈریگا  
وہیں موسیٰؑ کو پھر آواز آیا  
سو تب موسیٰؑ نے اَللّٰہُ اکبر  
ہو اول کی نطق نادر عصا وہ  
ہوا ہانف کا پھر آواز موسیٰؑ  
سو وہیں موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ کھولے  
کہ ایسا نور اس میں سے اٹھا ہے  
کہا حق نے مرا پیغام لے کر  
کہے موسیٰؑ نے اے خلاق اکبر  
کہ اس باعث مجھے مانیں گے نہیں کوئی  
سو حکم حق سے وہیں عقدہ زبان کا  
کہے موسیٰؑ مجھے دے تو نیت ایک

۱۵  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۵  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

شہابی کا میں نہ کرتا ہوں پیشہ  
بہت آتے ہیں مجھ کو کام اکثر  
جو پھینکے سو ہوا وہ اثر دہا سا  
اٹھا رہ گز ہوا وہ ماز پیکر  
نگل جاوے بڑا بھی ہووے کیسا  
سو اتنے میں ہذا پہنچی ہے ازرب  
اٹھا لینا جو تو کہتا ہے میری  
جو صاحب مال ہوں روزِ حشر میں  
ہووے گی شکل اسکی اٹوہا کی  
جسے لیتا تھا دل سے ہر کے خورشید  
بھی کرنا عیش اس سے تا پھر حشر  
سو وہ اثر دہا لگے میں آگریگا  
پکڑ لے تو ارادہ کر عصا کا  
سو ڈالے ہاتھ جلدی اس عصا پر  
ہوئی تب ہیئت اصلی سے ہرود  
جلے لا ہاتھ اپنا کھول اس جا  
بھڑک اٹھے بد بیضا کے شعلے  
مہ و نور شہید پر غلبہ کیا ہے  
کہو فرعون پر دعوت مقرر  
زبان میری کو گنت ہے مقرر  
مجھے پہچانتے ہیں وہاں بھی کوئی  
کھلا ہے بلکہ عقدہ وہاں کا  
وزیرِ خوب دانا اور شفیق نیک

میرا بھائی جو ہے ہارون فرسخ  
کہا حق نے مبارک ہے تھیں سب  
کہے موسیٰ کہ میری آل و اطفال  
کہا تب حضرت حق نے کہ موسیٰ  
مع سامانِ حوراء وہاں گئی ہیں  
ہمارے کام پر تم ہو روانہ  
سو وہیں موسیٰ مصر میں جا کے پہنچے  
بڑا درد بدل ہے پیشِ مذکور  
جو موسیٰ قوم کو لے کر ہوئے بہار  
سو وہ بھی لے کے شکر بہار نکلا  
چھبند تند پر فرعون تھا اسوار  
بسبھی فولاد پوشان باندھ تھمار  
سحر ہوتے ہی موسیٰ لے کے شکر  
وہیں فرعون عقبت میں آ کے پہنچا  
مجھے تو پار کر اپنے کرم سے  
سو آیا حکم اے موسیٰ عصا مار  
سو وہیں موسیٰ عصا دجلہ پہ مارے  
پھٹا پانی جوازِ حکم خداوند  
بھی چمکا اس میں خورشیدِ جہان تاب  
سو موسیٰ اپنے لوگاں ساتھ لے کر  
عقبت میں فوج لے فرعون ملعون  
بھی تھے جبریل راکبِ مادیوں پر  
مرصعِ باپا فرعون کا زرتھا

ہے اس کا درجہاں قانونِ فرسخ  
تھکا رے سے خلاصہ دل رہی سب  
پڑے ہیں دشتِ ہا مومنینِ کجیاں  
جو اسب ان کی خدمت میں پہنچا  
تو لہ کر کے وہ حاضر رہی ہیں  
تھا راہم اٹھا دیں کا رخا نہ  
بنا خن اس کی شاہی کو کھڑے پنچے  
اب اس میں مختصر کرتا ہوں مسطور  
ہو اس بات سے فرعونِ خبردار  
بھی وعدہِ بغوث کا پہنچا ہوا تھا  
تھے ہمہ سات لاکھ اسوارِ حبار  
جو اناں پہلواناں سخت خوشوار  
کنارے نیل کے پہنچے سراسر  
سو موسیٰ نے کہے اے حق تو یکتا  
پکارے اور کہے تب چشمِ خم سے  
اسی دم ہو دیگا لے امتی پار  
سو پانی ہو گیا سب پارے پارے  
سو بارہ رہ ہوئے پانی میں غرسد  
ہو اگر می سے سب گل خشکِ سیاہ  
کنارے پر گئے دجلہ اتر کر  
چلا آتا تھا مثل موجِ جیوٹن  
رکھے تھے مادیوں فرعون سے بڑ  
فتنا آمیختہ اس میں ہنر تھا

۱۰ جگہ ۱۱  
۱۲ جگہ ۱۳  
۱۴ جگہ ۱۵  
۱۶ جگہ ۱۷  
۱۸ جگہ ۱۹  
۲۰ جگہ ۲۱  
۲۲ جگہ ۲۳  
۲۴ جگہ ۲۵  
۲۶ جگہ ۲۷  
۲۸ جگہ ۲۹  
۳۰ جگہ ۳۱  
۳۲ جگہ ۳۳  
۳۴ جگہ ۳۵  
۳۶ جگہ ۳۷  
۳۸ جگہ ۳۹  
۴۰ جگہ ۴۱  
۴۲ جگہ ۴۳  
۴۴ جگہ ۴۵  
۴۶ جگہ ۴۷  
۴۸ جگہ ۴۹  
۵۰ جگہ ۵۱  
۵۲ جگہ ۵۳  
۵۴ جگہ ۵۵  
۵۶ جگہ ۵۷  
۵۸ جگہ ۵۹  
۶۰ جگہ ۶۱  
۶۲ جگہ ۶۳  
۶۴ جگہ ۶۵  
۶۶ جگہ ۶۷  
۶۸ جگہ ۶۹  
۷۰ جگہ ۷۱  
۷۲ جگہ ۷۳  
۷۴ جگہ ۷۵  
۷۶ جگہ ۷۷  
۷۸ جگہ ۷۹  
۸۰ جگہ ۸۱  
۸۲ جگہ ۸۳  
۸۴ جگہ ۸۵  
۸۶ جگہ ۸۷  
۸۸ جگہ ۸۹  
۹۰ جگہ ۹۱  
۹۲ جگہ ۹۳  
۹۴ جگہ ۹۵  
۹۶ جگہ ۹۷  
۹۸ جگہ ۹۹  
۱۰۰ جگہ ۱۰۱



۱۰ جگہ ۱۱  
۱۲ جگہ ۱۳  
۱۴ جگہ ۱۵  
۱۶ جگہ ۱۷  
۱۸ جگہ ۱۹  
۲۰ جگہ ۲۱  
۲۲ جگہ ۲۳  
۲۴ جگہ ۲۵  
۲۶ جگہ ۲۷  
۲۸ جگہ ۲۹  
۳۰ جگہ ۳۱  
۳۲ جگہ ۳۳  
۳۴ جگہ ۳۵  
۳۶ جگہ ۳۷  
۳۸ جگہ ۳۹  
۴۰ جگہ ۴۱  
۴۲ جگہ ۴۳  
۴۴ جگہ ۴۵  
۴۶ جگہ ۴۷  
۴۸ جگہ ۴۹  
۵۰ جگہ ۵۱  
۵۲ جگہ ۵۳  
۵۴ جگہ ۵۵  
۵۶ جگہ ۵۷  
۵۸ جگہ ۵۹  
۶۰ جگہ ۶۱  
۶۲ جگہ ۶۳  
۶۴ جگہ ۶۵  
۶۶ جگہ ۶۷  
۶۸ جگہ ۶۹  
۷۰ جگہ ۷۱  
۷۲ جگہ ۷۳  
۷۴ جگہ ۷۵  
۷۶ جگہ ۷۷  
۷۸ جگہ ۷۹  
۸۰ جگہ ۸۱  
۸۲ جگہ ۸۳  
۸۴ جگہ ۸۵  
۸۶ جگہ ۸۷  
۸۸ جگہ ۸۹  
۹۰ جگہ ۹۱  
۹۲ جگہ ۹۳  
۹۴ جگہ ۹۵  
۹۶ جگہ ۹۷  
۹۸ جگہ ۹۹  
۱۰۰ جگہ ۱۰۱

نہ دیکھا تھا وہ گھوڑا ماریاں کو  
وہ گھوڑی دیکھ گھوڑا ہڑا کر  
سو میں جبریل گھوڑی کو ڈٹا  
عقب میں تھا لگا ہوا سپ فرعون  
وہ سرکش ہو کے درویشاں جبریل  
چلا دجلہ میں وہ مغرور جہول  
وہ شطالین میں گھوڑا چلایا  
جو ہیں دجلہ چلی اس وقت اوپر  
بھی ایسا شور کر پانی ملا ہے  
ہوا اس طرح سے پر شور آواز  
بھی موجوں نے ٹپک ٹپک کمارے  
فقیہ اب ذکر باقی یاد کر کر  
کہ اتنا وعظ حضرت مصطفیٰ نے  
روایت ہے ضعیف القول معروف  
بھی دیگر ہے روایت کوئی راوی  
یہ اس کے پیٹ سے ہوا تھا  
حکومت معاویہ کو ہاتھ آئی  
قتضارا نائزے پر نیش کڑو دم  
بہت تدبیر کہ کر ہو کے عاجز  
کے صحبت بوقت ریش عقرب  
سو اس عقرب سے یہ کڑو دم ہو پیدا  
کہ پیدائش زید میو یں ہوئی تھی  
کہ ہیں اس طرح سے خاص اور عام

لگا کر نے عقبت میں بے نکال کو  
چلا بے بے ستا شا اس کے اوپر  
بدم ندی اتر کر پار آئے  
چلا گھوڑی کے پیچھے ہو کے منتظر  
چلا ہو گرم تر جوں باؤ عجیل  
بھی ندی حکم میں اسپر گیا بھول  
عقب میں اس کے سب شکر بھی آیا  
ہوا آ میختہ پانی مصطر  
کہ ارکان جہاں سب کھلبلا ہے  
کیا بحر ملامت میں سر انداز  
کہ فرعون غرق ہو موسیٰ سدھارے  
وفات حضرت حسنؑ شہ کابیاں کہ  
کے سوسب شاہ معاویہ نے  
سو اس کو کا رہ کر تا ہوں مصروف  
قدیمی معاویہ کی زن تھی خاصی  
ولیکن تخم عقرب میں جما تھا  
قتضانے کر کے قتنہ منہ دکھائی  
لگا سوزندگی سب ہو گئی گم  
ضعیفہ زن کے اپنے پہ جائز  
کہ در عقرب ہو اوہ نیش عقرب  
زید میو ناخلف مغرور شیدا  
کہ اس میں سرسبز شکل بدی تھی  
پیچھے واللہ علم نیک انجام

۱۶  
لے فریفتہ  
تہ تیغ تہ ہوا  
تہ شطالین ندی  
دریا کے نیل میں  
شہ ایک ہنہ کا نام



۱۶  
سے آٹھویں سال پر  
در صورت بچہ کے  
سے ۱۱۷۸۸ اتفاقاً  
شہ نیک "مختار"  
چھپو کا نسخہ

حسنؑ شہ جب کے شادی کو اتمام  
وہ عبد اللہ انصاری کی دختر  
سیلقہ دیکھ اس کا شاہ دانا  
سو بنت معاویہ تب جل اٹھی ہے  
وہ خط پہنچا سو جلتا ہی تھا بدگوں  
سفوف ریزہ الماس دیکر  
اسے ان کو کھلا کر کام آخر  
سو ویں مرواں مدینہ بیچ آیا  
وہ دخت معاویہ کے ہاتھ دیکر  
بھی تین ایک قت اول نہ ہر شہ کو  
وہ پانی جب پیئے شاہ مظفر  
حسینا کو اسی دم شہ بلائے  
سو اہل البیت کو تفویض اپنی  
بہت رورو کے دنیا سے سہارے  
ہوا اس طرح کا عالم میں ماتم  
ہوا غوغا تمامی بحر و بر میں  
بھی دریا اپنے سر کو پھوڑتا تھا  
حسنؑ شہ کا ہوا اس طور ماتم  
فقیہین ان کے غم کو انتہا ہے  
جنہوں نے ایسی بد ذاتی کے ہیں

جولائے گھر میں خوش ز وجہ سرخجام  
جولائے گھر میں اپنے شاہ شیر  
کئے تجویلی گھر کا کارخانہ  
بر اور تھا زید اس کو کھلی ہے  
روانہ کر دیا مرواں مفتون  
کہا اس کو کہ تو ہر طور اکثر  
میرا دشمن ہے اس عورت کی خاطر  
سفوف الماس کا شہ کو کھلایا  
کھلائے شہ کو پانی میں ملا کر  
کھلائے تھے انھوں نے فیسہ کو  
ہوئے ٹکڑے کھجے کے مفور  
ہوئے رخصت گلے اپنے لگائے  
گرے نخت جگر و دادر ستر  
إِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہنا ہے سارے  
سبھی کہتے تھے ایہیہات غم غم  
نہیں آنسو رہے کس چشم تر میں  
جدا رہے صبر ماتم توڑتا تھا  
نپٹ محزون تھا شرب کا عالم  
انھیں کے واسطے سب کچھ ہوا ہے  
بجز ذلت نہ دنیا میں رہے ہیں

یعنی جو اس کا  
یعنی گھر کا دربار  
اس کے حوالے سے  
یعنی ہر گھر  
میں سے باہر ہیں  
سفوف بنایا



یعنی پیر و درگاہ  
حضرت امام حسینؑ کو  
ساکر و سدا  
شہ دیا ہے شہ  
شہ دیا ہے شہ

بہ غم محفل کیا اس جا پہ آخر  
درد و داں بر محمدؐ تا بہ محشر

## مجلس ششم

## در بیان تولد و مناقب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

کروں اب محفل ششم کو ایجاد  
 قلم پیکان کے مانند گستاخ  
 قلم ہو جو ہر خو نیز پیکان  
 زمیں پر خون سے افشانی کر رہے  
 مرکب نے کیا دفتر کو غمناک  
 دوات ہو حقیقہ غم سخت محزون  
 بیاں کرتا ہے یوں ماتم کی محفل  
 حسین ابن علی شاہ زمیں کا  
 رسول اللہ کے نور العین منظور  
 محمد مصطفیٰ کا نور دیدہ  
 ولی اللہ کے فرزند دل بند  
 حسن شاہ ولایت کے برادر  
 قبول بارگاہ کبریا وہ  
 خلیق و نیک بخت و نیک آئیں  
 گلستان توحید خداوند  
 شمیم روضہ صبح سعادت  
 نسیم باغ توحید و ہدایت  
 سوار علی آتی سر الہی  
 ضیائے نور دیں بدر الدجی ہیں

رسول اللہ سے کر درخواست اللہ  
 کیا کاغذ کا دل سوراخ سوراخ  
 کرے ہے صفحہ کاغذ کو افشاں  
 جہاں میں غم کی طینیانی کرے ہے  
 ہوا سوخا رہے پیکان چاک و چاک  
 سیہ ہو کر لکھا ماتم کا مضمون  
 اٹھا کر فرق ہے پر اس غم کا حمل  
 تن پنجم ہے نقش بخت کا  
 خدا کے برگزیدے نیک منشور  
 خدائے ذوالمنن کا برگزیدہ  
 جگر پیوند خاتون کے فرزند  
 پدر عابد کے اور بانو کے شوہر  
 یقین دونوں جہاں کے مدعاہ  
 کہ وہ بلغ اللہ تعالیٰ تھے اشرف اللہیں  
 رموز انما کے شرح پیوند  
 سپہ سالار اسرار شہادت  
 زمیں تا آسماں بے جن کی رایت  
 بزرگی ان کی ہے مہتابا ہی  
 کہ بود اللیل رؤس الشمس الصبح ہیں

لے پیر ۱۱  
 کثرت زیادتی ۱۲  
 سکہ سیاہی سکہ بڑکا  
 منہ ۱۳  
 سکہ سرائے کجاہ ۱۴  
 سکہ قبول ہے ایچھا



والے ملک اچھے  
 طریقے والے لکھ  
 حضرت آنحضرت  
 ذات اللہ علیہ وسلم  
 کی طرف ۱۵  
 سکہ روشنی ۱۶



کہ ان کے حق میں دیکھو اہل بیان  
کہ میں اَللّو لُو و المر جان دونوں  
یکے شبیر ہیں دیگر میں شتر  
محمد مصطفیٰ کے سبط مقبول  
علیٰ کے لخت جاں روح رواں تھے  
بگر خاتونِ جنت کے وہ شہزاد  
خدا کے برگزیدے صدقِ برہاں  
وہ دونوں مردِ مانِ چشمِ مرسل  
ابو بکر و عمر عثمان کے پیارے  
وہ سارے انبیاء کونجاں  
نبی کے خاندان کے سر کے والی  
صحابہ کے دو جان نورایاں  
ہاجر کے رفیق و نیک انجام  
بھی انصاروں کے سردار مظفر  
تمامی مومنوں کے گنجِ مطلب  
ہو ابابہ شفاعت ان سے مفتوح  
عظیم انشاں ہے یاراں شان ان کی  
وہ اہل البیت تطہیرا کے قابل  
نبوت کے چمن کے تازہ ریحان

خدا ہے برنخ لایضیان خوان  
برنگ سبز و سرخ ہے شاخِ دونوں  
یکے از زہر اور دیگر ز خنجر  
یکے بہم سے دگر خنجر سے مقتول  
یکے پر زہر و دیگر خونفشاں تھے  
یکے سم نوش و دیگر سر بہ جلاد  
یکے ٹکڑے جگر دیگر بویراں  
یکے شرب دگر در دشتِ کربل  
یکے از سم دگر خنجر سے مارے  
یکے ویراں و دیگر تشنہ پیراں  
یکے محزون سم دیگر ہلالی  
یکے سم میں دگر لہو میں غلطاں  
یکے خنجر دگر کوزہ ہر کا جام  
یکے سم کش دگر کے تن میں نشتر  
ہلالی نوش و دیگر تشنہ لب  
یکے سم خورد و دیگر گشتِ نبوح  
سم و خنجر سے گذری جان ان کی  
بھی یک کو سم دگر کو دشتِ ہایل  
یکے سر سبز دیگر سرخ و اماں

کہ اشعار کے  
حکایت کے  
جلد ششم در بیان  
ولادت حضرت امام حسین



کہ اشعار کے  
جلد ششم در بیان  
ولادت حضرت امام حسین

### حکایت تولد نامہ

کروں پیچھے مناقب سے مسل  
وہ شمعِ انجمن اور مسدودِ زمن کے  
وہ ہر منجلی پیدا ہوئے ہیں

تولد ایک عثمہ کہہ کے اول  
چھ مہینے بعد از ان حضرت جن کے  
حسین ابن علی پیدا ہوئے ہیں

تھا مریخ سداوت در شہادت  
 تھی تخیل محل خورشید خاور  
 شرف در ثور مہ در برج مسعود  
 خیر پہونچی محمد مصطفیٰ کو  
 یہ سنتے ہی ہوئے خوشوقت حضرت  
 صحابہؓ کے بھر د شاہ مختار  
 سوویں مولا علیؑ کو کہہ دیئے تب  
 جو کوئی آویں صحابہ تہنیت کو  
 پکاروں گا تو آنا گھر کے اندر  
 وہیں مولا علیؑ فرماں کے موجب  
 سو پیغمبر گئے گھر میں شتابی  
 اسی دم لا کے حورالآب کو ٹر  
 رسول اللہ اسی غسل دے کہ  
 جو حضرت خوب تر دیکھے انھیں سو  
 بہت پیارا دکھایا سو محمدؐ  
 سوویں جبریلؑ میکائیلؑ باہم  
 وہ لائے گھر کے تیں مولا کے تشریف  
 ملا کہہائے نہ گردوں شتابی  
 بھی آتے وقت جبریلؑ مکرم  
 گرا تھا خاک ذلت پر گرفتار  
 پچانے جبریلؑ اسکو سو پوچھے  
 کہا تب اس فرشتے نے کہ بھائی  
 سوویں جبریلؑ بولے اس ملک کو

لہذا تمام ہرچ کے نام  
 ہیں ۱۲۷۱ھ مبارکبادی سے  
 برس پینسٹھ ۱۲۷۱ھ



چوتھے آسمان پر چلے  
 والا ۱۲۷۱ھ غزالی جمع  
 ملک کی معنی فرشتے

زحل عقب مقابل با شہادت  
 آئند سرطان میران سبیل پر  
 شہادت عاقبت کو ہوئے محمود  
 کہ اس نور الہدیٰ خیر الورا کو  
 کئے ہیں سجدہ شکرانہ اسوقت  
 ولی اللہ کے گھر پہنچے یکبار  
 کہ تم دروازہ پر رہنا کھڑے اب  
 کھڑے رکھنا انھوں کو آپ خوش ہو  
 تحمل کر کے رہنا سب نے دیر  
 رہے دیر پر کھڑے دریاں کجوب  
 حیثینا کو لے با اضطرابی  
 قرا تے سرخ یکدم سب نے پھر کر  
 دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہیں اٹھا کر  
 جو حلقہ سرخ تھا گردن پہ ان کو  
 بلب بوسہ دے ہیں اسپہ اوتد  
 بھی اسرافیلؑ وعزرائیلؑ پیہم  
 لگے باتہنیت کرنے کو تعریف  
 زمیں پر آئے با صد اضطرابی  
 فرشتیک فلک چارم کا مدغم  
 جلے تھے بال و پر از حکم کرتار  
 سبب کیا ہے جو ہم ذلت کو پہونچے  
 مجھے ہے اس الم سے اضطرابی  
 وہ سردار ملک چارم فلک کو

محمد مصطفیٰ کے گھر میں احمد و ز  
مبارکباد کو سارے ملائیک  
وہاں جاتے ہیں کرنے تہنیت ہم  
تھا اس عاصی ملک کا نام فطرس  
مجھے لیجا کے پیغمبر کے نزدیک  
بہت منت کیا فطرس بہ جبریلؑ  
ملک سب جا کے وہاں حاضر ہوئے ہیں  
فرشتہ یک فلک چارم کا سردار  
قصور امر حق سے ہو گرفتار  
گرا ہے خاکِ ذلت پر ہو نادم  
سو وہیں حضرت محمد مصطفیٰ نے  
حسینؑ ہاتھ میں تھے سو لیجا کر  
اُسی ساعت ہوئے تازہ پروبال  
چلا پرواز کر کر آسماں پر  
مبارک تن حسینؑ کے شرف سے  
جب اُس نے واقعہ سلطان دیں کا  
بہت رونے لگا ہے آسماں پر  
کہا رو رو کے اے خلاق عالم  
مجھے معلوم ہوتا تو شہنشاہ  
بدشت کر بلا گردوں سے جاتا  
بہت رو رو کے اپنا سر بچھاڑا  
سو آیا حکم خلاق جہاں کا  
کہ اے فطرس مدد پہنچا نہ تیرا

ہو افرز نزدیک پیدا دل افرور  
یہ اپنی جان کو وارے ملائیک  
پھریں گے وہاں سے باخوش کیفیت ہم  
کہا رو رو کے تم بہر خدا بس  
رکھو اس صاحبِ افسر کے نزدیک  
انہوں بھی لیگئے کچھ نہیں کئے ڈھیل  
یہ بعد از تہنیت کے کہہ دیئے ہیں  
ہو ابے سخت ذلت میں گرفتار  
یہ بال و پر ہوئے ہیں سوخت لاچار  
ہے کرنا مہربانی اس پہ لازم  
وہ سلطان جمیع الانبیاء نے  
بدن ان کا پھرائے اس ملک پر  
گنہ بخشی سے تب وہ ہوئے خوشحال  
رہا بیا امینت اپنے مکاں پر  
وہ پایا بال و پر کو لطف رب سے  
سنا ابن امیر المؤمنین کا  
ٹرنے کو لگا اس تشنگاں پر  
حسینؑ ذوالکرم تھا دوست اکرم  
یہ اپنے سب فرشتے لیکے ہمراہ  
کھپا کر ظالموں کو پھر کے آتا  
گریباں باجماعت اپنا پچھاڑا  
وہ حضرت حق تعالیٰ جل و شاں کا  
تضائے اس کے تیں یکبار گھیرا

لے شیان  
رہنیت یعنی بخت

۱۵  
باقی

ہونا آرام پانا دلت  
بزدلی سے آسان

بھو اچھو ہونے ہا راتھا بہ تقدیر  
پر اب اپنی جماعت لے اتر کر  
سو وہ فطرس جماعت پیکے ہمراہ  
زمین کر بلا پر آ کے یک دم  
جو اس کے بعد یوں جبریل تعجیل  
کئے ہیں تہنیت اور تعزیت ہم  
سو ویں ختم رسالت بول اٹھیں  
وہیں جبریل ہو غناک بولے  
کہ یا حضرت محمد مصطفیٰ تم  
کہ جن کے حلقہ گروں کے اوپر  
دیئے ہو سے نہایت پیار کر کر  
بہت رنج و تعب میں ہو کے لاچار  
بھی ماریں پڑے گی دشت غم میں  
یہ سنتے ہی رسول اللہ پکارے  
وہ کیسا وقت ہو گا کمسنوں پر  
کئی دوزگوں نے لالہ باری  
لگے ہیں بیدھڑک روئے کو لاچار  
دیکھے سو ہاتھ میں لے کر کے مصوم  
صحابی تہنیت کو بھول یک دم  
سواہل البیت پیغمبر سے سن کر  
ہوا ہنگامہ غم خاندان میں  
پڑی تحت الشری میں دھوم غم کی  
چمن زار و شبستان اور بستان

سورۃ یوسف  
گر وہ ۱۲  
سورۃ یوسف  
ہو نامیے فرشتہ فوج  
فوج کے نازل ہوئے



تھکے تھکے مبارکبادی  
تھکے تھکے پیار  
انہوہ اجتماع  
شور کے خلوت  
خاندان خود

نہ کچھ تقدیر پر چلتی ہے تدبیر  
تو کر محشر ملک ماتم قبر پر  
چلا آیا ہے با صد نالہ و آہ  
قبر پر شاہ کے کرتے ہیں ماتم  
ملا یک جوق جوق ہوتے ہیں تزیل  
بجائے ہیں حکم معذرت ماتم  
ہونی نہیں تہنیت میں تعزیت کیں  
معمر غم کا ہو دل چاک کھولے  
رہے دونوں جہاں کے پشوا تم  
وہ خط سُرخ کے محزن کے اوپر  
اسی جاگ چلے گی دھار خنجر  
زن و فرزند و بندگان غم خوار  
رہیں آل عباد و دوا لم میں  
کہ اے خلاق اے اللہ باریے  
تظلم ہو دے گا ان بکیوں پر  
ہوئی حضرت کے اوپر بیقراری  
سو آئے سب صحابی دوزیک بار  
بہت روتے ہیں پیغمبر ہو مغموم  
لگے ہیں تعزیت کا کرنے ماتم  
کئے ہیں از دحام شور محشر  
ہوا غوغائے غم کون و مکاں میں  
پڑی بجلی جہاں پر اس الم کی  
ہوئے اس غم کی سوزش سے ہر اس

بھی ماہی یہاں تلک روئی نہی میں  
یہاں تک گا روئی تا کہ ماہی  
بھی گردوں خم ہو اس غم سے دہم  
یہاں لگ عرش اعظم غم سے رویا  
ملایک جزو کل روئے پکارے  
غرض اس طور کا ماتم ہوا تھا  
پڑا تھا زلزلہ سب آسماں پر  
نہ کیوں ماتم کریں سب قدسیاں مل  
روایت ہے کہ یک دم فخر عالم  
سو دیں اتنے میں ہو جبریل تعیل علیہ السلام  
بڑا رد و بدل تھا کیں غزا کا  
سو یک ساعت میں جبریل آپیلا پے  
وہیں ختم البنی نے عقل کل سے  
اخفی جبریل اس سرعت کا احوال  
یہ کس اسمائے اعظم کا اثر ہے  
خواص جلد ہے کس اسم کا یہ  
سو دیں جبریل کہ ہیبت مبدل  
دکھائے اپنی ہیبت مصطفیٰ کو  
بیاں گر اس قد عظمیٰ کا بولوں  
نہ ہیبت سے یہ خاتمہ چل سکے گا  
کہ تھے تشریف اراں پر بڑے سب  
اگر وہ پر جہاں اوپر پھرا دیں  
وہ دونوں پر اٹھانا موٹس اکبر

بہاے بحر مشکل انتہا میں  
ہوئی غرقاب از چشم کماہی  
ٹپکنے کو لگا دیدوں سے شبنم  
ہو تو نہ گردوں زمین ساتوں ڈبویا  
زمین کر بلا پر سر پچھاڑے  
زمین تا آسماں سب کھلبلا تھا  
گرا تھا کوہ غم کردیاں پر  
ہوئے ہیں مرتبے سارونکو حاصل  
صحابہؓ کے بیٹھے تھے فراہم  
جناب کبریا کی وحی تنزیل  
ہوا تھا اختلاف اس مدعا کا  
فلک کو ہفت کرت جا کے طے  
جو پوچھے ماجرا اس جزو کل سے  
مجھے معلوم کرنا تم نے فی الحال  
جو سب ارکان تمہارے زیر پر ہے  
کہ سرعت کس سبب ہے چشم کا یہ  
ہوئے ہیں مشکل اصلی سے مشکل  
کہ اس بلغ اصلی کشف الدجی کو  
تو ہیبت سے جگر سینے میں گھولوں  
جگر کا غذا ہیبت سے پھٹے گا  
دو پر چھوٹے تھے سب کے زیر اغلب  
تو پھر دن رات کی رونق نہ پاییں  
دکھائے فخر عالم کو سراسر

لے جواد روئی  
جلد ہی سے  
نکل صورت

۱۳۳  
فی

۱۳۳  
نام نام  
نام نام  
نام نام

لگے تھے سبز خط سے راست پر پر  
 بھی بابیں پر یہ خط ارغواں سے  
 کہ اسم الحسین انوار شہیر  
 سوویں جبریل بولے شاہ دوراں  
 شرف پائے ہیں سب قریب خداوند  
 یہ اس اسمائے اعظم کا اثر ہے  
 مکرّم تعنا م ہے نزد الہی  
 بھی ان دو اسم اعظم کے سبب سے  
 یہی پشت فلک پر بھی ہے ارقام  
 سو پھر حضرت نے فرمائے کہ بھائی  
 مگر یہ خط سبز و سرخ مضمون  
 کہے جبریل نے اے فخر عالم  
 بخط سبز جو نام حسن ہے  
 کہ ان کو زہر دیکر کے جفا کار  
 کھپاویں ان کے تیں اہل تظلم  
 و کہے سرخ خط سے نام شہیر  
 بہت غربت میں وہ لاچار ہو کر  
 یہ اس باعث لکھے ہیں سبز اور لال  
 بہت افسوس کھا غربت پہ انکی  
 بھی جبریل امیں روئے پکارے  
 ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ  
 لگا ہونے کے تیں یوں شور غم کا  
 اٹھا تھا شور ایسا خانداں کا

لہ نیکوئے مہ فوٹ  
 تھو زنگی تھو کھا ہوا  
 تھو ہمیشہ تھو یعنی دوی



طرح "مہ ساف"  
 مہ کرت نصیبت  
 مہ مفصل

کہ اسم الحسن یعنی کہ شہیر  
 لکھے تھے خونقشاں رمز نہاں سے  
 کہ تھے اس قدر قدرت سے تحریر  
 یہ دو اسموں کے باعث قدسیاں ہاں  
 بھی اڑتے ہیں اسی سے ہو کے خرسند  
 ہر ایک قدسی کو ان سے بال و پر ہے  
 ہوئے سب ان کے دم سے مرغ و ماہی  
 فلک سے مدعا پائے ہیں رب سے  
 ہیں اس باعث کھڑے یہ تھام مادم  
 کہے سب حال تم مجھ کو کما ہی  
 لکھا ہے ہر خط موزوں دگر گوش  
 تمامی انبیاءوں کے مقدم  
 عنایت حق سے اختصوہ میں ہے  
 بھی دیویں گے انھو نگو سخت آزار  
 نہ کچھ تقدیر پر آئے تکلم  
 چلاویں ان کے اوپر بخیر و تیر  
 بہاویں خون اپنا کر بلا پر  
 سنے جس وقت پیغمبر یہ احوال  
 نہایت روئے ہیں کہ بت پہ انکی  
 سبھی مجلس کے یاراں آہ مارے  
 بہت روئے گریباں چاک کر کر  
 کیا ہے نہ فلک میں گھو ر غم کا  
 پھٹا سینہ تمامی انس و جان کا

نہیں اس طرح روئی آہ کر کر  
 بھی رعد و برق غم سے یوں پکارے  
 سنو یا راں فیضیت ان کی دیگر  
 بہت کچھ پیار کر کہتے تھے حضرت  
 بھی گودی میں لئے ہیں پیار کر کہ  
 رسول اللہ سے یہ سن کر حیننا  
 کہے حضرت نے کس رُو سے بتاؤ  
 سو دین حضرت حیننا بول اٹھے ہیں  
 چچا لگتے ہیں میرے ختم مرسل  
 میرے والد سوار ہل آتی ہیں  
 وہ ہیں شیر خدا صفہ ر غصہ  
 بھی میری والدہ خیر النساء ہیں  
 کہ جب نکلے گی محشر میں سواری  
 بھی بھائی ہیں حسنؑ شہزاد معروف  
 کہونا نامتھارا کیا حب ہے  
 میرے نانا نط نانا متھارا  
 چچا بھی تم میرے ہوتے ہونا  
 میرے والد کے ساں والد متھارا  
 بھی میری والدہ سی والدہ ہو  
 متھاری ایسی ماں ہووے تو کہنا  
 میرے بھائی سا بھائی ہے متھارا  
 کہ وہ ہیں جعفر طیار احرار  
 یہ سنتے ہی کہے خیر البشر نے

دیئے دریا دبوٹا لالاب بھر کر  
 اٹھے ہر دلیں آتش کے شرارے  
 کہ اک دن لے حیننا کو پیغمبر  
 پشانی پر دے بوسہ با شفقت  
 کہے تم ہم سے بے گاہ کون بہتر  
 کہے بہتر ہوں میں تم سے لے نانا  
 سند اس بات کو کر کے دکھاؤ  
 میرے نانا محمد مصطفیٰ ہیں  
 پچھیرے بھائی تم مولائے فضل  
 کہ وہ نادر علی الملقی ہیں!  
 ولایت کا پہنایا حق نے انہر  
 تمامی عورتوں کی پیشوا ہیں  
 ہو دیں انس و ملک کی چشم جاری  
 شہادت سے کیا ہے جن کو جھوٹ  
 میرے جیسا متھارا کانٹا ہے  
 اگر ہو تو بتانا آشکارا  
 متھارا یوں چچا ہو تو بتانا  
 بتانا ہووے تو نانا خدا را  
 کہ جوں خیر النساء عصمت پنہ ہو  
 ہمارے سر پہ تم سا چتر رہنا  
 پچچا ہے میرا جعفر آشکارا  
 جو ہیں جنت میں بال و پر سے تیار  
 شیعہ المذنبین یوم النثر نے

لے جو بھائی ہیں  
 بھائی  
 بھائی طرح  
 صفہ ر یعنی جواں  
 سجاد و زینب



کی صوفی کو چھڑا کر دیم  
 کہنے والے  
 شہزاد ہمارے  
 طرح مانند  
 خدا کے واسطے



کہ جیسے تم حسینؑ و ذوالکرم ہیں  
یہ رتبہ بہترین میں کر کے ہم کو  
اور اپنی چشم سے آنسو بہائے  
مجاں دیکھ فرمانے لگے ہیں!  
یہ سنتے ہی کہے خیرا لو رائے  
کہ جب میثاق کے دن جملہ روحاں  
ہوا آواز اَلَسْتُ رَبِّکُمْ کا  
جواب از جملہ گال قافوا بلی تھا  
سنا میں نے سو ہو حیرت سے حیراں  
کہ اے خلاق میری ذریت کو  
سو دیں خلاق اکبر نے اسی جا  
بھی حضرت بوالبشرؑ تک فخر و فرسے  
جو دیکھے جملہ پیغمبروں کو  
بھی جب دیکھے حسینؑ پاک تن کو  
کہ جا نزدیک اٹھائے پیار کر کر  
گلے اپنے لگائے جد آدم  
بھی پیغمبروں نے بول اٹھے ہیں  
یہ کیا پیغمبروں سے بہترین ہیں  
بھوں نے آکے پوچھے بوالبشرؑ سے  
سبب کیا پیار کرنا ان پہ اتنا  
سو تب ستر خدا حق کا خلیفہ  
کہ اتنی جائیں کاتاج سر پر  
بھی پیغمبروں کے سمت رخ کر

لے آیا کیا نہیں ہوں  
میں رب مختار  
کہ کہا بھوں نے  
تو کہاں جا رہا  
تو بہت بد دور دلا  
۱۲۱



حضرت پاشا - شان  
و شکت " سہ لقب  
حضرت آریک  
سے رخسارہ اور  
پیشانی " سے واقف  
خبردار " ۱۲۵

بھی جیسے تم ہو میں ویسے ہی ہم ہیں  
تو یہ رتبہ دیا رب خوب تم کو  
بہت سا پیار کر سینے لگائے  
سبب کیا چشم سے آنسو بہیں  
جناے حق محمد مصطفیٰؐ نے  
بلایا رو برد خود پاک رحماں  
اٹھا جو وقت کن سے رمزِ قلم کا  
جینا کی صدا میں کر بلا تھا  
کہ اتنے میں آدم نزد سجاں  
دکھانا تک نظر کر مرحمت تو  
بتجمل سے کیا سارے کو پیدا  
لگے تب دیکھنے نورِ نظر سے  
تمامی اور جان بزرگوں کو!  
رسالت کے چمن کے گلبدن کو  
دیئے ہو سے عذار و فرق سر پر  
سو کہنے کو لگے تب جملہ عالم  
بہت ان پر شفقت کیوں کئے ہیں  
رموز حق کے خوش نقش و نگین ہیں  
وہ سر اللہ کے شیریں خبر سے  
کر واس را نہ سے ہم سب کو دانا  
کہ کر منا کے مقصد کا وظیفہ  
خدا کا برگزیدہ نیک محضر  
فرمانے لگے ہیں سب کو یکسر

میرا پیارا ہے اس باعث حیثنا  
 قبول لا اس نے ہے خود خداوند  
 ایک اسماعیل عبد اللہ دیگر  
 انھوں پر سے ملی نذر الہی  
 میں اس باعث کیا ہوں پیارا پسر  
 زمیں کر بلا پر سرکشاوے  
 سبیل اللہ سراپنا فد اکر  
 بڑی ایک سخت آفت میں پڑیگا  
 نہایت مرتبہ حق سے کماوے  
 میں اس باعث کیا ہوں پیارا پسر  
 کہ اس باعث ہمیں پیدا کیا ہے  
 کہ اس کے غم سے ہووے تنگاری  
 یہ سنتے ہی سب ارواحان مرسل  
 بھی پیغمبران کر حلقہ غم  
 کہ صدائف و دیگر ہشتاد بالہ  
 کئے ماتم حیثنا کا بہ زاری  
 عزیزاں یہ الم ہے ابتدا سے  
 بھی پیغمبروں نے ہو کے غمیں  
 محمد مصطفیٰ سے سب گلے مل  
 زہے فرسخ نوا سا ہے تھارا  
 دعا کی سب نے پیش کبریا کے  
 الہی اس شہادت کے بدل تو  
 وہ تب حق المیں بدل شہادت

قبول لا بہ ناما سر کو دینا  
 بچا یا میرے دو پیارو کو خورند  
 قبول لا فوج ان کا اپنے اوپر  
 سنے ہو ذکر وہ اول کما ہی  
 جو لے کر اپنے اہل البیت کیسٹر  
 سو اپانی کے اپنا خون بہاوے  
 بہت رنج و جفا اور درو پاکر  
 فزوں از صبر ایوبی کرے گا  
 جو اس کا نام لے سوا جہاد سے  
 کہ جس کا باپ ہے ساقی کوثر  
 سمجھوں کو اس کا غم کرنے کہا ہے  
 حیثنا پر کرو سب آہ و زاری  
 لگے رونے کو اپنے باتھل کیل  
 ہوئے میناق میں محزون زاتم  
 بھی پیغمبراں والا و مولے  
 ہوئی ساروں پہ غم کی بقراری  
 قبولیت سے عہد و مدعا سے  
 بجائے تعزیت کا سب نے آئیں  
 کہے رو رو کے سب نے شمع محفل  
 جو اپنا سر تھارے پر سے وارا  
 جناب حضرت عفتہ کشا کے  
 کرے گا کیا کرم دکھلاوے ہم کو  
 دکھایا مرتبہ ان کا نہایت

لہ تمام  
 علی بنی ارباب  
 علیہ السلام سے زیادہ  
 سزا گیا تھے چھکار  
 بخت



تک سو ہزار بیسویں  
 ایک لاکھ ۱۱۷۷  
 اسی ۱۱۷۷ طریقت  
 شہ مبارک کے ۱۱۷۷  
 شہ سالانہ گینوالا ۱۱



سوئے گر دوں دکھائے پل میں انکو  
کہا ربّ العلیٰ نے عقل کل کو  
دکھانا ہشت گلشن بسرو و خرم  
دکھانا عوض کو ثر و ثجلہ شیر  
دکھانا چشمہ عین الیقین کو  
دکھانا سارے آرائش وہاں کی  
دکھانا عرش و کرسی استوا بھی  
سو دیں فرمان پر روح الامیں نے  
دکھائے جنتاں اسباب بالکل  
پہ رونا آپ نے کچھ نہیں کئے کم  
سو خود پروردگار جملہ عالم  
بہت رونا سبب کیا ہے تھارا  
یہ گستاخی فلک پر کیا سبب ہے  
کہے حضرت حسینؑ نے الہی  
میرے نانا کو ہے امت کا افکار  
سو اس امت کو اے خلاق اکرم  
الہی ان کو گر بخشنے گا اب کے  
وگر نہ ہو قیامت تک یہ رونا  
کہا تب حضرت حقؑ نے حسینؑ  
قیامت میں علیؑ پر اجر پاویں  
تھاری جو کہ خواہش ہو سو کہنا  
کہے رو کر حسینؑ نے شتابی  
وگر نہ آرزو میں غیر اس کی

و لے چھوڑے زندہ رونکی دھن کو  
لجا جنت میں تو جنت کے گل کو  
بھی غلام اور حوران رشکِ نجم  
کہ ماسمجھیں یہ خوشوقتیں سے شیر  
دکھانا رونق نور المبین کو  
دکھانا سب عمارت پوشاں کی  
دکھانا سخل طوبی منہتی بھی  
کہ اس ناموس رب العالین نے  
دکھائے زلف حوراں جعدِ نبل  
زیادہ تھا وہ گر یہ سوزِ پیہم  
کہا اے طفل کیوں روتا ہے ہر دم  
بتانا تاکہ ہو دے آشکارا  
یہ بستانِ مشن بے نقب ہے  
بے میری جان پہ اس غم کی تباہی  
بہت روتے ہیں اس باعث سے ہزار  
تو بخشش کر کہ خوش ہوں فخرِ عالم  
تو میرا رونا کم ہو دیگا تب کے  
نہ کم ہو دے گا محشر تک یہ رونا  
تھیں اس بات سے کچھ غم نہ لینا  
کوئی جنت میں کوئی دوزخیں جاویں  
ہمارے حکم پہ مضبوط رہنا  
مجھے تو بخش اتنی کامیابی  
الہی مجھ کو کہ ناخیر اس کی

عربی میں "عربی" سے  
عربی میں "عربی" سے  
عربی میں "عربی" سے  
عربی میں "عربی" سے



المستحقين من قبله  
في يوم السبت  
من شهر ربيع  
الاول سنة ١٢٨٥



دیکھو پیاراں حسینا کے مقامات  
 کہ سب امت کے والی ہو کے یکدم  
 مناقب ان کے کتب تک کوئی کہے گا  
 نہ ان کے مرتبے کو انتہا ہے  
 ادا ہوتا نہیں حفظ مراتب  
 کہ اک دن آحسین ذوالکرم نے  
 محمد مصطفیٰ سے بول اُنھے ہیں  
 میرے باعث بنو تم اونٹ نانا  
 وہی پھر پھر لگے کہنے کو ہٹے  
 نمط بچوں کے حجت کر کے شہزاد  
 سو دین شمس الضحیٰ بدرالدجی نے  
 بدست دیا ہوئے خم مثل اشتر  
 سوار اس پر ہوئے تھے تب حیٹنا  
 ہمار ہوتی ہے اونٹوں کو ہمیشہ  
 وہیں حضرت محمد مصطفیٰ نے  
 کمرے کھول کر پکا لئے ہیں  
 دونوں پنکے کے چھڑے و دھڑکے  
 حیٹنا نے دونوں پنکوں کے پھیرے  
 چلے کتنے قدم بختی کے مانند  
 وہیں پھر کر حیٹنا رو اٹھے ہیں  
 سو دین حضرت رسول عالمیں نے  
 لگے کرنے کو جوں بختی سا آواز  
 یکے چہرہ لے آکر اس نے یکدم

بلندی مرتبہ اور عالی درجات  
 لئے بخشا کے سب امت کا عالم  
 حشر تک فصل اول میں رہے گا  
 نفس ان کا مقدس با صفا ہے  
 و گریک یاد آیا ہے مناقب  
 خدا کے برگزیدے محترم نے  
 میری خاطر کو تم اشتر بنے ہیں  
 کہ اے سلطان عالم شاہ وانا  
 لگے ہیں لوٹنے ٹوپی کو سٹے  
 بنوا ششرا سے نانا کر کے فریاد  
 رسول اللہ ختم الانبیاء نے  
 لگے چلنے کو اس دم مثل اشتر  
 لگے ہٹ کر کے کہنے تب اے نانا  
 کر دانا بھی اونٹوں کا پیشہ  
 کہ سلطان الورا نو خدا نے  
 دہن میں رکھ ہمار اس کو کئے ہیں  
 حیٹنا کو دیئے ہیں تب شرف  
 اونبختی کی طرح خوش ہو کے پھیرے  
 بنے ہیں مرکب عالم کے خداوند  
 بنان اونٹ کے کہتے ہو کیوں نہیں  
 شہ سالار ختم المرسلین نے  
 روایت دو ہیں اس منزل میں ممتاز  
 لگے کہنے کو اے سردار عالم

یہ کتب  
 علیہ صاحبہ  
 علیہ اجزت یعنی عزت

۱۱

کے گئے  
 ۱۱ اونٹ  
 ۱۱ گام ۱۲ اونٹ ۱۲

نہ کہنا اونٹ کے مانند ٹٹا شا  
وہ حضرت حق تعالیٰ بوتا ہے  
اگر تم اونٹ کے مانند کہو گے  
بسجی ناسوت اور ملکوت و جبرئیل  
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ ہو کے حیراں  
بھی دیکر ہے روایت دوستایوں  
تھا سوم بار کہنے کا ارادہ  
کہے جبریل نے آکر شتابی!  
کہا ہے قادرِ قیوم یوں کہ  
سو میں خاموش ہو ہر رسالت  
کہے جبریل نے مرکوبے راکبے  
و میں حضرت محمد مصطفیٰ نے  
سبب کیا منع کرنے کا بتانا  
سو تب جبریل فرمائے کہ یہ  
جو یتیم بار کہتے عفو شاہا  
سابِ آخرت ہرگز نہ ہوتا  
یہ سنتے ہی ہوئے نگین محمدؐ  
و میں پیغامِ اسرافیل لائے  
پیمبرِ فکر مت کرنا ذرا بھر  
میرے نزدیک آعرشِ علا پر  
قبول اپنا سر دینا عوض میں  
یہ سنتے ہی تک یک تسکین پائے  
عزیزاں دیکھے جو ایسے مقبول

نہ کرنا اس طرح ہرگز تماشا  
سبھوں پر شرِ انفا کھوتا ہے  
تو سب عالم کے تیں حیراں کر گئے  
ابھی اک لحظہ ہوں خرہڑے یا قوت  
پھریں گے تاقیامت ہو کے ویراں  
کہے دوبار لفظ عفو جیوں تیوں  
سو پہنچا حق تعالیٰ کا پیادہ  
نہ کرنا یا محمد اضطرابی  
نہ لفظ عفو کہنا بار دیگر  
اتارے کر حیثیت کو شفقت  
یہ دونوں یکدگر کے ہیں مناسب  
خدا کے ہرگز یدے کبریا نے  
نہ کچھ کرتے تھے بد ہم سبط و نانا  
سلام اللہ یا ذات محمدؐ  
کہ کوئی امت سے دوزخیں نہ جاتا  
نہ شیطان بحرِ عصیاء میں ڈبوتا  
بہت حسرت سے باتکیں محمدؐ  
خدا کے پاس کا مژدہ سنائے  
حسینا جب تھا چھہینے کا اکثر  
لجایا ساری امت بنشوا کر  
گر تشنہ تشنہ امت کی عوض میں  
پر اس واقعہ پہ پھر آنسو بہائے  
کئے ہیں ظالموں نے ان کو مقتول

نہ ہرگز "تہ مجید  
پیشیدہ ۲۰۰۰ء عالم  
دینا ہے فرشتوں کا  
عالم اور ایک مقام  
ہے فرشتوں کی عبادت  
کا کہ وہاں عبادت  
خالص ہے نقصان  
موتی ہے امت عالم  
بزرگی "تہ کوڑی



یعنی تمام جن اور  
آدمی "تہ جس پر  
سوار کی جائے  
"تہ سوار "تہ  
"تہ ہوں کا دریا "تہ  
"تہ تکمیل بقدرت  
"تہ جھوکا پیاس  
"تہ "تہ یعنی  
"تہ آرام "تہ یعنی  
شہید "تہ عفو شہید



نہ ان کو اک ذرہ پانی دیے ہیں  
سراپا دھوپ میں پھراؤ ویراں  
بنی کے خاندان و شہ جوناں  
کوئی نوشہ کوئی سرمست و شیدا  
محمد مصطفیٰ کے ایسے پیارے  
جو ویسوں کو دیئے ہیں سخت آزار  
جنھوں نے ان کو سختی دیکے یکدم  
انھوں کا شرم کیسا حال ہو گا  
تن پنجم ہے حسین ابن علی ہیں  
وہ ہیں آلِ عباس ذاتِ مکرم  
وہ ایسے پختن عالی نسب ہیں  
خدا ہی پختن سے بے نمودار

خبر کھانے کی نہیں ہرگز لئے ہیں  
مع اطفال اہل بیت گریاں  
بھی پُر خوں گریاں تا بجا مان  
گئے ملکِ عدم میں جملہ شہدا  
فلک نے مہر و دم چہرے وارے  
نہ کیوں کر ہوئیں گے وہ خواہ و بیکار  
کے ہیں آب و دانے سے نظم  
نہ ان کا نسل کیوں پامال ہو گا  
کہ وہ سلطان شہدا افضل ہیں  
حسینؑ ذو الکرم سالارِ اعظم  
یقین سمجھو کہ وہ مقبول رب ہیں  
روایت ایک عجب کرتا ہوں بسیار

### ذکر مبارکہ آنحضرتؐ رب انصار اہل ہجران

یہودی اور انصار نئی ملے سارے  
وہ سب علمائے جید ان کر دیں کے  
کہے آکر رسول اللہ کو ناگاہ  
تم اپنے سب زن و فرزند لانا!  
زن و فرزند ہم بھی لے کے آویں  
اگر جس کی دعا ہو دے گی مقبول  
تو پھر ہم تم کو کچھ جزئیہ نہ دیں  
تھاری گرد دعا ہو دے آجابت  
یہ سنتے ہی رسول اللہ نے بولے

وہ سب راہبے اپنے دین کے بابے  
وہ دشمن دیں کے نابینا یقین کے  
مقابل ہونے ہم پہتے ہیں اے شاہ  
دگر ہم اپنے لے آتے ہیں دانا  
بھی تم اور ہم دعا کو ہاتھ اٹھاویں  
تو اس کی قطع مکرنا گفتگو طویل  
تھارے پاس سے ہم خرچہ لیویں  
تو ہم جزئیہ تمھیں دیویں بہ طاعت  
زبان شیریں سے شہد و قند گھولے

مع ذیل و تالیف

مع ذیل و تالیف

مع ذیل و تالیف

مع ذیل و تالیف

بوقت صبح آ حاضر رہیں گے  
 دعا جس کی اجابت پائے تو پھر  
 یہ سنتے خوش ہوئے اشخاص گمراہ  
 وہ نازاں تھے بھی اک استخوان  
 کسی مرسل کا تھا وہ استخوان پاک  
 تو یکدم چرخ کھا جنبش میں آوے  
 سو ہو اس بات پر نازاں ہو دمی  
 وہیں وہ سرور و سالار مختار  
 گئے گھر کو سو دیں جبریل اکرم  
 زن و فرزند بھائی اے کے ہمراہ  
 وہ ہے تلک الرسل وثلث آخر  
 سو فرحت پا کے یک دم شاہ مختار  
 سو فردا بانصارا ہو مقابل  
 مگر وہ بھی دعا آ کر کریں گے  
 سنے سارے صحابہؓ نے یہ مذکور  
 سبھی حاضر ہیں ہم ساز و سلج سے  
 سبھی ہم و تفنگ و رمح و شمشیر  
 رسول اللہ نے فرمائے کہ یا راں  
 صبا لڑنے کے میں کچھ کام از تیغ  
 دعا کی تیغ باز می یوں چلے گی  
 کہ اک میں اور دگر مولاد خاتون  
 یہ پانچوں تن مقابل ان کجاویں  
 یہ کہہ کر اور کئے اتمام یہ بات

دعا نرود خدا تم ہم کریں گے  
 تو کرنا اس کی طاعت پر خدا سر  
 چلے میں گھر کو اپنے دین کے بدخواہ  
 کہ تھا وہ استخوان جز و پیمر  
 کہ جب دیکھے اسے خورشید افلاک  
 قبولیت دعا بھی ان کی پاوے  
 ہوئے تھے اسپہ و پچپاں بیہوشی  
 محمد مصطفیٰ سلطان احرار  
 وہ آیات مباہلہ لائے یک دم  
 مقابل ہو دعا کرنا بدل خواہ  
 بے معنی سے بھرا مضمون نادر  
 کئے سارے صحابہؓ پر وہ اظہار  
 دعا کر کر کریں گے ان کو قابل  
 سو کل ہم اس غزا اوپر چڑھیں گے  
 لگے کہنے کو سب وہ حق کے منظور  
 نقدق ہوویں گے عیش و فرح سے  
 کریں گے موفیونکو ضرب سے زیر  
 اے انصار و ہاجر و دستار راں  
 دعا کا چھاوے گا افلاک پر پیغ  
 فرشتے کی نہ وہاں جبرأت رہے گی  
 دونوں شہزادگان باحن موزوں  
 کرامت دین کی سب کو دکھاویں  
 اسی تجویز میں گذری سبھی رات

۱۱ دشن ۱۱ نے ترکی  
 آزاد لوگ گمراہ ہند  
 لڑائی کا ہے ہم بیخبر  
 شہ تفنگ میں بلندق



۱۲ روح معنی تیرہ  
 کہ سینہ یعنی باد  
 جگر ت یعنی دلاوری  
 ہر درسی ۱۲

سحر ہوتے پیغمبر نے ایدم  
نماز صبح پڑھ کر باجماعت  
سو جا دولت سرا میں شاہ والا  
لئے میں پشت کے پیچھے انھوں کو  
دونوں بازو سے شہزاد کو لیکر  
صحابہ صفت بھٹ آراستہ ہو  
کھڑے سارے رہے ہیں متفق ہو  
ادھر سارے نصاریٰ ملے چند  
بھی سب سباب دیگر استخوان نیک  
رسول اللہ ہو بزرخ پنجتن کے  
چلے جب رو برو سلطان کو نین  
چلے جس وقت لا اللہ کہہ کر  
تمامی آفرینش دیکھ اوشان  
فلک خم ہو ہو اسجدہ کو حاضر  
زمیں جو فرش تھی زیر قدم کی  
سبھی اشجار پھر سجدے میں اشار  
کہ لے کر شرق سے تا غرب ارکان  
کہ اگنی تا بہ باب و شت و دشت  
ترا تا استوا ہر فرق و ہر شے  
سبھی اشیائے بحر و کاں تھے مشتاق  
ملا لکھا لے دگر دوں بیک پائے  
سبھی عاشق تھے بزرخ کے مقدم  
جبال و بار جبال الغیب بالکل

گئے سجد میں وہ سلطان عالم  
لئے یاروں سے رغبت کی اجازت  
پہنائے برقعہ خاتون کو اعلا  
چلے مولا علی تب پیش رو ہو  
رہے ہیں پنج میں بیوں کے افسر  
مسلم ساز سے پیرا ستہ ہو  
جو انان سعادت مند خوش خو  
کھڑے تھے متفق رہے کے نورند  
اجابت کا کنے تھے حرز جاں نیک  
وہ اسرار نہان ذوالمنن کے  
وہ حلقہ بزرخ کبرا کے مابین  
سوار کان بول اٹھے اللہ اکبر  
بسان ہر وہ یہ ہوتے تھے قربان  
نثارے سبھے فرمانپہ مناظر  
رہی تھی ملتی آ رہے نغم کی  
تھے خاک و باد آتش آبیکار  
جنوب و شمال و غیرت ایسان  
کہ تا آباد صحر اگشت و رگشت  
سبھی کہتے تھے یا قیوم یا جے  
شکستہ ہووے یکدم کفر کا طاق  
سبھی استاد تھے براہر بجائے  
جو کچھ چاہیں سو ہو جاویدل سیدم  
چمن سخن و گل و بارگ و بیل

لکھو وہ چیز جو در بیان  
یعنی رسول اللہ  
سارے اندر علیہ السلام  
و مسلمہ اپنی طبیعت  
پنجتن کے در بیان  
میں ہر کچھ چلے گئے  
سارے در بیان  
سارے مصلحت  
جمع نظر کی یعنی سمجھنے  
کی حکایت نام پر



سارے عالم کا شہر تھے  
عہذات و بیان  
باب یہ تمام جہاں کے  
گوشت کو کھاتے تھے  
شرق و مغرب و جنوب  
و شمال کے در بیان  
تھے جسے تمام  
انسان کے  
شکر و ستائش  
تھے استاد بالکل

ٹٹری سے تانے لگے ہر ذرہ ذرہ  
 وہ آیات مہا بل نزل نادر  
 پڑھے جاتے تھے پیغمبرِ بکارے  
 جہاں آیت کو پڑھتے تھے محمدؐ  
 چلے اس طرح سے پڑھتے وہ آیت  
 چلے جوت حلقہ باندھ پانچوں  
 نظر آتا تھا یوں عالم کو اس دم  
 ٹٹرا سے تاقبہ عرشِ معنی  
 وہ چاروں تن ہوشاں شغل نور  
 کہے برفرق سر ہوتے تھے جنباں  
 ادویوں اٹھتا تھا ہر دم نور اس سے  
 بھی اشیائے بحر و کان انھوں پر  
 مقتدق ان پہ ہوتا تھا جہاں سب  
 وہ کیا احمد احد بے ہم دیکھو  
 بھی زہرا پشتِ پُشتیانِ امت  
 مین برزخِ کبرے مزین  
 معطر از نسیمِ فیضِ تنہیل  
 وہ جب دیکھے محمدؐ مصطفیٰ کو  
 وہ آنا چنن کا در مقابل  
 گرے آکر قدم پر سب نصاریٰ  
 کہ حیراں ہو کے آئے پیشِ حضرت  
 خدا کے واسطے تم یہاں سے جانا  
 تھا اس طرح آنا ہوا ہے

لہ اشارہ ہے  
 طوق کیت مہا بل  
 جو بزمِ سیارہ بود  
 اک عمران میں پڑیں  
 دیکھنے کے آئے ہیں



جمع فتح مندی  
 جمع شان  
 جمع خوش  
 آباد  
 کہ در گار

پلنگ سے تانا بہ آہو پترہ پترہ  
 جولاتے تھے امین از نزو قادر  
 تھا لوانذیع کی آیت کو بارے  
 خدا ہوتا تھا اس دم عرشِ امجد  
 اٹھایا فتح نے نصرت کا رایت  
 خاک ان پر ہوئے ہمار ساتوں  
 محمد مصطفیٰ سلطانِ اکرم  
 بھی اس سے فوق تر تھا فرق بالا  
 بسان سرو تھے جنبش میں مسرور  
 کہیں خم ہو کے گرتے زیرِ واماں  
 خدائی ہوتی تھی معھور اس سے  
 خدا ہوتے تھے ہر دم جملہ یکسر  
 کہ عاشق ان پہ تھے کون کون سب  
 غلے عالی دریں تقسیم دیکھو  
 یقین جنبش اغوارِ کرامت  
 سراپا آیتِ رحمتِ مبین  
 مکرم از شمیمِ فیضِ تمسیل  
 کہ اس اہرہ و جہاں کے پیشوا کو  
 نہ جرات کر سکے وہ ہو کے قابل  
 سبھوں نے خون کھایا آشکارا  
 کہے اس وقت تم کرنا شفقت  
 نہیں طاقت ہے ہم کو شاہِ دانا  
 ہمارا جی نکل تن سے گیا ہے

بر سر میں دو دفعہ ہم جزیہ دیویں  
 کئے ہیں عہد نامہ لکھ کے تیار  
 بہت آداب اور قانون اور اگر  
 لئے ہیں عہد نامہ سے کر کے محکم  
 گئے ہیں رے کے شخصیت یہاں سے  
 دعا کرتے تو کیا ہوتے نصارا  
 کہے تب مصطفیٰ میرے یاراں  
 اگر وہ بدل ہوتا دعا کا  
 یہودی اور نصاریٰ کوئی نہ رہتے  
 آیا وہ مسخ ہوتے رو بہ تبدیل  
 آیا وہ سوخت ہوتے آگ لگ کر  
 جو کچھ میں دل منے اس وقت لاتا  
 الا یا مومناں دیکھو کہ حسینؑ  
 وہ پانچوں تن میں کے تھے دونوں  
 وہ مردودان گمراہان بدکار  
 خدا اور مصطفیٰ کے سخت مضروب  
 وہ سارے مقرر تھے بدکار بل کر  
 وہ سب مذکور کچھ ہودے گالے  
 سورہت بعد حضرت شہ حسنؑ کے  
 کئے بیعت حینا سے سبھوں نے  
 ہوئے حاضر بھی اعیان دار کاں  
 بہت آداب سے سبط بھیہر  
 سوا بن معاویہ کو شہ نے اسدم

نہ تم سے بحث کا پھر نام بیویں  
 ہوئے ہیں غدر خواہ بسیار  
 قبولے ہیں وہ جزیہ بالمقرر  
 محمد مصطفیٰ سلطان عالم  
 صحابوں نے کے حضرت کو بارے  
 بنانا ہم کو اسے عالم کے دارا  
 رسالت کے فلک کے اہل کاراں  
 نہ رہتا نام ان کے مدعا کا  
 دعا کے پتھر میں خست ہو کے پتے  
 آیا وہ نسخ ہوتے دفع جوں قبل  
 آیا جاتے زمین میں دیکے بکسر  
 انھوں کو حق اسی لحظہ دکھاتا  
 رسول اللہ کے دوبارہ تھے سبطین  
 نہیں لازم انھوں کو زہر و خنجر  
 وہ نسل نابکاراں سخت کردار  
 لوازم نہیں تھا غالب ہوئیں مغلوب  
 کھپائے ہیں بہ سختی آل حیدر  
 کہ ہر ایک ذکر کا جب محل آوے  
 کہ اس خلق عظیم کے چمن کے  
 خلافت کا لگا اسباب ہونے  
 مہاجر اور نصاریٰ رو محباں  
 خلافت کے اوپر پائے مقرر  
 لکھے ہیں اس طرح نامہ مقدم

کہ دریا "عجیب" کا  
 معنی صورتیں بدل  
 جاتیں اور سبکل بد  
 صورت دور ہوتے  
 معنی دور ہوتے



یہاں سے دفع ہوئے  
 غلبہ کے لئے  
 والہامات  
 بتلئے دالہ ۱۲

خلافت کا ادب تحصیل کرنا  
 تمامی ذرہ ذرہ حکم محکوم  
 تمامی ملکات املاک و دینار  
 بجملہ دیلا کے کرنا تم نے حاضر  
 یہ نامہ شام کو پہنچا شتابی  
 وہ نامہ دیکھ یک دم تھر تھرایا  
 وزیر معتبر مردود و خٹاس  
 کلام اللہ کی آیت کو پھر آیا  
 بھی عبد اللہ بن بو بکر کا خط  
 تو اس مردود کو مودی بلایا  
 وہیں اس نے دیا تدبیر معکوس  
 کہ تم لکھنا جواب ان کا شتابی  
 بھی زر اور مال ہے بسیار بسیار  
 نہ کچھ ان پاس ہے گاماں و لشکر  
 سو اتنی بات سن وہ اثر دہانت  
 لکھا نامہ کہ اے شاہ کرامات  
 ہمیشہ الف دینا زر زر سرخ  
 اسی موجب ہے تم بیٹھو تو بہتر  
 سبک نامہ جو پہنچا شاہ دیں کو  
 یہ نامہ کھول کر حضرت پڑھے ہیں  
 کئے ہیں صد ہزار افسوس افسوس  
 تو کل کر کے مولا پر شہ دیں  
 الا یا خیل بوسفیاں کے صبیاں  
 خلافت لے گئے بابا تھاری

لے کرنا یعنی یہ کہ  
 دے کرنا یعنی یہ  
 یعنی شیطانی ہے  
 یہ عکس العکس اور تھا



جنگ یعنی شہ  
 ناموس یعنی نیک  
 نامی ہے غبار  
 جو اسے مردہ بوفیاں  
 کے بچے

بھی اسباب تم تحویل کرنا  
 جو کچھ ظاہر و باطن کل مفہوم  
 سپہ سالار و سرداران این کار  
 بقول مصطفیٰ از حکم قادر  
 یزیدی کو یہ جب پہنچی خبر ابی  
 وزیران خلافت کو بلایا  
 کہ وہ مردان مُفسد قاتل الناس  
 کہ آل عمران کو مردواں بنایا  
 کیا اقبل کو اقتل مار کر قسط  
 وہ خط اور ماجرا سارا سنایا  
 وہ سب گمراہ دیں افسوس افسوس  
 ہیں اپنے ہاتھ میں سارے صحابی  
 رکھیں گے فوج بس لڑے گی جبار  
 ابھی لاتے ہیں ان کا کاٹ کر سر  
 چلانے کو لگاتر نیش عقرت  
 حسن شہ نے خلافت دی ہے از مات  
 دیویں گے ہم بھی تم کو مظہر سرخ  
 و گرنیں تو یہاں ہے تیغ و خنجر  
 حسین ابن امیر المؤمنین کو  
 بان پھول کانٹوں میں اڑے ہیں  
 اٹھا اس قوم سے سب ننگ ناموس  
 لکھے ہیں پڑھ کے نامہ کو خوش آئیں  
 تمہاری قوم سے ہو دے گا طوفاں  
 وہ جیڈر سے لڑے ہیں چند باری

روایت اس میں سے یک بولتا ہوں  
 کہ حضرت نے کہے تھے عائشہ کو  
 یہ حق جس کی طرف ہو ویگا پوچھے  
 کہ بعد از بلوڈ عثمان عفان  
 خلافت کا مضر رکون ہو گا  
 یہ سنتے معاویہ بھی شام سے آ  
 بھی حضرت عائشہ وہ بھی ملے تھے  
 انھوں واقف تھے جو یک دن پیڑ  
 سو حضرت معاویہ نے کہہ علی کو  
 کہ عثمان بعد بر تخت خلافت  
 سو فرمائے بیفیع المذنبین نے  
 کہ سائل کو خلافت ہو دے برحق  
 بھی بیوم بار پوچھے شاہ مرداں  
 تھے حضرت عائشہ اس روئے واقف  
 سو حضرت عائشہ سے معاویہ مل  
 خلافت معاویہ کو پہونچتی ہے  
 کہ مولا علیؑ یا عائشہ رحم  
 میں سائل تھا مجھے حق پہنچتا ہے  
 سو حضرت معاویہ کر کر خوشامد  
 بہت تعظیم اور تکریم دے کر  
 کہ سائل معاویہ تھے در بطن میں  
 سو ہو کر معاویہ اس رو سے محکم  
 بہت لشکر کے تیار کر کر

نہ سے پر رخصت ہوا کھوتا ہوں  
 علیؑ سے ہو دے گا یک جنگ کھو  
 کہ جس کی اونٹنی محل سے بیٹھے  
 کہے تب عائشہ یا شاہ مرداں  
 نبی کا حکم نافذ ہے کہو کیا  
 کہے ہیں تب خلافت کا وہ دعوا  
 وہ ام المومنین بھائی کہے تھے  
 خبر دیتے تھے سب عالم کو یکسر  
 کھڑے کر کر کہے تھے بول نبی کو  
 کہے گا کون تب حکم ریاست  
 محمد رحمۃ اللعالمین نے  
 جو پھر پوچھے کہے سائل کو مطلق  
 کہے سائل کو وہ سلطان دوراں  
 خلافت پر جو بیٹھے شاہ عارف  
 کہا اے شاہ مرداں کو مقابل  
 رسول اللہ نے سائل کو کہی ہے  
 نہ ہونا متفق با معاویہ تم  
 بس اس میں اختلاف اتنا رہا ہے  
 بجائے عائشہ کو شام میں تد  
 زبان سے ان کی لے تکرار یونکر  
 بھی ظاہر تھے علیؑ اس انجن میں  
 خلافت کا کہے دعوائے مسلم  
 سلاح و ساز اشتہار کر کر

لے سکا رہ  
 لے جاری ہونے والا

۴  
 باقی

۱۱  
 ۱۲



بھی فولاد پوشاں لے کے ہمراہ  
 سو دیں آئے مدینے کے مقابل  
 خیر مولا کو جب پہونچی کہ شامی  
 ہوا پھر حرب ددو آئے خلافت  
 یہ سنتے ہی امیر المومنینؑ نے  
 بجائے طبل جنگی جیکہ دونوں  
 ادھر بھی سب صحابہ ہو کے تیار  
 جو انان سعادت مند خوش خو  
 کھڑے آکر رہے رہ بند کر کر  
 وہاں سب شام سے آتا تھا آبا  
 ادھر لشکر ادھر لشکر پڑا تھا  
 بھی کہتے تھے آ مولا علیؑ سے  
 کرو جلدی لڑائی کو مفصل  
 ادھر کے لوگ تھے فاتحوں سے جہاں  
 تھا ان کو شام سر پر دولت مال  
 ادھر بریانی کی دیگاں پکا دیں  
 ادھر کو اوغدا بھی نہیں ملا تھا  
 بھی ان کے ساتھ بریانی کو کھا دیں  
 بہت دن تک کٹی اوقات یوں کر  
 صحابوں کو کہا یا ان جانی  
 نمازوں کو ادھر جاتے ہو یہ کیا  
 ادھر بریاں ہے بہتر اے برادر  
 ہمیں بہتر تو ہے مطلوب اس جا

لے لشکر قتل کرنے  
 دے " لے لڑائی



سے خوف ناک درجہ  
 رانی کا دانہ

مع لشکر مدینے کی لئے راہ  
 وہ لے کر ساتھ افواج متقابل  
 جو لے کر آئے ہیں لشکر تمامی  
 چلے ہیں لے کے لشکر پر مہابست  
 وہ سلطان جہاں بحر الیقین نے  
 پھٹا ہیبت سے ویں گردوں کا گرد  
 مدینے سے چلے ہیں باہر اک بار  
 صحابانِ مکرم جملہ یک سو  
 مدینے میں ہوا تب فتح یکسر  
 سورتہ بند تھا اور غلہ کیاب  
 نہ کوئی لڑتے تھے ہنگامہ کھڑا تھا  
 امیر المومنینؑ حق کے ولی سے  
 نہ ملتا قحط سے یک جہ خردوں  
 پکاتے تھے ادھر کے لوگ دیگاں  
 ادھر کو توڑا تھا سخت جہاں!  
 بھی لشکر کو خوش کھانا کھلا دیں  
 صحابہ چند اس لشکر منے جا  
 نمازاں پڑھنے مولا پاس آ دیں  
 سو یکدن معاویہ نے سب سے مل کر  
 کہ تم کھاتے ہو میرا دانہ پانی  
 اسی دم بوہرہ نے یہ بولا  
 نمازاں ہیں ادھر بہتر مقدر  
 نمازاں اس جا طعام خوب اس جا

تھارے ہم کو قہ سے غرض نہیں  
کہا تب معاویہؓ نے وقت تلوار  
مٹھان و جنگ و زرم و تر گہ میں  
ہریرہ بول اٹھے تب معاویہ کو  
علی ابن ابی طالب سے مل کر  
سنے سو معاویہ نے بول اٹھے ہیں  
میرے کھانے کو کھا مجھ سے لڑو گے  
بسکھوں نے بول اٹھے حق جہنم ہو  
کہا تب معاویہ نے حق میرا ہے  
کہ حضرت نے کہے ہیں سب کو کیا  
بھی اسمیں معاویہ ہو دینگے شامل  
شہادت پائے عمار ابن یاسرؓ  
تو حق سمجھو اور تحقیق ہو دے  
کہ تب معاویہ نے حق قوی ہے  
جب یہ تکرار آخر کر کے آئے  
بھی سب عالم مدینے میں کا آ کر  
بجز کھانے کے سب عالم مرے ہے  
کہ یا تو جنگ یا تو صلح کرنا  
سو وہیں مولا علیؑ کھولے خزانہ  
دیکھے سو اسمیں یک تھی چوب معقولؓ  
بچی تھی نوح کی کشتی سے وہ پوب  
زسمٹت مصر وقت شاہ خطابؓ  
تھا دستہ اس کے تیں وہے کا حکم

ایک اس بات کا ہر گز غرض نہیں  
کہ ہر پہنچو گے اے اصحاب مختار  
کہ ہر سے تم لڑو گے اس جنگ میں  
مرد پہنچیں گے ہم حق کی سپید  
کریں گے جنگ ہم تم سے مقرر  
ہمارے طرف تم آنا ابھی نہیں  
عجب یہ بات ہے جو تم کو دے گے  
ہمارا ابھی اوہر عزم شرت ہو  
ہریرہ نے اسیدم بول اٹھا ہے  
علیؑ و عائشہؓ میں حق کی تکرار  
نہیں معلوم ہو گا حق و باطل  
کہ وہ جس کی طرف ہو دیں گے حاضر  
سکھوں کا اس اُپر تصدیق ہوئے  
حدیث اور فدا ساروں کا جی ہے  
یہ سب احوال مولا کو سنائے  
کئے ہیں قحط کی فریاد یکسر  
عجب کچھ ظلم یہ گردوں کرے ہے  
صبا جو کچھ ہو خیر و صلح کرنا  
وہ بیت المال کا ایوان خانہ  
ہزار ایک گز تھی اکثر محکم و طولؓ  
کہ بیٹھے بعد وہ طوفان کا آشوبؓ  
کہ بعد از فتح کے لائے تھے اصحاب  
کہ تب شاہ مرداں فیض عالم

لے صلوات اس بیان  
کو کہتے ہیں حسین  
میں کھڑوں کی صفیں  
ہر راستہ کی جاویں  
علیؑ و عائشہؓ  
تہ لڑائی کی عجب  
تہ ارادہ  
تہ سوائے



آسمان  
چرخ کو وقت  
بچی "لف بہتری"  
تہ علیؑ  
تہ یعنی اپنی  
تہ لبائی  
تہ "تہ یعنی قوت  
تہ مینو

مسلمانوں کی خو زیزی نہ کرنا  
مگر یہ چوب لے کرنا ہے تاویب  
وہ لے کر تیغ تب مولا علیؑ زود  
سوسب عالم مدینے کا نکل کر  
وہیں مولا علیؑ سو گند کھا کر  
سوویں مولا علیؑ لشکر میں اسے  
صحابوں کو کہے تیار رہنا  
سوویں پھر معاویہؓ کو بھیج پیغام  
سو وہ بھی لشکر ہی تیار کر کر  
سحر مرداں علیؑ تازہ وضو ہو  
نماز صبح کا کر کر دو گنا نہ  
کہے اے خالق دانا اے یزداں  
حق و باطل سے تو آگاہ ہے گا  
خدا یا حق کو ظاہر کر شتابی  
رہے ہو مستعد فوج جہل پر  
اٹھا رہ بھائی ان کے ساتھ دیکر  
بھی میں اللہ پر کر کر توکل  
سوویں رومال خاتون کالئے ہیں  
لئے ہیں چوب کو در دست محکم  
ادھر سے معاویہؓ بھی فوج لیکر  
حو وہ شیر خدا نفرہ کئے ہیں  
چلائے تین چوہاں کہہ کے اللہ  
ہزار اک آدمی لسنبا ہوا تھا

نہ شمشیروں سے ان پر حرب کرنا  
کہ تانکے و ماخ انکے سے بڑھیں  
چلے لشکر طرہ وہ صاحب جو د  
کئے فریاد سب فاقوں سے یکسر  
کہے ہیں کل لڑوں گا ان سے اکثر  
وہ چوب طول کو بھی ساتھ لائے  
کہ کل ان سے مقرر جاکے لڑنا  
کہ کل تجھ سے لڑینگے شیر ضرغام  
کھڑے تھے مستعد یلغار کر کر  
جماعت لے کے حق کے روبرو ہو  
کئے تیر دعا کو تب روانہ  
کہ اے پردہ گار پاک بجاں  
یہ بیرا ہوں کا ہادی راہ ہے گا  
کہ تا کچھ دین میں آوے خرابی  
بلائے ہیں حق شنہ کو سراسر  
طرف یدھے چلے سفیاں سر کر  
یہ لے کر چوب کو جاتا ہوں گل  
مبارک ہاتھ سے سر کو بندھے ہیں  
چلے لشکر کے اوپر شاہ عالم  
مقابل ہو گئے ہیں گر زبر سر  
جھٹک دو تین چوہاں جڑ دیے ہیں  
موا لشکر بہت اس جا پہ ناگاہ  
رہا باقی سودھاں سے ٹل کے بھاگا

لے یعنی ادب دینا ۱۱ لے  
یعنی پلو ۱۲ لے  
لے ششم یعنی دلیہ  
ہوا دور ۱۳ لے مقابل



کی شکستہ روح اور کرنا  
یعنی چاہت کرنے  
والا ۱۴ لے تیار  
یعنی لڑائی ۱۵

جو دیکھے معاویہ حضرت علیؑ کو  
 بھی دیکھا ہاتھ میں اک چوبکا سی  
 رسول اللہؐ نے فرمائے تھے یکے ز  
 کہ جس دن چوب ان کے ہاتھ میں ہو  
 کہ اس دن شرق سے تا غرب لیکر  
 سو اتنا دیکھ کر تب معاویہؓ مل  
 اوہر حضرت حسنؑ لے کر برادر  
 سو حضرت عائشہؓ خیمہ کے ڈور پر  
 حسنؑ شاہ معظمؑ پر نظر کی  
 کہے واں سے حسنؑ شہ کو کہ بابا  
 یہ سنتے ہی حسنؑ شہ کا غضب سب  
 سو دیں جا کر وہاں اترے ہیں شہر  
 کہے یا عائشہؓ ہے جنگ تم سے  
 رسول اللہؐ نے فرمائے ہیں اکثر  
 بھی جس کی طرف حق ہو دے تو آخر  
 سو تم بھی اونٹنی پر چڑھ کے یکدم  
 کہ حق جس کا ہو بیٹھے اونٹ اسکا  
 بھی عمار ابن یاسر با سعادت  
 حسنؑ شہزاد سے مل عائشہؓ تب  
 تبسم کر کہی ہے صلح انجام  
 اسی دم معاویہؓ بھی ہو کے قابل  
 کئے بیعت ہوئے راضی انھوں سے  
 ہوئے اپنی سرائیں جا کے داخل

بندھا رومال دو جنگ کے ولی کو  
 لگے ہونے کو دہشت سے فراری  
 نہ کوئی مولائی پر ہو دے فیروز  
 بندھا رومال خاتون کا ہو سر کو  
 ظفر ہرگز نہ پاویں شہر حق پر  
 کھڑے جا کر رہے گوشہ میں پیدل  
 چلے تھے مارنے لشکر کو کبیر  
 کھڑے تھے دیکھتے یہ جنگ اکثر  
 نشانی دیکھ چہرہ پر ظفر کی  
 تھرا رامنہ ہے پیغمبر کے جیسا  
 گیا دل سے اتر کر وہ تعب سب  
 سواتنے میں ادھر سے آئے حیدر  
 حوت کا تم کو ہے آجنگ تم سے  
 تھا را اور میرا جنگ ہو مقرر  
 سو بیٹھے اونٹنی اس کی ہو قاصر  
 کھڑے رہتے مقابل ہو کے باہم  
 مقابل ہو کے بیٹھا اونٹ ان کا  
 ہوئے قابل بھی اس پر نہایت  
 کہے کچھ جا کے محض حال تھا سب  
 ہوئے قابل ولی اللہؐ سے تمام  
 ہوئے بیعت طرف مولا کی مایل  
 امیر المومنینؑ مل کر سمجھوں سے  
 اٹھا ہے اختلاف و حکم باطل

کہ یعنی جاکے دول  
 علیؑ غائب ہوئے  
 علیؑ غائب ہوئے  
 دور ازہ  
 رخ سختی  
 کہ لڑائی



کہ یعنی کوتاہی کرنا  
 والا یعنی عاجز  
 کہ بلو شہد  
 کہ متوجہ  
 کہ ہرگز نہ  
 کہ ہرگز نہ

اسے لکھ کر لئے اتمامِ شبیر  
 بھی مولا بعد ازاں شاہِ حسن سے  
 کئے شادان کو دختر اپنی تہ دے  
 دیئے پھر چھ مہینے بعد پیغام !  
 کہے ان سے خلافت میں سبجہاں  
 رہو راضی یہ لے کر خرچ یکسر  
 انھیں بھی زہر دے مارے تم گار  
 کیا بیٹے نے فرعون کا پیشہ  
 بھی دیگر معاویہ وقتِ حسن کے  
 روانہ کر دیئے سوئے مدینہ  
 رسول اللہ کے منبر کو منگائے  
 منگا ہے شام میں منبر کو رکھنے  
 کہے پائے زیادہ کیوں کیا تو  
 بہت اسلام میں آیا ہے عالم  
 کہ اس باعث اسے اونچا کیا ہے  
 فجر کو تھا ارادہ لے کے جاوے  
 جب آدمی رات گزری تو فلک سے  
 ہوا اک صاعقہ بس سخت طوفاں  
 ہوا ہے رعد و برق وابر باراں  
 یکایک آکے بجلی گر پڑی تھی  
 وہ مسجد پر گری سو شعلہ کو پھوڑ  
 جلا سب کا رخانہ ایک دم میں  
 نشاں آخر خلافت کا یہی ہے

نہ زمانہ دار نہ تہ  
 تہ بیضا بولا پھیلا  
 "مولا کو مٹی کے پیشخان  
 "مردود" سے جو بجلی  
 اس کا زہر پیرا کر  
 اس کو صاف کر کے پیرا  
 تہ کا کایا کہ کایا  
 تہ بکلا کی چمک



تہ بیضا برسات  
 تہ بیضا دارا  
 تہ بیضا رشت سے  
 تہ کا دل  
 تہ بیضا  
 تہ اور بام  
 تہ سلح  
 تہ کی چھت  
 تہ ہیں

رقم تازہ کئے یہ تخمِ تقصیر  
 کئے ہیں معاویہ بیعتِ زمن سے  
 خلافت میں جو گزرے چھ مہینے  
 کئے شیریں زباں سے انکے تیں اُم  
 کر دمت آپ کو محنت سے پامال  
 کئے روزینہ دینا راقف اسپر  
 لئے فتنے سے ملک و مال بیار  
 لیا در دست مردودی کا تیشہ  
 کہ اوشع ضیائے انجن کے  
 اسی مرواں کو جو تھا اہل کینہ  
 غضب ہو ابن مولا پیش اسے  
 لگے ہیں لوگ مرواں کو جلنے  
 لگا کہنے کو وہ خناس سب کو  
 خطیبوں کو نہیں دیکھیں گے تم ہم  
 وہ کرتیار لے جانے منگا ہے  
 اور اسپر چڑھ کے خطیب پڑھنا  
 پھر کئے کو لگی بجلی کرک سے  
 زمین و آسمان لرزاں و ترساں  
 سہونکا دل لگا ہوئے کو جہناں  
 کہ جس صدمے سے سب تھر تھری تھی  
 جلائی بام و در منبر کو دی توڑ  
 گیا منبرِ محمد کا عدم میں  
 پھر اس کے پیشِ غم کی پیروی ہے

تیرے باو اسے اور وادے اکثر  
 سو اس باعث لکھا ہوں تجھ کو نامہ  
 مباداتو نہ ہو جائے سپہ رو  
 میں ہوں آل عبا سبط پیمبر  
 ہے میری والدہ زہرا کرم  
 قبول بارگاہ کبریا ہوں  
 بجائے حق میرا اس پر عمل کر  
 نبی زادوں سے مستنجد ملا تو  
 وہ کیسا کچھ تھا کس منزل کو پہنچا  
 جو خالہ زاد موسیٰ کا تھا قاروں  
 سو وہ اتوا الذکوۃ کو نہ مانا  
 ہوا وہ پنجہ کش موسیٰ سے باہم  
 بھی فرعون نے خدائی کر کے سوا  
 بھی دیگر بقیعیم باعور الیسیں  
 ملا یا جب کلیم اللہ سے پنجہ  
 شکنجے میں گرا لعنت کے ملعون  
 سبھی احوال تیرے پر عیاں ہے  
 میں فرزند پیمبر ہو کے برحق  
 خبردار اب سمجھ دل میں مقرر  
 تیرا والد ہو مستغفر گیا ہے  
 شہنشاہ نے یہ نامہ کر کے تیار  
 سو قاصدے چلا نامہ گرامی  
 یزیدی نے بلا مردان منحوس

خلافت میں بلا آئی ہے اظہر  
 زباں تو دوونہ رکھ مانند خامہ  
 قلم سادو زبان مت رکھ اسے بخیر  
 علیٰ شہر خدا والد ہے اظہر  
 وہ خاتون قیامت شان اعظم  
 ہیں ہر آئینہ دل کو صفا ہوں  
 نہ دنیا کے لئے دیں میں خلل کر  
 نہ قاروں کا مگر قصہ سنا تو  
 وہ آخر اسفل السافل کو پہنچا  
 ہوا جو مال سے معزور ملعون  
 خدا نے اس پر لعنت کر کے رانا  
 گیانی الفور ورنہ جہنم  
 مواصلت میں ہو غرقاب دریا  
 گیا ابلیس نے جب اسکو تبلیس  
 ہوا یکبارہ سر لعنت سے گنجہ  
 بھی زائد تھا ہوا شیطان بدگون  
 بھی اس پر کس طرح تو بدگمان ہے  
 سو کیوں باطل کو پہنچے حق و ناحق  
 تیرا والد کیا دیسا ہی تو کر  
 تو کیوں گردن پہ یہ بوجھا لیا ہے  
 دیئے قاصد کے تیں وہ شاہ سالار  
 یزیدی پاس پہنچا شخص نامی  
 پڑھا نامہ کو جب بے تنگ ناموس

یہ نامہ "ع" یعنی  
 ایسا نہ ہو جائے  
 کیا ہو جائے  
 یہ یعنی پہنچا  
 یہ یعنی اور کہہ  
 بڑا کہہ



پہنچا اسنے والا یعنی  
 دشمن "ت" کہہ دینا  
 یہ یعنی کتنا عفا ہے  
 گیا "ت" کہہ دینا  
 پایا کہہ دینا

وہ پڑھتے ہی لگا ہے دھو جئے کو  
جو میں مروان نے دیکھا کہا ہے  
سو اس نامہ دے پھر مرد کر  
کہا کیا فکر کرتا ہے یزیدی  
یزیدی سن کے اسکی بات ولسوز  
عداوت سے حسین ابن علی کے  
حسین نے یزیدی کو ہٹا کر  
بھی اس پر شہر بانو نے شتابی  
حسینا پر تصدیق کر قبو لے  
وہ اس باعث سے رکھتا تھا عداوت  
خلافت کا تھا اس کے ہاتھ احکام  
دینے میں تھا حاکم نیک بنیاد  
اسے نامہ یزیدی نے لکھا ہے  
حسین ابن علی سے یکے بیعت  
اگر بیعت کریں تو ہو دے بہتر  
لڑائی کر کے ان کا کاٹ لے سر  
مگر خالد بہت خالص تھا شہ سے  
خلوص اعتقاد اس کا صفا تھا  
وہ خلص تھا علی کا دوست جانی  
سو وہ نامے لے سب شہر پاس آیا  
خطاں دیکھے سو کر کے شہر انوس  
سو خالد بن ولید نیک ظن کو  
محمد مصطفیٰ کے یار و یاور

لے دل کو بلائے دلی  
تہ تر مندی  
تکہ دلیں گے تانے والا  
تکہ یعنی طور ادا  
تکہ جمع ہے حاکم کی  
تکہ یعنی صاحب انصاف  
تکہ مطلب ہے  
یعنی ساتھ توئی سے



یعنی کسی نیت  
اس کے دلیں شریعت  
دشمنی نہیں تھی  
تکہ اخلاص کرنے  
والا یعنی دوست  
والا نامہ لکھا ہوا خط  
تکہ اچھے گمان والا  
تکہ مددگار

لگائیں کچھ بھی اس کو سو جھنے کو  
تو کیوں اب بحر فکر میں پڑے  
بہت شیخی سے بہکا یا ہے اکثر  
گذر ایمان سے اور کرلیدی  
بھی کھایا تیر خجلت کا تھا دلہن  
بخویشی شہر بانو کے سبب سے  
چلائے تھے وہ اپنا رخ پرت  
دراشتاں آستیں با اضطرابی  
یزیدی کے اٹھے تھے دلیں شغل  
کہا دلیں کہ آیا وقت فرصت  
بسھی اطراف میں تھے اسکے حکام  
وہ خالد بن ولید صاحب داد  
کہ تیرے سے میرا یہ مدعا ہے  
مجھے لکھنا شتابی سے بفرحت  
وگرنہ جنگ کرنا تم مقرر  
یہی نامہ لکھا ہے اس نے پھر کر  
شرف پایا تھا وہ اس شرف سے  
سپہ سالار فوج مصطفیٰ تھا  
کرے تھا ان کی خاطر جانفشانی  
اسی ملفوظ باطل کو دکھایا  
کہ یہ قوم ہے بے ننگ و ناموس  
کہے تو جانتا ہے حق و ناجو  
سپہ سالار فوج نام آور



کہا خالد نے اسے سلطان عالم کہ میں بھی نوکری کو چھوڑ دیک دم میں سنتا ہوں کہ یہ گمراہ بدکار خلافت کو ڈبایا ہے وہ بد ذات نہ تم اس بات میں نہ ہمارے پڑنا قہر میں حق کے ڈال ان جاہلوں کو وہاں کے لوگ سب طاعت کریں گے تنہا اے پر کسی کانیں چلے وہاں حسین ابن علیؑ سن کر یہ مذکور کہ مولانا بھی فرمائے تھے یونکر رہو مکے میں وہاں تم کو خطر نہیں تمامی حمد وہاں تم خوش رہو گے سو دیں سلطان دیں خالد کو بولے صبا کرنا زیا رت مصطفیٰؐ کی اجازت لے انھوں کی پھر چلوں گا وہیں خالد نے بولے سب سے بہتر حسینؑ ذوالکرمؑ اس کو دعا کر روانہ کر اسے خود ہو کے نالاں زمانے کی یہ سختی دیکھ روئے کہے رور و کے اسے گردن گرداں سو روتے روتے وہ شہزادہ ملیں صبا ہوتے کئے اسباب تیار تمامی خاندان اطفال و اولاد

ہوا ہے ملک سب فتنہ سے برہم  
 کہ بیٹھوں بندگی میں شاہ عالم  
 دیویں گے دشمنی سے سخت آزار  
 تھارے ہاتھ سے جاتی رہی بات  
 خلافت اور حکومت سے گزرنا  
 چلے کعبے کو جانا تم نے خوش ہو  
 خوشی سے آب و ہاں دایم رہینگے  
 رہو باہل اطفالوں سے شادان  
 کئے ہیں یاد قول شاہ مفسور  
 میرے بعد از دونوں فرزند بہتر  
 تھارے پر وہاں کس کا جبر نہیں  
 خوشی سے عمر اپنی سب بھرو گے  
 زباں سے لعل رسانی کو روئے  
 محمدؐ مجتبیٰ خیر الوریٰ کی  
 خدا کے گھر منے جا کر رہو نگا  
 تھارے پر خدا ہے جان اور سر  
 جزا کا اللہ کہے وہ نیک محضر  
 رداں گالوں پہ کر کر دُر غلطاں  
 یہ ان کی تیرہ سختی دیکھ روئے  
 کرے ہے کس طرح آخر کو ساماں  
 ہوئے آسودہ بستر پر بہ تمکین  
 سب اہل البیت تطہیرا کے سزار  
 محباں ساتھ سارے نیک بنیاد

۱۰ ملکیت  
۱۱ فرمانبرداری  
۱۲ ہمیشہ  
۱۳ خوش  
۱۴ شغف  
۱۵ انصاف



عظمت کے ساتھ ساتھ  
یہ کہ دعا کی ہے  
یعنی کہ اس شخص  
کو اللہ کے  
ساتھ کر کے

بھیجتے بھانجے بھائی برادر  
گیا دن جبکہ در تدریس ہجرت  
شب ہجرت نے آکر منہ دکھایا  
سبھی طفلان و مستورات لے کر  
رسول اللہ کے روضے میں گئے ہیں  
میرے نانا محمد مصطفیٰ تم  
بہت خوشوقت تھا زیر قدم میں  
سواب کے یہ زمانہ فتنہ انگیز  
جد اہوتا ہوں اے نانا قبر سے  
فساد می ہر طرف سے اپ اٹھے ہیں  
غضب کر کر تھا رے حق کو سارے  
سوان کے جملے سے ہو کے حیراں  
سو آئے ہیں وداع ہو نیکو طفلان  
اے نانا الفراقاٹ الفراقاٹ  
دریغ ہے دریغ داے ویلا  
تھا رے سے جدا ہو کر چلا ہے  
رضا ہووے تو جاوے گا حسینا  
بہت کہہ کہہ کے روئے شاہ عالی  
سو روتے روتے شہ کو خواب آیا  
سو دیکھے مصطفیٰ ہیں غم سے نالاں  
کہے تب مصطفیٰ نے نور عینی  
وہاں سے عزیم کر آگے چلو تم  
یہ سب کہہ کر گلے اپنے لگائے

لے سفر کرنا یعنی  
اپنے وطن کو چھوڑنا  
تدریس کی یعنی  
پیکر لے کر یعنی  
لے کر یعنی  
کے لیے غم



حق چھین لینا  
یعنی جہاں  
یعنی جدائی  
یعنی اندس  
ایک باران لینے  
ہر نوربانے والے  
یعنی ارادہ

کے تیار سب اسباب یکسر  
تھا شاہ دیں کے دل پر داغ وقت  
فلانے اشک نشین دھلا یا  
حسین ابن علیؑ عالم کے افسر  
تصدق قبر پر ہو کر کہے ہیں  
کہ ہو ہر دو جہاں کے پیشوا تم  
نہ دیکھا تھا کبھی دنیا میں غم میں  
کرے بے جھجھک پر یہاں تیز دینر  
تمامی دشمنوں کے شور و شر سے  
خلافت میں قدم اپنا رکھے ہیں  
ہمارے پر مکر باندھے ہیں سارے  
ہو اجاتا ہے سارا خانہ ویراں  
غلام کمتریں ہوتا ہے قرباں  
خجانون کب یہ ہووے گی ملاقات  
جد اہوتا ہے یہ عاجز حسینا  
بھی سب فتنے کا دریا کھلبلا ہے  
پھر آوے یا نہ آوے گا حسینا  
کے آنکھوں کے دونوں حوض خالی  
رسول اللہ نے غمگیں منہ دکھایا  
بسان ابر کے تھے اشک باراں  
کرو مکے میں خلوت نشینی  
کتے دن بعد پھر ہم سے ملو تم  
بھی رو رو کر حسینا کو سنائے

محببت میں پڑے گا سخت لاچار  
 دیکھے اتنے میں پھر شبیر اکرم  
 مبارک روئے تھا جو ارغوانی  
 سو ہو حیراں حینا نے کہہ ہیں  
 تھا را پہرہ پہ نور یک دم  
 کہ حضرت محمد مصطفیٰ نے  
 کہ اے نخت جگر نور البصر تم  
 صبا جب ظالموں میں نشہ ہو کر  
 یہ اس باعث ہوا ہے حال میرا  
 خدا سوقت تم کو صبر دیوے  
 حسینؑ ذوالکرم ہوسن کے ہشیار  
 وہیں آداب سے ہو کر قدم بوس  
 وہیں آتے ہی گھر شاہ معظم  
 منازل در منازل شاہ عادل  
 وہاں کے لوگ سن تشریف لائے  
 رسول اللہ کے نور البصر کو  
 بہت تعظیم سے کہے میں لائے  
 ہوئے پروانے سب اس شمع وکے  
 چکورے ہو کے جوں اس پہ بہار  
 ہوا خوش وقت سب کے میں عالم  
 بھی قدموں کے ادب آگرے ہیں  
 بھی حاضر ہوئے تھے دل سے سارے  
 رکھے آرام سے ان کو مسلمان

نگہبان ہے تیرا ستار و غفار  
 ہوا چہرہ رسول اللہ کا درہم  
 ہو ایک دم بدل کر زعفرانی  
 کہ اے نانا کہو قصہ میرے تیں  
 ہوا تبدیل کیوں اے شاہ عالم  
 وہ سلطان جہاں نور اللہ نے  
 سپہر دین کے ہو ہر دستہ تم  
 چلا دیں ظالماں گردن پہ خنجر  
 کہوں کیا تم کو مخفی قال میرا  
 صبا محشر میں اس کا اجر دیوے  
 شہادت کا کہے تب دلیل قرار  
 جدائی سے چلے ہیں کر کے افسوس  
 کہے ہیں کوچ سمت مکہ اس دم  
 ہوئے ہیں نیک دن مکہ میں داخل  
 بھی اشراٹ استقبال آئے  
 علی خاتون کے نخت جگر کو  
 خلوص اعتقاد اپنا دکھائے  
 تصدیق ہو گئے اس موبہ کو  
 ہوئے خورشید پر سبزہ مقدار  
 حینا جبکہ پہونچے ہیں کرم  
 اس آنے پر بہت شادی کے ہیں  
 کہے راضی نبی کے دل کے پیارے  
 وہ اہل مکہ خلقت کامل ایمان

۱۔ یعنی سب سے زیادہ  
 ۲۔ جگر کے نور  
 ۳۔ کہ انھوں نے نور  
 ۴۔ یعنی آسمان



۵۔ یعنی چاند اور سورج  
 ۶۔ جیسے  
 ۷۔ یعنی گشت  
 ۸۔ یعنی طوطا



سُک کو اپنے پر تو سے گراں کر  
وہ اپنی ذات عالی سے مدد کر  
رضا مندی سے حق کی صاحب جاؤ  
کہ یوں یوسف نبی کو بیسے مالک  
لگا بے بیچنے جب اس نبی کو  
جو اہر بیش قیمت دُر کمنوں  
بوزن یوسف کفان خورشید  
یہ ستر مشتری حیراں تھے سارے  
مگر عشق نہ لیا تب بہا ہو  
بھری تھی اشک فرقت کا خزانہ  
بھری تھی گنج قاروں سے زیادہ  
کہ تو بازار میں جلدی سے جانا  
عزیز اس وقت بولا ہے کہ جانی  
برا برا اس کے جو ہر تول دینا  
کہی ہے تب زینچا نے شتابی  
ہے میرے پاس گنج دُرچ گوہر  
بھی اس پر دے مرثک چشم کا آب  
اسے لیجا کے کر اسپر فدا تو  
سوویں سن کہ عزیز نیک خصلت  
گیا مالک کے جب نزدیک گیا فی  
یہ گوہر بیش قیمت تول لینا  
سوویں مالک نے کر میزان کو راست  
بھرے چندین دے اٹھے نہ یوسف

کریں گے وہاں سے امت پار کبیر  
بشان یوسف مصری مقرر  
چھڑا دیں سب کے تیں واللہ باللہ  
گیا بازار میں لے کر وہ مالک  
تو ٹھہرایا تختا قیمت انکی یوں اور  
خراج شش بہت سے ہو کے افزود  
سہ بارہ تول دیویں گنج جمیشہ  
نہ مٹہ ہاتھ آدے بے غیر از تارے  
کہ یوسف اس کے دل کا مدعا ہو  
دُر انجواں کا بھر کر دانہ دانہ  
عزیز اپنے کے تیں بولی ارادہ  
وہ کفانی فلک کا بدش لانا  
خزانہ اتنا کان مجھ پاس گیا فی  
سے بار اس طرح سے دے محل لینا  
مثل سیماٹ کر کر اضطرابی  
خراج شش بہت جو ایک جوہر  
ہوئی ہے ہجر کی آتش سے پرتاب  
وہ دولت اپنے گھر میں جلد لا تو  
خزانہ لے کے اونٹوں پر بھرت  
کہا مالک کو اب کہ ہربانی  
سہ بارہ تول لے خورشید دینا  
بھرے گوہر و گر پلے میں درخواست  
لگا کرنے کو سب عالم تاسف

لے مانند ۱۱ علیہ السلام  
سے قسم خدائی ۱۱  
چلنے والا ۱۱ علیہ پونید  
موتی ۱۱ علیہ خدیار  
کے چاندرا حضرت  
یوسف ۱۱ علیہ قیمت



لے موتی ۱۱ پودھوں  
رات کا چاند ۱۱  
لے پیارہ ۱۱ علیہ موتی  
کے ڈوبے کا خزانہ  
۱۱ علیہ آنند ۱۱  
انوس ۱۱

ہوا انہما تب یوسف نبی کو:  
 سو وہیں وہ یوسف صدیق منظور  
 شریعت سے اس انگوٹھی کے مقرر  
 عزیزاں اس طرح محشر میں میزاں  
 وہ کلمہ کی انگوٹھی اس میں رکھ کر  
 گنہ کا پلہ کیا طاقت گراں ہو  
 یہ کلمہ طیبہ یک جو ہو منظور  
 تمامی کائنات و جملہ اشیا  
 تو کیوں بارگنہ اس سے برآئے  
 مثال ایک اور یاد آیا ہے یاں  
 محمد مصطفیٰ صدیق اکبر  
 سہ عاشق تھے محمد مصطفیٰ کے  
 یکے مارو گر حمام معروف  
 بشر تھا اس کو کہتا ہوں مفصل  
 کہ تھی جو حضرت عیسیٰ کی امت  
 گئے تھے عید کو وہ شہر باہر  
 خطیب ان کا ہو تب منبر پر اسوار  
 تھا اسمیں وصف ختم المرسلین کا  
 کہ اس منزل میں تھا وہ اثر واکیں  
 سو ویں عاشق ہو اے مصطفیٰ پر  
 تڑپ کر ہجر سے رونے لگا ہے  
 کہ اے خلاق اگر مژدہ المنن تو  
 سو ویں باری تعالیٰ نے کہا ہے

انگوٹھی اپنی اس پلے میں رکھ تو  
 انگوٹھی کو رکھے میراں میں معمور  
 ہو امیران وہ ساعت برابر  
 انگوٹھی سے ہو کلمہ کی وہ خیراں  
 علی تو ہیں گئے جب میرا میں رکھ کر  
 یہ کلمے کے مقابل میں کہاں ہو  
 جہاں ہو اس کی سب پانگ سحر  
 یہ کلمہ کی انگوٹھی کے ہیں ہمتا  
 کہ کلمہ سن جہنم بھاگ جاوے  
 وطن داراں عزیزاں یا رخاں  
 جو دونوں غار میں بیٹھے تھے ہمسر  
 خداوند جہاں سے مدعا کے  
 بھی سیم عنکبوت نیک موصوف  
 کہ پانصد سال پر حضرت کے اول  
 کہ ان لوگوں کا تھا کیں یوم زینت  
 عبادت کو ہوئے تھے سارے حاضر  
 کرے تھا وعظ از انجیل تکرار  
 محمد مصطفیٰ بحکم الیقین کا  
 محمد کی فضیلت کو سنا دیں  
 کہ اس سالار فخر انبیاء پر  
 خدا سے آہ و زاری کر کہا ہے  
 جمال مصطفیٰ دکھلا تو مجھ کو  
 کہ میرے دوست خاطر ان جگا ہے

لے یعنی دلیں خدا کی  
 طرف سے کسی بات کا  
 آجیانا اسکو اہام کہتے  
 ہیں ۱۲ اور مستقیم قرار  
 اور اولیاء اللہ اور  
 نیک بندوں کو ہوتا ہے  
 اللہ کی ۱۲ شاخ  
 کے پھول پر ترازو  
 کے پھول پر ترازو  
 کے پھول پر ترازو  
 کے پھول پر ترازو



ملاقات اور تہنیت  
 وہ مانند ۱۲  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳  
 یعنی کبوتر ۱۳

وہ مکے سے ہے اک فرسنگت باہر  
وہ میرا دوست وہاں تشریف لائے  
وہاں جا کر تو رہنا ہو کے ساکن  
سو اس غار میں بیٹھا تھا مشتاق  
کہو تو ایک منظر وہ تھا موسوم  
کہ ان نے بھی سنا تھا وعظ انجیل  
بحکم حق وہ آیا تھا جبل پر  
بھی سوم عنکبوت نیک محضر  
ہو جب حکم اس حق المبین کا  
بنا کر اے خلیل اللہ کعبہ  
کہے اب کونسی جائیں بناؤں  
کہ طول و عرض اس کا ذریعہ مقدار  
ویں رب العلاء نے کر اشارا  
برابر مرضی اللہ اکبر  
ہو افارغ احاطہ کر کے تیار  
خدا نے اس کے بدلے اپنا ہدم  
دکھایا اس کے تیس اس غار میں لا  
یقین سمجھو کہ جو ہے عشق کامل  
محمد مصطفیٰ صدیق کو لے  
سو دیں پر عنکبوت نیک بنیاد  
بہت سرعت سے وہ بتا تھا جالا  
گویا خورشید شکل استوائیں  
محمد مصطفیٰ سالار کونین

کہ ہے اک غار اس کو وہ پر مقرر  
بھی اس کا دوست اسکے ساتھ آوے  
سنا سو مانتا نکلا وہاں سے اردن  
کہ تا آوے محمد کا ین اخلاق  
کہ وہ تھا شاہ تماموں کا مفہوم  
سو ہو مشتاق اس سلطان کا بھیل  
کیا تھا آشیاں وہاں مقرر  
کہ در وقت خلیل ابن آذر  
خدا لے دہر رب العالمین کا  
سو ابراہیم خوش ہو بے محاشا  
عمارت کس طرح اس کی بناؤں  
احاطہ کر دکھانا مجھ کو اک بار  
سو آ کر عنکبوت اک سوت مارا  
احاطہ کر دیا اس نے سراسر  
کہ تھا وہ عنکبوت از عشق پکار  
محمد مصطفیٰ سلطان عالم  
وہ تینوں عاشقوں کا مدعا تھا  
تو اس سے دو جہاں ہوتی ہے حال  
گئے جب غار میں تصدیق کو لے  
لگا ہے تار تار تے کو بہ ارشاد  
پڑا تھا غار میں ایسا اجالا  
اسد میں یا کہ میزان صفا میں  
وہ جلدی دیکھ کرنے لگے ہیں

لے کو سب سے گڑھا  
پیار کا شکرانہ ۱۱  
سب سے گڑھا ۱۲  
کا بادشاہ ۱۳  
وہ گڑھا ۱۴  
وہ ابراہیم علیہ السلام  
کہ وقت میں لگے ہے  
دشت ۱۵  
سچا ۱۶  
کا اوزار ۱۷



۱۸ استوا اس خط  
۱۹ کیلئے ہیں چو پانی  
۲۰ در زمین کے  
۲۱ جگہ ایک ہر جگہ  
۲۲ ہے بھوت بیٹھ  
۲۳ کے بارہ ہر جگہ  
۲۴ ہے  
۲۵ ہے  
۲۶ ہے



محمد مصطفیٰ فرخندہ آئیں  
 کرے ہے عنکبوت اب اضطرابی  
 مجھے یاد آگیا محشر کا عالم  
 کہ کیا یاد آیا مجھ کو لو  
 محمد مصطفیٰ بلغ العلیٰ نے  
 وہ رستا ہے بکٹ صدیق اکبر  
 کہے گا دیکھ عالم اس کو آؤں  
 وہاں جب میری امت کا گزرو  
 بساں عنکبوت ہوتا راد پر  
 گزر جاؤں گا پل سے جلد بیشک  
 عجب ہے عنکبوت نیک محضر  
 رسول اللہ سے خوش ہو کر رہیں  
 تھارے جیسا بھیجا ہے پیغمبر  
 محمد مصطفیٰ سلطان دوراں  
 ہو دیں بسملی ٹوپ کر سخت پیاسے  
 یہ دنیا سرسریوں کو ہے قید  
 کئے تیار اور آخر کو کھائے  
 کوئی بھی اس کے ہاتھوں سے بچا ہے  
 یہ دنیا سرسری صورت پاس  
 چھپے ہیں خاک کی رگ رگ میں شتر  
 اٹھی ارکان کے دل سے آہ کی مول  
 ملائک انس اور جاں آہ مارے  
 ہو تیغ لکھشاں کو کھینچ برام

کے صدیق اکبر کو شہ دیں  
 کہ اے صدیق تم دیکھو شتابی  
 یہ اس کی اضطرابی دیکھ ہمد  
 کہ صدیق نے اس وقت خوش ہو  
 کہے تب حضرت خیرالورائے  
 کہ جب محشر میں امت جائے پل پر  
 کہ پانچ سو سالہ رہ برشت دوزخ  
 کہ وہ شیشے سے بھی تیز تر ہو  
 سو میں بھی اس طرح اسپرے لیکر  
 گنہ گار ان امت بیکے بیک  
 سو اس کا یہ نمونہ ہے برادر  
 یہ سن صدیق صدقت کہے ہیں  
 زبے طائع ہمارے بعد اکبر  
 ہمارے باپ ماں امت پر قرباں  
 عزیزاں ایسے خاصے کے نواسے  
 سو پھر کر ہم کو کیا ہو اس سے امید  
 یہ دنیا نے کسی لاکھوں بنائے  
 یہ دنیا سرسری کر دغا ہے  
 میں کہتا ہوں الایا ایجھالناں  
 فلک ہے نیلگوں برفرش انحضرت  
 ہوئے جس دن حسین پاک مقتول  
 زمیں پر پڑ گئے غم کے درارے  
 فلک ہو کوڑہ پشت اس غم سے نرم

قلہ چہ فراری ۱۲  
 قلہ آؤں بتی آہ و  
 انوس ۱۲ قلہ توار  
 قلہ مانند قلہ  
 خلعت دانی سے  
 یعنی یہ فرمایا آپ  
 سے اے رسول اکرم  
 قلہ یعنی ستارہ ۱۲  
 قلہ یوں نے بیع  
 کیا وہ کو چار قسم کیا  
 ہے ان میں سے بعض کو  
 اکبر میں یعنی بہت نیک  
 اور بعض سعد اصغر



یعنی تیرا میں اس سے  
 کم اور بعض تیرا  
 یعنی بہت ہی خاص  
 اور بعض تیرا یعنی  
 دوست میں اس سے  
 دوستی کے دنیا کے  
 کم ۱۲ قلہ  
 بادشاہ ۱۲ قلہ  
 نا امید ۱۲ قلہ  
 چلے رنگ دار ۱۲ قلہ  
 چلے یعنی میں ۱۲ قلہ  
 یعنی تیرا آسمان خروید  
 اس کے کوڑہ پشت  
 سے شہادت ہے ۱۲

جگر پر اپنے اس ماتم سے مارا  
اٹھے ہیں برق غم کے مہر شرارے  
فلک نے دیکھ جب سبط مہیبر  
دکھا دے ہے جہاں کو صبح اور شام  
جہاں سبلان کے غم میں مبتلا ہے  
وہ سارا پیشتر مذکور ہو گا  
پیم اب کے میں تھے سوانکا احوال  
نہ کرنا اب زیادہ ذکر کا طول  
حیئن ذوالکرم کئے میں آ کر  
گذرتی تھی بہت عیش و فرح سے  
فلک نے دیکھ کر آسودہ ان کو  
بھی اطراف جانب میں سراسر  
خبر کو نے میں پہنچی شاہ دیں کی  
سو کو نے میں بہت خادم تھے شے کے  
بہت اشخاص تھے حضرت علیؑ کے  
بلک کو نے کا عالم سب تھا خادم  
سے حضرت حقؑ کو زہر دیکر  
انہوں کو اس طرح تکلیف دیکر  
بہت مکر و دغا سے ان کو مارے  
ابوسفیان ابن معاویہ کا !  
خلافت کا وہ دعویٰ کر پڑا ہے  
حیئن ابن علی بیعت نہ کر کر  
عجب ہے تم بھی احباب ان کے

ہو اے رعد غم سے پارہ پارہ  
اٹھے گرداب میں ماتم کے نعرے  
اٹھا یاد ارغ پشانی کے اوپر  
پھرے بے باندہ کر ماتم کا احرام  
سجھوں کا اس الم سے دل جلا ہے  
وہ عاشق بزم میں مسطور ہو گا  
بیان کر اے نقیہ اس چرخ کا قال  
نہ ہو سامع پہ کچھ تکلیف مستول  
رہے آسودگی سے جملہ بیکسر  
خوشی سے خوشی سے سب طرح سے  
روانہ کر دیا قرطاس غم سو  
خبر پہنچی گئے کئے میں سرور  
حیئن ابن علیؑ ہر مہین کی  
کہ اس شیر خدا عالم پہنہ لے کے  
بہت شاگرد تھے اس جہی کے  
خبر سکر ہوئے سب لوگ نادوم  
کلیجے کے گر اے سخت یکسر  
ہلا ہل کا پلائے سخت شاعر  
حیئن ابن علیؑ وہاں سے رحائے  
پندید می ماویہ میں زاویہ کا  
مگر پیشاب شیطاں کا پیا ہے  
رہے مکے میں جاگو شہ پکڑ کر  
نہایت مقتدی اصحاب ان کے

لے دینی مجلس  
لے کھا جاوے  
درازی "لے کھا جاوے"  
موند "لے کھا جاوے"  
روشن "لے کھا جاوے"  
حیئن ابن علیؑ



کونوالا "لے کھا جاوے"  
پیشمان "لے کھا جاوے"  
لے کھا جاوے  
لے کھا جاوے  
لے کھا جاوے  
لے کھا جاوے  
لے کھا جاوے  
لے کھا جاوے

یزید ہی ابن بوسفیان بذات  
لگے ہیں مل کے سبافوس کرنے  
بہت اشتران تھے کونے کے سارے  
بسبھی پھینکا کے یکدم رواٹھے ہیں  
کہ کرنا ہم بسبھوں میں عہد محکم  
قسم کھا کر لکھے حضرت کو نامہ  
یہاں آویں تو ان سے ملے باہم  
پھر اس نعمان حاکم کو پکڑ کر  
اکابر سارے کو فے کے سجدہ  
بسبھی مل کر کھے طومار کا غنہ  
لکھے آداب اور القاب بسیار  
کہ بعد از حمد و نعت مصطفیٰ کے  
کے پھر اس طرح نامہ میں مرقوم  
کہ یا ابن رسول اللہ حیٹنا  
کہ تم خاتونِ محشر کے جگر بند  
مشرقت ذات عالی با کہ امت  
سپہ سالار خورشید جہاں تاب  
سے ہم نے کہ ابن معاویہ نے  
خلافت میں قدم ڈالا ہے مخوس  
سو ہم سب سن کے جگر سوختے ہیں  
خدا ہرگز یہ بد فعلی نہ چاہے  
سویا ابن رسول اللہ بہ تعبیل  
ہمارے سر پہ سایہ ہو کے رہنا

لے اقرار محفوظ ۱۱  
یعنی خط ۱۲  
یعنی بزرگ ۱۳  
تھیاد رکھنے والا ۱۴  
یعنی دفتر ۱۵  
یعنی پٹنے کا ۱۶  
یعنی معلوم ۱۷



۱۱ یعنی بزرگ ۱۲  
۱۳ یعنی شیعہ ۱۴  
۱۵ یعنی بے انتہا  
۱۶ جس کا آخر نہیں ۱۷  
۱۸ یعنی مردار ۱۹  
۲۰ یعنی محبت ۲۱  
۲۲ یعنی جلدی ۲۳

خلافت کیوں رہے چھول کے ہاتھ  
پہنایت ننگ اور ناموس کرنے  
تھے محکم دین پر ہر طور بارے  
یہ آخر متفق ہو یوں کہے ہیں  
کہ تا بوجھے نہ اس کو غیر محرم  
کہ آویں اس طرف شاہ کر اما  
کہیں بیعت کا پھر کر عہد محکم  
کہیں گے قید تا وہ آوے رہ پر  
کے بیعت حیٹنا پر ہو تیار  
مگر تھا وہ قضا کا کار کا غنہ  
یہ بسم اللہ لکھے نامے کا اقرار  
وہ جملہ انبیا کے پیشوا کے  
حسین ابن علی کو ہوئے مفہوم  
کہ تم ابن ولی اللہ حیٹنا  
حسن شہ کے برادر نیک پیوند  
بدایت ہے تمھاری لا نہایت  
تمھارے باپ کے ہم سب ہیں اصحاب  
وہ حنیفہ ہادیہ کے زاویہ نے  
کہ پیدا دین میں آوے گا ناموس  
تمھارے حب و ملیں دوختے ہیں  
وہ اپنے فضل سے قتمہ مٹا دے  
چلے آنا ادھر جوں وحی تنزیل  
ہمیں پسند و نصیحت حق کی کہنا



عمق کتنا ہے اور کیا عرض کیا طول  
یہ سنتے ہی سلیمان ابن داؤد  
کہے یہ خوش ہنر ہے سب سے بہتر  
یہ سنتے سرفرازی بہ بد خاص  
وہاں تھا زراغ حاضر سو کہاویں  
کہ اے حضرت سلیمان پاکہ اماں  
یہ ہڈ بھوٹ کہتا ہے سراسر  
اگر یہ فقر میں پانی کو دیکھے  
وہ اسی خاک میں کہ دام پہنا  
جو زیر خاک میں نہیں دام دیکھے  
سو میں حضرت سلیمان سکے یہ قال  
تیرے چیلے ہنر میں پیل آیا  
سو میں ہڈ ٹرپ بولا شتابی  
کہا حضرت سلیمان کو کہ سلطان  
اگر چنداں ہنر ہے در مناظر  
اگر میری قضا آنکھیں نہ موندے  
ہو امیں دام کو دیکھوں مقرر  
وے جدم قضا آئی تو اس دم  
قضا یک دست کا پنجہ ہے یاراں  
دونوں انگشت آنکھوں میں دبا کہ  
دونوں انگشت پھر کا نو میں ڈالے  
بھی یک انگشت باقی لب پہ دھر کر  
کہ جو بقاء الحقا کہتے ہیں یاراں

کہ شور و تلخ یا شیریں ہے معقول  
ہوئے ولیں ہنایت شاد و خوشنود  
تو ہونا اب میرا شقائے شکر  
قبول لا اس نے شقائی بلقا ص  
سلیمان کے مقابل بول اٹھاویں  
کہ اے پیغمبر مقبول سبحان  
رکھا ہے کند بیت کا سر پہ افسر  
عجب ہے دام اور دانہ نہ سوبھے  
ہزاراں ہڈیاں ہوتے ہیں حیراں  
وہ کیا پانی کو در انجام دیکھے  
کہے ہڈ کے تین ہے راست احوال  
جو جھوٹی لاف تو مجھ کو سنایا  
دکھایا زراغ کی کر کہ حسرا بی  
جو منکر ہے قضا کا زراغ شیطان  
وے منکر قضا کا ہے یہ کافر  
بھی میری عقل کو سر میں نہ کوندے  
بھی دیکھوں فقر دریا میں ہے گوہر  
میں خود جا دام سے ہوتا ہوں ہدم  
وہ چلبے جس گھڑی از حکم یزدان  
کرے ہے اسکو تا بینا سراسر  
فن و تدبیر سننے سے نکالے  
کہے خاموش یک دم ہے مقرر  
ہوئے اٹھی البصر سب نامداراں

۱۲ یعنی گہرائی  
۱۳ یعنی کھا۔ اور  
۱۴ یعنی ہنر  
۱۵ یعنی ہنر  
۱۶ یعنی ہنر  
۱۷ یعنی ہنر  
۱۸ یعنی ہنر  
۱۹ یعنی ہنر  
۲۰ یعنی ہنر



۲۱ یعنی ہنر  
۲۲ یعنی ہنر  
۲۳ یعنی ہنر  
۲۴ یعنی ہنر  
۲۵ یعنی ہنر  
۲۶ یعنی ہنر  
۲۷ یعنی ہنر  
۲۸ یعنی ہنر  
۲۹ یعنی ہنر  
۳۰ یعنی ہنر

حسینؑ ابن علیؑ نامے کو سارے  
دکھائے ان کو نامے سب سراسر  
یہی سمجھتے ہیں اب چلتا اور پھر کو  
بھی نامے ہیں وہ باہر عنوان  
اگر ان کے لکھے کو میں نہ مانوں  
بغض ہو کر بلاتے ہیں وہ پاراں  
سو اس باعث مجھے جانا ہے بہتر  
کہ سارے دوستاں مل متفق ہوں  
تجسس سب متفق ہو مشورت کر  
سو میں اشتیاق بولے یا حسینؑ  
کہ یا سبط رسول اللہؐ سنو تم  
انھوں کے قول میں ہرگز وفائیں  
انھوں مروان علیؑ سے بے ادب ہو  
انھیں مولائے علیؑ کہتے تھے اکثر  
یہ سنتے ہی حسینؑ ابن علیؑ نے  
یقین مجھ کو ہوا ہے اتنا کامل  
ارادہ ان کا نیک آتا ہے دل میں  
بہت اقوال سے ثابت ہوا ہے  
وہ ایسی گفتگو میں تھے اسی دم  
وہ نامہ تھا بشرح نامہ در نام  
تمامی اہل کاراں احتشامی  
یلان و کارزاراں سخت گرداں  
تھے جملہ نیک ناماں پیروں برنا

عزیزوں کو جو بلوائے ہیں باسے  
کئے ہیں مصلحت سے سب سے مقرر  
قسم تائید شاد و نامور کو  
بھی وہ صدق دل سے ہیں مسلمان  
تو منہ محشر ہیں ان کو کیا دکھاؤں  
وہ ہیں والد کے میرے دوستوں  
انھوں کا سرخوردہ روز محشر  
مجھے نامے لکھے ہیں رب نے رورو  
بتانا سب صلاح خیر اس پر  
وہ دل کاراز کھوے یا حسینؑ  
ہوئی ہے کو فیوں میں سے وفا گم  
انھوں کا کارہ جز مکرو و غائیں  
دیئے جام شہادت ان کو بد خو  
کہ لایونی ہیں کو فی جملہ یکسر  
وہ خورشید سپہر بجلی نے  
وغا کرنے کے میں مجھ سے وہ بل  
وفا اور عہد ہے اس مشت گل میں  
قسم اقسام سے نامہ لکھا ہے  
سو یک طومار آیا پھر کے پیچہ  
سعدا راں جو اناں نیک انجام  
مبارز رزمگاہ نیک نامی  
تھا جیراں جنگو دیکھے چرخ گرداں  
بھی شرفا دیگر اعلیٰ اور ادنیٰ

۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

مقرر ذکر دے تھے چند اقسام  
بہت خواہش سے مضطر ہو کے عالم  
کہ اے سلطان دیں تشریف لانا  
ہماری بزمِ امیاں کی ضیا ہو  
بھی چار اشخاصؑ دانا کر روانہ  
سو تب شہ نے کئے دلپہ مقرر  
کہ پہلے جا کے مسلم ان کو دیکھیں  
اگر چہتے ہیں مجھ کو وہ جماعت  
سو پھر مسلم بھی دیکھیں ان کا احوال  
مجھے وہاں سے لکھ مسلم جو آنا  
سنے یاروں نے تب بولے ہیں بہتر  
وفا اور عہد میں ہو دیں جو قائم  
سو وہیں حضرت نے مسلم کو کہے ہیں  
عقیلؑ محترمؑ کے محتشمؑ ہو  
میری جانب سے تم جانا برا اور  
سو اس نامے کو لے کر تم سدھارو  
امیر المؤمنینؑ بشرخدا کے  
تمہارے میں نے سب نامے کو پڑھکر  
تمہارا اعتقاد اور دین و آئینؑ  
تمہاری قسم اور اقسام کو دیکھ  
اسی باعث میں یہ کہہ کر مسلمؑ  
پچھرا بھائی مسلم نیک بنیاد  
ولی اللہ کے نور العینؑ و بلند

۱۔ یعنی بے قرار  
۲۔ یعنی جلسہ  
۳۔ معنی روشنائی  
۴۔ جمع بہ شخص کی  
۵۔ تمام اقامت عزت  
داران کا دیدار  
۶۔ کھنڈا لے کر  
چپکے سے گزرتا ہے



خط ۱۲ "نہ طریقہ"  
تسلیم ہو گیا  
۱۶  
۱۷  
جنگِ نبرد میں گیا  
۱۸  
۱۹ اولاد  
۲۰  
اس کو بھی روک دیا  
۲۱  
خونریز جنگ  
۲۲  
عدو را زود کرنے  
۲۳

خدا اور مصطفیٰ کے نام بانام  
لکھے تھے اس طرح نامے کو اس دم  
جہاں والے نے ہم کو دکھانا  
ہمارے دو جہاں کے بادشاہوں  
کے ہیں شاہ کے دل پر نشانہ  
کہ اول بھیجنا مسلم کو ان پر  
وفا اور عہد ان کا سب سے سمجھیں  
سو مسلم سے کریں گے آ کے بیعت  
عقیدت اور مروت چال اور ڈال  
سو تب ہووے گا یہاں سے میرا جانا  
جو مسلم جا کے دیکھیں انکو یکسر  
سو پھر یہاں سے چلو تم ہو کے عازم  
چچیرے بھائی تم میرے سچے ہیں  
میرے سخت جگر تم ابن عم ہو  
و کالت کا میں لکھ دیتا ہوں محضر  
لکھے ان کو کہ میرے یار و غار و  
بسھی تم دوست ہو آلِ عبا کے  
تھار اقول سب دیکھا مقرر  
نظر آیا ہے مجھ کو راست تمکین  
تھارے نیک ننگ نام کو دیکھ  
سو بھیجائیں نے مسلم کو مکرم  
عقیل محترم کا بہترین زاد  
سعادت مند پس نیکوں کا فرزند



۱ سے میری جگہ بھیجا ہوں یا بل  
جواں سالار و سردار ان مختار  
بسھی اشرف کوفہ اور اکابر  
میرے مانند ان کو بوجھ سارے  
تھارے حُسنِ ظن سب کچھ مسلم  
اگر چاہا خدا نے تو مقرر  
یہ نامہ کلہ حسین ذوالکرم نے  
کئے ہر رسول اللہ اس پر  
کہے ان کو کہ تم کو نے کو جانا  
وہ نامہ دیکھ کر سارے اکابر  
تھارے ساتھ آبیعت کریں گے  
بھی سب وہ عہد نامہ دیکھ مقبول  
سنے مسلم سو ہو تہربان شہ پر  
وہ نامہ لے جب آئے نیک نفاس  
گئے گھر اور ہوساروں سے رخصت  
تھے دو فرزند کو چٹ ہر اور ماہ  
مسلح ہو کے تب گھوڑے پہ اسوار  
نکلے شہر کے باہر ہی ناگاہ  
کیوترتین تھے بھی انکے درمیان  
وہ سب پوچھنے لگے ان کو مارے  
کہے یہ قال ہے بس آشکارا  
اسی موجب ہمارا حال ہو گا  
وہاں سے طرف سیدھے کو نظر کی

اے اہل کوفہ سارے دوستداران  
نزدہ پوشاں سلحداران و دوا  
کہیں بجیت رہیں خدمت میں حاضر  
کرد تعظیم ہیں مہال تھارے  
بلا دیں گے تو ہو کونے کا عازم  
میں آتا ہوں تھارے پاس کبیر  
نبی کے لخت جان محترم نے  
دیئے اسوقت مشلم کو بلا کر  
میرے نامے محبتوں کو لجانا  
وہ سردار و سلحدار و عشا کر  
بھی خادم ہو بسبھی آکر رہیں گے  
کہ میری طرف نامہ کوہ رسول  
فدا کرتے چلے تب جان شہ پر  
چلے ہیں باندہ کر سرافضل الناس  
کہ وہ ماہ و فامہر مروت  
لے دونوں کے تیں مشلم نے بھراہ  
چلے ہیں نیک ساعت نیک اطوار  
دیکھے یک جھاڑ پر سب یوم بدخواہ  
کرے ہیں مار کہ چونچوں سے حیراں  
سو یہ احوال مشلم دیکھ بارے  
جو بد بوموں نے حاموں کو مارا  
ہمارا جان و تن پامال ہو گا  
خرابی سخت تر دیکھی اُدھر کی

۱۰ دور کرنے والے  
۱۱ ملے جیسے شریفی کی  
۱۲ ملے اچھا گمان  
۱۳ ملے دوستوں  
۱۴ ملے جمعہ کے یعنی  
۱۵ ملے جیسے  
۱۶ ملے حضرت

143

منہ چھوڑنا ہے  
 اختیار بندہ نہ لے سکتی  
 کھڑی ہے یہی ایک  
 ہے یعنی اوتو  
 ہے جس سے یوم کی  
 یعنی اوتو ہے عام  
 کی برکت یعنی کوئی نہ

ہرن ایک اور دو بچے تھے ہمراہ وہ سارے سگ ہم ہو کر جفا کار سوویں مسلم نے دیکھے سو پھرے ہیں کہ یا شاہ یہ بد فال دیکھا حسینؑ ابن علیؑ سن کر کہے ہیں تو دیگر شخص جاوے گا وہاں تک وہیں مسلم کہے ہوش پہ بہار میرا روح و رواں تم پر فدا ہے مگر دو فال بد دیکھا سو آیا سوویں مسلم نے حضرت پر سے فی الحال پیاپے ہفت کرات ہو کے بہار کہ یا ابن رسول اللہ حسینؑ یہ مسلم کمتریں ہوتا ہے رخصت قدم ابن رسول اللہ کے پھر کر حسینؑ ابن علیؑ ان کو بلائے کہے بھائی نہ غم کرنا ذرا بھر لگا سینے سے اپنے بہت روئے تو گل حق پہ رکھ ان کو چلائے ہوئے جب شاہ مسلم شہر داخل بہت تعظیم سے لے کر گئے ہیں سولہانی اہل ایمان تھا مکمل بہت آداب سے خدمت میں حاضر بھی اشرفان کو ذرا اور سلحدار

لیے جگہ کی یعنی  
کے "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم



شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم  
شہ "۱۱" شہ عالم

گولٹ نے انکے تیں گھیرے تھے ناگاہ ہرن اور اس کے بچوں کو لئے مار ہرن حمام کا قصہ کہے ہیں یہ جھوٹا کوفیوں کا قاتل دیکھا کہ اے بھائی اگر جانا تھیں میں کہتا پہنچے یہ قصہ امتحان تک مجھے انکار نہیں جانے سے نہ ہمارے میں اپنا خاننا صدقہ کیا ہے وہ سارا ماہجر اتم کو سنایا تصدق ہو کے حلقہ کر بندھ جال کے رو رو کے پھر تسلیم و اقرار سدا تم کو مدد اللہ حسینؑ یہ رخصت آخری ہے تاقیامت میں دیکھوں گا عزیزان روزِ محشر بہت اشتاف سے سینے سے لگائے کسی دن بعد ہم ملے ہیں آکر گل سے رخسار انھوں سے بھگوائے قضا کے پیکٹ نے کوفے کو لائے سو سب اشرفان آئے تھے مقابل لجا بانی کے گھر اندر رکھے ہیں تھاوت میں کیا مسلم سے یک تیل کریں مسلم کی ہر ہر لحظہ خاطر قسم کھا کر کئے بیعت کا اقرار

سومسلم سب سے بیعت لے کے حکم  
چہل اسوار نہریں گزرولیت  
ہزار اسوار نہریں گزر جہاں  
ہوئے چالیس ہزار اسوار نامی  
دکھائے شاہ مسلم کو وہ لشکر  
سومسلم دیکھ فوج کا زاری  
عقیدہ ان کا کامل دیکھ مسلم  
لکھے اس میں کہ اے سلطان کوین  
حسین ذوالکرم شاہ زمانہ  
بھی ہیں معتمد باصدق دل سے  
میرے سے آکے سب بیعت کریں  
بہت شکر ہوا تیار اس ٹھار  
تو پھر ان سب کے تیں برباد کر  
سو تم خط دیکھتے ہی شاہ وانا  
یہاں آنے میں ہو گا حکم کامل  
یہ خط کر کہ روانہ شاہ مسلم  
چلا قاصد نے لے کے نامہ یکدم  
قضا نے کس طرح جسد اٹھائی  
تھا اس ایام میں کوفے کا حاکم  
وہ پھرنا دیکھ لشکر کا ڈرا ہے  
بھی کوفی پھرے ہیں مجھے یکدم  
حسین ابن علی کو بھی لکھے ہیں  
اگر کوفہ تو چیتا ہے تیرے ہاتھ

بہت بیعت میں آیا وہاں کا عالم  
کہ میں سب آفرینش کو کفایت  
ہزار اسوار نامی تیرے تلواریں  
کئے بانی نے ایسی انتہا  
جو انان پہلو انان زور آور  
بھی فولاد پوشاں کی سواری  
لکھے میں شاہ کو نامہ یکدم  
محمد مصطفیٰ کے نور عینین  
ہو بیعت کا جاری کارخانہ  
یہاں خالی ہیں سب پنج و جن سے  
اور اس حاکم سے سب منکر ہوئے ہیں  
اگر تشریف لادیں شاہ مختار  
خلافت کا طریقہ ہووے یا وثر  
سب اہل البیت لے کر اٹھکے آنا  
پکڑ بیعت میں لادیں سارے عامل  
رہے اپنے مکان میں ہو کے قائم  
ادھر دیکھو ہوا کیا کام برہم  
وہ سارا کام یک گردش میں لائی  
سودہ نعمان تھا مقتول ظالم  
یزیدی بے جا کہ خط لکھا ہے  
کئے مسلم سے سب بیعت مسلم  
سودہ بھی آج کل آپہنچتے ہیں  
تو کہ اس وقت جلدی فکر اس بات

لے مضبوط ۱۱  
پڑے ہزار ۱۲  
بند و بست ۱۳  
نورے والی ۱۴  
انتقاد رکھنے والے ۱۵  
مردگار ۱۶



گرسا ۱۷  
شہ کی کہنے داسا ۱۸  
سب سے بغول ۱۹  
اٹھانے والا ۲۰  
نورے والا ۲۱

جو کوئی تدبیر کرتا ہے تو ٹھہرے  
کئے بیعت سبھی جا کر امیراں  
یہاں کا کار سب بگڑا ہے واللہ  
بھی یہ خط لکھ بہت جلد ہی چلایا  
وہ نامہ کے تیں با اضطرابی  
سو دین بدکار حرواں کو بلایا  
وہ مفسد دیکھ کر فتنہ اٹھایا  
کہا اس کو کہ تو کوئے کو جانا  
مگر کوئے کا عالم سب پھر ہے  
بنیادی نے تجھے دے سرفرازی  
کیا خنجر کل تجھ کو وہاں کا  
کسی بھی طرح ہو کوئے میں اغل  
بقول وعہد کہ تو قتل مسلم  
انھیں کس طرح بھی وہاں سے بلانا  
اگر آویں تو بہتر ورنہ لڑنا  
سپاہوں کو یہ ہے تاکید ہر دم  
نہ یک تن چھوڑنا آلِ عبّاس کا  
دیا لکھ کہ سرفرازی کا فرمان  
عزیزاں دیکھئے یہ چرخ کجرو  
عجب بے گمراہاں کو سر بلندی  
وہ نامہ لے زیادتی نامرادی  
بہت اسوار شاہی لے کے ہمراہ  
چلا ہے زود تروہاں سے حرامی

لیج امیری یعنی  
قیدی ۱۲ تہ یکایک  
تہ بے قراری ۱۲  
تہ فساد کینوالا ۱۲  
تہ تہید کینوالا ۱۲



تہ اردہ کنبد الاہ  
تہ شجرہ ۱۲ تہ حکم  
خواری ۱۲ تہ درویش  
تہ موت ۱۲  
تہ سن ۱۲

وگر نہ ہاتھ سے جاتا ہے تیرے  
ہوئے ہیں حکم مسلم کے امیراں  
خرا باہودے گا کوئے میں ناگاہ  
وہ قاصد تب بنیادی پاس آیا  
پڑھانا مہ سودیکھا ہے خرابی  
وہ نامہ کھول کر اس کو دکھایا  
جو عبد اللہ زیا دی کو بلایا  
وہاں کی سب خرابی کو مٹانا  
گذر نماں سے مسلم کو ملا ہے  
کرے تجھ ذات پر بندہ نوازی  
تو کہ نا کار نامی اس مکاں کا  
تو ہونا جا کے وہاں مسلم کا قائل  
حسین ابن علیؑ پر کے ہو کے شام  
بجرا امیری بیعت پنج لانا  
انھیں ہر طرح سے بھی قتل کرنا  
حسینا کو کہو تم قتل پیہم  
یہی مژدہ ہے میرے مدعا کا  
چلا ہے خلعتِ ذلت لے شیطان  
خرابی کی کیا ہے کیا وادو  
خدا لوگوں پہ سختی سرفکندی  
ہرن کارگر کتوں کی تھی شادی  
چلا ہے کوچ کر کہ جلد بدخواہ  
کہ لے کر ساتھ ساری فوج شامی



سودہ ہانی محبت خاندان تھا  
 کہا ہانی نے اے بڈ کا رگمراہ  
 بے مسلم پاک ذات و نیک بنیاد  
 کہ اس پر سے فدا ہو کر رہا ہوں  
 تو اے مردود اس دنیا کی خاطر  
 حسینؑ ابن علیؑ سبط پیغمبر  
 یہ سنتے ہی زیاد ہی خاک ہو کر  
 قضا را آدوات اونا گہانی  
 ہوا ہانی کا چہرہ ارغوانی  
 جو تیغ تھا چلے ہیں سو پکڑ کر  
 تھا اس کا قصد عبد اللہ کے اوپر  
 سو ہانی تب لگا بے تیغ کرنے  
 چلایا ایک گھڑی لگ تیغ ایسی  
 جو کوئی اسکے مقابل چلکے آدے  
 کہیں سیدھے کہیں بائیں کو ہانی  
 بہت سے لوگ تھے سولے اکثر  
 سوان نے بھی گریا تیش شامی  
 وہ ہانی جب گیا از دار فانی  
 وہ اول سب سے ہو مسلم پر قربان  
 بھی اس کا ایک بیٹا تھا جو اُمرد  
 جب ان نے باپ کی دیکھا شہادت  
 کمر سے کھینچ کر شمشیر کاری  
 اچھلنے کو لگا ب شیر جیسا

لے دودت از ۱۲  
 بس کام ولے ۲۰  
 رستہ ۱۲  
 عہ نواسے رسول افتر  
 علی شریعہ و آداب علم  
 ۵۰  
 جواشہ سرخ ۵۰  
 جوش کہ بہت جلد



۹  
 تلخ گھیرنے والے ۱۱  
 تلخ تلوار ۱۲  
 یعنی برسیدہ ۱۳  
 تلخ نابود ۱۴  
 تلخ زورہ چھیننے والے ۱۵  
 تلخ زورہ رکھنے والے ۱۶  
 شہور ۱۷  
 تلخ شامی ۱۸

فدا آلِ عبّا پر نقد جہاں تھا  
 لیا ہوں میں نے نہایت دین کی راہ  
 حینا کا برادر آلِ امجاد  
 یہ میرا نقد جہاں قرباں کیا ہوں  
 ہوا حق چھوڑ کر باطل پہ ظاہر  
 کمر باندھا تو اے شیطان اُپتر  
 دوات آگے تھی ماری انکے سر پر  
 پیشانی میں لگی سو خون روانی  
 سو دیں غرض میں آجول شیر ثانی  
 بسا سرعت سے چیتے کی لپک کر  
 ہوئے تجائل وہاں اشخاص دیگر  
 اٹھایا کیارگی ثابت ہو لڑنے  
 نہ دیکھی برقی نے بھی میغ ایسی  
 کھپاوے اسکو اور دیگر بلاوے  
 کیا تلوار سے بیہول کوفانی  
 شہادت کا پلائے ان کو شاعر  
 ز رتہ پوشاں سلحدار ان نامی  
 کیا جنت میں عیش جاودانی  
 فدا دین محمدؐ پر کیا جان  
 جہاں کے پہلوانوں میں تھا وہ فرد  
 لگا وہ تیغ سے کرنے کو غارت  
 لگا کرنے کو اسدم کا رزاری  
 ذبح کرتا تھا سب کو بھیڑ جیسا

وہ عبد اللہ زیاد کی پر کیا چال  
 زیاد کی تک چلا بے تیغ کرتا  
 سو پہنچا تھا کہ اس کو تیغ مارے  
 کہا لوگوں کے میں کیا دیکھتے ہو  
 یہ سنتے جملہ نامردان بدکار  
 سو وہ بھی تیز ہو کر حملہ پیہم  
 سو عبد اللہ تک پہنچے تھے ہم تن  
 سو عبد اللہ کھڑا ہو کر پکارا  
 اک ان میں تھا دلاور مرد شامی  
 وہیں بولا کہ اے ہانی کے فرزند  
 تو کر بیعت یزید ہی سے امان ہو  
 کہاتب ابن ہانی نے کہ بدگوں  
 حسین ابن علی سبط پیمبر  
 سہمی باطل کے اوپر تم مکر بند  
 کہا فرزند ہانی نے کہ جھول  
 کہ تو محکم ہے میں زخمی ہوں دم  
 جو کوئی باطل پہ ہے گا سو مرے گا  
 کہا اس وقت شامی نے کہ سچ ہے  
 سو وہیں شامی نے بولا ابن ہانی  
 بھی ہانی بول اٹھا اے بقر شامی  
 کہ اول مرد مومن میں لڑے گا  
 تو کرے وار اول پھر خدا ہے  
 سو وہیں شامی نے شمشیر عریاں

چلا یا تیغ و خنجر مرد قساں  
 کہ عبد اللہ نے بھی وہاں سے سر کا  
 سلامت وہاں سے او باہر ہٹا رہے  
 اسے تم گھیرے کر مار ڈالو  
 لئے ہیں گھیرا سکو سب نے یکبار  
 کیا وہاں تیغ سے کئی مرد دہم  
 کھپایا چند نامراں قومی تن  
 اسے مار دے اس نے سب کو مارا  
 مبارز تھا قومی تخم حرامی  
 تو کیوں کرتا ہے اپنا قطع پیوند  
 تو کیوں کھوتا ہے اپنے خاںماں کو  
 پڑھی ہے گی تجھے غفلت کی معجوں  
 کیا ہے وہ یزیدی بے حیا خرنہ  
 کرے ہو قتل کیوں مولا کے فرزند  
 پڑھی غفلت کی تجھے آنکھوں میں غول  
 لڑیں اس مکر کے میں ملے تم ہم  
 تو کتنا ہووے جو اس سے پھرے گا  
 میں حاضر ہوں اگر تو مرد کچھ ہے  
 تو کر میرے سے آ کر تیغ رانی  
 مسلمانوں کا مشرب ہے گرامی  
 کسی پر وار ہرگز میں کرے گا  
 وہی سب حق و باطل بوجھتا ہے  
 پیا پے وار مارے تین کسیاں

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



وہیں وہ ابن ہانی شیر نر ہو  
 اسی دم دار اُس کے کر کے خالی  
 چلا یا ایک پیکان جگر دوز  
 وہاں کا خلق سارا دیکھتا تھا  
 بچک کر دانت وہ مرد و شامی  
 سبھی دیکھے سو لڑزہ کھا کے حق پر  
 سو عبد اللہ زیادی دیکھ وہ حال  
 وے حکم قضا نے کا رک کر  
 سوسب لشکر کو غصے سے پکارا  
 اے تم گھیر کر تیروں سے مارو  
 سوسب شامیوں نے کر لیا رانپر  
 بہت لوگوں کو مارا ابن ہانی  
 ہو اجنت میں داخل مرد کامل  
 وہ جب دونوں شہادت پا چکے ہیں  
 نظر کر وہاں سے مسلم ہو کے باہر  
 سچا مومن تھا مرو نیک افعال  
 وہ سنتے ہی محمد بول اٹھایوں  
 میرے فرزند اور مادر برادر  
 سو وہاں بھی لوگ آ بیعت کے ہیں  
 سو عبد اللہ سن کر مضطرب ہو  
 یہ سنتے ہی محمد ہو کے تیار  
 محمد اور محمد کا برادر  
 قبیلہ سارا پیچھے کو چلا ہے

لے لڑا " لے تیرا  
 لے داسل پہنچا " لے  
 لے کا پینا " لے  
 لے " لے اچھا کام  
 ۱۰  
 والہ " لے اسی وقت  
 لے بچہ اور ان جانے  
 لے برقرار لے  
 لے تھیا رہند

پناہ اللہ کی لے بے جگر ہو  
 دیا ہے بعد اس کو گوشت شالی  
 گیا مردود و زرخ میں وہ جانو  
 کہ وہ پیکاں اے بر مہ ہوا تھا  
 ہو ابد کار یعنی نامی  
 کھڑے جا کر رہے تبار تھکے  
 کہا دلیں کہ اب ہوتا ہے پنجال  
 کیا سر پوشش حق اسرار کبیر  
 اے جلدی کر دساروں کو مارا  
 میرے سر پر سے تم آفت اتار د  
 کیا حکم قضا نے کا ر اس پر  
 ہوا آخر کے تیں لاچار فانی  
 شہادت کو کیا یک بار حاصل  
 خبر یہ جا کے مسلم کو کہے ہیں  
 محمد نام تھا اک شخص نادر  
 سو مسلم جا کہے ہیں اسکو فی الحال  
 تھارے پردل و جاں کھدا ہوں  
 کروں قرباں قبیلہ میرا تم پر  
 قسم دیکر وہاں بیعت لئے ہیں  
 بلا یا تب محمد کو وہ بد خو  
 قبیلہ تھا انھوں کا سخت بیمار  
 دونوں مل کر چلے مردود کے گھر  
 مسلح ہو کے عالم کھلبلا ہے

دونوں بھائی گئے اندر کو یکدم  
زیادی دیکھ بولا ان کو یوں کہ  
بھی گھر میں رکھ لئے بیعت میں عالم  
پنہ پیدی نے کہا ہے مجھ کو یوں کہ  
جو کچھ تو بچا ہے سو کر اسکو فی الجاں  
سو تم نے کیوں رکھے ہو اسکا دشمن  
یہ سنتے ہی مجھ بول اٹھا ہے  
وہ مسلم حق تعالیٰ کے مکرّم  
ولی اللہ کے بھائی کے فرزند  
انھوں پر سے ہماری جاں ندا ہے  
بھی تم اسکی طرف ہو دین کھوئے  
کہاں وہ ابن ہوسفیاں کی اولاد  
یزیدی ہے پلیدی شوّم بدکار  
ہو اے آل پیغمبر سے منکر!  
ڈٹا کہنے لگا ہے بدزباں او  
سرک شیعوں کو دوڑے دونوں ہی  
کہا لوگوں کو اپنے ان کو گھیر و  
لگی ہونے کو اس جاتیخ بازی  
محمد اور برادر دونوں مل کر  
پہلی ہے تیخ جوں بجلی کڑکتی  
جھکے برق ساں اپنی دکھا کر  
کئے وہاں اس طرح شمشیر دونوں  
یہاں تک خوف کھا شامی ٹلے ہیں

رہا باہر قبیلہ کا سب عالم  
رکھے مسلم کو تم کیوں گھر کے اندر  
سبب کیا ہے یہ کرنا کار حکم  
جو کوئی جا ملے گا ان سے اسپر  
اسی کو قتل کریا کر تو پامال!  
اے تم جلد تر لانا میرے کن  
ارے مفسد کہاں ایسا ہوا ہے  
سماں ہو کے کیوں دیویں انھیں ہم  
حسین ابن علی کے نیک پیوند  
میزید پر جفا دہ بے حیا ہے  
اور ایماں چاہ ذلت میں ڈولے  
کہاں ابن علی اولاد امجاد  
کیا ہے دل سے مردودی کا انوار  
سو عبد اللہ زیاد ہی شکے یہ پھر  
یہ سنتے ہی برادر دونوں یک ہو  
سو بھاگا سامنے سے نامرادی  
یہ سنتے چل دیے شامی بد خو  
کے تیغوں سے دونوں جاں نوازی  
وہ منٹھے جوں غنائیم میں غضنفر  
نہایت تیخ آتش ساں بھڑکتی  
چلا دیں ان جفا کاروں کے اوپر  
کھڑے ثابت ہو لڑتے شیر دونوں  
جو کوئی تیغوں کی آتش سے جلے ہیں

۱۰ ضبط  
۱۱ نزدیک  
۱۲ علامت رکھنے والے  
۱۳ آواز  
۱۴ صحت بیعت کی معنی



۱۵ تیار  
۱۶ جمع ہونے کی  
۱۷ شمشیر کی  
۱۸ کھنکھاتی  
۱۹ غلاموں

سو عبد اللہ زیاد می دیکھ یہ حال  
وہ غصہ کر کے شکر کو کہا ہے!  
یہ دوسے اس طرح تم بھاگتے ہو  
یہ سن کر فوج دوڑی ان دونوں پر  
سو دیتے اس طرح سہارا ان کا  
ہر ایک جانب زعفران کرتے تھے  
جو انہر دی کو دیکھ ان کی زیادتی  
یہ کہتا تھا کہ دل میں دو جواناں  
کہ پانصد ہیں سپہ شامی حرامی  
سو میں حملے کئے ہیں مل کے یکدم  
کئے جب چوڑی سے مار سارے  
کھڑا باہر محمدؐ کا قبیلہ  
مسلمؑ نے بھی لے بیعت کا شکر  
لگے لڑنے کو جا کر گرو دربار  
ادھر شامی ادھر کوفے کا شکر  
یلاں با تھوڑ زور آور  
بھی کوفے کے اشراف و اکابر  
سلاح پوشاں و بکتر دار و مغف  
جھلا جھلہائے اسپاں تند و چالاک  
علم اور کوس قرنائے طبل زن  
لگے لڑنے کے تیس ثابت قدم ہو  
قریب آتا تھا ایسا وقت یاراں  
موزیں لمعون پر اس دم فتح آور

لے تھوڑا "تہ بلند  
آواز تہ سہلہ"  
تہ بندون "تہ  
تہ دروازہ  
تہ جیل کی بھرنی  
پہوان "تہ بہادر



تہ شکر کے دریاں  
تہ تھاپتے والے  
تہ خود کھنے والے  
تہ گھوڑے "تہ  
تہ گھوڑے "تہ  
تہ "تہ  
کی میخ "تہ

کہا دربار سب ہوتا ہے پامال  
یہ دونوں سے سبھی گھر کھلبلا ہے  
سپہ گیری کا کیسا پیشہ لے ہو  
وہ دونوں بھی کھڑے تھے تیغ لیکر  
لگا ہونیکو یک ہنگار ان کا  
حسینا پر جگر کو وار تے تھے  
زیادتی پر فساد می نامراد می  
عجب شہ زور ہیں یہ پہلو اناں  
نہ ہو سکتی کسی سے نیک نامی  
تفننگ و تیر و ناوک لے کے عالم  
سو وہ دنوں شہادت پاسدھائے  
کھڑے تھے دیکھتے گرووں کا حیلہ  
محمدؐ کے قبیلے ساتھ مل کر  
حویلی کے لئے در بند یکبار  
لگے لڑنے کو لے شمشیر و خنجر  
شجاعت سے تھے وہ معروف اکثر  
جواں مرواں و شیر قلب شکر  
حمایل اور زورہ پاکھر منتشر  
لگی اڑنے زمین تا آسمان خاک  
کھڑے چند ہی زمیں میں میخ آہن  
لگے تیغے سرکنے و مبدم اد  
جو پاویں فتح مسلم کے سواراں  
ہوا حیراں زیادتی اور یکسر

کہا لوگوں کو اپنے تم نے مل کر  
 بسبھی کو فتنے کے لوگوں کو پکارو  
 پھر ان کو دہشت دیکے کیبار  
 کٹا سران دونوں کا دھڑے یکدم  
 دیئے اور پر سے نیچے ڈال سارے  
 کہ اے کو فتنے کے باشندے تمامی  
 تم ان کو چھوڑ کر آئے ہو کیوں یہاں  
 نہ اُن کے ساتھ لگ کر گھر کو کھونا  
 زیادتی تم پہ جہدم زور پاوے  
 بسبھی کو فتنے کے لوگاں کا رخ پر جا  
 الایا ساکنان کو فتنہ دشام  
 تھارے پر زیادتی دشت پاوے  
 یہ سنتے کو فیوں لایو فیوں نے  
 کہا دلیں کہ مسلم ساتھ ہونا  
 سران دیکھے دونوں بھائیوں کے پرخون  
 تھوڑ کا ہوا شہباز پرواز  
 شجاعت کی خمار سے سر سے اتری  
 بدل سرخی ہوئی زردی نمودار  
 گئے اپنے گھروں کو بھول اقسام!  
 دیکھے وہاں کوئی نہیں کو فتنے کا کیتن  
 کوئی دیکھے تو نہیں آتا ہے ان پاس  
 سو میں مسلم وہاں سے کوچ کر کر  
 مکے میں جا کے قاضی کے حوالے

حوالی چھوڑ کر سارے سراسر  
 تھارے خویش ہیں آواز مارو  
 یہ دونوں کے سبب بڑے ہیں سب  
 محمد اور پر اور کا محترم  
 بھی سب کے نام لے کر بانگ مارے  
 تھارے سب قبیلے میں گرائیے  
 یہ کیوں کرتے ہو اپنا خانہ دیراں  
 نہ اپنا خاننا سارا ڈبونا  
 بضربت تیغ یک یک کو کھپا دے  
 پکارے نام لے یک یک کا اجا  
 خرابی میں رہو گے صبح اور شام  
 عیاں اطفال سارو نکو کھپا دے  
 وہ شامی شومیوں پر آفتوں نے  
 تو اپنا خاننا سارا ڈبونا  
 شجاعت کا ہوا رنگ و گرگوں  
 ہوئے سب خیل سے مردار جاننا  
 جو افریدی کی حالت سب سے بگڑی  
 فراری سب ہوئے میدان سے کیبار  
 سو مسلم تھے کھڑے وہاں گاڑ کھام  
 ہوا کیبار میدان صاف کچن  
 ہوئے اسوقت ان ساروں کے آس  
 دونوں طفلوں کے تیں ساتھ اپنے پیکر  
 وہ پہنچا دے مدینے اور سنبھالے

لے گئے "۱۲" مع چچ  
 لے گئے "۱۳" مع چچ  
 لے گئے "۱۴" مع چچ  
 لے گئے "۱۵" مع چچ  
 لے گئے "۱۶" مع چچ  
 لے گئے "۱۷" مع چچ  
 لے گئے "۱۸" مع چچ  
 لے گئے "۱۹" مع چچ  
 لے گئے "۲۰" مع چچ  
 لے گئے "۲۱" مع چچ  
 لے گئے "۲۲" مع چچ  
 لے گئے "۲۳" مع چچ  
 لے گئے "۲۴" مع چچ  
 لے گئے "۲۵" مع چچ  
 لے گئے "۲۶" مع چچ  
 لے گئے "۲۷" مع چچ  
 لے گئے "۲۸" مع چچ  
 لے گئے "۲۹" مع چچ  
 لے گئے "۳۰" مع چچ  
 لے گئے "۳۱" مع چچ  
 لے گئے "۳۲" مع چچ  
 لے گئے "۳۳" مع چچ  
 لے گئے "۳۴" مع چچ  
 لے گئے "۳۵" مع چچ  
 لے گئے "۳۶" مع چچ  
 لے گئے "۳۷" مع چچ  
 لے گئے "۳۸" مع چچ  
 لے گئے "۳۹" مع چچ  
 لے گئے "۴۰" مع چچ  
 لے گئے "۴۱" مع چچ  
 لے گئے "۴۲" مع چچ  
 لے گئے "۴۳" مع چچ  
 لے گئے "۴۴" مع چچ  
 لے گئے "۴۵" مع چچ  
 لے گئے "۴۶" مع چچ  
 لے گئے "۴۷" مع چچ  
 لے گئے "۴۸" مع چچ  
 لے گئے "۴۹" مع چچ  
 لے گئے "۵۰" مع چچ  
 لے گئے "۵۱" مع چچ  
 لے گئے "۵۲" مع چچ  
 لے گئے "۵۳" مع چچ  
 لے گئے "۵۴" مع چچ  
 لے گئے "۵۵" مع چچ  
 لے گئے "۵۶" مع چچ  
 لے گئے "۵۷" مع چچ  
 لے گئے "۵۸" مع چچ  
 لے گئے "۵۹" مع چچ  
 لے گئے "۶۰" مع چچ  
 لے گئے "۶۱" مع چچ  
 لے گئے "۶۲" مع چچ  
 لے گئے "۶۳" مع چچ  
 لے گئے "۶۴" مع چچ  
 لے گئے "۶۵" مع چچ  
 لے گئے "۶۶" مع چچ  
 لے گئے "۶۷" مع چچ  
 لے گئے "۶۸" مع چچ  
 لے گئے "۶۹" مع چچ  
 لے گئے "۷۰" مع چچ  
 لے گئے "۷۱" مع چچ  
 لے گئے "۷۲" مع چچ  
 لے گئے "۷۳" مع چچ  
 لے گئے "۷۴" مع چچ  
 لے گئے "۷۵" مع چچ  
 لے گئے "۷۶" مع چچ  
 لے گئے "۷۷" مع چچ  
 لے گئے "۷۸" مع چچ  
 لے گئے "۷۹" مع چچ  
 لے گئے "۸۰" مع چچ  
 لے گئے "۸۱" مع چچ  
 لے گئے "۸۲" مع چچ  
 لے گئے "۸۳" مع چچ  
 لے گئے "۸۴" مع چچ  
 لے گئے "۸۵" مع چچ  
 لے گئے "۸۶" مع چچ  
 لے گئے "۸۷" مع چچ  
 لے گئے "۸۸" مع چچ  
 لے گئے "۸۹" مع چچ  
 لے گئے "۹۰" مع چچ  
 لے گئے "۹۱" مع چچ  
 لے گئے "۹۲" مع چچ  
 لے گئے "۹۳" مع چچ  
 لے گئے "۹۴" مع چچ  
 لے گئے "۹۵" مع چچ  
 لے گئے "۹۶" مع چچ  
 لے گئے "۹۷" مع چچ  
 لے گئے "۹۸" مع چچ  
 لے گئے "۹۹" مع چچ  
 لے گئے "۱۰۰" مع چچ



لے گئے "۱۱" مع چچ  
 لے گئے "۱۲" مع چچ  
 لے گئے "۱۳" مع چچ  
 لے گئے "۱۴" مع چچ  
 لے گئے "۱۵" مع چچ  
 لے گئے "۱۶" مع چچ  
 لے گئے "۱۷" مع چچ  
 لے گئے "۱۸" مع چچ  
 لے گئے "۱۹" مع چچ  
 لے گئے "۲۰" مع چچ  
 لے گئے "۲۱" مع چچ  
 لے گئے "۲۲" مع چچ  
 لے گئے "۲۳" مع چچ  
 لے گئے "۲۴" مع چچ  
 لے گئے "۲۵" مع چچ  
 لے گئے "۲۶" مع چچ  
 لے گئے "۲۷" مع چچ  
 لے گئے "۲۸" مع چچ  
 لے گئے "۲۹" مع چچ  
 لے گئے "۳۰" مع چچ  
 لے گئے "۳۱" مع چچ  
 لے گئے "۳۲" مع چچ  
 لے گئے "۳۳" مع چچ  
 لے گئے "۳۴" مع چچ  
 لے گئے "۳۵" مع چچ  
 لے گئے "۳۶" مع چچ  
 لے گئے "۳۷" مع چچ  
 لے گئے "۳۸" مع چچ  
 لے گئے "۳۹" مع چچ  
 لے گئے "۴۰" مع چچ  
 لے گئے "۴۱" مع چچ  
 لے گئے "۴۲" مع چچ  
 لے گئے "۴۳" مع چچ  
 لے گئے "۴۴" مع چچ  
 لے گئے "۴۵" مع چچ  
 لے گئے "۴۶" مع چچ  
 لے گئے "۴۷" مع چچ  
 لے گئے "۴۸" مع چچ  
 لے گئے "۴۹" مع چچ  
 لے گئے "۵۰" مع چچ  
 لے گئے "۵۱" مع چچ  
 لے گئے "۵۲" مع چچ  
 لے گئے "۵۳" مع چچ  
 لے گئے "۵۴" مع چچ  
 لے گئے "۵۵" مع چچ  
 لے گئے "۵۶" مع چچ  
 لے گئے "۵۷" مع چچ  
 لے گئے "۵۸" مع چچ  
 لے گئے "۵۹" مع چچ  
 لے گئے "۶۰" مع چچ  
 لے گئے "۶۱" مع چچ  
 لے گئے "۶۲" مع چچ  
 لے گئے "۶۳" مع چچ  
 لے گئے "۶۴" مع چچ  
 لے گئے "۶۵" مع چچ  
 لے گئے "۶۶" مع چچ  
 لے گئے "۶۷" مع چچ  
 لے گئے "۶۸" مع چچ  
 لے گئے "۶۹" مع چچ  
 لے گئے "۷۰" مع چچ  
 لے گئے "۷۱" مع چچ  
 لے گئے "۷۲" مع چچ  
 لے گئے "۷۳" مع چچ  
 لے گئے "۷۴" مع چچ  
 لے گئے "۷۵" مع چچ  
 لے گئے "۷۶" مع چچ  
 لے گئے "۷۷" مع چچ  
 لے گئے "۷۸" مع چچ  
 لے گئے "۷۹" مع چچ  
 لے گئے "۸۰" مع چچ  
 لے گئے "۸۱" مع چچ  
 لے گئے "۸۲" مع چچ  
 لے گئے "۸۳" مع چچ  
 لے گئے "۸۴" مع چچ  
 لے گئے "۸۵" مع چچ  
 لے گئے "۸۶" مع چچ  
 لے گئے "۸۷" مع چچ  
 لے گئے "۸۸" مع چچ  
 لے گئے "۸۹" مع چچ  
 لے گئے "۹۰" مع چچ  
 لے گئے "۹۱" مع چچ  
 لے گئے "۹۲" مع چچ  
 لے گئے "۹۳" مع چچ  
 لے گئے "۹۴" مع چچ  
 لے گئے "۹۵" مع چچ  
 لے گئے "۹۶" مع چچ  
 لے گئے "۹۷" مع چچ  
 لے گئے "۹۸" مع چچ  
 لے گئے "۹۹" مع چچ  
 لے گئے "۱۰۰" مع چچ

اپنے اسوار ہو وہاں سے چلے ہیں  
 انھوں دیکھے جو مسلم کو ہیں اسوار  
 نہ جراثیم لاسکے سو جلد لاکر  
 ابھی دیکھے انھیں گھوڑیہ اسوار  
 چلے جاتے ہیں رستے میں شتاباً  
 سو عبد اللہ نے جلدی بھیج شکم  
 تھے دروازے شہر کے بند یکدم  
 لگے ہیں ڈھونڈنے اسوار سارے  
 جو دیکھے بند ہیں کوفے کے سب در  
 لگے پھرنے کو مسلم ہو کے بیباک  
 ادھر سے پھر چلے بازار کی راہ  
 وہ شامی اور کوئی ایک جا مل  
 تھا ایک سرداران کا شیش نقول  
 اے مسلم بن عقیل محترم تم  
 چلو بیعت کرو تو کچھ خطر نہیں  
 یہ سنتے خون مسلم جوش کھایا  
 کیا فاجر کی دو گز پشت سے پار  
 یہ دیکھے تو وہ سب اسوار مل کر  
 کوئی تیر کوئی سنگ فلاخن  
 کوئی بھالا کوئی تیر و تیغ  
 کہ تھے وہ شیر کیتا ماشی دل  
 ہٹائے مار کر کسی موفیوں کو  
 دیکھے در بند اور چوکی ہے رہ پر

سو تین تک شخص رہ ہیں آٹے ہیں  
 بھی نیزہ ہاتھ میں با تیغ و تلوار  
 زیادتی کو کہے مسلم ہیں رہ پر  
 بھی نیزہ اڑ دبا سا ہے نمودار  
 پر ان کا قصہ تھا باہر کا سامان  
 مسلح تین سو اسوار یکسر  
 نکلنے کو نہ پا دیں بیش یا کم  
 جو مسلم بھی کئے گلشت بارے  
 ہوئی ہر راہ پر چوکی مقرر  
 نہ پاے رہ کہیں جانے کو وہ پاک  
 طے وہ تین سو اسوار ناگاہ  
 ہوئے مسلم سے وہ سارے مقابل  
 مقابل ہو کہا مسلم کو بدگوں  
 یقین بندے خدا کے نیک مردم  
 سو اہیت کے یہاں دیگر خد نہیں  
 وہ نیزہ اڑ دبا بیسکر چلایا  
 گرائے اس کو گھوڑی سے گر انبار  
 کوئی نیزہ کوئی تیغ سنبھل کر  
 کوئی گرز و تفنگ و سنگ چمن چن  
 کئے مسلم نے سب کے سر کو گنجه  
 ہوا ہے خون سے بازار پر گل  
 چلے وہاں سے کہ نکلیں شہر سے او  
 کئے ہیں قتل دربانوں کو یکسر

لے دہری " ۱۱  
 چلے " ۱۲  
 لے ارادہ  
 لے پھیلا رہا  
 لے دروازہ  
 ۱۲  
 لے زردی کی شکل والا  
 لے بدکارہ پیچہ  
 لے گوجن  
 لے بدقت

ہوا تھا اسپے زخمی اس کو چھوڑے  
 لے جو لائے اسپے اس میں سے شہنشاہ  
 دیکھے وہ بے مقفل سخت زنجیر  
 خبر ہو پونجی جو عبد اللہ کو اُس دم  
 وہ در توڑے تلک وہ لوگ آئے  
 دے مسلم ہوئے تھے سخت ماندے  
 پھر اتنا زخمی کو ہو ان کے مقابل  
 بھی جلدی تر ہو کیچنے ان پر شمشیر  
 سرک شمشیر وہ شیر دلاور  
 پھر اگھوڑے کو چکڑ دیکے شہ زور  
 اچھل فوارہ ساں وہ شیر غراں  
 کسے نیزہ کسے شمشیر کا وار  
 جدھر کو پیٹھ کر نیندہ چلا دیں  
 کیا ابن رسول اللہ حسینا  
 خدا کے واسطے یا ابن جیدر  
 ادھر ہرگز نہ آنا ابن مولا  
 کئے تعظیم اول پھر گئے بھاگ  
 یہ کہہ کر پھر لگے نیزہ چلانے  
 شقی تھا نام اس سردار دیون کا  
 ہوا مسلم کے آگے لے کے نیزہ  
 وہیں نیزہ پر نیزہ مارتے ہیں  
 سو مسلم اس کے نیزے چند رد کر  
 قضا راوار کا ندھے پر لگا ہے

بہت پھرتے تھے وہاں لوگوں کو گھوڑے  
 چڑھے اس پر تو گل کر کے ناگاہ  
 لگے ہیں توڑنے ایک تخت زنجیر  
 سو بھیجا ایک ہزار اسوار بہیم  
 سبھی اطراف سے ان کو ملائے  
 جو دیکھا آتے ہیں رحمت کے راندے  
 کئے تیغوں سے اور نیزوں سے جاہل  
 لگے کرنے کو بدکاروں کے تین زیر  
 ایک کر شیر غراں شاہ صفدر  
 کئے ہیں مار کر اعدا کو در گوشت  
 ہوا زخموں سے یک دم خون جو شاں  
 کئے ہیں مار سب مردوں کو لاچار  
 طرف کئے کے رخ کر کر سنا دیں  
 قتل ہوتا ہوں میں ناگہ حسینا  
 چچیرے بھائی کے مرنے پس کر  
 یہ کوئی پر دغا ہیں شاہ والا  
 لگے ان کی وفاداری منے آگ  
 لگے تب مارنے اور مار کھانے  
 وہ مدبر بے وفا اور بدشگلوں تھا  
 سو مسلم بھی ہوئے اس سے تیز تر  
 گر گئے بیشتر وئی چھاتی پھاڑتے ہیں  
 چلائے تیغ اس پر پیش بد کر  
 بعد نیزہ قضا اس کا کٹا ہے

والہ اللہ تعالیٰ قتل کیا  
 جو اس سے بے دریا ہے  
 شکستہ ہوئے لاشہ گھوڑا  
 کئے عود کا جے بیخی  
 رشتہ کو شہ قتل کیا  
 جہ جنت والے رانی



بہارِ شہادت  
 سزا اسفند  
 کی مسمیٰ کا علی  
 بہا بیخی میں پیا  
 واسطے ۱۷  
 شہ گردن کی  
 بہشت

سو بدگوں دست کھو بھاگا وہاں سے  
زیادہ دیکھ اس کا حال ڈر کر  
سو وہ سردار آئے تک وہ لشکر  
بہت پتھر وہاں سے پھینکتے تھے  
نہ تھی قوت نہ پڑ نہ مونسے تھے چور  
جب اس سردار و گیر آ کے نزدیک  
کہ اے مسلم چلو بیعت کرو تم  
یہ سن مسلم انھیں کہتے تھے ہارے  
بجز آل پیمبر کس سے بیعت  
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ اٰتٰىكُمُ اللّٰهُ  
بِخَبْرٍ مِّنْ لَّدُنْكَ ۚ كُنْتُمْ كَافِرًا  
بھوں نے بیعت ان سے کر کے حاصل  
کہ اہل البیت تطہیر اکہا ہے  
کہ تم گمراہ سارے بہر زہ ہو  
یہ سنتے ہی وہ ناسردار ملعون  
سو مسلم رو کے نیزے سے وہ وار  
سو پس آزر دہ ہو مسلم شتابی  
بہت ماندے تھے تپشہ اور گرہ نہ  
ملا گھوڑے سے گھوڑا اور مارے  
لگا وہ وار جب آ کر سپر پر  
سپر کو کاٹ اس کے سر کو کھات  
سو وہ ساروں نے مل دیوار پر سے  
سو وہ مسلم ہونے سخت لاچار  
پیادے ہو کھڑے اپنی جگہ پر

لے فون پلٹا ہوا ۶۱  
تھ شکر گت تھ  
دل کے اندر ۱۲  
تھ اللہ کا ہاتھ ان  
کے ہاتھوں کے اوپر  
ہے ۱۳ اشارہ کر



۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

کیا بازار میں وہ خوب چمکاٹ سے  
دگر سردار بھیجا ان کے اوپر  
گھروں کی چڑھ کے دیوار و پیکسیر  
کھڑے مسلم انھوں کو دیکھتے تھے  
وہ مردوداں تھے انکے ہاتھ نے ور  
کھڑا کتنا تھا کہ گھوڑے کو تحریک  
کہ اس سختی سے مت ناحق مرو تم  
کہ نابیناے باطن تم ہوساے  
روا ہے تم کہو اے اہل شرکت  
پیمبر کو کہا ہے خاص سبحان  
کیا پھر حق نے ان کی آل شامل  
یزیدی سے کہاں بیعت روا ہے  
عقیدہ مند ہر ایک شوک و خروش  
چلایا ناخچہ ان پر وہ بدگوں  
کٹا نیزہ سو پھینکے اس پہ للکار  
وہ کھینچے تیغ کو با اضطرابی  
تمامی تن تھا زخمی پور سینہ  
سپر اس نے کیا تھا منہ کے آڑے  
کیا بوں ٹوٹے صابن سے گذر کر  
جہنم میں گیا ہو چاک تانا ف  
رکھیں ہیں مار کر ضرب پتھر سے  
اتر گھوڑے کو چھوڑے ہیں جہاندار  
گر جسے کو لگے جوں شیر صفر



بھی سب مل کر بہت تھرجو مارے  
سو تب مسلم بظرف کعبہ رُو کر  
تو واقف ہے کہ میں بیچرم مسکین  
ہدینے کی طرف بھی روپکا رہے  
بھی کہتے تھے حسینؑ ابن علیؑ تم  
یہاں کے لوگ ہیں سب فتنہ انگیز  
وہ اول شربت شیریں پلا کر  
ہوئے تھے چور اور کشتہ جگر تھا  
کہے مسلم نے تب ساروں کیوں کہ  
وہ لائیونی کوئی جسد روزر  
شجاعت دیکھ کر ان کی سجدہ آ  
مگر ایک پیرزن تھی ملکہ نیک  
سو مسلم ہاتھ میں لے جام پر آب  
طرف سیدھے جو دیکھے تو شہنشاہ  
منور آیت رحمت پسمیر  
بھرا کا شہ شراب ارغوانی  
شہادت کا لباب جام کوثر  
کھڑے کہتے تھے اے فرزند دریائے  
بھی استقبال کو آئے ہیں یاراں  
نہ وہ پانی پیو مکر وہ زہنہار  
سو دین مسلم نے دیکھ انکو خوشی ہو  
دیں ہو نٹوں تلک پہنچا نہ پیار  
سو پیچھے سے سنا نہ ابن عروہ

کئے زخمی بدن کو ان کے سارے  
کے رورو کے اے اللہ اکبر  
سو جاتا ہوں تیری رہ پہ نمکیں  
مجھے ناحق یہ مردودوں نے بائے  
ادھر آنا نہ شاہ افضلی تم  
کئے ہیں مجھ کو اب زخموں سے خونیز  
دیویں پھر نہ ہر حلوے میں ملا کر  
ہراک رگ رگ میں پیکان نشتر تھا  
خدا خاطر دے کوئی پانی کا ساغر  
نہ پانی لاسکا کوئی بھی یک مرد  
نہ آتا کوئی یک نزدیک پر کار  
کہ لا اس نے دیا بھر کر قدح ایک  
لگے پینے کو وہ ماہ جہا تاب  
کھڑے محبوب حق ہیں نور اللہ  
محمد مصطفیٰ نبیونکے افسر  
بہشتی شربت عند ربّ الانبیاء  
ابا بکر و عشر عثمان و حیدر  
مصفا جام شیریں شربت تاب  
محمد مصطفیٰ کے دوستداراں  
ہوئے را اور بھی کوثر ہے تیار  
لگے پینے کو پانی ماتھ تھا سو  
سو اس میں گر پڑے دندان یکسر  
چلا یا پشت پر مردود لچر

لے سنہ ۱۲  
لے سنہ ۱۲  
افغانی دے سے خون

سے زہر آلا  
سے چارہ لے یونفا  
کوفی لے ہتھیار  
سے بوزی عورت

بانی

لے مسلمان ۱۲  
پیار ۱۲ لے پانی کا  
بھرا ہوا ۱۲ لے شہ  
بیان والا ۱۲ لے شہ  
لے خالص ۱۲  
شہرا ہوا ۱۲  
لے سرخ ۱۲

بدن زخمی تھا بوجہ کچھری کچھری  
سو مسلم کے سجدہ ذوالنہن کو  
گنی قالب سے ان کی روح کامل  
پئے وہ ساغر مقبول درگاہ  
پئے جام زلال راحت اندوز  
اٹھا اکبارگی ارکان سے آواز  
ہوا طوفان زمین سے آسمان تک  
چون چلنے لگی ماتم سے برہم  
صبا افسردہ چلتی تھی خزاں ہو  
گلاں چاک گریباں ہو کے غلطاں  
ہوئی ہیں بلبلان غم نے سیہ پوش  
زمین ہو تختہ عنسم سرخ تحریر  
بدن مسلم کا جب تک خونچکاں تھا  
بھی کعبہ ہو کے اس غم سے سیہ پوش  
لگی ہے غم سے تملنے کو ماہی  
یہاں تک تا زمین پر بحر عمال  
فلک کی ٹوٹ بھی اس طرح رونی  
بماتم نخل برگ دگل بہ گلشن  
چون بھی سرپنکستی تھی زمین پر  
گولا حلقہ عنسم ہو کے یکدم  
فلک ہو جامہ ماتم سے ہمدم  
دم ماتم سے سرخی بے حیث پر  
ہوا کر دیاں پر سخت ماتم

۱۔ اللہ تعالیٰ نے  
۲۔ خود کو لے ڈالا۔  
۳۔ فتنہ مٹا کر دنیا کو  
۴۔ بھائیوں کو دیکھا  
۵۔ گلی کی بے بیانی  
۶۔ بھول گیا  
۷۔ ہوسے ہوسے  
۸۔ ہوا  
۹۔ بھول گیا  
۱۰۔ بھول گیا  
۱۱۔ بھول گیا  
۱۲۔ بھول گیا



۱۳۔ پیچہ پر گاؤں  
۱۴۔ مراد اس گاؤں  
۱۵۔ جس کی پشت پر زمین  
۱۶۔ جہاں پر دریا  
۱۷۔ جہاں جانی  
۱۸۔ جہاں جانی  
۱۹۔ جہاں جانی  
۲۰۔ جہاں جانی  
۲۱۔ جہاں جانی  
۲۲۔ جہاں جانی  
۲۳۔ جہاں جانی  
۲۴۔ جہاں جانی  
۲۵۔ جہاں جانی  
۲۶۔ جہاں جانی  
۲۷۔ جہاں جانی  
۲۸۔ جہاں جانی  
۲۹۔ جہاں جانی  
۳۰۔ جہاں جانی

وہ برہمی پار ہو سینہ سے گزری  
گئے پرواز کر ملک عدن کو  
محمد مصطفیٰ سے ہو کے وصل  
مفرح شربت شیریں شہنشاہ  
منزلہ از غبار زندگی سوز  
ہوا شہدائے اول شاہ ممتاز  
بلک غوغا ہوا کون و مکان تک  
ہوا طوفاں کا سب شور یک دم  
لگی ہے سانس چلنے کو غمیں ہو  
زمین پر گر پڑے ہو چاک دامان  
لگا غم بھر ساں کر نیلے میں جوش  
گئی تحت انشائی تک خوں کی تقریر  
فلک ابر عنسم کا شائبہاں تھا  
کئے ہیں کولوں نے زہر غم نوش  
کیا ہے گاؤں نے ماتم کما ہی  
ہوا تھا اشک سے ہر جا پہ جریاں  
زمین کو نوح سا پھر کر ڈوبی  
ہوا فصل بہاراں سخت گلخن  
ترق سینے ہوئے دلچاک پھر  
لگا کھانے کو چکر بہر ماتم  
ہوا ہے نیلگوں وہ پشت کر خم  
دکھا دے ہے شہادت سکو کیر  
لگا رونے کے تیں دنیا کا عالم

لگا ہے بھر قلم جو ش کھانے  
 دو گو نہ رنگ اس کا ہو گیا ہے  
 ہوئی قوس قزح شعل تھیا سے  
 کہ یعنی پیش مسلم شاہ شہر  
 پئے راہ خدا پر زہر خاموش  
 دگر یا قوت گو نہ کہکشاں ہے  
 سو مسلم نے وہ تیغ کہکشاں سے  
 وہ مردودوں نے لے کر لاش مسلم  
 سو عبد اللہ زیاد می دیکھ کر لاش  
 جدا ان کا کر دسر اور دسر کو  
 بھی سر مسلم کا نامہ با مراسم  
 لکھا اس میں کہ اسے شاہ زمانہ  
 وہ سارا کار بر ہم ہو گیا تھا  
 یہاں آتے کیا میں فتنہ محکم  
 پھر انکو میں نے شدت سے کھپایا  
 کہ تاجرت ہو تیرے جملگاں کو  
 وہ نامہ اور سر مقبول درگاہ  
 یزیدی دیکھ نامہ خوش ہوا ہے  
 ہزاراں آفریں تجھ پر زیاد می  
 مبارکباد و رحمت صد ہزاراں  
 بڑا تو کام کوفے میں کیا ہے  
 جو کچھ چاہے سو کر بر ابنِ مولا  
 اگر انکا ربیعت کا کریں او

پھر ایا رنگ تیغ کہکشاں نے  
 کہ جب سے قتل مسلم کا ہوا ہے  
 زہر د کو ہے یا قوت قفا سے  
 حسن شاہ معظم نیک محضرت  
 جگر اور دل کے دریا کو دیا جوش  
 حسین ابن علی کا نوجواں ہے  
 گئے مقتول ہو آخر خدا سے  
 پھر اسے کو بکھڑ پر خون سالم  
 کہا اُسوقت سب محل کے تین کاش  
 لجا کر مانگنا کوفے کے در کو  
 لکھا احوال اس مجھ نے سالم  
 کیا جب مجھ کو اس جانب روانہ  
 سبھی عالم یہ مسلم سے ملا تھا  
 کیا اشخاص کئے قتل پیہم  
 یہ سر مسلم کا بھیجا اور سنایا  
 یہ سب شکر کے سرواں کہاں کو  
 جو بھیجا شام میں مردود و گمراہ  
 وہ سر کو مانگ ور سے او لکھا ہے  
 تو کر سب سمٹ ذلت کی منادی  
 کہ ہیں کوفے کے جتنے اہل کاراں  
 تجھے مختار میں نے کر دیا ہے  
 ادھر آویں تو کر بیعت کا سودا  
 تو بس تحقیق کرنا قتل ان کو

لے دیا کا نام ہے  
 جس کے وقت ہو  
 سید کا نام ہو تو ہے  
 جیسی ہے  
 بارش میں جو کمان  
 پڑا ہو تو ہے  
 جسے اچھی خلعت  
 دے ہے  
 کے رنگ والا



لے دیا کا نام ہے  
 جس کے وقت ہو  
 سید کا نام ہو تو ہے  
 جیسی ہے  
 بارش میں جو کمان  
 پڑا ہو تو ہے  
 جسے اچھی خلعت  
 دے ہے  
 کے رنگ والا

تھے ہر طرح سے بے سرفرازی  
یہ جب نامہ خر مژدک کو پہنچا  
کیا تب حرف بد بختی کا اقرار  
لگا کرنے کو حیلہ دشمن بین  
مفصل ذکر ہو گا پیشتر وہ  
رہا باقی یہاں سے قیل اور قال

یہ داؤد اسطنت کا تو بے غازی  
خوشی سے اپنی قیمت کو کھروچا  
کیا آل عبا پر یکسہ جوں بائیں  
فسادی نامراوی ملا عین  
رہا تھا بھول عبد اللہ خروہ  
کہوں مسلم کے فرزدوں کا احوال

### شہادت فرزدان مسلم رضی اللہ عنہما

قلم شوفا ربا وک تیر پر تیر  
بنا و فتر کے تیں لالہ کا تختہ  
سراپا سبز چہرہ سرخ مرجان  
یہ سرمست شراب ارغوانی  
وہ فرزدان مسلم سبط مولا  
بدولت خانہ حضرت شریعت  
بہت تعظیم سے ماٹہ شریعت  
خبرداروں نے عبد اللہ سے جا کر  
کہ مسلم کے پسرد و خورد سال  
پھپھائے ہیں انھیں کوفہ میں مسلم  
یہ سنتے ہی زیادوی نامراوی  
کہ جو مسلم کے فرزندوں کو یک دم  
تہ و تاراج گھر اس کا کریں گے  
مناوی جب سنے قاضی عادل  
کہ یہ بد ذات ہے مردود خناس

کرے بے صفحہ کا غد پہ خوریز  
نمایاں داغ کردل پر شگفتہ  
ہر اک قطرہ لبو جوں لعل رمان  
شہادت سے کئے ہیں خوشنما  
رکھے تھے حضرت مسلم نے یک جا  
وہ تھے کوفہ کے قاضی نیک نیت  
رکھے تھے ان کو جوں خورشید عظیم  
خبر بولی ہے اس مقصد سے یوں کہ  
مہ و نور شید سے وہ سروبالا  
تفحص ان کی ہے تیرے پہ لازم  
کیا سب شہر کوفہ میں مناوی  
پھپھاوے اپنے گھر میں اسکے تیں ہم  
اسے سولی کے اوپر لا دھرینگے  
کے دوسواں اپنے دلیں کامل  
جہان میں سخت ہے یہ بدترین ناس

یعنی لکھا نا لاف  
یعنی ابن زیاد علیہ السلام  
یعنی سائب  
یعنی کی ریح  
یعنی آگ  
تیر  
تہ قاهر  
تہ کھلا ہوا



لال انار  
رنگ  
ساجد  
سمن  
شہان  
سبب  
ردمی

تھے دانشمند قاضی وقت کو دیکھ  
 کہے کس طرح ان دونوں کو درحال  
 سے اسدن خبر ایک قافلہ خوب  
 سوشب ہوتے وہ قاضی نیک حال  
 کہا تو ان کو لے جا شہر باہر  
 سو تو اس قافلے میں ان کو لے کر  
 حوالے اس کے ان دونوں کو کرنا  
 کہتا شہر مدینہ میں بسا کر  
 چلایا ساتھ خرچ راہ بھی دے  
 نکل کر گھر سے باہر ہر سہ ہمد  
 فلک پر عقب درمخج و انکیس  
 فلک ظالم ہو تیغ کہکشاں لے  
 لگا پیچھے قضا کا پیکٹ خو خوار  
 وہ دونوں کم بن سائے و تاسع  
 اسد فرزند قاضی حاکم دیں  
 نکل کوفے کے باہر تینوں یکدم  
 دکھاتے تھے بھی اسپان و اشتر  
 کہا دونوں کے تیں تب ابن قاضی  
 تو یہاں سے دوڑ کر تم جلد جانا  
 چلے جانا ہم ہو قافلے میں  
 بلک سردار سے تم ملے ستام  
 وہ تم کو دیکھ خوش ہو دے مقرر  
 سو وہ دونوں دعا کر کر چلے ہیں

اور اپنے زیر بار سخت کو دیکھ  
 مدینہ سمت بھجوانا فرح بال  
 مدینہ سمت جاتا ہے ہر خوب  
 بلا فرزند اسد تھا اپنا در حال  
 وہاں ایک کارواں اترا بنے نادر  
 جو ہو سرداران میں نیک محضر  
 بہت تاکید سے کانوں کو بھرنا  
 ملا دیں ان کے لوگوں سے مقرر  
 چلے تینوں وہ راہ قدسیہ لے  
 قضا چلتی تھی آگے ہو کے باہم  
 نحوست کو کئے برقتل تبلیس  
 شان و تیر و گرز خو نچ کل لے  
 شہادت کا کیا اسباب تیار  
 علو منزلت با شان رافع  
 چلے تینوں نکل کر نیک آئیں  
 اٹھا تھا قافلہ وہاں سے اسیدم  
 محامل اور غبار و گرد فافظ  
 اگر جانے کو تم ہو دل سے اضی  
 چلا ہے کارواں اس کو ملانا  
 نہ رہنا ان سے ہرگز فاصلیں  
 یہ کہنا ہم ہیں فرزند ان مسلم  
 تھارے گھر کو پہنچا دے اسر  
 چلے سو کارواں سے نہیں ملے ہیں

کہ قافلہ "۱۱" ملے اچھی  
 صلحت دلا "۱۲" ملے  
 مصطفیٰ قاضی "۱۳" ملے  
 جگہ ایک ستارہ  
 جگہ جلاؤ فلک "۱۴" ملے  
 خون چکانے والا "۱۵" ملے



کہ قافلہ "۱۶" ملے  
 عوامات اور "۱۷" ملے  
 میں "۱۸" ملے قاضی  
 شریک کے لڑکا کا  
 نام "۱۹" ملے میں دیکھا  
 کہ قافلہ "۲۰" ملے

فتنا کے دست نے جب وقت پایا  
دوانگشتوں کو دو آنکھوں میں دیکر  
تاما می شب چلے دوڑے نہایت  
سحر دیکھ تو ہیں کونے کے دہر پر  
تاما می شب چلے ہم دور بستیار  
بھی ہیں کونے کے ویر پر ہم بہ ہنوز  
سو کے اشخاص کونے کے تہ کار  
دیکھ دوڑوں کو جیسے تہریاں  
پکڑے کر پٹے مفہ کے نزدیک  
زیادی دیکھ دوڑوں ہر اور ماہ  
کیا زنداں کے داروغے کو حاضر  
زیادی نے کہا اس کو خبردار  
یہ دو طفلوں کا سب احوال نا در  
جو اس کا امر ہو گا سو کروں گا  
کہا مشکور نے بہتر زیادی  
مسماں شخص تھا مشکور مسعود  
لجائیں ان میں کہ کر فرش اعلیٰ  
بہت الوان نعمت پیش لایا  
پلایا آب سرد اور خوش کیا ہے  
بہت جہر تو واضح لحظہ لحظہ  
بسا آداب اور قانون غم سے  
عزیزاں جو ہیں مقبول خداوند  
جفا کاروں نے ان پر جبر کر کر

دونوں طفلوں پہ وہاں پہنچے چلا پایا  
چھپایا قافلے کی راہ ان پر  
دلے آئے نہ اس غفلت کو غایت  
کہے دونوں نے تب اللہ اکبر  
نہ دیکھا کارواں کا گرد آٹا رہے  
عجب گردش کے سب ہیں صوبت ترور  
سپہ پیشہ وہ مردودان مردار  
مبارک چہرہ دونوں درخشاں  
زیادی زشت تر فاسد کے نزدیک  
مُنوّر طہارت و مقبول درگاہ  
کہ اس کا نام تھا مشکور شا کر  
میں لکھتا ہوں یزیدی کو یہ طومار  
لکھوں تا حکم جو ہو مجھ پہ صادر  
میں تیرے پاس بچوں کو لوں گا  
خدا دکھلاوے تجھ کو نامرادی  
کیا اس وقت اس نے فعل مجمود  
بھایا ان کو جوں خورشید بالا  
بہت اشفاق سے انکو کھلایا  
اور اپنی صدق قربان ہوا ہے  
کہے ان کا خوشی سے دل غلام  
دیکھے ان پر بحیرت چشم غم سے  
ہے ہر جا ان کی عزت چند در چند  
پکڑ لائے زیادتی پاس سب خر

لکھنا ۱۶ شہ  
بہ طلق کی بی بی بیچ  
سہ نام رات ۱۶  
سہ بی بی انہا ۱۶  
سہ ۱۶ دروازہ ۱۶  
سہ ۱۶ شہ ۱۶  
سہ ۱۶ شہ ۱۶  
سہ ۱۶ شہ ۱۶



سہ ۱۶ دفتر مصنف نے  
سہ ۱۶ سنہ ۱۶  
سہ ۱۶ چاکام ۱۶  
سہ ۱۶ درخشاں ۱۶  
سہ ۱۶ رنگ کی نعین ۱۶  
سہ ۱۶ شہ ۱۶  
سہ ۱۶ روتے ہوئے ۱۶  
سہ ۱۶ عالم ۱۶

انھیں زندان میں بھیجا زیادہی  
وہاں زنداں گستاں ہو گیا ہے  
خدا لوگوں کا مقتدم جس جگہ ہو  
بہت خوش تھے شہ کفایت سے دونوں  
کہ سچن المومنین دنیا مقرر  
خدا کے نیک لوگوں پر الم ہے  
گلستان ان کو زنداں ہو گیا تھا  
تمامی روزان کو رکھ کے خرم خوش  
سود مشکور کر شکر حمد اوند  
خدا سے خوف رکھ نکلا وہ بجان باز  
زیادہ کی کیا دہشت کو برباد  
گیا لے اپنے گھر کو نیک بنیاد  
بجا کر گھر کو پھر کھانا کھلایا  
جو سیدھی راہ تھی ان کو بتا کر  
کہ تم یہاں سے چلے سیدھے کو جانا  
بھی رہے پر اس کا گھر ہے گا مقور  
کہو بھائی نے بولا ہے شتابی  
سوینے کی طرف ہم کو نکالو  
دونوں شہزادے تب ان کو دعا کر  
چلے جاتے تھے باہم دیدہ گریاں  
چلے جاتے تھے باصد دیدہ غمناک  
چلے جاتے تھے اشک آلودہ غمگین  
چلے جاتے تھے آنسو سلاک گوہر

حقارت کر انھوں پر آؤں آدمی  
گویا ملک سلیمان ہو گیا ہے  
برکت دو جہاں کی اس جگہ ہو  
فلک پر ہر دم تاباں سے دونوں  
جنان الکافرین ہے قول سرور  
خوش ان کی ہمیشہ درد و غم ہے  
عجب وہ مرد مومن دل صفا تھا  
گویا خورشید تارے نکلے جہم  
چلا لے کر دونوں کو وہاں سے خورشید  
چلا دونوں کے تیس لے کر سرفراز  
قیامت کے کیا وہ خوف کو یاد  
کیا ہے ان کے غم پر آہ و فریاد  
دونوں کو شہر باہر لے کے آیا  
انگوٹھی بھی دیا ان کو مقدر  
یہاں سے پاس بھائی کا ہے تھانا  
انگوٹھی تم میری اس کو دکھا کر  
روانہ تم کر دیا اضطرابی  
بہت نادان ہیں ہم کو سنبھالو  
انگوٹھی لے چلے اس راہ اوپر  
بیاباں میں بہت اتقان و خیزاں  
گریباں تابداں چاک درچاک  
ہر اسات و حزیں نادل کو تسکین  
ٹپکتے سوز سے مانہ اخلر

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



چلے جاتے تھے روتے ہوئے کے پر غم  
 ہوئے خونِ شہیدان سے نمودار  
 فجر دیکھے تو ہیں بربا ب کو نہ  
 دونوں طفلانِ تحیر میں پڑے ہیں  
 کہے کچھ پیشتر شاید خطر ہے  
 ہراساں ہو چھپے دہشت سے دونوں  
 بڑا ایک جھاڑ کا تھا پیسٹر خالی  
 سو دونوں نخل میں جوں زکریا ہو  
 دونوں جوں مہرتا باں ماہ انور  
 انھوں کا عکس زیرِ چشمہ آب  
 مسلمان اک کینزکٹ آئی تنہا  
 دو ٹیکر طلعت نور علی نور  
 مسلسل صفحہ رخسار و نیہ ان کے  
 شرارے آہ کے اٹھتے تھے دل سے  
 کینزک ہو کے حیراں منکر کر کر  
 انھوں کی زگس شہلا سے ڈھل نخل  
 کینزک مومنہ نزدیک جا کر  
 کہے دونوں بہ گریہ ہم مسافر  
 ہیں پچھڑے خانماں سے راہ بھولے  
 کینزک سن کے روتی تھی صبا آہ  
 کہی رورو کے تم مسلم کے فرزند  
 کہے دونوں نے تب اس جا رہیہ کو  
 کہی اس نے کہ میں جاں سے فدا ہوں

لے پستان ۱۲ لے کوڈ  
 کے دودھ زہر ۱۲  
 لے جہرت ۱۲ لے پستان  
 لے پستان ۱۲ لے کوڈ  
 لے کوڈ ۱۲ لے جہرت  
 لے جہرت ۱۲ لے پستان



پان کا چشمہ ۱۲  
 لے کوڈ ۱۲ لے جہرت  
 لے جہرت ۱۲ لے پستان  
 لے پستان ۱۲ لے کوڈ  
 لے کوڈ ۱۲ لے جہرت  
 لے جہرت ۱۲ لے پستان

گل رخسار تر از اشکِ شبنم  
 شفقِ سُرخِ حبیب پر دلیں سوزا  
 کرے ہے قتل کا اسباب کو نہ  
 بہت دسواس کرو میں ڈرے ہیں  
 فَإِنَّ جَاءَ الْقَضَاءُ أَعْمَى ابصر ہے  
 ڈرے ہیں جان کی دہشت سے نزل  
 تھا اس کے زیرِ چشمہ بے مثالی  
 چھپے جا کر وہ قوم بد سے خوشرو  
 وہ بیٹھے ایک ہو کر تنگ در پر  
 گرا تھا جو نکد آئینے میں سیما بے  
 نظر کر آب میں تب اس نے دیکھا  
 مہ و نور شید تھے ان پر بلا دور  
 چلے تھے سلاک کو کب سوز غم سے  
 وہ روتے تھے گلے ایک اک کے ملے  
 نظر کر نخل میں دیکھی دو گوہر  
 چلے تھے سلاک گوہر ہو مسلسل  
 کہی تم کون ہو اے لعل و گوہر  
 غریب و بیکس بے یار ناصر  
 بتا رستہ ہمیں اور اجر تو لے  
 کریں ہیں بیکسوں پر ظلم گمراہ  
 نظر آتے ہو مجھ کو نیک پیوند  
 محبتِ خاندان یا تم عدو ہو  
 کینز خاندان بوالعسل ہوں

کہے ہیں پھر دونوں شہزادہ نکلیں  
 کینیز پر دفانے لے کے ہمراہ  
 تھی اس کے گھر میں اک بی بی جمیلہ  
 کہی جا کر اسے لونڈی نے یونکر  
 زن کا مل مسماں تھی سو جا کر  
 لے فرق ٹوٹا ملک ان کی بلایاں  
 لگا سینے سے اپنے مثل مادر  
 بجا کر خانہ خلوت سرا میں  
 بہت ناز و تنعم خود دو آستان  
 کہ قبل از غربت پھر کھانا کھلائی  
 ہوئی جب رات سوخاوند زن کا  
 وہ آیا گھر میں سو عورت ڈری ہے  
 وہ آتے ہی منگا کھا نیکو مردود  
 لگا کھا نیکو کھانا سخت جوں بھوت  
 بہت گھبرایا پر تشویش و محروں  
 مشوش دیکھ کر اس کو زن نیک  
 کہی اس کو گیا تھا کس طرف تو  
 پسر مسلم کے کم سن تھے بزمداں  
 سو عبد اللہ زیاد می کر منادی  
 کہا ہے جو کوئی لاویے گا ان کو  
 بہت خلعت بھی کر کر سرفرازی  
 سو میں اس خلعت فاخر کے باعث  
 مو اگھوڑا وہ گردش میں مقرر

چھپا ہم کو کہتا دل پاوے شکین  
 یہاں بیٹے راہ سے آہ بے ناگاہ  
 کھی احسن وجہ اور نیکو قسیدہ  
 پسر مسلم کے میں لائی ہوں باہر  
 بہت روئی گئے اپنے لگا کر  
 رکھی آنکھوں پہ لے کر ان کچاؤں  
 بدل قریاں ہوئی جاتی تھی اپنی  
 رکھی زربفت و ابریشم قبا میں  
 رکھی تھی عید ساد و نوکوتا شام  
 قضا کے گھر میں لے جا کر سلائی  
 وہ حارث نام کر کے گشت زن کا  
 الہی خیر کرنا بول اٹھی ہے  
 وہ کھانا لار کھی مشور مسعود  
 دوانے کی طرح کھا نیکو کر قوت  
 سگ ماخو لیا کی طرح بدگوں  
 بہت نیکو خصایل معدن نیک  
 کہا تب زن کے تیں وہ زشت بد خو  
 دروغ نے انھیں چھوڑا بنے داں  
 فساد می نامرادی بد نہادی  
 بہت یاد یگا مجھ سے یتم و دین کو  
 اسے سختی گانصبت کی درازی  
 پھروں ہوں ڈھونڈتا درشت جالت  
 ہوا حیراں بہ جنگل گشت کر کر

لے لونڈی ۱۰  
 پیشہ رستہ ۱۱  
 عورت ۱۲  
 سے اپوں تک ۱۳  
 سے کھانا چنا ۱۴  
 مان ۱۵  
 کھانے کے لیے ۱۶



شہنیک عورت ۱۷

لے ۱۸

لے ۱۹

لے ۲۰

لے ۲۱

لے ۲۲

لے ۲۳

لے ۲۴

لے ۲۵

لے ۲۶

لے ۲۷

لے ۲۸

لے ۲۹

لے ۳۰

سنی عورت سو ہو کر سخت غمگین  
 کہ اے کبخت تجھ کو کیا ہوا ہے  
 تجھے مسلم کے فرزندوں سے کیا کام  
 نہ ایسے صاحبوں کے پیش آنا  
 وہ ہیں آلِ عبا کے نو بہنالاں  
 جو کوئی ان پہ بد آنکھوں سے دیکھے  
 یہ سن کر بول اٹھا کبخت ناپاک  
 میں ان کو کر کے پیدا ہر طرح سے  
 تجھے اس بات سے کیا ہے نکل جا  
 سو ہو خاموش جا کر سو رہی ہے  
 وہ دو طفلانِ دژدول سوتے تھے غمگین  
 تھکا تھا سو وہاں سویا تھا بدمست  
 غلط خنزیر کے سوتا تھا بد حال  
 پڑا گھرتا تھا خرش و خرش کے مانند  
 جب آئی رات آدمی وقت مقبول  
 ضیاء وقت نیکاں و شہیداں  
 لگے کہتے کو یک دیگر سے باہم  
 محمد مصطفیٰ با جملہ یاور  
 حسن شہزاد اور بابا سبھی مل  
 جو ہم دونوں کو دیکھے سو پکارے  
 جو تم ہم مل کے جانا نزد پیغمبر  
 رسول اللہ نے دیکھے سو یکبار  
 کہ بیٹو نور عیسان جفا یاب

لے طورت ۱۲  
 لے صاحب بزدلی ۱۲  
 لے حج خزانہ کی بونی ۱۲  
 لے غلام ۱۲ اندر ۱۲



لے دل کا اندھا ۱۲  
 لے دل کا اندھا ۱۲  
 لے دل کا اندھا ۱۲  
 لے دل کا اندھا ۱۲  
 لے دل کا اندھا ۱۲

لگی کرنے کے تین بدگوں کو نفرین  
 تیرا گھوڑا موتا تو کیوں جیا ہے  
 ہیں وہ صاحب شرف باعز و اکرام  
 نہ مظلوموں کے تیں ہر گز ستانا  
 وہ صحرائے ولایت کے غزالاں  
 پڑے گی خاک نت آنکھوں میں اس کے  
 کہ میرا نام ہے حادث جفانا  
 غنیمت لے رہوں عیش و فرح سے  
 وہ عورت ڈر گئی دل غم سے دھڑکا  
 الہی خیر کر رو کر کہی ہے !  
 وہ حادث بہار سویا رہن دین  
 سیہ رو کوثر باطن بدترین دست  
 خبیث و بے حیا منحوس و دجال  
 وہاں جوں پویم رو خچر کے مانند  
 اجابت کے لئے کیا وقت معقول  
 ہوئے بیدار یکدم دونوں طفلان  
 عجب کچھ خواب دیکھا میں نے اس دم  
 ابا بکر و عمر عثمان و حیدر  
 بھی خاتون والدہ سب ہو کے یکدل  
 ادھر آنا اے فرزند انا ہمارے  
 قدمبوسی سے پاویں فیض اکبر  
 یہ فرمائے ہیں کر دونوں کے تیں پیار  
 پلائے ہیں نبی نے صبر کا آب

بہت خوش ہو ہمیں کہتے تھے یونکر  
فجر ہم ساتھ تم آ کر ملو گے !  
سو بایا اپنے ہم دونوں کو لے کر  
دیے بوسہ جبین و فرق سر پر  
و گر بھائی نے سن کر رو دیا ہے  
اسی موجب سو میں بھی خواب اکرم  
و دونوں خواب کہہ با ایک دیگر  
اٹھا اس طرح سے گریہ کا آواز  
لگے ہیں غم سے بے دوا اس رونے  
فلک کجرونے سنتے چرخ کھلایا  
قتضارا بھیج کر صوٹ یتیم  
ہوا ہشیار وہ بدگوں سید دل  
سنا آواز درد آلود طفلان  
یہ سنتے ہی وہ گھبرا کر شتابی  
چراغ اسوقت تھا حاضر سولے کر  
وہاں دیکھا تو بدرو شمس مل کر  
بہت شدت سے روتے تھے دونوں مل  
و دونوں پیکر مبارک طلعت نور  
بھتر جاتے ہی وہ بد بخت و بد خو !  
لگا ہے پوچھنے اس طرح شہاد  
کہو تم کون ہو آئے کہ صر سے  
وہ سمجھے دوست ہے سوبول اٹھے ہیں  
وہ فاجر سن کے خوش ہو بول اٹھا ہے

کہ اے بحر شہادت کے دو گوہر  
ظہور ا اور کوثر کو پیو گے !  
دکھائے جنت العقی سر اسر  
عجب کچھ خواب ہے اللہ اکبر  
وہ الا اللہ کہہ کر بول اٹھا ہے  
اے بھائی جان دیکھا ہوں معظم  
لگے رونے گلے لگ ساتھ مل کر  
کرے سن ہوش عالم جس سے پرواز  
حزین آواز سے بایا اس رونے  
قتضا کو بھیج حارث کو جگایا  
لجایا کان میں مرتد کے فی الاں  
تھا اس کا سینہ جوں فولاد کی پل  
بہت شدت سے روتے تھے غیراں  
اٹھا بستر سے با صد اضطراب  
گیا فی الحال اس مخزن کے اندر  
بزلف و خند سحر با اس مل کر  
کے تھے اشک سے مخزن میں بگل  
فلک ہوتا تھا ان پر سے بلا دور  
و دونوں طفلوں کو دیکھا خوب و خوش رو  
کہو کیا تم پہ ہے یہ داد بیداد  
و دونوں روتے ہوئے کس خون و ڈر سے  
یتیمیاں ہم دو مسلم کے پسر ہیں  
عجائب بات ہے یہ کیا ہوا ہے

یہ دیکھا ہے مرقی  
عہ پیشانی " سے  
" عہ آواز " سے  
" عہ اس وقت " سے



عہ بل نزاری  
عہ عہ حضرت  
عہ دونوں نسر و  
عہ رخسارہ ۱۳۵

میرے گھر میں ہو تم عیش و طرب سے  
میں سارا گشت کر کر اور تھکا ہوں  
کہ تم گھر میں میرے بیٹھے ہو خوشنود  
یہ کہہ کر ہاتھ دونوں پر چلایا  
پکڑ دونوں کے بازو باندھ محکم  
پھر آباہر کو لیٹا وہ جفا کار  
گرمی نزدیک جا اس کے قدم پر  
یہ دونوں خورد سار ناتواں ہیں  
نہ ان پر پتھر کر نہ ہار نہ ہار  
خدا اس فعل سے راضی نہ ہوگا  
یہ سن سن کر کہا بد ذات پھر کر  
زیادہ می نے کیا ہے حکم یوں کر  
تو مضبوط وارہم اس کو کریں گے  
سو اس باعث میں ہر شوگشت کر کر  
موا گھوڑا ہوئی حسانہ خرابی  
مجھے حق نے دیا مجھ گھر میں لا کر  
میں پھتا ہوں کہ فردا قتل کر کر  
زیادہ پاس لیجا کر رکھوں گا!  
یہ سنتے ہوش اس زٹن کا گیا ہے  
یہ ہیں آل رسول اللہ کے پیارے  
وہ دنیا سے رہے پُریا سٹ ہو کر  
نہ دنیا میں اُسے ہو دے ٹھکانہ  
یہ سن کر حارث بدگوں تسمگار  
زیادہ بول مست ورنہ اسی دم

۱۹  
۱۰ خلعت ۱۱  
۱۲ تنہ قتل لگا کر  
۱۳ عورت ۱۴  
۱۵ علم ۱۶



۱۷ جنت ۱۸  
۱۹ جہنم ۲۰  
۲۱ عورت ۲۲  
۲۳ شیطان ۲۴

موا جاتا ہوں میں رنج و تعب سے  
موا گھوڑا بجلی میں پھر پھر موا ہوں  
ہوئی ہے زندگانی مجھ پہ مستود  
غدار ناز میں ان کے دکھایا  
مقتل کر کے دروازہ اسی دم  
تب اس کی زین اٹھی ہے نیک کردار  
ابھی اس کو میتوں پر رسم کر  
ولی اللہ کے روح رواں ہیں  
بہت غمگیں ہوں تجھ سے شاہ مختار  
تیرا تخم عمل دوزخ میں ہو گا  
تجھے معلوم نے اے نیک محضر  
جو ان طفلوں کو لاوے گا پکڑ کر  
گھر اس کا بیم و زور دے کر بھرنے  
تمامی کوٹہ اور صحرائیں پھر کر  
ہے میرے گھر میں نعمت کی رکابی  
میں کیوں چھوڑوں گا ان کو اے شکر  
سراں ان کے بعزت خوان میں تھر  
سرافرازی کا خلعت اس سے لونگا  
بہت منت سے رو رو کہہ دیا ہے  
تظلم سے جو کوئی ان کو مارے  
وہ دوزخ میں جلتے خناس ہو کر  
کہ ہو گا ہادیہ میں اس کا تھانہ  
غضب سے بول اٹھا زن کو خبردار  
ذبح کرتا ہوں مثل مرغ بے غم

یہ سنتے ہی وہ زن معبود محمود  
 ڈرائے سے ترے ڈرنے کی مینیں  
 میراجی ان دونوں پر سے فدا ہے  
 بہت رورودہ عورت ہو کھنک  
 جگر کے لخت کو آنکھوں کی رہ سے  
 سحر ہوتے وہ مردود جفت کا ر  
 وہ بچوں کو دہاں سے لے چلا ہے  
 کہی اس کو خدا خاطر گدہ جسا  
 مقرر اشرف الانسان ہیں یہ  
 وہ عورت روئے غم کی تب صدا کہ  
 سو وہ ناپاک تیغ اپنی نکالے  
 تبھی وہ نیک زن اس کو ملا کہ  
 سو وہ مبینت کہتا تھا اے لوں  
 یہی زن آرزو کرتی تھی اس کی  
 کنارے شطط کے پہنچے جا کے سایے  
 سو دیں حارث نے جلدی سے بلا کہ  
 کہا اس نے غلام اپنے کو اسدم  
 یہ دو طفلوں کے سر کو کاٹ لا تو  
 یہ طفلان بیگنہ کو کیونکہ ماروں  
 نہ میں ماروں نہ تو بھی مار ان کو  
 تو ان کو دیکے حاصل مال کر لے  
 کہا حارث کہ رہ میں چسپین لبوے  
 مجھے انعام بدے ہو دے دشنام

اسے بولی کہ اے مقہور مردود  
 نہ کرتے قتل و دنگی میں ترے تیں  
 جو کچھ ہونا سو ہو دے کل خدا ہے  
 کئے اپنے گریباں چاک و رچاک  
 بہائی جوش دل تب ان کی چہٹ سے  
 مسلح ہو چڑھایا تن پہ ہتھیار  
 خدا کا عرش اسدم کھلبلا ہے  
 نہ کر آرزوہ دل تو انبیا کا  
 محمّد مصطفیٰ کی جسان ہیں یہ  
 ملاوے اس کے تیں نزدیک جا کہ  
 ڈٹاوے اس کو گویا مار ڈالے  
 کہی اس کو حذر ہے سر خدا کہ  
 کچھ بھی موت نے گھیرا ہے جو بچوں  
 اسی مانند جادو جملہ پہ پہونچی  
 غلام اس کا دہاں آیا تنجا بارے  
 دیا تلوار تب اپنی اٹھا کہ  
 یہ لے تلوار تو غریبان دیے غم  
 غلام اس کو کہا اے زشت بیٹو  
 میرا روح رواں ان کے پروازوں  
 زیادتی پاس جیتے ہی لجا تو  
 نہ ان کو مارنے تو اپنا تن دے  
 زیادتی کیا مجھے پھر خاک دیوے  
 تھاری عقل سے بگڑے گا دہ کام

یہ نیک نیت  
 ہے محبت  
 ہے ظالم

۳  
 خ

۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

یہ کہہ کر تیغ لے پھر چل دیا ہے  
 بہت غصے میں حادث ہو کے کجنت  
 غلام اس کے نے تب اس کو کہا یوں  
 میں ہرگز تجھ کو ان طفلوں کا یکبال  
 سو حادث سن غلام اپنے کی یہ بات  
 پکڑ گردن دیا یا اس کو حادث  
 سو میں وہ بھی لپٹ ڈاڑھی پکڑ کر  
 سو حادث چرخ کھا کر گر پڑا ہے  
 غلام اس وقت مارا لات سر پہ  
 وہیں چہتا تھا کھینچے تیغ بڑا ہے  
 لگا ہے ڈھونڈنے تلوار کا بند  
 جلد اٹھتے ہی تیغ کھینچ مارا  
 شہادت پا ہوا جنت میں داخل  
 کہا حادث کو اسے شہاد فرعون  
 نہ ہرگز ان یتیموں کو قتل کر  
 وہیں حادث نے بھی بیٹے سے جل کر  
 لگا وہ دار اس بیٹے پہ کاری  
 وہ تیغ لے چلا طفلوں پہ جسم  
 اسے بھی دار مارا سخت فاجر  
 سو میں شمشیر لے طفلان پہ جا کر  
 جدا سر کر کے طفلوں کو شہابی  
 دونوں تن ان کے دریا میں ڈبایا  
 دونوں سر لے چلا رد مال میں بند

لہذا "نہ چارٹہ  
 کشتہ دال تلوار سے



جہاں سے لکھا ہے  
 جہاں سے لکھا ہے

وہ قصد قتل دونوں کا کیا ہے  
 چلا ہے تیغ لے طفلوں اور سخت  
 سبب کرتا ہے قتل اطفال کو کیوں  
 قتل کرنے نہ دوں گا سن مرا قال  
 غضب میں ہو کیا اس کے اُپر بات  
 غلام اوپر ہوا ہے جب یہ حادث  
 دیا جھٹکا وہ حادث کو سراسر  
 بسان تختہ اوندھا ہو گیا ہے  
 ہوا فرش زمیں بد بخت بد تر  
 قضا نے کر دیانت دست گرداں  
 سو حادث پا کے فرصت سخت الوند  
 غلام اس دار سے ہو کر اوارا  
 ہوا فرزند حادث آ کے حایل  
 نہایت سخت تر بد فعل و بد گوں  
 نہ اپنے دین و ملت میں خلل کر  
 لگایا دار اس پر جلد چل کر  
 لیا جنت میں جانتے ہی قراری  
 وہ عورت آ ہوئی حایل مکرم  
 سوزخمی ہو گری زن نیک نادار  
 شہید ان کو کیا بد بخت فاجر  
 عذار دلف چہرہ آفتابی  
 نین سے خون دجلہ نے بہایا  
 زیاد دی سے ملا وہ ہو کے خورند



یہ بچا نزدیک سرودنوں رکھا ہے  
 زیادہ دیکھ کر سرہائے پر نور  
 کہا کس کے سراں اب بول حارث  
 یہ فرزند ان مسلم ہیں مقرر  
 یہ سنتے ہی زیادہ بد نہاؤمی  
 تجھے کس نے کہا تھا سخت مردار  
 تجھے لایچ اگر زر کی تھی ناپاک  
 بغیر از حکم کرنا قتل کیونکر  
 رکھا ہوں قید مسلم کے لڑکے  
 تو کیا کرنا تجھے اس وقت کب سخت  
 بہت دشنام دے گھبرا کے یکدم  
 زیادہ دیکھ سب مجلس کو چو پھیر  
 اسے دیکھا کہ بے گادہ مسلمان  
 کہا اسکو زیادہ می نے بلا کر  
 تو مقلد دیکھ ان طفلوں کا اس جا  
 سوویں خوش ہو مقاتل یچلا تھا  
 مقاتل بھی وہیں دکھلا کے دوسر  
 شہیوں کا یہ قاتل ہے ستمگار  
 کئے ہیں سنگساری اس پہ سارے  
 کسی نے لیکے سرگیٹ مار منہ پر  
 کوئی تو سر پہ جا جوتی لگا دے  
 کئے سب ملے اس کے منہ کو کالا  
 کئے ہیں اہل بازاروں نے یوں مار

کہا میں مال خاطر یہ کیا ہے  
 گل رنثار جوں خورشید منظور  
 سو حارث نے کہا مسلم کے وارث  
 اب بھی لایا ہوں ان کے کچھ اسر  
 غضب ہو کر کہا اے نامراد می  
 جو ان طفلوں کے میں تو تیغ سے مار  
 تو لاتا دونوں جیتے ہی اے بیباک  
 یزیدی کو لکھا ہوں میں نے اکثر  
 لکھے مجھ کو ادھر تو بھیج کر دے  
 جدے کرنا ترے اب سخت درخت  
 ملا سب دیکھنے کو نے کا عالم  
 مقاتل وہاں نظر آیا ہے جوں شیر  
 رفیق خاندان و کامل ایماں  
 تو حارث کو اسی جاگہ یجا کر  
 جہنم بیچ اس بدگوں کو پہونچا  
 سو سب بازار کا عالم ملا تھا  
 کہا لوگوں کو یہ قاتل ہے فاجر  
 سوویں بازار کے لوگوں نے یکبار  
 بہت سی دھول اس کے سر پہ مار  
 کوئی تولات مارے کوئی چھکڑ  
 کوئی لے دھول میں منہ کو پھیرے  
 کسی نے لاکے کچرا منہ پہ ڈالا  
 لگا رونے کو ہانکاں مار مردار

بچوں کے کمال ہے  
 بد ذات



شہادت کی جگہ  
 بچوں کا ۱۱۷ گویہ

مقاتل کو کہا حارث نے یوں کر  
میرا ہے مال و مبلغ اس کو لینا  
یہ سن کر بول اٹھا اس کو مقاتل  
دونوں عالم کا مجھ کو مال و زر دے  
برائے اچھے محتسب و اصحاب  
نہ چھوڑوں گا اے بد بخت زمانہ  
وہاں لے کر چلا جلدی مقاتل  
مقاتل سرتب ان طفلوں کو لے کر  
بہت رو کر وہ دجلے میں بہا یا  
وہ دھڑ طفلوں کے ڈوبے سو نکھر  
بسان ہر دم پانی میں یک دم  
ہوا ماتم کا غوغا آسمان میں  
زمین پر سر ٹپکتی تھی وہ دجلہ  
پون چلنے لگی تب تند اور تیز  
مخالف ہو گیا رنگ ہوا تب !  
فلک پر ابر غم اس طرح چھایا  
پڑی سب گلشنوں میں دھوم غم کی  
چمن میں عند لبیاں ہو سیہ پوش  
گلے میں پہن قمری طوق ماتم !  
فلک سے تاثیر تھی تک سخت غم تھا  
مقاتل دیکھ یہ فضل و کرامت  
تمامی عضو عضو اس کے جدا کر  
سو دجلہ اس تن ناپاک کو باز

لے عمارت کی عورت ۱۱  
ملہ جلا و فلک ۱۲  
ستہ خون گرا سنا ۱۳



والا ۱۴  
سخت اثر شمع کبک  
صے ساندے ۱۵

مجھے وارث نہیں ہے کوئی دیگر  
مجھے بندہ سمجھ کر چھوڑ دینا  
کہا کیا بوتا ہے مجھ کو جاہل !  
بھی تو اپنے عوض میں بحر و بردے  
برائے حیدر گزار و احباب  
جہنم میں رہے گا جاودا نہ  
پڑی تھی جس جگہ مستورہ گھایل  
کنارے بحر کے پہنچا مقدر  
یکایک بحر غم کو جوش آیا  
ملے سر اور گلے یک یک کے ملکر  
ہوئے غرقاب جوں لعل معظم  
پڑی آہ و فغان کر دیاں میں  
ترق پتھر ہوئی تھی فصلہ فصلہ  
ہوا اتحاد دے بہرام خو نہ بندہ !  
بڑا ایک زلزلہ پیدا ہوا تب  
سر شک چشم سے دریا بہا یا  
جھڑی جاری ہوئی تھی چشم غم کی  
ہوئیں سب کو یلاں و رو کے بیوش  
پکاری آہ فرزند ان مسلم  
گل زر گس تلک ہر چشم غم تھا  
بہت شدت سے کر حارث نہ حمت  
روانہ کر دیا دجلہ میں یکسر  
ٹپکتی تھی کنارے کر کے آواز

بھی چندیں بار پھر پھر کر ڈبا یا  
اسی موجب کیا ہے ہفت کت  
گڑھا کھودا زمین میں اس کو گاڑا  
اسی ساعت زمین آواز لے میں  
ہوا بد ہاضمہ اس کو سوچھا ٹڈی  
جو اس مردار تن کو یوں نکالی  
سو غمگیں ہو مقاتل ہیبت لاکر  
اڑایا اس کی خاکستر ہوا پر  
کہ اول حق کیا رسوا خلق میں  
مقاتل ہو کے غمگیں جب پھرا ہے  
غلامِ حارث کا اور فرزند یک جا  
بھی زخمی ہو کے تلمتی پڑی تھی  
تب ان دونوں شہید و نکو دفن کر  
زن زخمی کو پہونچا اس کے گھر میں  
پھر اہل وہاں سے ہو غمگیں مقاتل  
وہ باقی عمر اس ماتم میں کھویا  
وہ زن بھی تین دن جیتی تھی اسپر  
یتیم ہاں ہی یتیم ہاں رے پکاری  
سو بعد از تین دن طفلوں کے غم میں  
عزیزاں دیکھے کیسا تھا عالم  
کیا عالم کو غمگیں ان کے غم نے  
نوش آں مومن کہ اندر غم نشین  
کہاں مسلم عقیل نامور وہ!

ٹپک مویوں نے پھر باہر کو لایا  
دلے ہو میں قبولی اس نے رحمت  
رکھا پتھر بہت اس پر دو بار  
سوچھا ٹڈی لاش اسکی دلے میں  
کہ جیسے جوش سے ابلے ہے ہانڈی  
کئے ناپاک تن سے لحد خالی  
کیا ہے راکھ فاجر کو جلا کر  
جہنم میں وہ پہونچی جا کے یکسر  
وہ داخل ہو گیا کنجِ قلق میں  
تجسس کر کے وارد وہاں ہوا ہے  
شہادت سے وہ پائے جائے اعلیٰ  
زمین پر خون شہدا کی تری تھی  
ہونا لاں ان کو بھینر و کفن کر  
پلا کر خون اپنی چشم تر میں  
تمامی عمر اس کا جل گیا دل  
بسان ابر بارانِ غم سے رویا  
نہ آب و دانہ کھائی مو برابر  
ہر اک لحظہ وہ نعرے غم کے ماری  
مونی روتے ہی روتے اس الم میں  
کئی ہے کس طرح طفلوں کا ماتم  
بسحوں کو مار ڈالا اس الم نے  
زکشت زار ماتم خوشہ چیند  
وہ مقتل اور کہاں طفلوں کے سروہ

لے سات شہداء کا کوفی  
لے سچ کا کونہ اسے  
اچھا ہے وہ مومن کر  
بخت  
نہیں کہیں بیٹھے  
ہاں ماتم سا کھیت  
سے خوشہ چینا

کہاں دجلہ کہاں طفلان مقتول  
 اُولُوا لَابِطًا رَتَمَ اس پر نہ جانا  
 عزیزاں روز نیکوں پر بلا ہے  
 ہزاروں انبیاء کھاؤ شہ گزرے  
 نبی جتنے ہیں خاھے کبریا کے  
 کہ ان کو کافروں نے جبر کر کر  
 کبھو شمشیر سے ٹکڑے کئے ہیں  
 کبھو خنجر سے کاٹا خلق ان کا  
 کبھو کاٹے ہیں ان کے بند ورنہ  
 کبھو گزر گراں سے کر کے مسارے  
 دے وہ قادر قدرت قوی حق  
 ہر دم ان کو جیتا کر دکھایا!  
 کیا ہر حال میں زندہ خداوند!  
 دیا آخر شہادت کا نتیجہ  
 خدا کے برگزیدوں پر جفا ہے  
 خدا ان پر یہاں سختی دکھا کر  
 بلا کو نہ بھیج بہر امتحاں یہاں  
 شہادت کا ہے رتبہ سب سے بہتر  
 شہادت پایا ہوئے جب حق سے اصل  
 ہوا آواز تب حق الٰہمیں کا  
 کہ اے حمزہ کہو مطلوب کیا ہے  
 کہ تم تیرا ہے اے خلاق اکبر  
 جہاں نہیں بھیجے پھر زندہ کر کر

اڑاتی ہے پون اس دروے ٹھہول  
 کہ کیوں اس طرح نیکوں کا کھپانا  
 رواں خاصان حق پرست جفا ہے  
 شہادت پا کر سنہ تشنہ گزرے  
 سبھی مرسل ہیں بھائی مصطفیٰ کے  
 چلائے ہیں ہزاروں تیر و خنجر  
 کبھی تیروں سے زخمی کر دیے ہیں  
 بھگائے خونیں تاج و دولت ان کا  
 کئے ہیں قتل ان کو چند در چند!  
 کئے ہیں پرزے پرزے ذرہ مقدار  
 کہ جس کا لفظ کن ہے حکم مطلق  
 شہادت کا مراتب سب نے پایا  
 کہ ہے وہ وحدہ نہیں اسکو پیوند  
 ہوا مفتوح و صلت کا و ریکچہ  
 سلام حق اسے جو با وفا ہے  
 حقیقت کا دیا ہے تخت وافر  
 دیا ہے خلدیں اعلیٰ مکاں دہاں  
 چچا حضرت کے حمزہ نیک محضر  
 ہوئے جب بخت العذنی میں داخل  
 وہ مالک ملک رب العالمین کا  
 کہ حمزہ نے اسی دم یوں کہا ہے  
 یہ میں پہتا ہوں مجھ کو بار دیگر  
 جہاد فی سبیل اللہ اوپر

لہ صاحب بینائی و ادب  
 علیہ کلامی و شہادت  
 پیرا سے تلبہ بن شہادت  
 شہادت کی " "



علیہ مقبول "منہ عظم  
 لہ بھی فضلت و اع  
 لہ کو دسی " "  
 عہد تاج "عہ رتبہ "

لڑوں ماروں مروں ہر دور صد بار  
کہ جیسا اس شہادت میں مزہ ہے  
کہا اللہ اکبر نے کہ حمزہ  
جو کچھ حاصل ہوا اتنا ہی بس ہے  
ہلک یک سختی یہاں ان کو دکھایا  
نقیۃ آل عبا کا غم بڑا ہے  
قیامت تک اگر کہتا رہے گا  
بھی آگے ذکر ہے سلطان دین کا  
تو کر اتمام سابع بزم غمگین  
محمد مصطفیٰ کا آسرا لے  
شہیدوں کا جو ہووے اسمیں نہ کو ر  
اگر کچھ سوز دل سے درد نکلے  
پڑھو یار درد و داں مصطفیٰ پر

قیامت تک مجھے یہ سخن بجیا ر  
نہ ایسا ہوئے گا اور میں ہوا ہے  
شہادت میں بڑا ہے لطف و غم  
رضامندی سوا باقی ہوس ہے  
وہاں کی ناز و نعمت میں بٹھایا  
نہیں اس ماجرے کو انتہا ہے  
کہاں طاقت حقیقت سب کہے گا  
شہ عالم امیر المومنین کا  
درد و داں باد برطسہ و یسین  
اجازت سے انھوں کی نظم کہہ دے  
نہ کچھ بنے شرع ہو الفاظ منظور  
تو استغفار سے وہ گرد نکلے  
اور ان کی آل واصحاب صفا پر

## مجلس ہفتم

در بیان ہابیل وقابیل و غراب ست جنگ کردن خراز

شکر مقہور و شہادت یافتن حضرت پسر و برادر و غلام او

اجازت رحمت عالم سے لیکر  
قلم جفّ القلم سے پا کے ارشاد  
قلم ہو سر بریدہ چاک سینہ  
قلم شمشیر سا ہو تیز بولاں  
قلم ہو شرح و پیکان قضا کار

نقیۃ اب مجلس ہفتم بیان کر  
رسول اللہ سے پایا فضل و امداد  
ادا با اشک خونی کر شہینہ  
چلا بے سروسہ جوں سر بے غلطاں  
ہوا ہے صفحہ کا غنڈہ پہ خو خبار

لے پرسی "ع  
ساتویں مجلس "ع  
درد و جو جو مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وآلہ  
وصحابہ وسلم "ع  
اشعین مجلس ہابیل و  
قابیل اور حمزہ  
سے بیان میں جاریہ  
برائی کرنا حشر کا



شکر مقہور سے اور  
لڑاکے اور اس کے  
اور غلام کا شہادت  
پایا نا "ع  
طوف حدیث شریف  
کے کئی نامی شہید  
شہ شکر "ع

قلم مہم القضا قوس قزح سے  
 قلم شق اللسان باد و زبانی !  
 قلم تیغ قضا مہر دمہاں چاک  
 قلم دونوک نشتر ہر کے پوست  
 قلم ہو خنجر بڑاں جھاناک  
 قلم پیک قضا ہو دشت تھال  
 قلم ہو گرز کے مانند گرداں  
 قلم شکل تبرت ہو کیسہ اندوز  
 قلم جریان تفنگ قلم پیشہ  
 قلم سنگ فلاخن ساں ہو ظاہر  
 قلم غماز خصم کیسہ اندیش  
 چلا ہے اشتیاق محفل میں سیراں  
 ہو آغاز پیشہ فتنہ دوراں  
 عجب نیں جو کہ غمازی کرے گا  
 فلک کجرو نے اپنی کجروی پر  
 خدنگ حادثات دہردوں سے  
 چلانے کو لگا ہے بر زمانہ  
 جفا کاروں سے مل کر خود جفا کار  
 قضا یوں تیر گردوں سے چلائی  
 ہمیشہ کا ستمگر سفلہ پرور  
 عزیزاں ابتدا سے یہ چلا ہے  
 پڑا تجویز میں کیا اس کو کرنا  
 ہوا اتنے میں دہاں ایک ان پٹیا

لے پھینا ہوئی زبان  
 لے ندی ۳۳ لے قلم  
 لے کھارڈی لے قلم  
 لے کھارڈی لے قلم



قلم کرنے والا ۳۳  
 قلم کرنے والا ۳۳  
 قلم کرنے والا ۳۳

چلا بریخ ساں خونی طرح سے  
 کرے ہے خون کی دجلہ روانی  
 لگا چلنے کے تیں سرکھ کے بیاک  
 لگا چلنے کے تیں رگ رگ میں گشت  
 ہوا پیا سونکے جب حلقہ پہ چالاک  
 لگا کرنے بیاں با صد زباں لال  
 کرے ہے رنگ خون سے سرخ میل  
 لگا کرنے وہ گستاخوں کو فیردز  
 کرے ہے پھر جگر کو ریشہ ریشہ  
 کیا ہے خون سے رنگیں دفاتر  
 دغا کے لکھ کے نامے کو گیا پیش  
 ہوا بے جرم یکدم قاتل الناس  
 کیا شاہوں کے ان نے خانہ ویراں  
 سبھوں کی خانہ اندازی کریگا  
 کمان کہکشاں میں تیر دھڑک  
 ہمیشہ کی طرح طور زبوں سے  
 کیا شاہوں کے شکر کو نشانہ  
 کیا بے قتل گہ کا گرم بازار  
 بدوں سے مل کے نیکیوں کو کھپائی  
 شہادت کا لکھا خنجر پہ محضر  
 ذبح قابل نے مابل کو کیا ہے  
 کہاں دھڑناکھڑ جا کر گد رنا  
 پرورد انتوں میں کشتہ زار و دسرا





بھی احباب اور اشخاص تیار  
 بہت لشکر بھی تھا اشرافِ مہوم  
 بھی اسپان و جبل نامی ستورائے  
 جو انانِ سعادت مند فرجام  
 نو اور خمیسائے صوفیانہ !  
 نشانِ احمدی برپا چونو رشید  
 برادر سب تھے حضرت پاسِ حاضر  
 بطرفِ قطعہ بغداد کس جا  
 نہایت بھانجے بیٹے قرابات  
 بھی ستورائے و طفلانِ شیرخواران  
 محمد مصطفیٰ کی آل و اطفال  
 خدا کے خاص تھے منظور بالکل  
 رسالت کے نگر کے گلستاں تھے  
 کہ وہ تھی ہاشمی افضل ترین قوم  
 سیادت کے فلک کے چاند سارے  
 رسول اللہ کے نور العین مقبول  
 مکلف بارگاہ کبریا ئی !  
 تمامی مملکت اسبابِ ہمراہ  
 بہت معقول اشراف و اکابر  
 تمامی جیلِ اسپان زین زین  
 مریض چار بجائے باجلاجل  
 شعاعِ نعل مثل برق گردوں  
 ہر اک توسن پری سالِ حلد و ممتاز

بھی یثرب اور بطحی کے سوار  
 سواراں کا رزاری رشکِ ستم  
 سمند ایں تیز پیکر تندرست جولاں  
 یلاں کا پردازانِ صمصام  
 بسبھی اشرافِ عالم خوش فسانہ  
 ہے جس کے سایہ سے بخشش کی امید  
 مگر شاہ حنیفہ تھے مہاجر  
 گئے تھے اٹھ کے وہ از حکم مولا  
 کئی اصحاب اور احباب لے ساتھ  
 وہ اہل البیت تطہیر کے لوگاں  
 علی کے خاندان باعز و اجلال !  
 ریاض و گلشن تقدیس کے گل  
 گلِ وحدت کے سارے بلبلان تھے  
 اڑائے جن کے جد نے کفر کا نوم !  
 چلے سب دوستاں ہو کر ستارے  
 چلے ہوئے خدا کی رہ پہ مقبول  
 مقرب ذاتِ منظورِ الہی  
 زرہ پوشاں سبز و سرخ خرگاہ  
 قومی فولاد سانِ حسنِ عساکر  
 جہیں پر ہر ہا جوں عقدِ پرویں  
 بھی غنچاں طلا ہوں مہرِ افضل  
 سبک پاکھر رواں فولادِ گلگون  
 کہیں وہم و ہوا پر ہی تگ و تاز

یہ ہتھیار رکھنے والے  
 ۱۲ تھے  
 ۱۳ تھے نامور  
 ۱۴ تھے جلدی  
 ۱۵ تھے  
 بہادر و گوار کے کام  
 بنانے والے ۱۶ تھے



عزیز ۱۳ تھے دوم  
 کے بچے ۱۴ تھے سزائی  
 ۱۵ تھے نزدیک  
 ۱۶ تھے  
 ۱۷ تھے قومی فولاد کے  
 ۱۸ تھے شکر کے  
 ۱۹ تھے  
 ۲۰ تھے

نہالت کے صحن کے شہ سواراں  
 ہوئے ہمراہ سب جانیکو تیار  
 حسینؑ ابن علیؑ اس رات اٹھ کر  
 طوان کعبہ سے ہو بہرہ اندونہ  
 کہے رو کر حسینؑ یا الہی  
 مقام قبلہ جاوید کو چھوڑ  
 جدا ہوتا ہوں میں خانہ خدا سے  
 میرے نانا تو مکے میں ہوئے تھے  
 کہ میں بھی اس طرح از قوم گمراہ  
 الہی نیمہ کرنا یا الہی  
 ہوئے جب زکس شہلا کے دربار  
 محمد مصطفیٰؐ نبیوں کے سلطان  
 زمین کے تخت پر بیٹھے ہیں نمکیں!  
 ہو گرد اگر دبیٹھے ہیں الم میں  
 بھی لے اکلاش پر خون درمیانہ  
 ہوئے تھے سارے ماتم سے سپوش  
 یہی آواز اٹھتی تھی ہزاراں  
 حسینؑ بے حسینؑ بے حسینؑ  
 مبارک ہے شہادت کی خلافت  
 مبارک تخت و تاج کبریائی  
 مبارک فی سبیل اللہ قرباں  
 مبارک شہادت و فرماں روانی  
 مجھے دیکھے سو حضرت نے بلائے

ولایت کے چمن کے گلخانہ اریں  
 کہ ہو کر متفق اصفاؑ و اکبار  
 گئے ہیں نیم شب کعبے کے اندر  
 بھی کھینچے دل سے رو کر آہ پرمونہ  
 ہے آگہ حق و باطل سے کما ہی  
 چلا ہوں یہاں سے ہولا چار دل توڑ  
 مزار پاک احمدؑ مصطفیٰ سے  
 وہ کفاروں کے باعث اٹھ گئے تھے  
 یہاں سے اٹھکے جاتا ہوں بعد آہ  
 یہی کہتے تھے اس جانینہ آئی  
 جو دیکھے خواب میں وہ شاہ شہباز  
 قومی شان و قوی برہان ابقاں  
 بھی سب پیغمبرؑاں با حسنؑ آئیں  
 گویا تھے غرق سب گرداب غم میں  
 فغاں میں سب کے ماتم کا ترانہ  
 اٹھا تھا بحر غم میں جوش و جوش  
 چلا تھا اشک مثل ابر باراں  
 ادا کرنے چلا سر کھدینا  
 مبارک دونوں عالم کی امامت  
 مبارک دو جہاں کی بادشاہی  
 مبارک بخشش محشر کا سماں  
 مبارک عفو امت نول بہائی  
 شہادت کا پیالہ بھر پلائے

یہ چھوٹے "مٹھے" ہیں  
 حق قوی میں اور  
 یقین دار ہے

۶۶

یہ بیٹھا یا کبرہ  
 طریقہ سے  
 ہے آس پاس ۱۲

منور جام تھا یا قوت احشر  
پیالہ پی کے میں نے سر نما یا  
حسین ذوالکرم سلطان معصوم  
کہا ہے وَاَصْبِرْ وَاَصْبِرْ اَجْمِلًا  
مبارک یہ شہادت کی سفر ہے  
کر وایوب ساں تم صبر وایم  
تو بس منزل تھا رہی انتہا ہے  
سو دیں جبریل تب گردوں سے آئے  
کمر بند مرقع ساز و ساں  
رکھے آگے محمد مصطفیٰ کے  
مکرم بزم رخ کبریا کے مقصد  
وہ خلوت کھول کر شاہ مکرم  
پہنائے ہیں حسین ذوالکرم کو  
قبائدر برکت تاج بر سر  
بھی یک تخت مکلف سُرخ یا قوت  
بٹھائے تخت پر سلطان عالم  
شہادت کے مبارک کوسناے  
کہے سب نے مبارک یا حسینا  
حسینا بھی سلامت سب کو کہہ کر  
کہے نانا چلا ہوں میں سفر کو  
پھر اتنے میں حسینا کی کھلی آنکھ  
ہوئے روتے ہی روتے شاہ ہشیار  
ہوا معلوم جب اس سال سرور

نہ سہزادہ ادر  
چکر کردی اچھی مگر کتنا  
تھے خیر دامبراسا  
انکھوں کے استغیث



رہنمودہ ۱۲۵۵ھ آستان  
عہ اچھی عادت واسے  
عہ حسینؑ کی عجزات  
سے سجا چا ۱۲

بھرا تھا اس میں شیریں آب کوثر  
رسول اللہ نے پھر چکر کوسنا یا  
کیا ہے حق نے یہ قرآن میں مرقوم  
اَلَا يَأْتِي سَبِيلَ اللّٰهِ قَتِيلًا  
مگر اس بات کا حاصل صبر ہے  
رہو تم جبر پر با صبر قائم !  
شہادت میں شفاعت کا مزاج ہے  
کہ تخت و تاج جامہ سرخ لائے  
تمامی حلقہ یا قوت و مرجاں  
بھی گردا گرد سارے انبیائے  
مُذَبِّلِ حَسَا مَدَا حُمد محمد  
مقدس ذات عالی فخر عالم  
شہ سلطان دیں نیکو شمیم کو  
کمر بند مرصع بھی کمر پر  
لہو کا آب اور نخت جگر قوت  
بھی سارے انبیاء ہو کے باہم  
لہو آنکھوں سے ساروں نے بہائے  
یہی ہے منزلت خوش یا حسینا  
وہیں روتے گرسے جلدی قدم پر  
خدا کی راہ پر دیتا ہوں سر کو  
وہیں پرغون ہو بہتی چسلی آنکھ  
شہادت کا کئے تب دلیں اقرار  
شہادت کا پیوں گے آب کوثر

وہیں روتے ہی روتے طوف کر کے  
گئے ہیں وہاں سے تب دولتسر ایں  
ہوئی اس وقت اک گردن سے آواز  
سحر نے تب گریباں اپنا پھاڑا  
ہو میں غرق ہو خورشید خاور  
بھی سر میں خاک اپنے ڈالتا تھا  
اڑتی تھی پون بھی گرد ماتم  
اٹھا یا جب علم خورشید غم کا  
ادھر گردوں نے لے خورشید رایت  
بوقت نیک و رعین سعادت  
بروز نیک بر شبنم مقابل  
ذنب سیدھے عقب میں اس لیکر  
ستارے نیک تھے سب انتقامیں  
یمین نیک در وقت ہمایوں  
بھی سب یاراں ہوا داراں و خوشاں  
بھی فرزند اں برادر زادگاں ہم  
بھی چندیں خیل و اسپان و شتر بار  
بھی مستوراں و طفلان چارپایاں  
بھی اہل البیت جملہ خاندان تیر  
اٹھا آواز نقاروں سے دونوں  
توکل کر نکل باہر حینا!  
پڑھے نصر مین اللہ بر شہادت  
قصا بھی پیک لشکر ہر مشابی

دعا پڑھتے ہوئے کہنے سے باہر  
سحر تک روتے بیٹھے تھے دعائیں  
شہادت سے کرے حق تم کو ممتاز  
کیا خورشید کا تکتہ اوارا  
نکل باہر پڑا تیغہ پلک کر  
بہ غم حسرت سے گویا وار تا تھا  
فلک سے بھی گرے تھے آتش ششم  
ہوا تھا گل زمیں پر چشم غم کا  
لگا اٹھنے کو در مریخ ساعت  
چلے لینے کے میں تحت شہادت  
پکڑ کر و ششہ خوریز و قاتل  
تھا بایں سمت ز شعل نخل کبر  
بھی تھا خورشید خاور استوا میں  
بہ تیغ کہکشاں خوریز گردوں  
رفیقان و شفیقان ہم قریباں  
بھی خواہر زادگاں ہمراہ پیہم  
سلحداران و مقبولان و ہشیار  
دگر اسباب و نقد و آشنایاں  
بھی پیران و جوان و پہلواں نیز  
کہ یعنی حق پہ سر دہن حق پہ سروں  
چلے پڑھتے ہوئے انا مفتحا!  
اٹھائے ایک دم نصرت کی رایت  
چلی ہے پشت پر با اضطرابی

لے سوچ ۱۱ لے آواز  
لے آواز ۱۱ لے جبار  
لے شہادۂ جبار  
لے شہادۂ جبار  
لے شہادۂ جبار



دو سارے ہیں وہاں  
لے ایک سارا ہوا  
میتھن اس کو خوش  
فلک ہنوم ۱۱

چلے راہ بسیل اللہ پہ شبیر  
چلے فی لشکر سلطان دین پر  
چلائی حادثہ کا تیسرے پر زور  
چلے سب بولتے اللہ اکبر  
کہ ارباب بشارت یوں سناویں  
سو حضرت بولتے تھے جلد چلنا  
قضا ترغیب کرتی تھی کہ چلنا  
ہوئے اسوار جب سلطان دایں  
عامہ رکھ رسول اللہ کا سر پر  
حایل ذوالفقار لائے اتھا  
سپر تھی پشت پر جوں ماہ تاباں  
شہید اں فی بسیل اللہ کے شیدا  
بھی بسم اللہ حُجْرِ یٰہَا کو کہہ کر  
ہوا آوازیوں ارکاں سے ادم  
ہوئے مکے کے باہرے کے لشکر  
سو دیکھے بولم مل کر ایک باری  
لے ہیں گھیر اس کو درمیانے  
یزیدی اس طرح سے گھیر چھ کو  
چمک چشموں سے مروا رید روئے  
چلے ہیں وہاں سے آگے کوچ کر کر  
کہ مسلم بن عقیل محترم کو  
وہ دونوں نو نہالوں کو جو مارے  
کئے ہیں قتلِ مسلم کو جفا کار

لے ایک قتلِ سہ ماہیہ  
کمان کے جو بارش  
کے دوزخ میں رنگ  
برنگ کی ظاہر ہوئی  
سہ ماہیہ یعنی پیچھے  
لے گھوڑا ۱۲



صفت اس گھوڑے  
کی یعنی ہوا کے مانند  
دوڑنے والا اور حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کی  
تواریخ ۱۲ لکھے  
موتی ۱۲

قضا تو س قزح میں کھینچ کر تیر  
حسینؑ ابن امیر المومنین پر  
ہوئی غفلت سے چشم گم رہاں کو  
قضا پائے میں چلی کے تیغ و خنجر  
دغا ہے کوفیوں کا شہ نہ جاویں  
یہاں سے تا وہاں مسلم سے ملنا  
یہ کار خیر ہے میں اس سے ملنا  
محمد مصطفیٰ کے نور عینین  
عجائب بادِ پا تھا بادِ پیکر  
بھی نیرہ ہاتھ میں جوں اڑ رہا تھا  
مبارک چہرہ خورشید لمعاں  
زبے افضل ترین قوم عدا  
قدم باہر رکھے جب نحت حیدر  
شہید می فی بسیل اللہ اکرم  
جو سیدھی طرٹ دیکھے شاہ صفدر  
کے شہباز کی بسیار خوار می  
حسینؑ نے جو دیکھے سو پہچانے  
کریں گے مار کر سب ڈھیر مجھ کو  
سمجھ کر اپنے دلیں کچھ نہ بولے  
خبر پہنچی سوم منزل میں یکسر  
کھپائے ہیں امیر محترم کو  
وفائی کے سبھی دفتر کو پھاڑے  
تھیں بھی دیویں گے وہ سخت آزار

نہ جانا اس طرف اے شاہ والا  
پھر دے شاہ دیں مکے سدھارو  
یہ سنتے ہی حسین ذوالکرہ نے  
کئے تب آہ ایک سوز جگر سے  
گئے دُر ز گس شہتلا سے گرنے  
غبار سینہ پُر سوز نکلا !  
گئے آنکھوں سے یوں آنسو بہانے  
بہت افسوس اور ماتم کئے ہیں  
الایا مرجسا شہباز مسلم  
گئے ملک شہادت کے چمن کو  
گئے ہو دیکھنے ملک شہادت  
بہت بہتر وہاں تیار رہنا  
الایا جان مسلم ہو ہر اول  
سبھی ملک بقا کو دیکھو آراست  
اُدھر بھی ہے ہمارا عزم اس دم  
کہ مسلم سب سے اول پاشہادت  
کہ اسدن اے حینا بوجھ تحقیق  
الایا معشر الاحباب واصحاب  
مجھے بھی اب اسی منزل میں جانا  
جو کوئی جاوے سو جاوے اب رضا ہے  
خوشی سے اپنی ہو رہوے سو بہتر  
کے رورو کے سو سوار حضرت  
اولوالالباب تم دیکھو کہ عالم

وفائی کو سبھی کو فیوں نے ٹالا  
وہ مردودوں پہ تم پاؤش مارو  
رسول اللہ کے پیارے محترم نے  
جو گردوں جل گیا جس کے شر سے  
پروئے موتیاں شرکان تر نے  
جگر میں تیر ہو دلہ دز نکلا !  
دکھایا نوح کا طوقاں قضا نے  
زباں اپنی سے یوں ظاہر کئے ہیں  
الایا مرجسا شہباز مسلم  
بلا کر ہم غریباں بے وطن کو  
گئے کرنے شہادت کی وکالت  
ہمارا بھی ادھر ہوتا ہے چلنا  
گئے جنت میں ہم ساروں آول  
ہماری بھی کرد تم حق سے دفعت  
خبر مجھ کو کہے ہیں فخر عالم  
خدا سے پاوے گا مقصد عنایت  
شہادت ہے تری نزدیک تصدیق  
ہوئے مسلم شہادت سے فحیاب  
بہا میں اس کے اپنا خوں پہانا  
ہماری پشت پر پیک قضا ہے  
جو جاوے تو نہ میں آزرده اپر  
رہے تو خوب اور جاوے تو نصرت  
خبر سنتے ہی مسلم ہو کے بزم

نہ جانی جاتا ہے  
نہ جانی جاتا ہے



۱۳۳  
۱۳۳  
۱۳۳

بھی حضرت کو ضرور اُتھایہ کہنا  
یہ سنتے ہی شتاہاں ہوز رہ پوش  
بہانہ ڈھونڈتے تھے سونکل کر  
تہوہ ٹل گئی ہو سر سے باہر  
جو اُٹھ دی ہوئی یک پل میں بیاہ  
سپہ گیری کے ملک عدم میں  
شہادت اٹھ گئی چہرے سے ان کے  
کے جب چھوڑ شاہ محترم کو !  
چلے ہیں بہر دنیا چھوڑ دیں کو  
چلے ہیں چھوڑ سلطان بستا کو  
چلے سبط پیمبر سے دغا کر  
قریشی جس طرح حضرت کو چھوڑے  
فرار مٹی ہو گئے سارے زنا نے  
فراری اور قراری کا تفاوت  
کہاں اس راہ میں نامرد آ دیں  
یہ اہل درد کو سپہ دولت دیں  
خدا کی رہ پہ خون اپنا بہانا  
وہ جانبازاں جو اناں اور کچھ ہیں  
خسب القلب دنیا کے طلب گار  
وہ ثانی یار تھے سو گھر گئے ہیں  
یہ ابیات فرس ضرب المثل ہے  
سہ یاراں اندر دیں دنیا ی فانی  
بنانی نان بدہ از در بدر کن

لے یعنی نہ امت اور  
پیشانی کے گوشوں  
بھاگ گئے ہوتے  
روئے کے دوست  
یہ یعنی اس دنیا کے  
فانی میں بین تم کے  
دوست میں ایک تم  
زبان یعنی زبانی  
خبریں کہ نولے و نولے  
اور دوست نانی زبانی



کے کھانے والے اور  
ایک دوست جانی  
پہلے ہیں جو وقت  
پہاں تک کی پراہ  
نہیں کرتے  
دوست نانی کو روٹی  
دیکر دراز سے  
چہرہ اور دوست نانی  
کے زبانی تو واضح کر  
سے دیکری سے

جو جاوے جو خوشی ہو دے سو رہنا  
لگے ہوں بھاگنے صحر میں خر گوش  
گئے اطراف و جانب میں پھیل کر  
گئے اپنے گھروں کو ہو مسافر  
وہ گھر جاتی رہی مردی کی بنیاد  
چھپائے منہ کے تیں کینج ٹم میں  
ہوئے تابع سبھی دہشت کی دھن کے  
نبی کی جان حسین ذوالکرم کو !  
پڑے ذلت میں او چھوڑے یقیں کو  
چلے ہیں چھوڑ کر بنگ اعلیٰ کو  
چلے ایمان کو طوفاں میں ڈبا کر  
دیہیں ساروں نے شہ کو دل سے توڑے  
وہ دین کے پور دنیا کے سیانے  
ہے یک نقطہ جسے حق دیوے بہت  
یہ دولت انکو ہے جو درد پا دیں !  
کہ سر دینا نہیں بہڑوں کا آئیں  
زنانوں کا نہیں اس جاٹھکا نا  
یہ دنیا کے سگاں بے طور کچھ ہیں  
حیثنا کو گئے سب چھوڑ یک بار  
وے یاران جانی جاں دیے ہیں  
بہت سے یاروں کا اس پر گل ہے  
زبانی اند و نانی اند و جانی !  
تواضع کن بیار ان زبانی



وٹے یاران جانی را نگہدار  
کیا دفعہ وہاں حضرت نے یکرور  
بجالائے ہیں رسم تعزیت وہاں  
پکائے ہیں طعام و شربت خوب  
عرب تحفظ سب شہ نے بلائے  
کھائے سب ماکینوں کو کھانا  
کئے خوبوں نے حلقہ گرد سرور  
لگے کرنے کو سب دلسوز ماتم  
غم مسلم میں اتنا شاہ روئے  
بہائے خوں جگر چنبوں سے یوں کر  
ہراک آنسو ہوا تھا لعل و مرجاں  
حینا کے الم کرنے سے یاراں  
ہراک پھر زمیں کا چاک دل تھا  
براک خنچہ بہ غم خونی دہاں تھا  
ہراک نخل گلستاں غم سے جریاں  
ہوا ہے نیلوں ماتم سے گردوں  
ہوا لالہ کے دل پر داغ کالا  
تمامی شب با شک زار شبہم  
سر اس غم سے عریاں ہو کھڑی تھی  
بحسرت بج رہی ہے غم سے زگر  
ہے زردی غم کی خورشید فلک پر  
یہ کھایا بد نے بھی داغ دل پر  
فلک پر قدیوں میں بھی الم تھا

بجانی جان بدہ گرمی توانی  
لگا تھا تیر غم مسلم کا دلہ دز  
کئے ہیں فاتحہ باتر بیت وہاں  
بھی کئی اقسام کے کھانے دہ مغرب  
بہت سے ختم قرآن کو پڑھائے  
رہے ہیں غم میں سلطان زمانا  
حجان اور برادر یار و یاور  
کئے ہیں شاہ سارا روز ماتم  
سر شک غم سے دنیا کو ڈبوئے  
ہوئے تھے رنگ مرجاں ملک گوہر  
ہوئی دہاں کی زمیں کان بہنشاں  
ہو برسا رہا تھا ابر باراں  
اہو کا ہر طرف عالم میں گل تھا  
گریباں چاک اور گل خونچکاں تھا  
ہوا تھا سرے پاتک نخل مرجاں  
شفق سے اپنے منہ کو کر کے پر خوں  
بھرا ہے اشک سے گردن کا بھالا  
کرے ہے صفحہ دنیا کے تیں غم  
بھی خورشید فلک پر تھر تھری تھی  
سرا پا درد ہو بادیدہ یا بس  
نہایت غم ہو اجن و ملک پر  
ہلاں آسا ہوا اس غم سے لاغر  
ثری سے عرش اعلیٰ تک یہ غم تھا

۱۰ دیکھیں یا جان  
۱۱ نگاہ کا اور دوست  
۱۲ جانی کر جان دے اگر  
۱۳ دے سکتا ہے  
۱۴ حافظ کی بسج



۱۵ مراد آنسو  
۱۶ سوکھی ہوئی  
۱۷ سوکھی ہوئی  
۱۸ کاپیاناں  
۱۹ رات کا چاند

تھہجرت میں بھی حوروں پہ ماتم  
 سب اہل البیت اور اولاد و اطفال  
 عامہ اپنا دے مارا زمین پر  
 مثال بیل نالاں ہو رویا!  
 گلے میں مثل قمری طوق الفت  
 جہاں بابا میرا مارے ہیں ظالم  
 ایا میں خوں یہاں بابا کا لوں گا  
 کہ یا میں خوں بہاؤں گا انھوں کا  
 میرے دو بھائی جوں خورشید اور ماہ  
 حوض میں باپ اور بھائیوں کے واللہ  
 کہ یا میں اپنا سر قرباں کروں گا  
 تھی اہل البیت میں مسلم کی بیوہ  
 گمیاں تباہ اماں چاک و چاک  
 سب اہل البیت آنکو دیکھ غمگیں  
 دو دختر مسلم کامل کے کم سن  
 لگے کرنے کو وادیلہ سارے  
 ہوا غوغا تسمی غاندہاں میں  
 بھی مسلم کے بھی یار و ہوادار  
 کہے ہیہات ہے ہیہات مسلم  
 کہ سب کے پیش ہو آل عبا سے  
 ولی اللہ کے نور العین مسلم  
 شہادت کا نتیجہ پیش لے کر  
 حسین ابن علی اٹھ کر فناں سے

بھی کہتے تھے الہیہات غم غم  
 بھی مسلم کا پسر تو نوجواں لال  
 اٹھایا داغ والد کا جیسے پر  
 گل رخسار انجواں سے جھگڑا  
 پہن کر رواٹھا رو کر ہجرت!  
 مردنگا میں بھی وہاں ہو کر مزارحم  
 کہ یا میں اپنا سر بھی ان کو دنگا  
 رو ابے قتل جن پر کم سنوں کا  
 کئے ہیں قتل ان کو قوم گمراہ  
 کروں گا قتل ان کو جو ہیں گمراہ  
 چچا پر سے تصدق ہو مروں گا  
 کہی افسوس لے ماتم کا شیوہ  
 لگائی اپنے منہ پر ماتمی خاک  
 لگے رونے کے تیں سب اہل نکلیں  
 بہت روئے ان کے غم میں نندن  
 سمجھوں نے آہ عالم سوز مارے  
 پڑا غوغائے عنم کرو بیاں میں  
 لگے رونے کو سب حسرت سے یکبار  
 عجب مقبول حق تھی ذات مسلم  
 شہادت پا ہوئے واصل خدا سے  
 صفی اللہ کے جان و حق پہ قابم  
 شہادت کا رکھے ہیں سر پہ افسر  
 تھے ڈالہ بار چشم خوں فشاں سے

لہجہ شانیہ



مفتی محمد رفیع

وہ عبد اللہ بن مسلم کو لے کر نہایت ان کی غم خواری کئے ہیں کہے رو رو کے مت بابا کو روٹنا تھا را باپ میں ہوں جان مسلم جہانک دم میں دم بے خون لوں گا جو کوئی ناحق انھیں ماریں گے ظالم سبھی دنیا میں آئے سو مرین گے بھی گھر میں جاشہ عالی گہرنے وہ دونوں دخترال مسلم کے محزونؑ سو حضرت نے گلے اپنے لگا کر دلاسا دے بہت روئے ہیں سرور بھی ان کی اہلیہ کو بھی بلا کر یہ سب اطفال ہیں بچے تھا رہے دلاسا دے بہت ان کو شہ دیں کئے ہیں پیٹھ لڑکوں کی طرف موں کہے اے دوستاں و اہل ایقان قضا لائی ہے مکے سے اٹھا کر قضا ہر چیز میں اب کا رگر ہے گلے میں باندھ کر رسنگ قضا کا ر سنے حضار مجلس شہ سے یہ بات مگر بعضے ہو ادار و قرا بات مکرم بھانجے کامل سمجھتے وہی حاضر رہے باقی گئے سب

گلے اپنے لگائے ابن حیدر بکھرت آہ اور زاری کئے ہیں چچا پر بھی تھا رہے یوں ہے ہونا کرے گاتق وہ گمراہوں کو ملزم تمامی خانماں پر خوں کروں گا سزا دیوے گاتق خود ہو کے حاکم یہاں کا مال سب اس جادھریں گے رسول اللہ کے نور البصرؑ نے بہت تھے حضرت مسلم کے مقتولؑ رکھے تعوید کر دونوں کو سرور رواں چشموں سے کر کر اشک اجڑتے کہے ان کو تھا را بے سبھی گھر اخی مسلم تو دنیا سے سدھارے چلے ہیں بہار ہو کر سخت نکلیں رواں رخسار پر تھا اشک گلگوں قضا ہے نت ہمارے پے میں جولاں ہر ادل ہے قضا ہے پیش لشکر اِذَا جَاءَ الْفَقْنَى اَعْمَى الْبَصَرُ ہے چلا ہے لے کے بہر قتل خونخوار چلے لے اکھ کے عالم چھوڑ کر ساتھ بھی خوشیاں اور بھایاں نیک قاتل کھلے تھے جن پہ جنت کے دریچے بھی چندیں یا را در خوشیاں ہے جب

لے آنکھوں کے نور  
لے غمگین  
لے رخسار  
لے چچا  
لے جس وقت قضا



آتی ہے ذرا آنکھیں  
اندھی ہو جاتی ہیں  
یعنی علم الہی سے  
دور ہو گئی کوئی  
تبدیل نہیں ہو جاتی

کہے تب شاہ عالم نے کیا راں  
 غلے مرتضیٰ کے یار و یاور  
 بھی اہل بیت کے مقبول منظور  
 میرے خویشوں کی ہے خویشی کا لاچار  
 ضرورت میں ہے تم تکلیف پانا  
 یہ سنتے بول اٹھے یار و ہوادار  
 کہے ساروں نے اے سلطان ارین  
 تجھیں چھوڑیں تو پھر ہم کس طرف جائیں  
 جسے کعبہ ہمیشہ قبلہ گہ ہو  
 بھی ہم سارے شہادت کو ہیں حاضر  
 رسول اللہ کے فرزند و نپہ قرباں  
 ہمارے دھڑپہ جب تک سر ہے قائم  
 ضیائے نورایاں سے گزر کر  
 جو کوئی آل نبی سے منہ پھرا دے  
 سببِ نیا کے کیوں ہم سب کو کھو کر  
 یہ سنتے ہو گئے خاموش شبیر  
 جَزَا لَكَ اللہُ خَيْرٌ اَکْہ کے سلطان  
 لگے کہنے ہوا داروں نے پھر کر  
 سو حضرت نے جواب انکو دیئے ہیں  
 کہے ہیں یوں حسین ابن علیؑ نے  
 مبارک حضرت یحییٰ کا سر پاک  
 وہ ختر زانیہ کا واسطہ تھا  
 شہادت کے محل پر ذکر ہو گا

سہ تکلیف دینے والے  
 سہ ایمان کے فوری  
 دوستی سے بے نیاز



سہ اللہ شکر نیک پر  
 دیوے "عقرب" سے  
 کا نام ہے

محمد مصطفیٰ کے دوستداراں  
 حسن کے پہلو اناں فتح آور  
 بے تم کو احسن اوقات حضور  
 مگر تم دوستداراں اور ہوادار  
 ابھی تک راہ ہے جاتے سو جانا  
 ہمیں ہینگے سلمانی پہ بلہار  
 ہمارے قتل سے ہونا ہے چین  
 خدا کے پاس پھر ایمان کیوں پائیں  
 تو کیوں کر دیریں اس کی جگہ ہو  
 اسی باعث ہوئے ہیں ہم ہابو  
 ہمارے باپ ماں اطفال و بچاں  
 ہو دیں گے دشمن دیں گے مزارحم  
 کہ ہرجا دیں سیہ رو اپناے کر  
 وہ ایماں گم کرے دوزخ میں جاے  
 عبث جینا ہے ایماں کو ڈبو کر  
 کئے انجواں سے رخسار و نہ تحریر  
 کئے ہیں کوچ لے اسبابِ سماں  
 ضرور کیا ادھر جا نا مقرر  
 کہ رؤضات البیڑ میں یوں کھے ہیں  
 وہ سلطان الہد اکثر ایقین نے  
 جداتن سے کئے وہ قوم سفاک  
 بڑا اس دن زمیں پر واقعہ تھا  
 وہ جب منزل میں پیک فکر ہو گا

بھی میرا سرودہ دشت پر جفا میں  
 کہے ہیں اس طرح سلطان اکرم  
 سو میں اس واسطے جاتا ہوں پیاراں  
 ہوئے طوعاً و کرہاً سارے راہی  
 طبل کو ٹھوک کر جوں رعد گردوں  
 نشان احمدی کر پیش لشکر  
 صد افرہ زناں اللہ اکبر  
 صد اے قدسیاں اِنَّا فَتَحْنَا  
 زہ پوشاں جو اناں پہلو اناں  
 چلے سب کوچ کر فولا دیوشاں  
 پرے سب باندھ کر آراست پرست  
 بنا کر حلقہ مثل حصن محکم  
 قضا ہو پیک لشکر سب کے ہمراہ  
 دکھایا دور سے شکر عدو کا  
 ہوا جب شاہ کو لشکر نمودار  
 شہنشاہ خود بخود ہو کر ہرا دل  
 پوچھائے کون ہے لشکر کا سردار  
 کہے حضرت نے کیا نام و نشان ہے  
 میرا ہے نام خُزّ عابزمیں ہوں  
 کہے حضرت نے کیوں آنا ہوا ہے  
 زیاد دی پُر فساد دی نامراد دی  
 کہا ہے مجھ کو کون سے نکل تو  
 میں گے راہ میں با فوج و لشکر

جد اہو دے گا صحرا اے بلایں  
 محمد مصطفیٰ سلطان عالم  
 سو ہو لاچار سارے دوستداراں  
 توکل کر چلے حق پر کما ہی  
 لگا اٹھنے کے میں آوازوں میں  
 فرارہ اژدہا پسکر مظفر  
 چڑھاؤ رشید جوں رخس فلک پر  
 بھی نصر اللہ وَالْفَتْحُ تَرَانَا  
 سپہ گیری کے فن میں سب توانا  
 بسان رعد گردوں ہوندر شاں  
 پس و پیش دو گر بعضی چوہ است  
 چلے تھے لے کے آگے لوگ باہم  
 جب آیا استوا میں مہر خزاں  
 سو پہنچا ہے مقرر رو برو آ  
 کئے ہیں اپنے سب لوگوں کو شیار  
 مقابل جا کے اس لشکر کے اقل  
 ہوا حاضر دہاں سردار یکبار  
 کہا اس نے غلام خاندان ہے  
 تھا را میں غلام کترین چوں  
 سو کر آداب خُرنے بول اٹھا ہے  
 وہ بدگوں بدنہادی بد نژادی  
 حسین ابن علی آتے ہیں چل تو  
 انھیں کوفے میں لانا کشمکش کر

لے اچھیکر کشتی دار  
 علم اللہ اکبر کا نعرہ  
 اڑتے ہوئے ۱۱



مقبوضہ قلعہ ۱۲  
 دہشت ۱۱ قلعہ سالہ ۱۲  
 عہد جنگ عہد آفتاب

نہ آویں گے تو ان کو گھیر لانا  
 نہ میں لڑنے کو آیا ہو کے طالب  
 حسینؑ ذوالکرم نامہ نکالے  
 سو دیں حرنے وہ نامے کو پڑھا ہے  
 اَللّٰی کوفیاں پر مکر و عیسار  
 بلائے ہو بھنڈ ہو شاہ دیں کو  
 یہ سب اپنے قبائلے کے آئے  
 یہ سن کر لشکر مقہور و مردود !  
 کہے ہم جانتے ہیں کوئی خط کو  
 ہمیں اس بات سے حاشا خبر نہیں  
 جو پوچھیں لکھنے باروں کو مقرر  
 یہ سنئے تب ہٹے خاموش لب ہو  
 کہے دل میں تضاکا سب اثر ہے  
 ہوئے مل کر سبھی کونے کے لوگاں  
 خطوں کے لکھنے بارے میں کثیر  
 نماز نظر کا تب وقت پہنچا  
 کہے جو کو تو ساری فوج لے کر  
 سو پھر حرنے کہا اے شاہ والا  
 کہ تم ثبٹ رسول اللہ تحقیق  
 خلافت اور امامت کے ہوسر دار  
 امامت کے خاک کے ہترباں !  
 خلافت کے نگر کے شاہ افضل  
 امامت کر کے بجٹو سرفرازی

لے لیا جو راضی ۱۷  
 تھے یعنی حضرت ۱۷  
 تھے جس سے قبیلہ کی ۱۷  
 دعوایں ٹوک کی ۱۷



یعنی سورۃ نوح  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ السلام

نہ کچھ اس باب میں تم دیر لانا  
 بجانا حکم ہے کونے کی جانب  
 کئے یکبارگی حر کے حوالے  
 پھر امنہ اپنے لشکر کو کہا ہے  
 لکھے ہیں تم نے کیوں حضرت کو طومار  
 وہ نور شید فلک ماہ میں کو  
 پھرے تم انہ اور سب کو پھرائے  
 اڑائے بات سے یوں آتش دود  
 سمجھتے نہیں ہیں سب طور غلط کو  
 ہمارے دلیں کس کا شور و شر نہیں  
 قسم کھائے ہیں بس اللہ اکبر  
 فلک کج روی گردش پر غضب ہو  
 وہی فتنہ فساد و شور و شر ہے  
 دغا بازی پہ قائم جملہ خوکاں  
 بہت تھے پر قبولے میں وہ یکسر  
 وہیں سلطان دیں بولے اسی جا  
 جماعت سے نماز اپنی ادا کر  
 پہر دین کا بہتر اجالا  
 کہ تم ہو قبلہ دارین تصدیق  
 ہو محراب امامت میں سزاوار  
 محمد مصطفیٰ کی راحت جان  
 ددوں لشکر کوئے کرساتھ اذل  
 غلاموں کی کرد بندہ فوازی

سو حضرت نے لے سب لشکر کو یکدم  
پڑھے ہیں فاتحہ اور کر مصافحہ  
کہا تب حُرنے حضرت سے بجلوت  
حرم کا واسطہ تم کر کے ظاہر  
سو حضرت نے دعا کر کر کو پھر کر  
سو حُرنے اپنا لشکر لے چلا ہے  
ہوئی جب شام تب دونوں عسا کر  
حسین ذوالکرم بہر حرم کے  
سبب ان کے جدے اترے شہنشاہ  
حسین ذوالکرم لے اپنا لشکر  
قضا اس وقت کر ہنگامہ برپا  
فلک پر عقربے و مریخ یک مل  
گیا تھا دلو میں ماہ مکرم  
اندھارا اس طرح تھا شبِ شہت میں  
نہ تھا ظلمات میں ایسا اندھارا  
نہ اس میں برق کی سوزشِ خبر ہو  
اجالا سب جہاں کا مُنعم تھا  
اندھار اظاہریوں تھا کہ ظلمات  
بھی اس پر دیدہ بینا کے آگے  
نہ سوچھے آسمان اور نیں تارے  
سکندر عقل تھا ظلمات میں گم  
خضر الیاس عقل و ہوش پر داز  
فلک سے تاثری ہے صورتِ یاس

نماز با جماعت پڑھ کے باہم  
لے سب لوگ حضرت سے خلاصہ  
جدے ہم سے اترنا دور حضرت  
نکل جانا جدھر ہو میل خاطر!  
کئے ہیں کوچ لے کر اپنا لشکر  
زمین لرزی بھی صحرا اکھلبا ہے  
اتر ایک جا پہ ہو آ سودہ خاطر  
سواہل البیت سب اہل کرم کے  
ہوئی جو وقت آدمی رات ناگاہ  
کئے ہیں کوچ اہل البیت لے کر  
اٹھایا ظلمت و سردی کا غوغا  
زحّل کو ذنب تھا بار اس شامل  
چچہ کنگان میں جوں یوسف بصدغم  
نہ سوچھے آنکھ ہرگز منزلت میں  
شب و سحر کا معدن تھا سارا  
نظر آدے نہ گر قرصِ قمر ہو  
قضا کا پیک جاری و مبدم تھا  
شب و سحر تھی پر ظلم و آفات  
قضا نے پردہ غفلت کو باندھے  
تمامی شب بہت کچھ گشت مارے  
فلاطوں کا گرا گرداب میں خم  
نہ سوچھے تھے جہاں جز شکل آواز  
ہیں الیس کو سوچھے تھا خناس

لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"  
لے گا بی "لے جھیں"



دور تار و دلیوں کے  
شہ نام ہے ایک بون  
کا پوڈوں کی شکل ہے  
لے غلات اس مقام  
کا نام ہے ہماں  
آب حیات ہے  
لے اندھیری  
لے اندھیری  
لے اندھیری



پھرا تھا جملہ عالم پر سیہ تاب  
فلک تکسیر گویاں نزد بے جاں  
چلے گردش میں ساریات سب مل  
سحر ہوتے ہی سلطان زمانہ  
سوویں وہ باد پاکِ کشت میں آ  
ستوں آسازیں پر ہو کے محکم  
عجب کچھ دشت دیکھے شاہ ممتاز  
حزین صحرائے لق و دق و ویراں  
عجب دشت کامیداں تھادہ خو خوار  
وہاں میں بخت میں کچھ آسرا تھا  
ایا تھا شیر کا منہ چوں درندہ!  
درندہ کی طرح شکل و دہاں تھا  
صحن یک لخت پر ہول و غضبناک  
قضا کا پیک تھا حاکم وہاں کا  
ستور اں سب لگے دھتے زمیں میں  
بدل رنگ جو اناں پہلواں سب!  
ہوارنگ و نمک پیرو جو اں کا  
کھلا سب کے دلوں پر جوش خونریز  
ولاور اور بہا در پہلواناں  
تہور کا ہوا سب جوش اُس دم  
لگے لکارنے شیران جبر  
لگے اٹھنے جو انردی کے نعرے  
لگے اٹھنے ولوں کے پیک پر جوش

یہ جاکہ ۱۲  
لکھ جنگل ۱۲  
کا دہشت مجازاً  
رفت کوئی ہلکتا



میں ۱۶ دانت  
۱۶ جنگل  
۱۶ ست  
۱۶ چار پائے

قضا کی تیغ و خنجر مثل قصاب  
صد اللہ اکبر و دشت پیچاں!  
سو خنجر لے کے آئی صبح قاتل  
کئے قحطی سے تازی کو نشانہ  
زمیں میں گر گیا جوں میخ اس جا  
لگا ہے دھو جتے لشکر کا عالم  
بھرا سب قتل کا اٹھتا تھا آواز  
بسان نیرہ تھے خار مغیلاں  
صد اٹھتی تھی ہر سو مار اور مار  
وہ صحرا اک وہاں اثر دہا تھا  
مرے اڑتا وہاں جا کر پرندہ  
ہراک خار مغیلاں خونچکاں تھا  
وہاں کی خاک گویا دوزخی خاک  
لیا تھا ہاتھ میں خنجر فغاں کا!  
پڑے تھے جزو کل درد و غم میں  
نظر آنے لگے خونیں وہاں سب  
نظر آیا پھلا و اخو نشاں کا  
قضائے کر رکھے دہان خود تیز  
کہے اللہ اکبر سب جو اناں  
گیا سب ہوش ہو خاموش اس دم  
کہ القہار یا اللہ اکبر!  
شجاعت کے بھڑکتے تھے شرارے  
اٹھائے گرز جن کی دوش بردوش

یلان کارزار و زور آور  
جو افراد چاک کار پرداز  
جوانان ہاشمی ہوں شعلہ نور  
گل خورشید ساں رخسار گلزار  
مکتل بر زخ لایعینانی  
مکتل بر زخ کبریٰ کی شاخاں  
وہ گلزار رسول اللہ کے گل  
سپہراحمدمی کے ہر تاباں  
خدا کے برگزیدے حق رسیدے  
سو حضرت دیکھ کر صحرا کا احوال  
نہ اٹھتا تھا قدم کس جانور کا  
جہاں سب گرد ساں آئی نظریں  
حسینؑ ابن علیؑ ناقہ پون سا  
چلائے بیٹھ اس پر تازیانہ  
زمین پر گر گیا وہ باد رفتار  
چلائے پتیاں پہ سہم شہنشاہ  
بغیر از حکم چلنا نہیں ہے امکاں  
سنے سو شاہ نے دلیں کہے ہیں  
بیاباں سخت و خشک پُر خوں  
بھی اسکا نام پوچھے ہیں شہنشاہ  
مگر یک پیر تھا شخص جہاں گرد  
کہا تب اس نے شاہ بوالعلا کو  
یہ سنتے ہی حسینؑ ابن پیمبر

صف جنگی کے شیران دلاور  
وہ شیران عریں شاہین و شہباز  
کہ ہو وہیں جن پہ حوران منت بلاور  
کہ گویا مطلع الانوار ویدار  
جست لعلیٰ لعلیٰ راز نہانی  
ہر اک کا چہرہ وہ شمس لعلیٰ ساں  
گل توحید کے گلشن کے پیل  
رسول اللہ کے گھر کے شہ جواناں  
کہ دے سرادر شہادت کو خریدے  
ہوئے قید زمیں زنجیر و غلاں  
نہ پر داتھا کسی کو شور و شر کا  
نہ ٹھہری غیر و دشت وہاں بصریں  
لیک چلنے میں وہ نادر ہرن سا  
تو وہ بھی ہو گیا نقش نشانہ  
ہوا قایم سان سخت اشجار  
کہا اسوقت پر ناتے نے ناگاہ  
ہمارا کر قضا پکڑی ہے سلطان  
رسول اللہ خبر مجھ کو دیئے ہیں  
نظر آدے گا بالکل دشت ہامول  
نہ تھا اس سے کوئی اسوقت آگاہ  
دلاور اور بہادر پہلوان مرد  
کہ دشت کر بلا کہتے ہیں اس کو  
بجرت بول اٹھے اللہ اکبر

۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

یہ وشت کر بلا قطعہ بلا ہے  
 نہ حضرت کا چلا دہاں ناقہ یک تل  
 نہ یک تن قافلہ کا چل سکا تھا  
 سو حضرت شاہ دیں سبط پیمبر  
 زمیں پر جب لگا ہے مقدم شاہ  
 قدم حضرت حسینا کے برابر  
 حسین ذوالکرم نے دیکھ اسدم  
 کے رور و کے اے خوشاں عزیزاں  
 بھی اہل البیت جملہ خانداناں  
 میری جائے شہادت کر بلا ہے  
 یہاں بھرے گا میرا خون ناحق  
 تبھی تشنہ گرسنتین دن تک  
 ہے گا خون یہاں آل نبی کا  
 میرے خوشاں برادر یا رویا در  
 کہے اہل حرم کو شاہ گیانی  
 ہو تم آل عبا عصمت کے معدن  
 سرشک چشم کے انجواں کفے آب  
 شرافت کے فلک کے ہر لمعاں  
 بھی عصمت اور عفت کے معدن  
 نہ پیٹو سر کو مت چھاتی کو پھوڑو  
 خدا کے حکم پر ثابت ہو رہنا  
 نہ ہرگز شیوہ بے شرع کر کر  
 نہ اپنا راز اور افغاں سنانا

لے سوار کی کے جانور  
 شہ اوٹنی ۱۲ تھ موگا  
 مٹھ پانی ۲۲ چلی  
 ہونے سورج ۱۲



عہ سمن  
 عہ آسان  
 عہ پاکہ اسن  
 ص پراسانی

مرا خون جگر سن پھٹ گیا ہے  
 اٹک کریوں رہا جوں میخ در گل  
 ستودوں کا نہ پاؤں آگے چلا تھا  
 زمیں پر آئے ناقہ سے اتر کر  
 شفق آسا ہوا وہ قطعہ جانکاہ  
 ہوا قطعہ زمیں مر جان احمر  
 سرشک خوں سے پیرا ہن کئے نم  
 بھی بھایاں اور فرزند ایتیاں  
 مجاں دوستداراں شہ جو اناں  
 محمد مصطفیٰ نے کہہ دیا ہے  
 کرے گا مجھ پہ گردوں ظلم مطلق  
 چبا دے گی قضا نشتر سے رگ رگ  
 کئے گا سر یہاں ابن علی کا  
 پڑیں گے اس زمیں میں ہو جدے سر  
 رہے گی حشر تک میری نشانی  
 بہار صبر کے ہوتا زہ گلشن  
 پھرانا گو ہر دہوں پر صبر کا تاب  
 رسالت کے چمن کے تازہ ریاں  
 کہ کر ناغم کو اپنے دلیں مسکن  
 نہ موئے سر کو ہو بیتاب توڑو  
 بلا پر صبر کرنا تاکہ مرنا  
 گرفتاروں میں آنا روز محشر  
 سبھوں کو آخرش دنیا سے جاننا



میرا دل کچھ نہ دیتا ہے گواہی  
مجھے معلوم یوں ہوتا ہے اکثر  
صحابوں نے کئے تقریریں کر  
سجداران جو اُردانِ کاری  
سے حضرت سودیں آسودہ ہو کر  
سلح پہنے مبارک تن میں گیانی  
جھلم اور خود بکھتر اور مغفتر  
ہوئے تیار جس دم باہر آئے  
سواتن میں صحابہ بہار مل کر  
کہے ساروں نے نبی تب ہم رضامند  
رسول اللہ کی باتاں جو نہ مانے  
بحزان کی خوشی اپنی خوشی کیا  
سجوں نے متفق ٹھہرائے یونکر  
وہیں اتنے میں حضرت بہار نکلے  
صحابوں نے جو دیکھے سو کہے ہیں  
تمھارے منہ سے نکلا یا محمد  
خرابا ہو دے گا لشکر کا تحقق  
رسول اللہ نے سن کر بول اٹھے ہیں  
کہ اب کے نہیں غزا کرنا مقرر  
بضد ہو کر کہے چلنا مقرر  
ابھی موقوف ہوتا نہیں پہ جانا  
زیرہ جب تک نہ پہنچے مصلحت  
کہ پیغمبر کسراپنی جو باندھے

لہ لڑائی کی پڑی ۱۱  
۱۱  
لڑائی ۱۱ سہ ہجری

کہ کرنا احد کی جا کر لڑائی !  
لڑائی سے ہو دے نقصان مقرر  
کہ اپنے ساتھ ہے منہ توڑ لشکر  
کریں لاکھ نکو تیروں سے فراری  
گئے ہیں اٹھ کے اپنے گھر کے اندر  
کمر باندھے ہیں تب صاحبقرانی  
چڑھائے اپنے تن پر حجبِ پیمبر  
ہلا کی کی خبر یک دم سنائے  
لگے یک شورت کرنے بہ دیگر  
بجہ ہونا لڑائی پر ہر چند  
سودہ حسرت سے آخر خاک چھانے  
خدا لوگوں سے اتنی سرکشی کیا  
لڑائی پر نہ جانا اے پیمبر  
مسح ہو کے خود تیار نکلے  
غزائے ان کے تیں جانا روانیں  
لڑائی میں پڑے گی محنت و کد  
کئے موقوف ہم نے بوجھ تصدیق  
جو ہم نے پیشتر تم کو کہے ہیں  
سو پھر تم نے سائے مجھ کو لشکر  
سو میں پہنا زرہ اور تن پہ بکھتر  
یہ ہے پیغمبروں کا خاص بانا  
اتارے پھر تو قطع منزلت ہے  
نہ چھوڑے فتح ہو یا اپنا سر دے

ابھی ہرگز زہ اترے نہ تن سے  
 قضاے حق پہ راضی ہو کے چلنا  
 یہ سنتے سب صحابی ہو کے لاچار  
 کئے ہیں کوچ نصر اللہ پڑھ کر  
 نکل باہر جو فوج دین آئی  
 خبر جاسوس نے بولا ہے بارے  
 بھی ان کا عزم کامل ہے مقرر  
 بھی عورتوں کو اپنے ساتھ بیکر  
 کہ سب عورات مل اس ٹھارہ پر  
 وہ اس باعث سبھی اولاد و اطفال  
 سو حضرت احمد مختار سالار  
 کہ تم اس راہ سے لشکر لجانا  
 کہ اس لشکر کے تیں اپنی خبر سب  
 یہ سنتے جملہ جاسوسان جانبار  
 کسی کا فرکی تھی رہ پر زراعت  
 سوسب کفار دہقان مل کے باہم  
 اسی موجب شگون بدتر ہوئے تھے  
 سو میں یکٹے اب دیکھا ہوں پریشاں  
 چچا حمزہ کی اب کے خیر ہو دے  
 سو خواہی یا سخا ہی چلے گئے تھے  
 قریب احمد جب پہنچا ہے لشکر  
 لئے دس شخص نامی چٹکے جرّار  
 در ایک کٹوہ کا تھا راہ محکم

روانیں کھولنا اس کو بدن سے  
 رہے سر یا کٹے ہرگز نہ ملنا  
 چلے طوعاً و کرہاً باندھ ہتھار  
 چلے کہتے ہوئے اللہ اکبر  
 خبر سب کافروں کی وہاں منگائی  
 وہ کوہ احد پر آئے ہیں سارے  
 کہ کرنا فتح یا مرنا سراسر  
 مسلح ہو چڑھے ہیں قسم کھا کر  
 تہوڑ دیویں مردوں کو مقرر  
 لے آئے تھے وہاں اشخاص حال  
 کئے لشکر کے جاسوسوں کو اظہار  
 جو خفیہ راہ ہو دے وہ دکھانا  
 نہ جاوے یک ذرہ بھر صوتِ اشہب  
 لگے کرنے کو تا شکر تک و تا ز  
 چلا اس پر سے لشکر کے غارت  
 دیئے و نشانم سب لشکر کو پیہم  
 رسول اللہ نے ایک دن کہے تھے  
 کہ مل کر باز کو مارے ہیں ز اغاں  
 شہادت کا وہ شاید ختم ہو دے  
 شکست اپنے سے خود آگے گئے تھے  
 محمد مصطفیٰ شاہ مظفر  
 کئے تاکید ان کو آپ بے شمار  
 کیس گاہ شب خون تھا مسلم

لے خوشی ناخوشی  
 ملے تھیابند سے  
 گھوڑے کی آواز  
 جملہ کھیتی جگہوں  
 والے ۱۱ گال ۱۱



۱۱ گال ۱۱  
 ۱۱ بیت ۱۱  
 ۱۱ گال ۱۱  
 ۱۱ بیت ۱۱  
 ۱۱ گال ۱۱  
 ۱۱ بیت ۱۱  
 ۱۱ گال ۱۱  
 ۱۱ بیت ۱۱

وہ غار در پہ دس شخصوں کو مٹا  
 کہ تم یہاں سے نہ ہلنا ایک ذرہ بھر  
 مجھے جبریل نے بولے ہیں یوں کہ  
 یہ کہہ کر ان کو تاکید بسیار  
 صفائے آراستہ کر کر چپ در آست  
 ابو بکر و عثمان و حمید  
 سبھی تھے پیش لشکر جوں دلاور  
 عجیل اک نام از قوم منافق!  
 سراپا غرق فولاد تو می تن!!  
 گراں مرکب سمنہ چیت و چالاک  
 کھڑا میدان میں وہ شہاد بدکار  
 لگا میدان میں گھوڑا پھرانے  
 کہا یا ایھا الاسلام فرجام  
 جو تم کہتے ہو مومن کافروں سے  
 مسلمان گر مرے ہو اس کو جنت  
 اگر چہتا ہے کوئی جنت میں جانے  
 بہت دشنام دے مومن کو ملعون  
 یہ سنتے شاہ مرداں شیرزداں  
 تگاؤراپنے دلدل کا دکھائے  
 سو دلدل مثل ہُ ہ ہو کے پرواز  
 تگاؤرا اس طرح دلدل کا بھڑکا  
 کئے آواز مولانا اس پہ یوں کہ  
 اسے جاتے ہی اک تیغہ لگائے

بٹھائے اور کئے تاکید اکثر  
 خطر ہے تم کو اس رہ کا مقرر  
 خطر ہے تم کو غار ور کے ادپر  
 لڑائی کو دونوں لشکر ہوتیار  
 علم بھی ہو کھڑے آراستہ پیراست  
 ابو دجانہ حمزہ سعدین دلاور  
 ہوا ہنگامہ گرم از جنگ لشکر!  
 بڑا تھا زور آور مرد فاسق  
 زرہ بکھتر جھلم مغفر تھا ہم تن  
 بھی یک گرز گراں لے کر کے بیباک  
 تگاؤر دیکے تازی مٹی کو خبردار  
 کہا اعلیٰٰ مین مبارڈ کے ترانے  
 اَلَا یَا مُؤْمِنَاتِ خیر انجام  
 لڑیں ماریں مریں با ہر فنوں سے  
 مرے کافرو ہو دوزخ میں شدت  
 وہ آدے مردی اپنی دکھانے  
 لگا کہنے کو وہ مردار بدگوں!  
 علی مرتضیٰ سلطان دوراں  
 اُسے شک ایڑ مولانے لگائے  
 مقابل ہو گیا شاہیں کے شہباز  
 ترمی میں بھی جگر باہشی کا دھڑکا  
 کہ اے ملعون تو ہے دوزخ کا کھگر  
 اسی ضربے سے دوزخ میں چلائے

نہ گھوڑا  
 نہ گھوڑا تے اسے  
 اسلام دلاو ۱۲ عہد فرید  
 ہو اسے نونیک



انجام دلاو  
 نہ گھوڑا تے اسے  
 دوزخ میں شدت  
 نہ چلی



ہوا ہنگامہ گرم اس دن وُفا کا  
سرک تیغے کو مردان و لاد  
لگی چلنے کو شمشیر جہاں سوز  
کوئی نیزہ کوئی تیرد کماں لے  
چبوتے کو لگا ایک ایک کے تن میں  
لگے ہیں مارنے گرز گراں او  
ادھر سے ہاشمی شیران صفد  
لگا دیں وار جس کو فرق سر پر  
لگا دیں تیر جس کو کہے بڑبان  
لگا دیں جس کو نیزہ اس کو یکدم  
کسی کو جنبیہ اور کس کو خنجر  
جہنم میں کریں اس کو روانہ  
لگا دیں کافراں بھی وار پر زور  
مقابل ہو لڑیں سینہ بہ سینہ  
کہ جیسا پہلواں یک در قریشی  
بہت شہ زور تھا مرد دلاور  
سو ہو اسوار وہ گھر سے چلا تھا  
کہا حضرت سے اس نے بے ادب ہو  
کہ یہ گھوڑا نیا میں نے لیا ہوں  
کہے حضرت نے اے ملعون خبردار  
میں اپنے ہاتھ سے اس اسبؑ اوپر  
سو وہ مردود اس گھوڑیہ چڑھ کر  
وہ پہتا تھا کہ تیغ حضرت کو مارے

لگا چلنے کو وہاں تیغ قضا کا  
ہوئے آمینختہ بایتیغ و خنجر  
دھلاڑے میں چھپا مہر دل افروز  
بہم سوفا روپیکاں خونچکاں لے  
چبے جوں غار گل کو ہر چمن میں  
لیکنے کو لگے تھے پہلواں سو  
لگے ہیں مارنے تیغ و داستر  
بمعدہ گھوڑا ہو ٹکڑے جاوے کٹ کر  
رہے تصویر ساں تاحشر حیران  
پرودیں سیخ میں جوں مرغ بہیم  
کے برچھی کسے بھالا پر و کر  
کریں تیردوں سے دشمن کو نشانہ  
مسلمانوں میں تھا تکبیر کا شور  
نکالیں دل سے وہ دیرینہ کینہ  
وہ رکھتا تھا ابوہل اس سے خوشی  
نیا گھوڑا خرید اتھا مقدر  
محمد مصطفیٰ سے کین ملا تھا!  
خدا کا اس کے اوپر نت غضب ہو  
تھارے قتل پر نیت کیا ہوں  
بحکم حضرت ستار و غفار  
تھے ماروں گا اے مشرک مقرر  
ملا حضرت کے تیں در جنگ لشکر  
پڑی تھی ایک قتیچی کیں کنارے

لے داری ہونے کا شے  
عہ ایک قسم کا ہتھیار

۱۶  
باقی

عہ پرانا گھوڑا  
لے چاہیگ ہمد نشانہ



کئی اس نے وہاں ایسے پکارے  
تو کہ آزاد اس کو تسپہ زد دے  
سو یک وحشی غلام اس کا تھپا پر زد  
وہ پیچھے حضرت حمزہ کے چھپ کر  
بغل خالی تھا سو اس وقت وحشی  
چلا یا تیر کو مردار نا پاک  
زمین پر گر پڑے حمزہ مکرم  
کئی اذیتیں دینی لگ کر دیدہ  
شکم کو پیر اور کر کر جگر چاک  
دہن پر کر کے چابی زور کر کر  
ہو دے نا پاک میں کیوں پاک اخل  
نیریدی کی بھی ماں تھی اس کے ثانی  
سو اس کے پیٹ میں ہو سخت بدکار  
انھوں سے ابتدا یوں ہی پلا ہے  
ادھر حضرت محمدؐ پر کسی نے  
بھی جھٹے سنگ تھے کہتے ہیں کہ رادی  
رسول اللہؐ پہ پھینکا استخوان او  
لگا حضرت کے منہ پر ناگہانی  
شہادت پاک کے دنڈان مبارک  
رسول اللہؐ عبا کو منہ پہ لے کر  
سبب یہ تھا زمین میں تاب لاوے  
صحابہ سب تھے زخمی کئی موئے تھے  
ابا بکر و عمر عثمان و حیدر

غلام ہو کر جو کوئی حمزہ کو مارے  
کہ اذیتہ بیت بدرے باو قرے  
فن فزاق میں تھا سخت پر شور  
اٹھائے تھے کسی پر ہاتھ یکسر  
کیں سے دیکھ صورت پاک انکی  
لگا وہ تیر کا رمی ہو بغل چاک  
سو ہندہ آ کے نزد لاں اسدم  
وہ ہندہ سرفگندہ شوخ دیدہ  
لگی کھانے کے تیں وہ سخت بیباک  
نگلنے کو وہ چہتی تھی سراسر  
ہو اتے سے جدا ہو حق و باطل  
نوا سی تھی وہ ہندہ کی نشانی  
دیوے رہ آل پیغمبر کو آزار  
قصۃ اب احد کا قصہ رہا ہے  
ہو پھینکا استخوان اک مدعی نے  
پھر اس وقت پر دور سماوی  
اسے فولا دکا دستہ تنھانیکو  
دہن سے ہو چلی خون کی روانی!  
لگا ہے درد کرنے مغز نازک  
نہیں کرنے دیئے ہیں خون زمیں پر  
عذاب سخت سب عالم پہ آوے  
شہادت پاک کے دنیا سے گئے تھے  
بھی سعد و طلحہ عوف نیک محضر

۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

بسبھی زخمی کوئی شام نہ تھا وہاں  
محمد مصطفیٰ مردوں میں مل کر  
وہاں تھا سعد بن وقاص لڑتا  
اسے بوبکر مردوں میں سے سو کر  
کہیں بھی ہو دیں تو یک دم بتانا  
کہ تا یک بار ان کو دیکھ آخر  
سواتنے میں محمد مصطفیٰ نے  
کہے اٹھ کر میں حاضر ہوں موانیں  
بھی حضرت شاہ مرداں بھی کھڑے ہو  
بھی حضرت جبریل اتنے میں آئے  
لے آئے ثُمَّ اُنْزِلَ کی بشارت  
کہ جبریل نے اسے ختم مرسل  
تحتیات اور تحفہ جہنم بھی  
کہ تم کو دین ہے اے دین کے شرار  
کہ اس اسرار کی کس کو خبر نہیں  
نہ کچھ اس بات میں تم کو ضرر ہے  
شکستی بعد اب امن اباں ہے  
کہ اِنِّیْ مُغْلُوْبٌ کَوْفًا نَّصُوْبُہِ  
یہ آیت سن کے باقی یا رویا ور  
نریک تن تھا محمد مصطفیٰ تک  
شہادت پائے تھے اکثر مسلمان  
شکست سخت تھی براہل اسلام  
کہ بوسفیان نے جب دیکھا عمر کو

لہ سلامت "تلاشہ  
طوت آت کرید  
لہ اُنْزِلَ عِلْمُہُ  
۱۶  
مین بعلیہ افعہ  
آفہ تلہ عہدہ  
عہ آرامہ

تھا اس میدان میں ہر جانوں انشال  
پڑے لیتے تھے اس ساعت مقرر  
چلا آتا تھا اعدا کو کترتا  
پکارے سعد کو کان میں پیمر  
کہ اس دیدار اشرن کو دکھانا  
ہو دیں گے جا خدا کے پاس حاضر  
وہ سارے انبیاء کے پیشوا نے  
بھی غیر از حکم حق چون و چرا نہیں  
اٹھے فاروق و عثمان ایک دو  
لے آیات امن تشریف لائے  
عَلَيْکُمْ بھی ہے بعد از غم کے راحت  
سلام حق نے کہا ہے تم کو فضل  
کہ پہنچی اس طرح حق کی ندا بھی  
ہو اب کافروں کا سرد بازار  
بجز میرے کسے فتح و ظفر نہیں  
مگر دارین میں ان کو خطر ہے  
شکستی میں قرارِ جادواں ہے  
ہمیشہ پاس میں فتح و ظفر ہے  
جو مردوں میں گرے تھے زخم کھا کر  
صحابوں میں سبھی تھا مرتضیٰ تک  
جو باقی تھے سوز خمی تھے جواناں  
کھڑے تھے سب صحابی ملکہ اتمام  
ذرا بھر وہاں سے ٹک نزدیک آ تو

کہے حضرت رسول اللہ بختاب  
 گئے حضرت عمر نزدیک اس کے  
 سو بوسنیاں نے بولا بیچ کہو تم  
 کہے حضرت عمر اے کو رہا بطن  
 تیرا آواز بھی سنتے ہیں مختار  
 یہی کہہ کر عمر خطاب وہاں سے  
 رسول اللہ کے نزدیک آئے  
 کہا اے احمد المختار بایا رہا  
 سبھی یاراں وہاں وحشت سے آئے  
 ہوا اس وقت آکر ابرہہ حایل  
 اُدھر سب کافروں کے دلمیں آیا  
 چلے جو قوت وہ سارے نکل کر  
 کہ تم جا کر کرو سختی ان کو  
 مدینے کی طرف گرج ہو ان کا  
 مقابل ہو کے طفول کو بچا دیں  
 اگر کے طرہ ہو کوچ ان کا  
 سو حضرت شاہ مرداں نور تاباں  
 نہاں اک جا پہ ہو شیر الہی  
 جو دیکھے سو وہ لشکر سمت کعبہ  
 سو حضرت شاہ مرداں شیرزیداں  
 سو سب کفار کے کو سدھارے  
 محمد مصطفیٰ یاروں کو لے کر  
 سو سب لاشوں کو کر تاکید لائے

تو جلدی جا کے ان کا بھید و ریاب  
 قدم اپنے کے تئیں تحریک کر کے  
 محمد مصطفیٰ جیتے ہیں یا کم  
 رسول اللہ بامینیت ہیں ساکن  
 انھیں از حکم حق دیکھیں دگر بار  
 پھرے ہیں اور چلے امن داماں سے  
 قریشی بھی ادھر سے ہڑبائے  
 سودیکھے کافروں نے ان کو کیار  
 جو طبل باز گشتی کا بجائے  
 ہوئے سب باب امینیت میں اخل  
 ستوروں پر وہ بار اپنا اٹھایا  
 رسول اللہ نے فرمائے سجید رہ  
 کہ صر جاتے ہیں لشکر بیکے بد خو  
 یہاں سے پہنچنا شرب کے تیں جا  
 شہادت پاویں پا پھر فتح پاویں  
 تو اپنا خیر ہے اور کار بالا  
 چلے ہیں دیکھنے لشکر کا ساماں  
 لگے ہیں دیکھنے ان کو کما ہی  
 چلے سارے قریشی بے محالہ  
 کہے جا کر رسول اللہ کو باشاں  
 صحابوں نے وہیں تکبیر مارے  
 لگے ہیں ڈھونڈھنے لاشوں کو اکثر  
 چچا حمزہ کے ٹکڑوں کو منگائے

لے اندھا ۱۰۰  
 کا درد اندھ تلخ چار  
 پائے گھر سے نوٹ  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

دیکھے شہر دو ٹکڑے ان کے تن کے  
منگائے سب وہ حضرت نے بیکبار  
امیر حمزہ کی ہمشیرہ نے آکر  
کہ میں یک بار بھائی کو مقرر  
کہے حضرت نے مت دیکھو انھوں کو  
بھی ان کا حال بدکاروں نے ملکر  
کہلائے پھر انھوں نے ہر دین کو  
کہ میں حق کے لئے پرہوں رضامند  
خدا کی رہ پر کیسا حال ہو دے  
سعادت ہے ہماری اس کی رہ پر  
میں راضی امر حق پر یا محمد  
سو حضرت نے دیئے ان کو اجازت  
بھی آنسو رکھن ان کو پہنا کر  
وہاں پھر تین شہد اکو منگائے  
وہ تینوں نو شہانی پہن پوشاک  
کہ دو یک دن ہوئے تھے کتخدا وہ  
وہیں اسوار ہو آئے شتابی  
شہادت شادی خون بدن شد  
انھوں کو بھی کئے مدفون سالار  
بھی دیگر سب کو دودو ساتھ کر کر  
نماز باجماعت سے ادا کر  
ہوئے داخل وہ سب شیریں مختار  
دیکھے میں اپنے خاوندوں کو بسمل

لہجہ "تہ و توشی  
تلمہ ہم انش کی دنا  
پورا راضی ہیں "تہ  
شہادت بدن کے



خون کی شادی ہوئی  
تھ اس سب خون سے  
ان کا پیرا جن مجھ  
ہو ادا ہوئی

کئے تھے پرزے پرزے گلبدن کے  
کئے سارے شہیدوں کو بھی کیٹھار  
کئے ہیں عرض یوں نزد پیمبر  
دیکھوں گی لاش کو ان کی سلسر  
روانیں دیکھنا کشتہ تنوں کو!  
کئے ہیں بد طرح سے دشمنی کر  
محمد مصطفیٰ بحر الیقین کو  
خدا کے کام پر ہوں دلے خورد  
خراب ہو دے کہ یا یا مال ہو دے  
میرے خاوند فرزند و برادر  
رضینا بر رضا اللہ ہے مقصد  
انھوں دیکھے ہیں آکر لاش حمت  
کئے مدفون حمزہ کو مقرر  
رفیقوں نے شتابی جا کے لائے  
برن دو لیکا سارا ساز و چالاک  
سے آواز جس دم الغزادہ  
شہادت قتل ہو پائے شتابی  
ازاں خونبار رنگیں پیرہن شد  
محمد مصطفیٰ عالم کے سردار  
کئے مدفون سب کو خود پیمبر  
چلے وہاں سے مدینے کو چ کر کر  
سبھی عورات اور طفلان نکل بہار  
نہ پائے کوئی سلامت غیر بسمل

مدینے میں ہوا غوغائے ماتم  
سین ابن علی یہاں تک جو آئے  
کہے سب گھر کے لوگوں کو شہنشاہ  
رسول اللہ کا دندانِ مکرم  
شہادتِ پاک کے وہ دندانِ انور  
سو اس سر کے عوض میں لے عزیزاں  
انھوں فرمائے سب عالم کے سرور  
کہ غیر از صبر یہاں چون و چرا نہیں  
یہ بوسفیان کا پوتا ہو جفا کا ر  
اسی اولاد سے ہے یہ یزید می  
بسانِ احد کے یہ کہ بلا ہے  
مرے بعد از ستاویں گے جفا کا ر  
سو اس پر صبر کر خاموش رہنا  
یہ قصہ شاہ نے سب کو سنا کر  
کنارے شطّ کے ڈیرہ کر کے سرور  
ہوئے آسودہ اس جاہل اطفال  
قضا ہو پیکٹِ لشکرِ فتنہ انگیز  
رہے حضرت شہنشاہ کہ بلا میں  
فجر آتے ہی حرّ دیکھا کہ شہ نہیں  
گھڑی دو یک جوڑھونڈے کچھ بنایا  
خبر جا کر زیاد دی کو دیئے ہیں  
یہ سنتے ہی زیاد دی بد نہا دی  
قضا جاسوس ہو کر دوڑ آئی

غرض اس روز تھا محشر کا عالم  
شہیدوں پر شرشک خون بہاے  
میرا بھی قتل یہاں ہووے گا بیکہ  
میں ان کے جسم سے ہو کر مجسم  
اشارہ کر دیا مجھ سر کے اوپر  
میں ہوتا ہوں مع اطفال قرباں  
محمد مصطفیٰ دو جگ کے رہبر  
بھی اس کے پیشتر کچھ ماجرا میں  
دیئے ہندہ نے جو حمزہ کو آزار  
نہ پیدا ہو جہاں میں ایسا گیدی  
جفا انگیز جوں دار البلاء ہے  
دیویں آل عبا کو سخت آزار  
بلا نیکیوں کو واجب ہے کہ سہنا  
وصیت بھی کئے ہیں صبر او پر  
رہے غمگین ہو کر اس جگہ پر  
قضائے کر آیا ساتھ جنجال  
لگی ہے دوڑنے کو تیز در تیز  
وہ دشت پر بلا دار البلاء میں  
لگا ہے ڈھونڈھنے دکھلا کے کہیں  
وہاں سے کوچ کر کوفنے میں آیا  
ملے تھے پر شب جاتے رہے ہیں  
وہ جاسوسوں کے تیں بھیجاشتابی  
خبر جا کر زیادتی کو سنائی!

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱

۹۴  
۱۳  
ب  
شہ قاسم خان دریا  
کا کنارہ ۱۲۵ کے  
قاصد ۱۲



حسین ابن علیؑ لے چند لشکر  
ہیں ان کے ساتھ جزیراں ہوا دار  
زمین کر بلا دشتِ بلا میں !  
یہ سنتے ہی وہ فاجر سٹ پٹا یا  
لکھا اسمیں کہ اے مرد و گسار  
بدشت کر بلا اترے ہیں جا کر  
بھی اہل البیت ہیں ہمراہ سارے  
مجھے جلدی سے تو شکر مدد کر  
سو دین لشکر کے تیں جلدی بلایا  
نظر کر کر جو دیکھا جملہ لشکر  
عمر بن سعد کو دیکھا جو طامع  
اسے ایک باغ اور گھوڑا مکمل  
کیا وعدہ ہمس کو فتح کر کر  
اسے سردار کل لشکر کا کر کر  
حسین ابن علیؑ سے کچھ نہ مل تو  
نہ ان کی میٹھی باتوں پر تو جانا  
نہ سننا ان کی کچھ گفتار زہار  
چھوڑا لے آئے کا ان سے کنار  
تمامی آب ان کا بند کر کر  
وگر نہ بوند پانی کی نہ دینا  
اگر پانی انھوں کا پھین لے گا  
سو پانی علاج ان کا دگر نہیں

لے تمام گروہ البیت  
الہام کی "تہ جلی"  
تہ بال یکم "تہ  
بتھیاد رطخ داس



۱۶  
۱۶ لکھی "تہ  
والا ۱۶ بات ہر  
۱۶ پانی "تہ  
پانی اور روٹی "تہ

فرات اوپر کے ڈیرے مقرر  
قبائلِ جلاہل البیت اہل ہار  
وہ خود بیٹھے ہیں جا گنج قضا میں  
یزیدی کو بھی نامہ لکھ چلایا  
حسین ابن علیؑ باحشمت و جاہ  
بھی ہے گا مختصر ان ساتھ شکر  
غیاں اطفال ہیں گردوں کے تارے  
کہ میں بھی بھیجتا ہوں یہاں سے لشکر  
ہراک کو دیکھنے کو آپ آیا  
بھی سردارانِ سجداران یا ور  
کرے نت مرتدوں کا قول سامع  
روپہری ساز سے باہم جلاہل  
یزیدی سے دلاؤں شہر و لشکر  
کیا تاکید یوں اس کو سراسر  
ملامت ان کے دل سے اپنا دل تو  
کہ لڑنا ان سے اور سرکاٹ لانا  
تو کر جاتے ہی ان پر آب دشوار  
اٹھانا وہاں سے ان کا ڈیرا سارا  
اگر بیعت کریں تو سب سے بہتر  
بغیر از آئے فنان سرکاٹ لینا  
پھر ان پر جو سکے گا سو کرے گا  
تجھے تاکید کرتا ہوں یہی میں

بھروسہ دے بہت دولت کا ناپاک  
 عمر وہاں سے چلا ہے کوچ کر کر  
 جو تھے انجان ان کو ساتھ کرے کر  
 بھی اس کیساتھ نکلے چند اسوار  
 کنانہ بن سنانہ ابن سعد ان !  
 کہ بھی ہشام شامی زیدہ کو فی  
 سہل بن مدرک و قطمان و افغان  
 تیمار محضری اور شمر جو شن  
 بھی فولاد پوشان و سلہ دار  
 جنہوں آل عبا کو نہیں پہچانے  
 چلا جزار لشکر کوچ کر کر !  
 چلا منزل بمنزل کوچ کر کر  
 جد ہڈیرے دیئے تھے شاہ گیانی  
 ادھر سے وہ جو آئی فوج شامی  
 اترنے کو لگے بر آت مردار  
 بہت تنگی سے ڈیرے آکے اترے  
 کہ تھا یک خشک صحرا سخت محزول  
 اٹھا کروہاں کئے ہیں اپنا تھانہ  
 سبب اہل حرم حرمت نشاں کے  
 کہ ہفتم روز عاشورے کے یاراں  
 روایت معتبر راوی سے ہے ایک  
 سحر ہفتم کو یک آواز از غیب  
 حسینا اپنی تم خلعت جو چاہو

وہ ڈالا رتبہ ایمان میں خاک  
 کہ لے کر ساتھ اپنے سخت لشکر  
 چلا مفسد سپہ سالار ہو کر  
 ہے ان کے نام کی فہرست طومار  
 یہ سردار ان شامی زشت خرم  
 بھی عتبہ اور ازرق قطع یونی  
 یزید ابطلحی و خوئے شیطان  
 جرمی یلدوز اشعثے تہمتن  
 بھی شامی اور رومی فوج و سردار  
 پہچانے تھے ہوئے ہیں وہاں بجانے  
 بہاروں پر خزاں کی باد صرصر  
 عمر بن سعد ہو سالار لشکر  
 حین ذوالکرم صاحب قدرانی  
 مقابل لاکھ ڈیرے تمامی  
 لئے ہیں گھیر کر تب شہ کو لاچار  
 سو حضرت نے اٹھائے وہاں سے ڈیرے  
 فراغت کا مکان احسن و میمول  
 اٹھائے سارے خیمے بان شانہ  
 کئے ہیں چھوڑ پانی خیمہ آگے  
 چھوڑا یا حق نے شہ سے آب وراثت  
 مثال اسکا سو کہتا ہوں بیاں نیک  
 حسینا کو ہوا باللہ لا ریب  
 شہادت کی خلافت مجھ سے پاؤ

۱۱۔ وفتہ شہر تیز ہوا  
 ۱۲۔ سردار پانی  
 ۱۳۔ سو کھانچیں  
 ۱۴۔ غلگین  
 ۱۵۔ چھا اور مبارک



۱۶۔ غم کی ماقوں  
 ۱۷۔ تار و تار  
 ۱۸۔ شہ دنیا کا پانی  
 ۱۹۔ اللہ کی طرف  
 ۲۰۔ بلا شہر

تو بہترین دن روزہ رکھو تم  
سو وہ روزہ تھا راتِ دلا سے  
بھی دیگر ہے روایت اس سے نادر  
مزاج آب کو اس دم بدل کر  
سبھی دجلہ کے پانی میں بہو تھا  
سو اس باعث مسلمانوں کو مولا  
نہ پہنچا یا وہ ظاہر آبِ خوں ناب  
عزیزاں اس طرح یہ ماجرا ہے  
عمر بن سعد نے تب اس کو ناگاہ  
بھی شکر ساتھ لے کر کیوں پڑے ہو  
سو میں حضرت حسینؑ ذوالکرم نے  
کہے آنا میرا اس واسطے تھا  
کہ تم آنا ادھر با اضطرابی  
سبھی بیعت تمھاری سے کریں گے  
لکھے تھے میرے تین طوطے بسیار  
نہایت آرزو کر کے بلائے  
سو میں اپنا پشیر عم جان مسلم  
کئے سب کو فیوں نے ان سے بیعت  
مجھے خط بھیج کر اس کو کھپائے  
مجھے خط پہنچنے میں بھی نکل کر  
سو وہ بھی رہ میں پہنچی مجھ کو اخبار  
یہ سنتے میں ہوا غمگیں نہایت  
چلا جاتا ہوں تم پر ملک کو چھوڑ

لے دو یعنی مذی ۱۱ لے  
اندر ۱۰ تھہ باہر ۱۱ لے  
تشریف ۱۱ شہ عزت دار  
لے بیفراری کی کیا تھہ ۱۱



۱۶  
۱۱ اس کے ساتھ ۱۱  
۱۱ چاکا لٹکا ۱۱  
۱۱ خوشی سے ۱۱  
۱۱ غم ۱۱

صبح ہو ہم سہی آ کر ملو تم  
ٹھہرا اور کوثر بھی پلاوے  
حیثنا کے الم سے آپ قادر  
کیا تھا جوشِ خون سے روزہ اول کر  
دکھاوے آب پر خون ہو ہو تھا  
لو ہرگز پلانے کو نہ چاہا  
دڑوں خوں تھا بروں پانی تھا در آب  
نہ یہاں دم مارنے چون و چرا ہے  
کہلا یا کیوں یہاں لائے ہو بنگاہ  
علم باتخ و نیزہ کیوں کھڑے ہو  
کہ وہ خلقِ عظیمِ محترم نے  
مجھے کوفے کے لوگوں نے کہا تھا  
شتابی پر شتابی پر شتابی  
ہو منکر دیں سے ہو اس سے لڑینگے  
یہی خط اوبٹھ مہراں ہیں تیار  
چہاراک شخص دانا چل کے آئے  
روانہ کر دیا اس آن مسلم  
انھوں مجھ کو لکھے تھے خط بفرحت  
بھی فرزوں کا ان کے خوں بہائے  
چلا آتا تھا اس خط کے محل پر  
کہ مسلم کو کھپائے سب جفا کار  
اٹھایا میں یہاں سے اپنی رایت  
رہوں ملک عجم میں جا کے دل جوڑ

میں اہل اہلبیت کو ہمراہ لے کر  
 عمر بن سعد سن کر خوش ہوا ہے  
 کہا دلیں کہ ہوئے صلح انجام  
 زیادہ کو وہیں نامہ لکھا ہے  
 وہ پہنتے ہیں عرب کو چھوڑیکدم  
 وہ جلدی لکھ کے یہ طومار مردار  
 زیادہ دیکھ کر خط ہڑبڑایا  
 کہ اے سردار لشکر تو عمر ہے  
 تجھے بولا ہوں میں نہ ہزار نہ ہزار  
 کشاکش کر کے بیعت ان سے لے تو  
 نیریدی کا بھی خط آیا بتا کید  
 اگر تجھ کو ہے عذر جنگ درپیش  
 نہ تجھ کو جنگ سے بہرہ ہے نہ ہزار  
 آیا جلدی بھی کر تو جنگ یکدم  
 تھم کر شمر ذی الجوشن پہ تفویض  
 جب یہ نامہ عمر کے پاس پہنچا  
 فجر ہوتے حسینا کو کہلا یا!  
 حسینا سے تو لے بیعت شتابی!  
 سو میں چہتا ہوں یا بیعت کر دو تم  
 ہمیں تو حکم ہے جنگ و جدل کا  
 حسین ابن علی یہ بات سن کر  
 بھی عباس علی کو بھیج یکدم  
 کہلائے اس کو یکدم مجھ سے مل تو

رہوں گا یہاں سے در اقلیم دیگر  
 کہ پھر جانا حسینا کا سنا ہے  
 لڑائی کا نہ اپنے کو پڑے کام  
 حسینا کا نہ لڑنے مدعا ہے  
 عجم میں جا رہیں سلطان عالم  
 روانہ کر دیا کوفہ کو بدکار  
 جواب اس کا وہیں لکھ کر چلا یا  
 لڑائی میں نہایت بے خبر ہے  
 حسینا سے نہ کر تکرار درکار  
 وگرنہ جنگ سے کر قتل سب کو  
 بغیر از جنگ مت کر گوش نہید  
 مگر ہوتا ہے تو لڑنے کو دلریش  
 نہیں یوں جنگ کا بوجھ ہے کردار  
 وگرنہ اٹھ کے آجھ پاس یکدم  
 وگرنہ بوجھ تو یہ کام تفریض  
 گویا مفسد جفا کو دل میں سوچا  
 ابھی یک خط مجھے کوفہ سے آیا  
 وگرنہ ہووے گی تیری خرابی  
 وگرنہ بھوکے پیاسے کٹ مرو تم  
 غبار اٹھنے لگا ہے اب غل کا  
 ہوئے گھوڑے پہ چڑھ لشکر سے باہر  
 عمر بن سعد کو بوائے اُسد م  
 ابھی کچھ بولنے چہتا ہوں تجھ کو

جس شہید تشریف آورے حضرت امام حسینؑ پر کر دے مٹے



شہید کا نام "شہید" ہے  
 شہید کا نام "شہید" ہے  
 شہید کا نام "شہید" ہے

سو وہ لشکر سے اپنے ہو کے باہر  
 حسینا نے عمر کیوں کہا ہے  
 مرے کچھ بھی ایسا کام باطل  
 تجھے مجھ سے عداوت کیا سبب ہے  
 عمر بن سعد نے بولا کہ شبیر  
 کہ نوکر ہیں یزیدی کے تمامی  
 ہمیں دو حکم ہیں اے شاہ مقبول  
 حسینا نے کہے تم کو غرض کیا  
 تو اپنا دین اور ایمان کھو کر  
 عمر بولا کہ اے سلطان عالم  
 میرا ایک تازہ منظر باغ و بہار  
 تمہارے سے اگر بندہ ملے گا  
 یکے حضرت حسینؑ ذوالکرم نے  
 تجھے یک باغ دوں شیریں فاخر  
 تو میرے ساتھ چلے تیا ہوں تجھ کو  
 یہ سنتے ہی عمر کے دلیں آیا  
 عمر بولا کہ اے سلطان اکرم  
 تمہارے ساتھ ہو کر کیا کرینگے  
 میں نوکر ہوں مجھے کس سے غرض نہیں  
 تمہارے ساتھ ہو دنیا کا کھونا  
 یہ کہہ کر اٹھ چلا مردود خفا  
 وہ جاتے ہی طبل جنگ کا بجایا  
 سننے آواز طبل جنگ سرور  
 تو جا اس قوم کو کہنا کہ بدکار

لہ نقشان ۱۲  
 نے سرگودہ ۱۲  
 بنی کا فوسا ۱۲  
 تو شہنا ۱۲  
 دار فوسا ۱۲



مرد ۱۲  
 شیطاں ۱۲  
 لوگوں سے افضل ۱۲  
 بے کام والے ۱۲  
 فقیر شہنا ۱۲

ملا شاہ حسینا کو مقدر  
 مجھے تو سب سے بہتر جانتا ہے  
 ہوا میں جو غلط ہووے مقابل  
 تجھے کیوں مجھ سے لڑنے کی طلب ہے  
 ہماری تو نہیں کچھ اس میں تقصیر  
 بھی کے سرخیل سرداران نامی  
 کہ بیعت تم سے ینا یا کہ مقبول  
 میرے سے تیرے تیں رنج و مرض کیا  
 دکھاوے ہے تو کیوں سبط پیمر  
 حسینؑ ذوالکرم مولائے اکرم  
 بے کوفے میں بہت جوں تازہ بیکال  
 تو باغ زندگی میرا جلے گا  
 رسول اللہ کے سبط محترم نے  
 مدینے میں نہ ویسا باغ نادر  
 مگر اتنا کہ تو یار مٹی دے مجھ کو  
 قضائے ماجرا سا را پھر آیا  
 ہوا ہے سب تمہارا کاثر برہم  
 کہ اتنی خلق سے کب تک لڑینگے  
 ہمیں تو حکم بر طول و عرض نہیں!  
 بھی اپنا خانماں سارا ڈبونا  
 پھرے ہیں وہاں حضرت افضل الناس  
 وہ اپنی فوج لے بیوقت آیا  
 یکے اکبر کے تیں اس دم بلا کر!  
 نہ کم بے وقت آنا اہل اشرار

نہ میرا وقت لڑنے کا ہوا ہے  
 دشم شب بھی ہے اب موقوف کرنا  
 علی اکبر نے سنتے باہر آ کر  
 کہے پیغام شاہ ذوالکرم کا !  
 سنے ہیں جب یہ پیغام گرامی  
 یہ سنتے ہی اسی دم سب پھر ہیں  
 کئے ہیں شاہ پرچو کی مقرر  
 بہت کچھ چوکیاں پانی پر رکھ کر  
 شہنشاہ نے بھی وہاں خندق کھدائے  
 اجالا کر کے بیٹھے شاہ انجم  
 کئے ڈیرے کے آگے شہ بچانا  
 تھی اہل البیت اندر مرد باہر  
 چلے بانو وہیں روتے ہی آئے  
 بہت تھے پیاس سے نالاں طفلان  
 حسین ذوالکرم نے پابشارت  
 وہاں جنت کی دو تھی نہر جاری  
 سو پانی پی لئے ساروں نے اس دم  
 ہوا آواز حق کا اے حیٰنا  
 کرامت مت دکھانا درجہاں تم  
 حیٰنا نے نہ کچھ چون و چرا کر  
 جو کوئی پانی کی لے فریاد آئی  
 ہوئی جب رات آدمی شاہ سوئے  
 کہ دیکھے خواب میں یک مجلس غم

شہادت میں کچھ اک باقی رہا ہے  
 صبح ہوئے ہی کل ہے ہم کو مرنا  
 مقابل ان کے جاگھوڑا کد اکبر  
 رہ سلطان بقا نیکو شیخ کا  
 وہ مردودان کوئی شخص شامی  
 مقابل شاہ کے ڈیرے دیئے ہیں  
 گرا تھا شہ کے گرد اگر دشکر  
 بٹھائے ہیں نگہبانوں کو بکرت  
 بھی ہیزم بہت سے اس میں جلائے  
 کہ تاشیخوں نے مارے فیش کنوڑم  
 کہ بیٹھے در کے اوپر شاہ دانا  
 تھے طفلان پیاس سحران و مضطر  
 حقیقت سارے طفلوں کی سنا  
 دے لے لپٹاں اٹھتی تھی جوشاں  
 مصلے کو اٹھائے باکرامت  
 بسانِ تختہاں الہافار تجزی  
 ہو اغائب وہ چشمہ چشم پر خم  
 نہ بھولو دل سے تم امر فدینا  
 یہ مفہوروں سے اب رکھنا نہاں تم  
 رہے خاموش ہو بر حکم داور  
 تو اس کو آئیے واضع بنانا  
 کہ تخم نیند کو آنکھوں میں بوئے  
 نظر آئے سیہ پوشان ماتم

۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

محمد مصطفیٰؐ تھے سب کے درمیاں  
 بھی گرداگردِ سائے انبیاءِ مل  
 حسینؑ ذوالکرم کو دیکھ مختار  
 بلا نزدیک سینے سے لگائے  
 کہ فردا روز تو روزِ وصال است  
 قضا جامِ شہادت را رسامد!  
 حسینا کو کہے اے سبطِ مقبول  
 ترا شکر بلا مجھ پاس یک دم!  
 حسینائے بھی لشکر بجائے!  
 رسول اللہؐ نے یک یک کو بلا کر  
 بلا جامِ شہادت بھی کہے ہیں  
 صبا ہووے گی دنیا تم پہ محشر  
 سو اس کو پی کے اپنے سر کو دینا  
 یہ دو ساعت کے غم پر صبر کرنا  
 الایا مرحبا دیں کے سواراں  
 ہزاراں مرحبا اے اہل ایماں  
 ہزاراں مرحبا میرے عزیزاں  
 الایا مرحبا حیدر کے احباب  
 الایا مرحبا شبیر کے یار  
 ہوئے ہیں خواب سے بیدار اسوقت  
 کھلا دل پر وہیں بابِ سعادت  
 وہ شاہِ بوالعلا سلطانِ اکرم  
 رسول اللہؐ کی اہل البیت کے دل

۱۱ تہ کربلا  
 کا دن تھا روضہ کا  
 دن ہے ۱۲ تہ محشر  
 کی ادا دیر  
 روائی اور قتال ہے  
 تہ قضا شہادت کا  
 جامِ بلا دسکلی ۱۲  
 عہ شہادتِ سائنات  
 پر بٹھا دسکلی ۱۳  
 تہ پیاسے ۱۴



خفت صباحِ نبوی  
 صبحِ کربلا  
 صبحِ اللہ کے نزدیک  
 صبحِ آفتاب کے مانند  
 چھپے ہوئے ۱۵  
 تہ دوستوں ۱۶  
 تہ دوستوں ۱۷  
 دوسری طرح کا ۱۸  
 ٹیکہ بنی کا دردِ دازد  
 ۱۹

جو تھا صحر اکف دستِ ایک میل  
 سبھی غمگین تھے آزرہ بیدل  
 محمد مصطفیٰؐ پاکیزہ کردار  
 یہی مضمون رو رو کر سنائے  
 بر او لاد علیٰ جنگ و قتال است  
 کہ بر تختِ شہادت بر نشاند!  
 صبا ہو گا تو اس جنگل میں مقبول  
 کہ ہیں جو نشہ لب یا رانِ ہمد  
 محمد مصطفیٰؐ کو لا دکھائے  
 پلائے اپنے ہاتھوں جام کو شر  
 نصیحت تم کو اتنی ہم کہے ہیں  
 جو یک ساعت پڑے گا ظلم تم پر  
 خدا کے پاس سے اجر اس کا لینا  
 ہمیشہ نرود اور عیش کرنا  
 الایا خاندان کے دوستان  
 ابابکر و عمر عثمانؓ کے یاراں  
 رہو گے تا ابد جوں مہر رخشاں  
 الایا مرحبا شہر کے اصحاب  
 الایا مرحبا جنت کے گلزار  
 ہوا رنگِ گر گولِ سخت درخت  
 کے معلوم فردا ہے شہادت  
 حسینؑ ذوالکرم ہر معظّم  
 محمد مصطفیٰؐ کے شمعِ محفل



محمد مصطفیٰ کا نور دیدہ !  
عجب ہے رمز جو شیط پمیر  
خدا کا برگزیدہ شہر بریدہ  
شعاعوں اور سگوش میں شیعہ  
پون غفلت کا ایسا کچھ چلا تھا  
جو کوئی پہچانتے تھے سمجھی لاچار !  
وہی پہچانتا تھا ہو کے منکر !  
علی کے تخت جان نور البصر وہ  
انہیں پانی بنا دنیا میں سارے  
انہیں تشنہ گرسنہ کر کے لاچار  
جگر بند علی خاتون کے فرزند  
انہیں تشنہ گرسنہ کر کے حیراں  
نہ ان کو تین دن پانی دیئے ہیں  
نہ وہیں ظلم کیں روئے زمین پر  
پہ لاکھوں مرحبا آل عبس پر  
بجز صبر و شکیبائی نہ ہرگز  
سحر ہوتے ہوا آواز گروں  
ہوا آواز گوش جنگ دول دول  
قضا کا پیکت آیا وقت پا کر  
نہایت کر کے اک ہنگامہ بر پا  
سنے آواز طبل جنگ حضرت  
ہوا داران خلوت کو سسنگر  
اٹھے ہیں ایک نعرے پہ نعرے

چلا ہونے پہ خنجر سر بریدہ  
ہوئے تشنہ کے خنجر سے لب تر  
نہ آب و نان چشیدہ خون طہیدہ  
کہ تشنہ اور گرسنہ کھو گئے سر  
نہ ان شاہوں کوئی پہچانتا تھا  
عمر بن سعد نا سردار و مردار !  
ہوا تھا کوڑ باطن اور ظاہر  
یقین ساقی کوثر کے جگر وہ  
جو پانی بند کر مردود مارے  
پلائے آب خنجر ان کو بدکار  
کہ وہ خیر النساء کے پاک پیوند  
کئے لیک کے نہیں لوہو میں غلاٹ  
وہ جتنا ظلم چاہے کر لئے ہیں  
ہو انہیں اور نہ ہو گاتا بہ محشر  
حسین ابن علیؑ بوالعلا پر  
نہ کچھ فرمائے دیگر کان معجز  
ہوا رنگ زمانہ تب دگرگوں  
کہ لے سخت شہادت اور سروں  
سبھی اللہ کے لشکر کو اٹھا کر  
اٹھا لایا تھا جوں محشر کا غوغا  
کہے یاراں کو آیا وقت رحلت  
پکارے ایک دم اللہ اکبر  
لگے اڑنے نشانوں کے پھر اوے

نہ پائے ۱۲  
نہ لے ہوئے ۱۳  
یعنی جو کہ پائے ۱۴  
آپ شہید ہوئے ۱۵  
جہاں کہ لے گئے ۱۶  
جہاں کہ لے آئے ۱۷  
جہاں کہ لے آئے ۱۸  
جہاں کہ لے آئے ۱۹  
جہاں کہ لے آئے ۲۰



نہ جو کہ پائے ۱۲  
نہ لے ہوئے ۱۳  
یعنی جو کہ پائے ۱۴  
آپ شہید ہوئے ۱۵  
جہاں کہ لے گئے ۱۶  
جہاں کہ لے آئے ۱۷  
جہاں کہ لے آئے ۱۸  
جہاں کہ لے آئے ۱۹  
جہاں کہ لے آئے ۲۰

لگے سب ہاشمی شیراں اچھلنے !  
 پنگوٹ کی طرح سے گڑ گڑاتے  
 لبیک چیتے کے ساں ہر دم زخم  
 بھی اس پیچھے ولی اللہ کے خاصے  
 علم تھا اثر و باپیکہ درخشاں  
 ہو عباس غلے گھوڑے پہ اسوار  
 کھڑے ہو کر رہے حضرت کے سپر  
 لگے دل دھڑ دھڑانے ہاتھوں  
 ہو اہر دل میں جوش قتل و قتل  
 شجاعت پھر گئی آنکھوں میں یکدم  
 شجاعت ہوئے سب شیر خوزیر  
 شجاعت کی پڑھی یکدم خماری  
 یلان روئیں تنناں بکھر جہلم پوش  
 تبرزن رزمگاہ کا زاری  
 اے سلطان کرم حضرت حیثینا  
 بہم ہو کر سبھی یک نخت خوشنوار  
 نظر آتے ہیں سب مردود و مجہول  
 چلو یا شاہ دیں جلدی کرو تم  
 تو پھر انشاء اللہ یکدم میں دیکھو  
 حسین ابن علی سن کر کہے ہیں  
 صبر کرنا میرے یار ان جانی  
 میں یکدم آخریں ان پاس جا کر  
 سوویں گھوڑا اٹھا کر شاہ عالم

لگا آنکھوں سے جوش خوں اپنے  
 اٹھے لے تیغ نیرے کھڑکھڑاتے  
 لگے تازی پھرانے رن کے اوپر  
 بھیتے بھاگے بیٹے نواسے  
 درفش کاویہ تھا جس کا جڑواں  
 وہ جوں خورشید خاوند درشب تار  
 جوان ہاشمی سب یار دیاورا !  
 دیروں کا ہوا تھا رنگ احمر  
 اٹھا دیں منکروں کا نسل و نسل  
 نظر آتا تھا جون چتر سالم عالم  
 اٹھائے یکدم گلگون و شبدر  
 ہوئے خوزیر سب مردان کا ری  
 شجاعت کا اٹھا دریا کے تیں جوش  
 کہے یاروں نے شہ کو ایکہاری  
 اسی ساعت میں لینا ان سے کینا  
 کریں اس قوم پر چل مار اور مار  
 اڑاویں ان کے سر سے ایک دم ٹھول  
 اٹھا گھوڑا قدم آگے دھرو تم  
 نہ رہنے پاوے یک دنیا میں بدخو  
 ابھی کوئی چار ساعت رہ گئے ہیں  
 ابھی ہووے گی سب کی خون نشانی  
 کروں میں اپنا حجت ان پہ آخر  
 مقابل جا کہے اس صف کے اکرم

لے چیتا ۱۱  
 نشان اثر و باپیکہ  
 والا ۱۲  
 مشرق کا آفتاب لعلی  
 رات میں ۱۳  
 سرور ۱۴  
 ہمدانی



لے خزانہ گرانے والے  
 وہ طوائف والے  
 وہ یلان میں کی جمع  
 کہنے پلو ان کا سے  
 کے تندرست بدن  
 والے دشمن ۱۵

کہے ان کو کہ اے قوم جفا کار  
 علی مرتضیٰ کا ہوں پسر میں !  
 کہ میں کچھ تم سے یہاں لڑنے نہ آیا  
 خطاں لکھ لکھ کے قسماں بچھ مروم  
 تمہیں میرے سے لڑنا کیا سبب ہے  
 تو بہتر ہے کہ تم ہم مل کے یکدم  
 یزید می سے ٹپیں گے ہو مقابل  
 وگرنہ تو عداوت وہ کرے گا  
 کہے ساروں نے ہرگز یہ نہ ہوے  
 وہاں تم کو بجا ناسکم نہیں ہے  
 نصاحت کو تمہارے کوئی نپادے  
 تمہیں ہرگز یہاں سے ہم نہ چھوڑیں !  
 حسین ابن علی پھریوں کہے ہیں  
 لڑائی کا نہ یہ دستور ہے گا  
 کسی کا آب ددانہ کوئی باندھے  
 کسی بھی قوم میں یہ نہیں ہوا ہے  
 کہے ساروں نے ملکر تم کو زہنا رہے  
 جہاں کے آب پر ہو دیں مسلم  
 اب ہم سے کچھ زیادہ کم نہ بولو !  
 حسین ذوالکرم نے شکر کر کر  
 کہے پھر شاہ نے اے اہل شامی  
 جو ہے جنگ جہل کا ایسا دستور  
 کہ یک کے ساتھ یک لڑ کر مرے گا

میں فرزند رسول اللہ مختار  
 حسن کا بھائی خاتون کا جگر میں  
 مجھے سب کو فیوں نے یہاں بلایا  
 بلا کر اور وفائی کو کئے گم  
 اگر کچھ مجھ سستی تم کو طلب ہے  
 چلیں اب شام میں باجینہ مردم  
 کریں گے اس کے تیں ہم خفیہ قابل  
 مقابل ہو کے میرے سے لڑے گا  
 کہ اپنی راہ میں کانٹے نہ ہوے  
 خلقت ہو گا مقرر سب کے تیں ہے  
 یزیدی کیا تمہارے پیش جاوے  
 لڑیں ماریں میں پر سر کو لیویں  
 یہ پانی بند کس باعث کئے ہیں  
 نہ دنیا میں کہیں مذکور ہے گا  
 ہو تم فرعون یا مردود راندے  
 کوئی جز آب ددانہ میں موا ہے  
 نہ دیویں آب پر گر ہو دیں مختار  
 نہ دیویں آب یک قطرہ تمہیں ہم  
 اسی دم جنگ کے دفتر کو کھولو  
 کہے کیا قوم ہے اللہ اکبر  
 کہ اے سردار کوئی ناتمامی  
 بزرگوں سے چلا آیا ہے مذکور  
 تو دیگر آ کے ضرب اس پر کریگا

لے رنگ اللہ پوشیدہ  
 خط نقصان  
 جہ پانی  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

یہ سنتے ہی قبوے مرتدوں نے  
 سو دین حضرت حسینؑ ذوالکرم نے  
 ننگا ڈر دیکے گھوڑے کو پھرے ہیں  
 وہ سارے مستعد بر جنگ ہو کر  
 حسینؑ ابن علیؑ لاچار ہو جب  
 علم عباسؑ علیؑ کو دے کے سلطان  
 علیؑ اکبر کو آگے کر کے سرور  
 پس پیش و گمراہ راست اور چپے  
 علم کر کے نشان احمدی کو  
 بہادر پہلوانان اہل اسلام!  
 کھڑے صف کھینچ کر مردان کاری  
 صف شہدائے دین احمدی پر  
 ہر اک مہر و جوان سرو قد تھا  
 بھی آگے صف کے حورال کے طبق بھر  
 صف جنگی ہوئی آراستہ و پیراست  
 مخالف فوج سے سرگرد لادر  
 کیا تھا قول شاہ مختشمؑ سے  
 نہ ہرگز میں تھا رے سے پھر و ننگ  
 سو حرنے یاد کر وہ قول اس وقت  
 پلا پانی کیسا تازی کو تیار  
 کو دا گھوڑے کو آ یا شاہ دیں پاس  
 تمھارے سے کوئی منکر رہے گا  
 کہ یا ابن رسول اللہ مقبول

لے گھوڑا دور ۱۲  
 لے آگاہ ۱۲  
 اور بیٹے ۱۲  
 اور باپ ۱۲  
 کے مضار و الہ ۱۲  
 ۲۱  
 ورنے واسے کی  
 جہ عزت دار ۱۲  
 زری ۱۲  
 سب دیوں سے ۱۲  
 جھوٹا لے آگے ۱۲

وہ اہل شامیاں اور کوفیوں نے  
 وہ سلطان عسکر جہر عجم نے  
 جو نجات تھا تمام ان پر کئے ہیں  
 ہوئے تیار ہو اسواران پر  
 مقابل آئے پانی بند تھا سب  
 کھڑا سر پر کئے وہ فخر دوراں  
 بھی بیدھی طرف قائم نہ کر رکھ کر  
 رکھے تھے شہسواراں یکے خوش و  
 چلے لینے وہ سخت سردی کو  
 شہادت سے ہوئے تھے سرخ اندام  
 چڑھتی تھی سب کو وصلت کی خمار  
 وہ شہبازان ملک سردی پر  
 نوادر حسن میں خورشید خد تھا  
 کریں ایشاں ہر دم لعل و گوہر  
 مبارز کی لگی ہونے کو درخواست  
 ملا تھا شہ کو جو سردار رہ پر  
 حسینؑ ابن علیؑ ذوالکرم سے  
 نثار اول کو میں شہ پر سے ہونگا  
 چلا گھوڑے کو لے دیکھ پو خوشوقت  
 چلا میدان میں جوں شیر لکار!  
 قدم پر گرے کہا یا افضل الناس  
 یقیں گردا پے ذلت میں پڑے گا  
 تمھارے پیش ہم ہوویں گے مقبول



سو میں چہتا ہوں وہ آوے مقابل  
وہی آوے اسی دم رزم گہ میں  
عمر سن سن کے رزہ کھا رہا ہے  
ڈرا ہے شیر کی صولت سے مردود  
کہا نعمان مقابل کو بلا کر  
نصیحت کر کے ٹر کو پھیر لا تو  
سو نعمان مقابل پہلوان تھا  
مبارز سخت تھا با کا رزاری  
سو گھوڑا پھینک کر میدان میں آیا  
ہمارے سے تو کس باعث پھر ہے  
ہمارا سخت شک ہے قوی دل  
نیریدی پاس ہے گنج و خزانہ  
یہاں سے فتح کر کرب پھرینگے  
کہا کرنے کہ اے مردود و گمراہ  
یہ دنیا بچ روزہ پر تو مت پھول  
کہا نعمان نے حر کو آ میرے سات  
رو پہری ساز سے کر کر مکمل  
حکومت بھی تجھے صلا ان کی دیکر  
کہا کرنے کہ اے مردود باطن  
جو ہوتے دیدہ باطن کشادہ  
اگر دیکھے حکومت تو وہاں کی  
اگر دیکھے وہاں کے اسٹپ تازی  
اگر شہر شہادت کی حکومت !

لہ لائی کی جگہ ۱۲  
دوبہ اور جگہ ۱۲  
لا نیوالا ۱۲  
عہ نقیروں سے ۱۲



جگہ شرایع سامان  
جگہ سجا ہوا ۱۲  
جگہ نشینی ۱۲  
جگہ گھوڑے ۱۲

یہ ہے آل رسول اللہ کا قاتل  
بہم ہو جاوے ہم سے حرب گہ میں  
نہ کچھ اس کے مقابل ہو سکا ہے  
ہوا ہے سامنے سے ہٹے مسدود  
کہ تو ہر طرح سے میدان میں جا کر  
نہ آوے گا تو کر اس کو فنا تو  
نہایت زور آور نو جواں تھا  
لگے ہر مقرر کے میں وار کا رمی  
زبان اپنی سے یوں حر کو سنایا  
پُر افلا سوں سے کس باعث ملا ہے  
کریں تم ایک اک کو دم میں سہل  
اُدھر ہے فقر و فاقے کا نشانہ  
تو دولت ملک پا کر خوش رہیں گے  
یہ دنیا کی کہاں تک دولت و جاہ  
ملا تا ہے تو کیوں ایمان میں دھول  
دلاتا ہوں تجھے ایک لشکرِ شمشاد  
عمر بن سعد سے لے اس گھڑی چل  
تو دولت سے رہے گا فخر و فرہار !  
تیری آنکھوں میں ہے گار حصر ساکن  
نظر آتا تجھے حق کا ارادہ  
کہ فردوس معلے اس جہاں کی  
غلط تہجد کو دکھاوے یہاں کی بازی  
جو دیکھے گا تو کھاوے سخت حیرت

وہاں کے بادشاہ و شاہ پیکر  
وہاں کا عیش و فرح جاوہاں ہے  
سگایا جو یہاں ہو تم جفا کار  
جو ہو شیطان سو کیا وہ عز جانے  
یہ دنیا کی طلب ہو تجھ کو رہبر  
یہ سنتے ہی وہ نماں ہو غضب میں  
اٹھا کر زگر آں تب خُڑ پہ بھاڑا  
اٹھا جب گز آیا فرق سر پر  
وہ آواز عظیم اشان و پر شور  
ہو اُس خوف سے نماں حیران  
حواس اس کے ہوئے گم تھر تھرا کر  
بلک تال سے چاہا جان نکلے  
ٹلک خُرنے جلد تیغ چلایا  
بسان موئے ساجن سے گزرا کر  
جو آدھا دھڑٹھا گھوڑے پر سو خُرنے  
پروینرے میں اور اوپر اٹھایا  
کیا فی النار اس کو حرازی  
کہا حرنے کے اے سلطان اکرم  
کہے حضرت نے میں راضی ہوا ہوں  
حسینا خُرنے کو سینے سے لگا کر  
جزائے خیر دے تجھ کو خداوند  
ہزاراں مرجا ہوتے تھے خُرنے پر  
سواتے میں برادر حرا کا مصعب

اڑیں شاہین ساں سطح علا پر  
یہاں کا جشن و عشرت ایک ہے  
بکر و حیضہ مردار اور زار  
تھے خالق قہر اپنے سے رانے  
جلاوے دوزخوں میں مثل انگڑ  
ہو ابوش جنوں سے تاب و تب میں  
شتابی خُرنے نعرہ اس پر مارا  
پکارا حرنے تب اللہ اکبر  
ہوئے تھے گوش کر اور چشم بد کو  
گرا ہے خاک پر جوں گوئے چوگاں  
وہ سرتاپا ہوا تصویر پیکر  
چو مرغ حسانہ ویران نکلے  
خُرنے دار تارکٹ پر لگایا  
چمک پہلو سے نکلی تیغ باہر  
شجاعت کے صدف کے تازہ دُر نے  
پھر اگھوڑا وہ سار و نکو دکھایا  
حسینا پاس لایا اس کا تازی  
شہنشاہ مجھ سے اب راضی ہو تم  
میں تجھ کو اپنا مخلص جانتا ہوں  
دعا کر کے شیر دل اور  
بدل راضی ہوں تجھ سے اور غور  
نہ دیکھا کس نے ایسا زور آور  
وہ اپنے بادشاہ کو تیز کر تب

کے گھوڑے سے  
مور کی شکل والے  
سینے چھت کی بلندی  
سینے چھت کی بلندی  
سینے چھت کی بلندی  
سینے چھت کی بلندی  
سینے چھت کی بلندی  
سینے چھت کی بلندی



نہ ٹل "شہ دشن  
کے تارک بھن  
شہ تارک بھن  
شہ تارک بھن  
شہ تارک بھن  
شہ تارک بھن  
شہ تارک بھن  
شہ تارک بھن



غلامِ حُر تھا جس کا نام غرہ  
کرامت دیکھ شاہِ مختشم کی  
مخالفت کی طرف کے لوگ آکر  
غرض حاضر ہوئے شہِ پارسِ دونوں  
وہیں ترنے وہ دونوں کو لے آیا  
کیا حضرت سے ان کا عرض احوال  
کھڑے دونوں کو کر سیدھی طرف شاہ  
چھلنگاں در چھلنگاں جہاں در جہاں  
تنگا در در تگا در جنب جو لاں  
دو طرفہ دو پرے سارے ہزاراں  
لگایا کرنے جب بازی پہ تازی  
صحیح میں اس طرح گھوڑا پھرایا  
سبب گلوں تھا وہ شبہ زہر پیکر  
اگرچہ رخس رستم تھا جو قایل  
پھڑکنے جب لگا میدان میں اٹھتے  
پکارا ترنے مہو لوں پہ رخ کر  
برادرین تھے نعمان کے پر زور  
لڑائی کے تھے فن میں چست چالاک  
سو خزان سے زیادہ گرم ہو کر  
اٹھا کر ہاتھوڑیج برق کردار  
لگا سینے میں اس بدبخت کے تب  
سو دگر پشت کے باہر ہو نکلا  
دگر پہلو سے نکلا اثر و ہاوار

سو وہ بھی چھوڑ آیا ان کا پردہ  
حسین ابن علی محترم کی  
لگے لڑنے کے تیس خوریز ہو کر  
جہاں میں بہترین تھے ناسِ دونوں  
قدم حضرت کے دونوں کو پڑایا  
کہے حضرت نے دونوں کو ہنوشال  
سو دیں لکار حرجوں شیرنا گاہ  
اڑایا بادپا کو برقِ منتال  
پری ساحن میدان میں خراماں  
تماشے دیکھتے تھے ہنودشاں  
لگا کہنے فلک کا شیرغازی  
ملایک سے صدا آہستہ آ یا  
اٹھا تھا نقشِ سم سب کا ہوا پر  
نظر آوے وہ جیسا نقشِ باطل  
لگے سٹنے کو مردودوں کے مرکب  
الایا منکران ہل من مبارز  
شجاعت کا تھا ان کی شام میں شور  
سرک تیفوں کو آئے حر پہ بیاک  
لگایا بادپا کو تیسرے ٹھوکر  
چلایا اولیں مردود پر دار  
زمین پر گر پڑا وہ چھوڑ مرکب  
وہ دیگر کے دیا پہلو میں بھالا  
اٹھا گھوڑے سے مارا اسکو کیبار

۱۱ آری ۱۱ تھے جگہ کے  
مانفہ ۱۱ تھے یہاں  
میں پہلو سے لکھوڑا  
کو دانتے ہوئے ۱۲  
تھے شیش ہنودشاں  
شہ کا لاکھوڑا ۱۱



۱۳ گھوڑا ۱۳  
گھوڑا ۱۳  
جو جازا سے نکلا  
جو کوئی لوتنے والا  
۱۴ گھوڑا ۱۴  
۱۵ نیزہ ۱۵

وہ بیوم نے جو دیکھا حرب کاری  
 بیک حُر برق ساں لے سح پر شور  
 پر دیا بیخ میں جوں مرغِ حردم  
 پھرا چکر دے مانند بگولہ  
 وہ آیا اس کے شکر پر شتابی  
 بہت دہشت سے لرزا لشکر شوم  
 سپاہی تھے سوسارے سٹپائے  
 بھی سرداراں لگے ہیں گڑ بڑانے  
 عمر بن سعد نے دیکھا کہ لشکر  
 سوویں موذی نے یکدم ہانک مارا  
 سہیلی ابن شامی کو بلا کر!  
 کہا اس کو کہ تو حسہ پر چلا جا  
 سہیلی پہلواں تھا سنگدل سخت  
 کہ اگھوڑ اوہ آیا دے نگاؤں  
 تو دانا شخص ہو کر کیوں پھرا ہے  
 زبیدی پاس ہے گی حثمت و جاہ  
 سنا حُر نے سو بولا اے جفا کار  
 یہ دنیا کب تلک اور تو کہاں تک  
 کمر میں حر کی ہاتھ اپنا بھرا کر  
 عمر بن سعد کے نزدیک لے جا  
 سو حُر نے کر تبسم اس پہ لکار  
 حکم حق تجھے اس جا پہ اس دم  
 سو پھر دونوں لگے ہیں زور کرنے

انکا بونے کو دہشت سے فراری  
 چپا یا اس کی گردن میں وہ شہزور  
 کھلی دہشت سے اس کے اسٹپ کی مٹم  
 گیا سب تن بدن سے اسکو کولا  
 پڑی جا اس کے لوگوں میں خلیجی  
 پڑی ہر جا پہ خون و جیم کی دھوم  
 قشوں کے معرکے سے منہ پھرائے  
 لگے دہشت سے سب گردن ہلانے  
 گر اگر دائب میں دہشت کے میکشہ  
 پھرا دل سارے عالم کا پکارا  
 شجاعت میں اسے سجدہ سرا کر  
 تھکا ہے اس کا اب سر کاٹ کر لا  
 رکھا تھا گر زینجہ من کا بدخت  
 کہا حر کو کہ اے شیر دل اور  
 سبب کیا تو حسینا سے ملے  
 تو کیوں کھوتا ہے اپنی عمر ناگاہ  
 کہ کتے ہوویں دنیا کے طلکار  
 سہیلی یک بیک پہنچا ہے لگ بھگ  
 کہا حر کو لے جاتا ہوں اٹھا کر  
 کروں گا قتل تجھ کو دیکھ اس جا  
 کہا کہتا ہے کیا اے نخس مردار  
 دکھاؤں میں تجھے نا رہیم  
 بہا نہیں صور کا سا شو کرنے

لے کر رہی ۱۲ شہزادہ  
 لے کر رہی ۱۲ شہزادہ  
 لے کر رہی ۱۲ شہزادہ  
 لے کر رہی ۱۲ شہزادہ



پکا سس ۱۲ شہزادہ  
 پکا سس ۱۲ شہزادہ  
 پکا سس ۱۲ شہزادہ  
 پکا سس ۱۲ شہزادہ

سہیلی نے کیا ایک زور اول  
یہاں تک سب بدن کے ملبوسے  
اسی دم مرنے نعرہ کر کے ٹلکار  
ہوا آواز وہ اس طرح رن پر  
سہیلی کا گیا سب ہوش اڑ کر  
ذرا ایک زور کرنے میں اٹھایا  
تصدق سر پہ کر کہ ہفت کڑت  
ہوا تھا سن کے نعرہ نیم مردہ  
ے اس کا گڑ گھوڑے سے امیدم  
بھی خور وہ ہو گیا سب ریزہ ریزہ  
وہ نیزہ برق نادم ہو دیکھ سے  
پر دیا سیخ میں گھوڑے کو غازی  
اٹھا ایک ہاتھ میں نیزہ بے گھوڑا  
لگا میدان پہ جولانی دکھانے  
یہ دونوں ڈل کھڑے ہو دیکھ یہ حال  
جینا مر جسا کہتے تھے ہر دم  
پکارے مومناں اللہ اکبر  
بہت مرنے مبارز کو بلایا  
پر و نیزے میں گھوڑے کو پھرایا  
جمع گھوڑا وہ نیزے کو پھرا کر  
گرا جب سیخ ساں نیزے گھوڑا  
وہیں چکروے اور گھوڑا پھرا کر  
عمر پر جا گرا ہے مرنے غازی

لہذا انھوں نے کیا اول  
تہ علی "تہ پھول  
کا گیند "تہ سات  
موتہ "تہ ادم ہوا



تہ نیزہ ریزہ  
تہ شمشیر  
رٹنے والا "تہ  
صفت "تہ ناک

بھی دویم اور سیوہم بار احوال  
گریباں تر تھا بیٹنی کے ہو سے  
کہ یا قہار یا جبار وادار  
جو دہشت سے گئے سب ہوش کھو کر  
ہوا حیرت سے نقش بام و منظر  
بسان گوتے گل سر پر پھرایا  
پھرا مارا اسے مرنے شدت  
چلتے ہو گیا سب تن کا خوردہ  
چلایا کوہ ساں جوں ضرب پیہم  
بھی گھوڑے کے چلایا سر میں نیزہ  
کیا دہچی سے یک گز پار اس کے  
کیا میدان میں تب جولان تازی  
بھی دیگر ہاتھ میں لے گز اس کا  
مبارز کو لگا ہر دم بلانے  
یزیدی غم میں اور شلم ہونو شال  
سبھی لشکر لگا ہونے کو برہم  
یزیدی ڈالتے تھے خاک سر پر  
پہ کوئی اس کے مقابل پھر نہ آیا  
برا بر عنار قی لشکر پہ آیا  
اٹھا مارا ہے اس لشکر کے امیر  
کہ پیش ایک شخص کی گردن کو توڑا  
گرا جاسعد کے لشکر کے اوپر  
سواروں نے بھی آتے راہ باندھی

کیا گزراں کی مار حرنے  
 عمر بن سعد تک پہنچا جو ان مرد  
 علم تک پہنچ کر لگا رہوں شیر  
 عمر بھاگا علم لے کر شتابی  
 مہابل اور مقاتل دونوں سردار  
 انھیں بھیجا کہ تم حرن کو ملانا !  
 یہ کہتا تھا بھی اتنے میں قضا ترا  
 مقاتل تو ہوا دوزخ میں داخل  
 علم وہاں سے بھگائے خون کھا کر  
 سو حرن سب سے باگز گرانبار  
 دھما دھم گزریوں گرتا تھا ان پر  
 جسے لگتا تھا گز کوہ الوند  
 لگے جوں گز دھالوں کے گلوں پر  
 بھڑک اٹھتی تھی آتش گزے یوں  
 گرے جوں برق ساں وہ گز حسپر  
 گرے جوں کوہ اسواروں کے اوپر  
 اٹھا کر جلد تر حراپنا تازی  
 شلنگاں در شلنگاں جھال در جھال  
 اٹھا پانی کے تیں پینے کو چا ہا  
 کیا پانی کو پانی میں روانہ  
 ہوا دجلہ سے باہر شیر غزاں  
 پھر اگر گز مارا فاجروں پر  
 ہو کے اسوار اس سے پشت دغاں

کیا اس فوج کو سب پار حرنے  
 فراڑی ہو گئے اسوار ہر فرد  
 گرایا مژدیوں کے ڈھیر پر ڈھیر  
 سواروں کو بلایا اضطرابی  
 بہم تھے دو ہزار اسوار تیار  
 ہوسارے متفق ہو کر کھپانا  
 وہاں بھی حرنے جا کے گز مارا  
 عمر بھاگا اتر گھوڑے سے جاہل  
 گرے وہ دو ہزار اسوار حرن پر  
 لگا ہے بیدھڑک کر نیکے تیں دار  
 جسے لگتا تھا ہوتا تھا برابر  
 وہ جل جاتا تھا جوں آتش پسند  
 چمک اٹھتے تھے جوں بجلی سے انگڑے  
 ہوئے دوزخ میں ناری موصد جوں  
 زغال آسا ہووے تن اسکا جلکر  
 زمیں پر خاک ساں ہوویں برابر  
 چلا شط کے کنارے پر وہ غازی  
 چلایا اسپ کو دجلہ میں در حال  
 ہوشہ کی تشنگی کا یاد آیا  
 پھراتا زٹی کو مارا تازیانہ  
 بہادر پہلواں باجنبہ لال  
 گرا جا کر وہ مردودوں کے بھیتر  
 اٹھا حرنے لیا تازی کو بیباک

لے چھاگے  
 سے اتفاقاً  
 جسے پرانی  
 سے چھاگے

۴۴

۴۵ آگ شعلہ مارنے  
 والی ۱۲۷۵ ہجری  
 شہ گھوڑا ۱۳۱۵  
 مانیانہ یعنی کوڑا

چلا لگا کر جس وقت غازی  
وہاں فوج مخالف سے نکل کر  
کہ خُڑ کو بھی کہا والد مکرم  
ہزاراں آفریں بر عقل و دانش  
طلب گار شفاعت ہو کے آیا  
جہنم سے نکالا تم نے بابا  
کہ میں بھی متفق ہو کر تیرے ساتھ  
کیا کرنے وہاں سے شہ طرف مول  
کہ کیا ابن رسول اللہ مختار  
تھارے پر فدا ہونے کو آیا  
اسے بھی اب رضا ہو تو لڑے گا  
میرا اب خاننا تم پر فدا ہے  
حسین ذوالکرم خوش ہو کے اپنا  
کہ تم کو خدا حافظ ہے یا راں  
سنا حُر نے جو خوش ہو بے نہایت  
تو میرے پیش ہو قربان اول  
وہ دونوں باپ بیٹے جب ملے ہیں  
ہوئے غلمان دھورال سب نمودار  
بھی مصعب بھائی حُر کا بھی رضائے  
وہ چاروں جب ملے اک جا پہ گمانی  
عمر دیکھا سو لڑہ کھا اسی دم  
کہا چاروں کے تیں گھر و شتابی  
عزیزاں دیکھے گاں چار اسوار

کرے نازی پون کے ساتھ بازی  
علی بن حُر چلا آیا بدل کر  
چھڑا لے تم نے میرے سے جہنم  
جناب شہ میں کر میری گزارش  
خدا نے جنت العدنی میں لایا  
حسینا سے کرو اب عرض میرا  
گر اوں دشت میں لو ہو کارسات  
جیسی اپنے کے تیں کر خون گلگوں  
ہوایہ بندہ زادہ ان سے نزار  
حلال ان نے کیا جو میرا کھایا  
وہ میرے ساتھ ہو قربان مریگا  
حسینا بول اٹھے حق کی رضا ہے  
دعاے خیر کر کر نزد داور  
ہو جنت میں نبی کے کے دوست راں  
کہا بیٹے کے تیں اب ہو سعادت  
کہ تاراضی رہیں وہ شاہ افضل  
سبھی دروازے جنت کے کھلے ہیں  
قصو جنت الفردوس تیار  
غلام اس کا چلا نیزہ اٹھائے  
چلے کرنے عدو کی دھول دھانی  
بلا یا چار ہزار اسوار پیہم  
کر وان کی فرنگوں سے خرابی  
عدو کے چار ہزار اسوار ہزار

لے پکلی ۳۰ دن کی  
فوج ۲۰۰ جنگل سے  
میشانی ۱۰ خانہ



مفت زکی علی صاحب  
کی معنی علی صاحب  
جاوڑ ۱۲

وے خرنے کیا کوشش زیادہ  
 سوئے بھائی پسر بندے کو ہمراہ  
 وہ چاروں چو طرف جوں برق گدوں  
 ادھر تڑگڑ مارے گڑ گڑا کر  
 ادھر مصعب پکڑ تینہ ہو خوریز  
 وہ چاروں چار ہزار اسوار کرتے  
 ہم آ میختہ ہو سارا لشکر  
 لگا تڑ مارنے گڑ گڑاں سے  
 علی بن خمر ادھر تیزی سے غازی  
 ہزار اسوار کا سردار تھا جو  
 چلایا اس پہ نیزہ اڑدھا دار  
 اٹھانیزے پہ اور پھینکا جو انبرد  
 ڈٹا گھوڑے کو وہ شیر دل اور  
 پھرا چو طرف نیزہ پر سے مارا  
 ہٹایا مار کر اسوار سارے  
 ادھر مصعب بر اور حر کا غل کر  
 کیا کیا رگی ان سب کو پامال  
 ادھر یہ مارتا تھا بیدھڑک ہو  
 پیادہ ہو کے خرنے تیغ کھینچا  
 کیا اس طرح سے وہ تیغ بازی  
 محمد بن انس کے ہاتھ دیکر  
 سو خرنے کر کے تیلیات شہ کو  
 علی بن حسر کو لے کر خرنے دھرا

گرا تھا گڑ لو ہو میں فتادہ  
 گرے جا کر وہ اسواروں پہ ناگاہ  
 کریں ہر ہر زمیں کا تخت پر خوں  
 علی بن حرجلاتب اسٹے اٹھا کر  
 غلام ہو یک طرف کو صف میں آمیز  
 شپاشٹ مارتے لشکر میں پہنچے  
 کئے ہیں سب طرف سے مار سب پر  
 نکالا مغز سب کے استخوان سے  
 کرے تھا موزیوں سے تیغ بازی  
 علی بن خرنے اس کے روبرو ہو  
 ہوا ہے پشت سے جوٹ پار سوار  
 ہزار اسوار کی ایک دم اٹھی گرد  
 لگا زیر و زبر کرنے کو دل پر  
 جو سارے دشمنوں کا مغز جھاڑا  
 اٹھے تھے تیغ آتش کے شرارے  
 گرایا ایک ہزار اسوار رن پر  
 ملا جاحر سے زخمی ہو کے در حال  
 سواتنیں دیں گھوڑا اگر اسوار  
 پکڑ دوزخ طرف موزیوں کو بھیجا  
 حینانے اسی دم جلد تازی تہ  
 بھیجائے شاہ نے خڑ پاس اٹھڑ  
 چڑھا پھر تازہ دم گھوڑیہ خوش ہو  
 گرامو ذی پہ جا کر تہ گھوڑا

لے چکے ہیں  
 گھوڑا اسٹے سوار  
 کسی آواز نہ سمجھیں  
 میں مل رہے



پڑی اللہ اڑدھا  
 مانند "شہ نیر  
 شہ گھوڑا  
 بہت پاک شہ تیز"

غلام سر کا ادھر سے مٹ کر میں  
 کہ پنجاہ تیر ترکش میں تھے کاری  
 چلا پایوں دامد ناکوں پر  
 کبوتر سا لڑایا پہلو انان  
 ہوئے ترکش سے جدم تیر آخر  
 سو حرنے اپنا نیزہ اس کو دیکر  
 برادر اور بیٹے دونوں مل کر  
 برادر اور بیٹے کو بھی لے سات  
 گرجا قلب شکر پر بہادر  
 جھنا جھن واریتوں کے لگائے  
 سواتن میں مبارز ایک شامی  
 غلام حر کے بازو پر ہو فاجر  
 وہ آگے سے بھی تھا زخمیوں رنجور  
 وہ کھانجھر کو دست اپنا چلایا  
 پکڑا ایسا مروڑا اس کو غرہ !  
 تھا اس کا ہاتھ پہلو میں برابر  
 رگاں اور گوشت باہم استخوان مل  
 ادھر غرہ کا وہ روح مکرم  
 ادھر شامی کا روح شوم جوں بوم  
 گرا گھوڑے سے غرہ ہو کے فانی  
 گرا گھوڑے سے شامی نحس مردار  
 وہیں حرنے اٹھا غرہ کو لاکر  
 علی بن حر کہا پھانسی میں آ یا

چلا تیر و کمان کے جھلے میں  
 کمان کو کھینچ کر پر زور غازی  
 قومی فولاد پوشوں کے تنوں پر  
 ملا یا خاک ذلت میں جو انان  
 اسی دم آہو احرا پاس حاضر  
 رکھا ہرے پہ اس کو خربہ دار  
 دیئے ہیں بیٹھ کر دونوں کو چکر  
 گرایا پھر وہاں لوہو کا برسات  
 کیا وہیں زیر و بالا سارا شکر  
 اور ان کے دار بھی بدد کے کھائے  
 کہ جو تھا شام کے شکر میں نامی  
 چلایا پہلو میں جب اس کے خنجر  
 بدن کا موبو تیروں سے تھا چور  
 وہ شامی کا گلا قبضے میں آیا  
 کیا سب استخوان کا ذرہ ذرہ  
 مروڑا اس کی گردن کو دلاور  
 ہوئے محلول مثل نرم تر گل  
 رکھا فردوس اعلیٰ پنج مقدم  
 گیا دوزخ میں پینے شیر قوم  
 کیا جنت میں عیش جاودانی  
 کیا مالک نے اس کو داخل النار  
 رکھا ہے لاش کو شہ کے قدم پر  
 اسے تیروں کی نوکوں سے کھپایا

سہ لانی کی جگہ  
 شکر کا سس " شکر  
 شکر وال " شکر



سہ در بیان " شکر  
 شکر وال " شکر  
 شکر کا نام " شکر



اے مصعب نے لایا ہے اٹھا کر  
 کہا کرنے کہ اے شاہ زمانہ  
 میرا فرزند اور بندہ بھی دیگر  
 میرے سے تم ہوئے یا شہ رضا مند  
 حسینائے کبے رخصی ہوں تجھ سے  
 محمد مصطفیٰ سب جانتے ہیں  
 کہا کرنے کہ اے سلطان اکرم  
 کہے شہ نے خدا حافظ تمھارا  
 سوحر اور بھائی نے ہو کر قدموں  
 سوحر بیدھی طرف بر قلب شکر  
 دیئے گھوڑے کو کاوے دونوں شہزاد  
 دونوں نیزے لے یکدم مل گئے ہیں  
 سبھی لشکر کے دو ٹکڑے کئے پھر  
 ادھر مصعب نے لے نیزہ چلا ہے  
 ادھر کرنے رکھا بازی پہ تازی  
 جو ہو سردار جا اس کو ملاوے  
 اسی نیزے پہ پھر اس کو اٹھا کر  
 ہونٹا بت دونوں لڑتے تھے جو انورد  
 قریب آیا تھا لشکر ہو ہر اسان  
 لگا مرنے کو عالم ہر جگہ پر  
 سوحر نے پھر کے نیزہ کو دیا ڈال  
 غضب میں ہو کے کرتازی سواری  
 جسے وہ وار مارے فرق سر پر

رکھا لا شاہ کے قدموں کے اوپر  
 ہوئے دونوں شہادت کا نشانہ  
 کیا قربان شہ پر سے مقرر  
 رسول اللہ کے ہو تم جگر بند  
 نہایت کی وفائی تو نے مجھ سے  
 بیتری چالاکیاں پہچانتے ہیں  
 فدا ہوتے ہیں دونوں بھائی باہم  
 قضا کے پیش میں بے کس چارہ  
 بجا یاد آؤا کا ہر طرف کوست  
 طرف بایں کے وہ مصعب دلاور  
 گرے لشکر پہ سو یکدم اٹھا شور  
 زمیں پر خون کا کہگل کئے ہیں  
 ادھر حر کو ادھر مصعب کے تیں پھر  
 سبھی گرداب لشکر کھلبلا ہے  
 لگا کرنے بہر سو نیزہ بازی  
 بسان اژدہا نیزہ لگاوے  
 پھر امارے وہ مردودوں کے اوپر  
 زمیں سے تافلک اڑتی تھی سب گرد  
 پھرے اس معرکے سے ہوشیاں  
 چلا حمار تا جوں باد صرصر  
 کمر سے کھینچ تیغہ برق تماش  
 لگا کرنے کے تیں جب وار کاری  
 زمیں تک پہنچتا زیں سے گذر کر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰

اسی موجب ادھر مصعب لڑا ہے  
 پہ جب تک دم تھا اس میں مارتا تھا  
 سو حرنے دیکھ کر وہاں قتل کرتا  
 سورہ میں آپا دے تیر انداز  
 چلے کیا سو سو تیر سر حر پر  
 میاں کر تیغ بنجر نکالا  
 ہزاروں تیر کاٹے جب قلم ساں  
 ہو تیر انداز لب لاچار بدکار  
 لبیا جب گھیر حر کو بنجس و ناپاک  
 چلانے کو لگے بھالوں کی نوکاں  
 پھر اگھوڑے کے تیں جس کو ملا دے  
 تہ و بالا کیا سب صحن و میداں  
 مبارز ایک آنا تھا مقابل  
 بھی سر تن تھا دام زخم میں چور  
 کمان کہشاں سے ہم بیباک  
 جیں پر آ لگا وہ تیر کاری  
 وہ پیکاں پشت سرے پار نکلا  
 سو حرنے دیں گرا ہے کھا کے چکر  
 ادھر مصعب کو یک نیزہ لگا تھا  
 وہ ایسے مومنوں کو کرادارا  
 حسین ابن علی نے دیکھ یہ حال  
 اٹھا کر حر کو لائے شاہ والا  
 حسین ابن علی عکین ہو یک دم

سہ روزہ والا ۳۰  
 پہا ۳۰  
 غلہ گواہ دیتا ہوں  
 تیر کہ اللہ تعالیٰ



بہت بڑا ہے ۱۲  
 لہذا اس گھیر سے  
 کہتے ہیں جو چاہے  
 سر دوتا ہے ۱۲

نہایت ہو کے زخمی گر پڑا ہے  
 گرا تھا پن وہ تیغ جھاڑتا تھا  
 چلا شمشیر سے صف کو کترتا  
 گرا لو ہو میں جا کر جوں کہ شہباز  
 بھی تر تھا بانک کے فن میں ہار  
 لگاتب کاٹنے تیروں کا جالا  
 نہ دامن کو لگنا وک کا پیکاں!  
 عمر بن سعد نے تب بھیج اسوار  
 پڑی ان کی مسلمانی میں سب خاک  
 لگا کر کھیلنے کو جنگ چوگان  
 لگا کر تیغ دوزخ میں چلا دے  
 تھے اس کے تن پہ یکسو بین خاں  
 ہوا تھا حر سے آ کر سخت بایل  
 کھڑا تھا استقامت سے وہ رنور  
 چلا یا ہے قضا نے ہو کے چالاک  
 قضا فضا دے کر خون جاری  
 زمیں کا بھی جگر حسرت سے نگلا  
 کہا اَشْهَدْتُ يَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ  
 سو وہ بے ہوش ہو کر گر گیا تھا  
 وہ مردودوں نے یوں سختی سے مارا  
 کہ اگھوڑے کو پہنچے نہیں فی الحال  
 سو گر داگرد کر یاروں نے بالائے  
 لگے رونے کو اہل البیت باہم

لئے زانو پہ سر کے سر کو شبیر  
جو حر کے سر میں زخم تیر کا رمی  
حسینا نے کئے ہیں صاف ہر چند  
و لے ہرگز ہو انیس بعد وہ خوں !  
سو حضرت فاطمہ زہرا نے یک روز  
سو وہ رومال تھا شبیر کے پاس  
اسی دم جوش خوں خاموش ہو کر  
کیا اس وقت حر نے چشم کو باز  
ہوئے راضی میرے سے یا حسینا  
وہ اس حالت میں تب کر زور شہزور  
قدم پر شاہ کے سر رکھ کے رویا  
کہا حر نے کہ اے سلطان اکرم  
فرشتہ جام کوثر لے کھڑا ہے  
سو میں پھٹتا ہوں اے شاہ مکرم  
حسینا نے کہے اے یا میرے  
تو پی اس جام کو صد جام دیگر  
سو حر نے لب ہلا کر جام کو نوش  
ہو احق پاس وہ شہباز ضارب  
وفائی اس کی کر کر یاد روئے  
ہو اغوغائے ماتم دوستاں میں  
کہ ہر تھا اور کہاں سے ہو کے آیا  
حسینا پر کیا اپنے کو قربان  
خدا کو خوش کیا اور مصطفیٰ کو

کئے آتسو سے رخساروں پہ تحریر  
لہو تھا اس سب جوش خون جاری  
بھی باندھے اسکو کپڑے چند چند  
لگا چلنے زمیں پر مشن جیوں  
کئے تھے کانت کر رُمال فیروز  
سو باندھے زخم اس کے فضل اتنا  
ہو امو قوف اس لاشے کا رن پر  
کہا حضرت حسینا کو وہ شہباز  
رُواں اپنا کیا تم پر فدینا !  
پھر اب اپنے مارے زخم کو توڑ  
قدم کو خون اپنے سے بھگویا  
نظر آتے ہیں مجھ کو فخر عالم  
مجھے کہتا ہے تجھ باعث بھرا ہے  
کروں میں نوش وہ جام معظم  
نہایت مہرباں غم خواہ میرے  
خدا تجھ کو کرے گا دہاں میرے  
رہا واصل بحق تب ہو کے خاموش  
شہنشاہ بس ہوئے غمگین خاطر  
مژہ میں اشک کے مرجاں پرئے  
گیا عاشق جنان کے بوستانیں  
دیکھو کیا رتبہ اعلیٰ کو پایا  
کیا ہے حر نے اپنے سر کو چوگاں  
وہ پایا رتبہ بلغ اعلیٰ کو

لے دریا کا نام ہے  
عہ جان ۱۲

دیکھو کیسا نفیساً اس کا عالی  
سعادت کیا ہے اس نیکو شہیم کی  
حسینا اور سب یار و برادر  
بہمی روئے ہیں حر کی لاش لیکر  
ہو رہا تم سبھی آلِ عبا میں  
عجائبِ بختِ حر کے بار آور  
غلام اس کا بھی غرہ نیک بنیاد  
منافق قوم استادہ کھڑی تھی  
عزیزاں ایک کرنے کیا کیا تھا  
لڑے ہیں اس طرح کر کے یاراں  
کہ جن کے خیل سے رستم بھی بھاگے  
جفا کاروں سے مل شاہوں کو مارا  
وگر نہ کیا وہ مردودوں کا مقدور  
قضا مریخ ساں ہو کر کے سبجال !  
دیا شاہوں کے تیں گنج شہادت  
وہ سب آگے کے تیں مذکور ہوگا  
ہو احرار و بیٹا بھائی مقتول  
ہمیشہ رحمتہ اللہ تا بہ محشر  
اور وہ مروان باطل محض مردار  
نقصیہ اب ختم کر تو بزم ماتم  
الہی ان شہیدوں کے سبب سے  
میرا ہے خُرد سالہ سرو بالا  
اسے گنج یقین سے کر تو انگر

کیا محشر کے غم کی پائلی  
جماعت اس پہ سب ربوئی حرم کی  
بھیتے بھانجے سارے سراسر  
نماز باجماعت اس پہ پڑھ کر  
ہو اغوغائے غم ارتض و سما میں  
پسر بھی فوجاں شیر بہا در  
گیا قربان ہو بر آلِ امجاد  
لڑائی دیکھ کر حر کی ڈری تھی  
عد کو سخت دہشت میں رکھا تھا  
رسول اللہ کے سب دوستداراں  
قضا نے ان پہ کر کر سخت ٹھاگے  
قضا کرتی ہے یوں و ایم پکارا  
غلاموں کا کریں یک موئے رنجور  
زمین کر بلا کوخوں سے کر لال  
دکھا یا مفسدوں کو رنج و ذلت  
نہم محض منے مسطور ہو گا !  
غلام نیک باطن خوب و معقول  
بر آں خیر بہادر نیک محضر  
سدانی النائر بادا اہل ادبار  
کہنا تصدیع نہ پاویں اہل عالم  
بچانا مجھ کو ہر رنج و تعب سے  
دکھاوے اسکو دو جگ کا اجالا  
تو اپنے علم کا رکھ سر پہ افسر

لے زمین آسان ۱۲  
لے قالوں سے ۱۲  
لے ہمیشہ ۱۲  
ایک ستارہ ہمارے ۱۲  
رنگ اسکو جلا دیکھ



کتبہ میں لکھا جاوے  
کا ۱۲ اتے یعنی وہ  
بخت ہمیشہ روزخ  
ہیں رہے ۱۲  
لے چھوٹا سچو ۱۲

طفیل اہل بیت طاہریں کے  
کرم سے میری حاجت سب روا کر  
طفیل مصحف تنزیل افضل  
براحم جہنمی سلطان ابرار  
کیا یہاں محفل ہشتم کو اتمام

صلوات  
علیہم

اسے دونوں جہاں میں گنج دہیں  
یہ روضات ابکا، کو پر نیا کر  
کہ فرقان معظم رمز اول  
دروداں تاقیامت بادبیار  
محمد پر پڑھو صلوات مدام

## مجلس نہم

دربیان شہادت یافتن یاران دوستداران حضرت امام حسین علیہ السلام

رسول اللہ پہ قرباں کر دل و جان  
قلم ہو نشتر نضاد خونبار  
قلم ہو خنجر بُراں شتمگر  
قلم ہو تیغ جو ہر دار و خوشوار  
قلم ہو چاک سینہ کینہ اندیش  
قلم خنجر گزدار ظلم انداز  
قلم ہو داغ دار سوز ماتم  
قلم ہو سوختہ از سوز جگر چاک  
قلم نوک سان ہو برق کردار  
قلم سہم القضا سے ہو در آمیز  
قلم ہو نیش عقرب دار طرار  
قلم کر اثر دہاں کینہ مفتوح  
قلم پیک قضا سے لے کے تعلیم  
قلم نے حادثات چرخ کج رو

نہم مجلس کردں ارقام یاراں  
چو نے کو لگا زخموں میں سونار  
چو نے کو لگا رگ لگ میں نشتر  
چو نے کو لگا مومو میں صد خار  
چو نے کو لگا بے نیش و زرخش  
لگا کرنے کے تیں فتنے کا در باز  
سیاہی سے کیا دفتر کو پر غم  
کیا پر داغ لالہ تختہ خاک  
چو نے کو لگا خار دل افکار  
ہوا بہرام ساں لے تیغ خونریز  
روانہ کر دیا شاہو نہ بیغار  
کیا شاہوں کے تیں مجروح مذبح  
کیا اول وہ اپنے سر کو تسلیم  
لگا کرنے کو قاتل کی دوا دود

لغزۃ علیہ السلام  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

قلم ہو کہکشاں اور حادثہ تیر  
 قلم ہو گر زینیاں سر بریدہ  
 قضا نے کر عدو کا حصہ قائم  
 قضا نے رے کے فوج فتنہ انگیز  
 قضا نے رے کے یلغارین زیدیاں  
 قضا نے رے کے لشکر سخت پر زور  
 قضا نے خر کو پہنچا یا عدم میں  
 وہ چاروں بندگی سے فیض پاکر  
 فلک نے ان کے مرنے پر نہ بس کہ  
 فلک خود نیلگوں ہو کر زرہ پوش  
 فلک کجرو نے اپنی کجروی کر  
 فلک جنگ حوادث پر ہوا سوار  
 فلک پر کینہ و دیرینہ بنیاد  
 فلک خود گوئے ساں گرداں و چوگاں  
 سو اس گردان میں سب کو کر کے کیجاں  
 اسے کیا رخود ہی کھا کے جاوے  
 بقول خوش ولی فیاض شاعر  
 نہیں اس کینہ وریں کچھ وفائی  
 سحر سے شام تک یہ چرخ نہنر  
 زمین تک آسماں ہے صورت غم  
 حسین ابن علی غمناک و محزون  
 فلک فوج مخالف کو لے آیا  
 ادھر دیکھو تو مل کر خاندان کل

لہ قلم ۱۲  
 لڑائی کا ارادہ کرنے  
 والا ۱۳  
 رنگ والا ۱۴



تیسرے ۱۵  
 صبح لے آسمان ۱۶  
 کھ آج پہ کوئی لڑنے  
 والا ۱۷  
 حلقہ ۱۸

چلا یا خون کے انجوان پاک چہر  
 لب خنجرستی و درخوں طہیر  
 کھڑا ہے قتل گاہ میں جنگ عازم  
 لگی ہونے کو ساداتوں پہ خونریز  
 شریراں خانہ برباداں پلیدیاں  
 اٹھایا خاندان میں حشر کا شور  
 بھی بھائی اور پسو دار النعم میں  
 گئے بہنت میں ہو کر صاحب افسر  
 چلا شاہوں پہ لے کر تیغ و خنجر  
 دیا ہے خون کے دریا کے تیں جوش  
 چلا یا حلق پر پیاسوں کے خنجر  
 کیا تیر و تیر سو فار کی مار  
 کرے ہر فرد کی بنیاد برباد  
 شبانہ روز خود پھرتا ہے حیراں  
 کرے ہے روز و شب ہر خانہ ویراں  
 کہ جس پر ہیراں ہو کر بڑھاوے  
 مثال اس باب میں بولا ہے نادر  
 رکھے نہیں کس سے رنگ شنائی  
 بھرے ہے نیلگوں گردوں کا چہنر  
 فلک نیلی پہ ہوا سوار یک دم  
 جو لے بیٹھے تھے حر کی لاش پرخوں  
 صد اہل مین مبارز کا سنایا  
 اٹھائے تشنگی کا شور اور غل

فلک جلاؤ کو کہتے تھے سب مل  
 فلک نے کھینچ تیغ کہکشاں کو  
 نہ میرے پاس ہے جز آب خنجر  
 یہ غوغا سن حسین ذو الکرم نے  
 علی اکبر کے تیس جلدی پکڑے  
 کہو جا کر فطرت بے خبر کو  
 تو اپنا آب دشمن کو پلا دے  
 رسول اللہ کی خاطر بہر طفلان  
 یہ سنتے ہی حملے اکبر شتابی  
 تگ و تڑوے یری پیکر چلاے  
 کئے دس بیس نیزے کے کراہات  
 علی اکبر نے خالی دیکھ میداں  
 یہ سن دجلہ نے یکدم تھر تھرائی  
 کہی اکبر کے تیس اے جان شبیر  
 پھر اے تین دن احوال میرا  
 حسین ابن علی ہوتے ہیں مقتول  
 ندا یہ سن تمامی جز و تا کل  
 ہوا ہے رنگ سن سب کا دگرگوں  
 یقین سمجھو نہیں یہ بات مغلوٹا  
 وگرنہ اس سے کیا بہتر ہے شہباز  
 انھیں کے درد و غم سے آبِ خوں ہے  
 کہو میری طرف سے بندگی صاف  
 بھرا ہے خون ہر آب رواں میں

پلا ملک آب پھر کر ہم کو بسمل  
 لگا کہنے کے تیس ب تشنگان کو  
 تھا رانوں پلاؤں تم کو بھر کر  
 رسول اللہ کے سبط محترم نے  
 کہے ان کو کہ تم جاشٹ کنارے  
 میرے طفلان سبھی تشنہ جگر کو  
 نبی کے خاندان کو پوں شادے  
 ذرا بھر آب دے اے دجلہ جریاں  
 چلاے اسپ کو با اضطرابی  
 فرات اوپر کی سب چوکی بٹاے  
 ہٹی پیچھے کو ساری قوم بد ذات  
 کہے دجلہ کو تب پیغام شہ جاں  
 بدل کر رنگ پانی خوں بہائی  
 چو مت اس دل مجروح میں تیر  
 ہے پانی خون سے مالا مال میرا  
 شہادت ان کی ہے مجھ پاس مقبول  
 بھی لے کر خار سے صحرائیں تامل  
 نظر آتا ہے پانی اندروں خوں  
 ہے سب اجزائیں بالکل خون مخلوط  
 جو بیویں آب میرا شاہ ممتاز  
 کہ احوال ہر اک شے سرخ گوں ہے  
 زمیں سے آسمان تک قاف تاقاف  
 لہو کا جوش ہے چشم جہاں میں

لہو ریا کے کنارے  
 تلخ جاری سی ہے  
 تلخ چکر ہے  
 صفہ دہلی

۲۵  
 باب

شہ زخمی ۱۷ شہ شہید  
 شہ کا نشانہ شہ علی  
 پھول شہ نامہ ۱۸  
 شہ رنگ ۱۶



تھارے واسطے کوثر کھلا ہے  
 کہو یا سبط پیغمبر کے فرزند  
 صبا محشر میں اے سلطان اکرم  
 وہاں مجھ کو شہید نہیں اٹھانا  
 تھارے غم سے میرا بٹ ہے خوں  
 مسلمانوں کے تیں ہرگز روانیں  
 میری تسلیم کہنا جان اکبر  
 علی اکبر نے سنتے گھر کو آئے  
 حسینا چشم پر غم ہو کے بوے  
 کہے یاروں کو ایک دن شاہ مختار  
 گئے تھے کیں غزا کو اے کے لشکر  
 ہوا تھا جنگ کا جب گرم بازار  
 بہم آ میختہ تھے پہلواناں  
 کھڑے تھے مومناں لڑیکو باہم  
 شاپش کافروں کو مارتے تھے  
 عقیل ابن ابی طالب ہوتشنہ  
 دیا تھے ابن مسعود مکرّم  
 کہ ہے گا اختلاف قول علماء  
 رسول اللہ سے ہو کر اشتغاثی  
 کہے حضرت کے تیں پیاسا ہوں بید  
 رسول اللہ نے فرمائے اسی دم  
 کہ تم اس کوہ کے نزدیک جا کر  
 کہو اس کو کہ سلطان رسالت!

لجائی ۱۲ شہ آنگوں  
 میں اسوہ پھر کر  
 شہ لڑائی ۱۲ شہ



ہاج "۱۲ شہ جنگ کا  
 جمع یعنی تیریں ۱۲  
 شہ یعنی فیادی ۱۲

تھارے غم سے خوں سب میں بھرا ہے  
 نہ مجھ میں آب ہے جز خوں کے چونہ  
 شہیدوں کو اٹھو گئے اے کے پاہم  
 میرے خوں جگر کا غم مسانا  
 یہ بیٹھے ہیں منافق اور طعوں  
 کسی نے اب تک لوہو پیانیں  
 نہ یہاں پانی ملے جو آب تنجر  
 بلند آواز سے سب کو سنائے  
 زباں سے غم کی مصری رنکے گھولے  
 محمد مصطفیٰ سلطان ابرار  
 محمد مصطفیٰ انبیوں کے افسر  
 بنا تھا حرب گمہ لوہو سے گلنار  
 چلاتے تھے خدنگاں شہ جواناں  
 بہ تیغ و تیرو نیزہ باونک و بلم  
 ہزیمت کھا کے کافر بھاگتے تھے  
 رسول اللہ کے پاس آئے گرسنہ  
 یہ دو میں ایک تھے واللہ اعلم  
 مگر تحقیق ہے یہ بات عدا  
 وہ چاہے پیاس کی اپنے خلاصی  
 محمد مصطفیٰ نے بول اٹھے تہ  
 عقیل محترم کو خسر عالم  
 سلام اوں میرا اس کو سنا کر  
 مجھے تجھ پاس بھیجے ہیں بغزت

کہے ہیں تشنگی سے میں ہوں بیتاب  
عقیل ابن ابی طالب نے جا کر  
یہ سنتے کودنے کر آہ بولا  
قسم اللہ اکبر کی مقرر  
کہا جب قُوْدُهَا النَّاسُ الْحِجَارَةُ  
کہ اس دن سے میں زاری اور رور کہ  
نہ اُس دن سے رہا ہے مجھ میں پانی  
رسول اللہ کو میری بندگی کہہ  
یہی کہنا کہ اے سلطان عالم  
تھاری اب نظر مجھ پر پڑی ہے  
قیامت میں دعا کرتے داد گر سے  
تھارے پر تو عالی کے باعث  
میرے سگوں سے سگادیں نہ دوا  
پہاڑ اس خون سے اس طرح رودیں  
جو ہم غافل ہوں انساں ہوش کھو کر  
کہے حضرت حسینؑ ذوالکرم نے  
کہ یہ دجلہ بھی میرے غم سے یاراں  
ہو کے جوش میں معمور ہو کر  
نہ اس میں آب ہے جو خون ماتم  
میرے یاراں محباں غمگساراں  
حرام اب خون کا پینا ہے غم میں  
یہ سن کر سب رفیقاں اور ہوادار  
رہے ہیں صبر سے لاچار ہو کر

مجھے دینا جو ہو تجھ پاس کچھ آب  
کہے پیغام اس کوہ کو مقرر  
وہ اپنے دل کا سارا راز عکس  
یہ آیت آئی جس دن سے نبی پر  
ہے اس دن سے جگر دل پارہ پارہ  
جو بیٹھا اپنا سارا آب کھو کر  
کروں ہوں اس الم سے خوفشانی  
نہ بلکہ بندگی لکھ چندی کہہ  
کہ تم ہو بہترین نسل آدم  
تمہاری شان قدرت میں بڑی ہے  
نہ سلگے آگ مجھ لخت جگر سے  
نہ مجھ پر کچھ بلا دہاں ہو دے حاوث  
الایا مومناں آوخ ہے آوخ  
کہ اپنا آب سب رو رو کے کھو دیں  
رہے ہیں روز دشب غفلت سے سو کر  
وہ سلطان معظم محترم نے  
محمد مصطفیٰ کے شہ سواراں  
رہی ہے درد و غم میں چور ہو کر  
کہے ہے سب جہاں سہیات غم غم  
محمد مصطفیٰ کے دوست اراں  
ابھی کوثر کو پیو گے عدم میں  
بھی طفلان شہ جواناں نیک کردار  
کھڑے لڑنے کے تیں تیار ہو کر

۱۰ پیاس  
۱۱ اشارہ طر  
۱۲ کر یہ کے  
۱۳ آیت شہادت  
۱۴ ائمہ اربعہ  
۱۵ و قُوْدُهَا النَّاسُ  
۱۶ و الحجارۃ  
۱۷ سے بیان دارو بچاؤ



۱۸ اپنی جانوں کو اور  
۱۹ آگ سے بچوں کو  
۲۰ اس کا آدمی اور  
۲۱ پیغمبر ہوں گے  
۲۲ شہ افضل کرنے  
۲۳ والا  
۲۴ دیکھو  
۲۵ شہادت دینے کے

خائف کی طرف سے ایک نامرد  
 لگا دینے کے تیں گھوڑے کو کاٹے  
 حسینؑ ذوالکرم کی صف سے اسدم  
 مبارز تھا رسول اللہ کے تھوڑ  
 میں پر زور دیکتا لے جواں مرد  
 علیؑ کا دوست مرد با تھوڑ  
 نہایت پہلوان تھا اس عطرین  
 کھڑا تھا شہ کے آگے مثل بہرام  
 بھی نیزہ اڑد ہا پیکر سانخو سوار  
 حمایل برق شاں تیغ میانی  
 کہاں جوں برق گردوں کہکشاں ار  
 سپریشٹ منورہ پر قمر ساں  
 کمر میں خنجر خونریز مریخ  
 زہرہ بختہ جلم مغفہ بہ فولاد  
 تبرناوک خدائنگاں سخت پیکاں  
 دود شاتے دونوں ہاتھوں میں ایسے  
 بھی پاکھڑوسن باد صبا پر  
 وہ گلگوں رکاب رنخ شبیز  
 بسان چرخ ابلق رنگ گلزار  
 کھڑا تھا اس قرینے سے وہ غازی  
 سراپا غرق در فولاد و شہباز  
 سناجب اس نے آواز مبارز  
 اتر گھوڑے سے قدموں پر گرے

لے دشمن ۱۲ شے ہے  
 کوئی اور شے والا ۱۲  
 شے بہادر ۱۲ شے  
 زمانہ ۱۲ شے کجی  
 مانندہ ۱۲ شے لوسہ  
  
 کی ٹوپی جو زنی  
 پہنتے ہیں  
 مادک رخت  
 پیکل سہم بستی  
 شے شایاش

پھر امید اں پہ گھوڑے کی اٹھا گرد  
 ہداہل من مبارز کا سناوے  
 ظہیر می پہلوان تھا نام درہم  
 نکلیاوے بدم رستم کی صف توڑ  
 اڑاوے رستموں کے فوج کی گرد  
 صف جنگ دلاور کا بہادر  
 یقین دیا نہ تھا کیں بحر و بر میں  
 کمر سے باندھ کر جوں برق صمصام  
 قومی گردو جواں مرد و گر انبار  
 کرے رستم کے صف کے خوفناکی  
 بھرا ترکش تھا بانو زینہ مکار  
 جو چکیں برق کے مانند پھولال  
 چلانے دشمنوں کے حلق میں یخ  
 سمند برق رو جوں سپکر باد  
 پہ ویلم سہم گردوں کا ہوا مکاں  
 جو چکیں برق آسا نار جیسے  
 لگے جس طرح سے عفریت ہوا پر  
 صف جنگ کو کرے ٹاپو نئے خونریز  
 کہ جس کے فعل بند تھے برق کردار  
 بہ زریں زین اور گردوں ساتازی  
 فلک کرتا تھا احش سے سرفراز  
 حسینا کے ہوا نزدیک حاضر  
 طلب حضرت سے جب رخصت کیا ہے

گلے اپنے لگا کر اس کو سلطان  
چلے جاتے ہو بر ملک شہادت  
ہزار افسوس تم جاتے ہو یاراں  
مجھے اس جھلے میں رکھ کے باقی  
میری تسلیم کہنا اے برادر  
سراپنا راہ مولا کے قرباں  
کہے سو نپاخذ اپراے جو اُخرد  
یہ سنتے ہی ظہیری ہو قد بوس  
چلا میدان میں جوں بجلی کا معدن  
تگاؤں سن مخالف کا مبارز  
ہوا دہشت سے زہرہ آب اس کا  
ہوا حیرت سے نقش صحن میدان  
پھر اس پر وہ ظہیر داستاں نے  
بہ بیت بول اٹھا اللہ اکبر  
پس از حیرت بہ چندیں وقت بد ذات  
کرد اس سے تو یک چھکدیں سائے  
نصیحت کر پھرانا شاہ دیں سے  
کہا اس نے ظہیر سنہ جواں کو!  
تو ایسا پہلواں نامی گرامی!  
عمر بن سعد سے تجھ کو ملا کر!  
بھی چندیں دولت و املاک بسیار  
کرے گائیش دُشترت اور حکومت  
سنا جب یہ ظہیر مرد وانا!

کہہ تم کو مبارک جنگ و چوگان  
کرو گے عیشِ جنت تا قیامت  
محمد مصطفیٰ کے سواراں  
کہ تم ہوتے ہو حضرت سے علاتی  
کہ میں فرض شہادت کو ادا کر  
ابھی ہوتا ہوں حاضر شاہ دوراں  
اڑاؤ موزیوں کے مغز کی گرد  
بجایا تیغ سے تب فتح کا کو سن  
چلا جوں شعلہ آہن پوش سن سن  
ہو ایک بار عقل و ہوش آخرو  
ہو انی انار زور و تاب اس کا  
ہو تصویر کے مانند حیراں!  
حسینؑ ابن علیؑ کے پہلواں نے  
ہو ابے ہوش وہ آواز سن کر  
کیا یہ بات اپنے دل میں اثبات  
کچھ یک کرنا نصیحت اس کو بارے  
حسینؑ ابن امیر المومنین سے  
وہ ثابت دیں کے محکم پہلواں کو  
تو کیوں کھوتا ہے اپنی نیکنامی  
حکومت کا دکھاؤں سر پر فتنہ  
کئی فیل و سمند باد رفتار  
تو اپنی یہ جوانی آج کھومت  
کہا اس کو ہوا ہے تو دوانا

لے لئے دلے ۱۲  
نقارہ ۱۲  
کھان ۱۲  
بند ۱۲  
چکر دنیا  
۱۲ طاق



تہ بکیت ۱۲  
بالی ۱۲  
ہوا کی طرح چھٹا  
دالا ۱۲  
عنت ثابت ۱۲

میں سے دنیا کی دولت کیا کروں گا  
تو شیطان وعظ تو تیرا رہا نہیں  
نہ لڑنے میں نصیحت کی عرض ہے  
سنا اس نے تو نہیں لاچار ہو کر  
ہر اشاں ہو کے جھوٹیوں واروار  
جب آیا گرز سر پر شہ جواں کے  
لیا ہاتھوں پہ غازی وار یکدم  
چھنا کر ہاتھ سے اور دور پھینکا  
ہوئی خمر گوش ہشاں روح اس کی پر ہزا  
پکڑ گھوڑے کے تیں یک دار مارا  
کیا ہے چار ٹکڑے اس کے غازی  
پھر لشکر پہ چاروں سمت مارا  
گر اتھا وہ مبارز پشت ہو کر  
پھر اس کے تن پہ گھوڑے کو چلایا  
کیا فی اتار اس کو شیر نہ نے  
جدھر گھوڑے کا ٹکڑا جا کر اتھا  
شجاعت دیکھ اس کی دونوں لشکر  
مخالف بولتے تھے الٰہد رشہ ہے  
ظہیر با شجاعت صحن رن پر  
پھر اوے اپنا گھوڑا بے تگاں پر  
کرے رفتار ہو میداں پہ پر زور  
اڑے بھر غ ساں صحن ہو اپر  
خرا ماں دیکھ کر اس کو صحن میں

لے فونڈاک "تھا گ  
کا شعلہ "تھا  
تھا ایک صحنی جواز  
بے نہایت نڈول  
اور فونڈاک "تھا  
طون "تھا لٹسٹ



والا "تھا دوزخ  
میں بھیجا "تھا فونڈ  
تھا بہت اچھا کیا  
تھا گھوڑا "تھا  
تھا ہوا "تھا باز  
سے چلنے والا "تھا

یہی بس ہے شہادت پر مروں گا  
چلا کیا ضرب رکھتا ہے میرے تیں  
تھیں تو سخت ذلت کا مرض ہے  
لگا لڑنے کے تیں تیار ہو کر  
اٹھایا گرز آتش کا شرار  
ظہیر پہوان جا نقشاں کے  
جو کھینچا زور سے وہ شیر حکم  
غضب سے ایک طمانچہ منہ پہ کھینچی  
ہوا اس پر وہیں دوزخ کا دربار  
دو ٹکڑے کر کے پھر اک تیغ جھاڑا  
اٹھا ہاتھوں سے یکدم سخت تازی  
یزیدوں کے اٹھا دل میں پکارا  
الگ اپنی سپر پر کھا کے چکر  
سراپا سُم کی آتش میں جلایا  
شجاعت سے ظہیر نامہ نے  
غرض اس جا پہ کسی عالم مو اتھا  
کہے اللہ اکبر یا رو یا رو  
یہ روز قتل یا دور قر ہے  
پھرے جو چرخ گردوں چرخ کھا کر  
ملک کہتے تھے احسن آ سماں پر  
اٹھا ہے پائے سُم سے حشر کا شور  
چلے وہ باد پتا جوں باد صرصر  
ہرن کی چو کڑی گم تھی ختن میں



گرا ہے سرنگوں ہو کر علم و باں  
کہا ہشام شامی کو شتابی  
وہ موزی پانچ ہزار اسوارے کر  
لگے ہر سمت سے نیرے چلانے  
کہ یہ بھی ہو کے سب سے گرجا پاک  
جد ہرگز گراں لے کر پلٹتا  
جھٹھا جھن کھن کھٹاتا گز مارے  
لگا اس طرح سے گھنٹا م کرنے  
وہ ایسے گرز کے گدے پھرایا  
سو وہ ہشام شامی دور ہٹ کر  
جو دیکھا کیں سواراں ضرب کھا کر  
جو باقی تھے وہ پتے تھے کہ بھاگیں  
پکارا تب کہ گھیرو اس کو یک دم  
لیک کر گز مارا اس کے سر پر  
جو تھا گرز گراں اس پاس حاضر  
ظہیر پہلواں کا گرز آ کر!  
ہوا آواز ہوں رعد گراں کا  
چلا یک شعلہ آتش ہوا پر  
سو اس نے بھی لگایا گرز اس پر  
لیا ہے گرز پر گرز گراں کو  
بھی چکی اس سے آتش اس طرحی  
حسین ابن علی نے دیکھ یہ حال  
کہے اے حق تعالیٰ تو کرم کر

بہت بھاگا سحر بھی ہو کے حیراں  
کیا یک شخص نے سب کی خرابی  
ظہیر داستاں کو گھیراں پر!  
ظہیر داستاں کو لے ملانے  
لگا بے مارنے جوں شیر میاں  
اگر چہ کوہ بھی ہوتا تو کٹتا  
کہ دس اور بیس اسواراں لٹھائے  
سحر کو دشمنوں پر شام کرنے  
بہت کچھ پہلواناں کو لڑایا  
تماشا دیکھتا تھا اس کاراں پر  
پڑے ہیں خاک میں ذلت کی لڑکر  
نکل ہشام نے اس وقت آگیاں  
یہ سنتے ہی ظہیر پہلواں دم  
سو اس نے بھی لیا اس کو سنبھل کر  
لیا آگے کو ہشام مبارز  
لگا ہشام کے گرز گراں پر  
وہ دو گزوں سے ایسا شعلہ چکا  
اڑے ہیں گنبد گزوں پہ انگرہ  
ظہیر داستان ہو جلد مضطر  
صد اپہنچی ہے اس کی قدسیاں  
سیاہی جل گئی قوس قزح کی  
دعا کو ہاتھ اٹھائے اپنے فی الحال  
جواں میرا تھکا ہے بال مقرر

لے اذبحا  
عن "ع" ج ۱  
نیرہ کر "ع" ج ۱  
پیشہ پار "ع" ج ۱  
روح شہیدین خرابی  
شہیدین لڑنے والا  
شہیدین آسمان  
لے پیشہ پار "ع" ج ۱



گر سنہ تشہید میدان میں لڑا ہے  
 بہم پیوستہ ہو دونوں پھرے ہیں  
 اٹھی گزروں سے جھٹاٹوں کی آواز  
 چلے ہیں اس طرح گزراں گھنا گھن  
 اڑے اس طرح سے پر کا لہ آگ  
 یہاں تک گزروں سے بو کے ٹکڑے  
 لپک کر تب ظہیر پہلواں نے  
 چلا یاوار جب ہشام للکار  
 اُنے بھی تیغ مارا تیغ اوپر  
 لگی آواز اسٹھنے کو چنچا چاخ  
 لگی چلنے کو شمشیروں کی چنچ چنچ  
 شاپشاپ یوں لگے چلنے کو بھرے  
 لگاوار اک ظہیر بے بدل کا  
 دونوں تیغ ہوئے جب ریزے ریزے  
 سو دیں خنجر پہ آئی بات آخر  
 لیا خنجر کے تیں جب ہاتھ مردود  
 ظہیر داستاں خنجر نکالا  
 لگے خنجر گزاری میں دونوں  
 لگے شپ شاپ اوپر چنچ چاخ چلنے  
 لگے کرنے کے تیں خنجر گزاری  
 کبھی تو بانک کی او جھڑ لگا دیں  
 لگے ہیں زید و بالا کھڑ کھڑانے  
 لگے خنجر سے یوں خنجر بلگنے

۱۰ یعنی گولا  
 ۱۱ یعنی کھان  
 ۱۲ یعنی گولا  
 ۱۳ یعنی گولا  
 ۱۴ یعنی گولا  
 ۱۵ یعنی گولا  
 ۱۶ یعنی گولا  
 ۱۷ یعنی گولا  
 ۱۸ یعنی گولا  
 ۱۹ یعنی گولا  
 ۲۰ یعنی گولا



الہی اس کو تیرا آسرا ہے  
 کہ خاڑوں خاڑ گزروں کے جھڑے ہیں  
 ہوا تھا قدسیوں کا ہوش پر دانہ  
 گویا تھا کرۂ آتش کا معدن  
 ہوا اگر می سے گردوں پر گئی بھاگ  
 ہوئے جو سرے کے پتھروں پہ کھڑے  
 سرک شمشیر مارا نوجواں نے  
 کیا تب اس نے آگے اپنے تلوار  
 لگی چلنے کو شمشیراں دوہتر  
 تڑپنے کو لگی بجلی کا طباح  
 لگی آواز فرسخ تا بہ فرسخ  
 ہوئے شمشیر دونوں مثل اڑے  
 گویا بجلی پہ جا خورشید جھلکا  
 زمیں پر ریگ ساں یک لخت کھرے  
 بہت ہشام تھا پر زور فاجر  
 اٹھا دونوں دلوں سے بے طرح دود  
 کرے اب خیر اللہ تعالیٰ  
 ہوئی تھی بند تب گرد و نکی ہلچل  
 ہسان ابرطوفاں کے گر جھنے  
 کریں یک دوسرے پر دارکاری  
 کبھی بلم کے پتے کو چلا دیں  
 دونوں شام تھے وہ فردیگانے  
 بھی دستانے لگے ہیں پیش کرنے

لگے ہیں مارنے یوں کینہ رکھ کر  
لگا لگ یوں ہوئی ہے مار پنجر  
کیا بدھ بدھ کے اس پر دار ایسے  
وے دونوں کے تن سالم تھے یاں  
ہوئے آئے فط پنجر سو چھوڑے  
دونوں لشکر و طرفہ دیکھتے تھے  
پیادے ہو گئے ہیں مار کرنے  
سو آہشام شامی نے شتابی  
لگا یا مست یک تار کٹ میں چکر  
کمر بند مخالف کو پکڑ کر  
زغن کہ پھر کے ہوئے پر چڑھات  
پکڑ ہشام کا کر گزشتہ زور  
جے اسوار کو مارے پھر کر  
پھر کر مارتا تھا وہ جو اُغرد  
دھما دھم اس قدر مارے عُد پر  
سو وہ مردار تن پھینکا پھر کر  
عمر بن سعد کے لشکر پہ جا زوڈ  
کیا وہاں کے سواراں زیر و بالا  
عمر نے جلد تر پیادے بلائے  
ظہیر داستان ہو غرق خونریز  
لگا ہے کاٹنے تیروں کو یکسر  
سو جا بیٹھا پیادوں میں غازی  
کترنے کو لگا صف ہائے باطل

ہراک خنجر چلاتا تھا جگر پر  
ظہیر داستان خونریز ہو کر  
ہوئی نوکاں جگر کے پار جیسے  
ہوئے تھے خنجروں کے بند دہاڑ  
پیادے ہو گئے تب رکھ کے گھوڑے  
وہ دونوں مار کر کے تھک بے تھے  
کہ کئی دھوڑ اور چھکڑے بڑے  
ظہیر اوپر کیا با اضطرابی  
ظہیر داستان نے اس پہ بل کر  
پھر ایا ہفت کرات سر کے اوپر  
وہ اسواروں پہ یکدم پل دیا بے  
لگا ہے مارنے سب لپہ کر شور  
کئی اسوار ہوتے تھے برابر  
اڑایا مفسدوں کے دل کی سب  
ہوا ہشام کا تن مثل پنجر  
اٹھایا بے زین سے گرز پھر کر  
کیا وہاں کہیں سگوں کو مارنا بود  
بہت سے مفسد ال دوزخ میں ڈالا  
وہ حلقہ کر کے تیروں کو چلائے  
کمر سے کھینچ کر تیغہ دگر تیز  
ہزاروں تیریک دم میں قلم کر  
پھر انے کو لگا چکر سے تازی  
سواراں آہرے اتنے میں جا ملے

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

زیادہ گرم ہو کر وہ دلاور  
جو بیٹھا دل میں کرتا تیغ بازی  
سواروں نے جو پھر گھیرا ہے اس کو  
ظہیر داستان کو تشنگی نے  
سو پیٹھا شیر ہو اس دل میں یکدم  
تھے ستر زخم تن پر مثل گلنار  
سو اس حالت سے ساروں کو ہٹا کر  
وہاں چوکی کی کرکر دہول دہانی  
بہت تشنہ تھا سو پانی کو چاہا  
کہا دلیں کہ صد افسوس افسوس  
جو ہیں آل رسول اللہ کے پیارے  
ہمیں جائزہ کہاں پانی کو پینا  
وہ غیرت کھا کے پانی سے گزر کر  
نظر آیا وہاں کوثر کا چشمہ !  
صحابہ چار یاروں سمت ہو کر  
ظہیر داستان کو بولتے تھے  
ادھر آئے جو ان نیک آئیں  
ابا بکر و عمر عثمان ہوتیں  
بھی سیدھی سمت دیکھا وہ جو اُرد  
سمنداں برق پیکر باپڑو بال  
سراپا غرق در فولاد بوشن  
نشان احمدی بالائے گردوں  
عجب انہو لشکر سرخ پوشاں

لے یعنی بہادر ۱۲  
یعنی بھاگ ۱۳  
یعنی دیکھ ۱۴  
یعنی دل کو بہت تشنگی  
یعنی پانی ۱۵  
یعنی پانی ۱۶



یعنی خوش آواز ۱۷  
یعنی بخت ۱۸  
یعنی توفیق شایاں ۱۹  
یعنی گھوڑے ۲۰  
یعنی اللہ ۲۱  
یعنی زیور ۲۲  
یعنی پازیب ۲۳

چلانے کو لگا شمشیر یکسر  
پیادے ہو گئے وہاں سے فرار  
لگے ہیں مارنے ہر شے سے بد خو  
بہت زخمی کیا دل تشنگی نے  
کیا سب زیر و بالا وہاں کا عالم  
بھرے تھے تیغ زخموں کی سونار  
چلا دجلہ طرٹ گھوڑا ڈٹا کر !  
لیا دجلہ سے جا ہاتھوں میں پانی  
تب اہل البیت کا وہاں یاد آیا  
وفائی کا نہیں یہ ننگ و ناموس  
نبی کے جان و دل اللہ کے خاصے  
کہ ہیں اس دھوپ میں تشنہ حسینا  
نگہ کر کر جو دیکھا تب ہوا پر  
قصور و جنت و حوراء کا نغمہ  
دونوں ہاتھوں میں سب کے جام کوثر  
زباں شیریں شکر گھولتے تھے  
رسول اللہ تجھے کرتے ہیں تحیث  
تجھے ہونے کو استقبال تیار  
کھڑے ہیں سب شہیدان جہاں گرد  
بہشتی تراز سے فرخندہ خنیاں  
یلان و کارہ پر دازان خوش تن  
لواء احمد کا دیباچہ موزوں  
بھی چندیں بزر پوشاں زہر نوشاں

بھی نورانی تمامی شہ سواران  
 وہ استقبال کو آتے تھے چلکر  
 گرا جا قلب لشکر میں جو افرو  
 لگا بازی پہ تازی کو وہ غازی  
 لگابے مار کرنے بے ستا شا  
 یکایک جا گرا لشکر کے درمیاں !  
 لگا لگ بیدھڑک کے کتے صفیں چیر  
 گھڑی میں مار کر سب کو ہٹا دے  
 بدن زخموں سے تھا بھر یکے مانند  
 اٹھایا شور مردودوں کے غل میں  
 وہ سب میدان میں لاشاں منکر و نکے  
 سو فاجرتیں آ پیچھے سے اس کے  
 سو اس نے بھی پلٹ گھائی پنہیں  
 طمانچہ یک کو دے دیگر کو خنجر  
 سو غش کھا کر وہ غازی غل میں یکدم  
 حسین ابن علی دیکھے سو جا کر  
 بہت روئے رفیق جانفشان پر  
 ظہیر جاں نثار نیک اطوار  
 جواں مردی نہایت کر دکھایا  
 دے پیک قضا ہرگز ہٹائیں  
 گیا جنت میں غازی نام کر کر  
 ہمیشہ ہو غریق رحمت اللہ  
 کیا اس طرح کا وہ شیر گھنٹام

ہزاراں برق پویاں تہا و پایاں  
 ظہیر داستان نے تب اچھل کر  
 اڑایا ناکوں کے مفر کی گرد  
 کیا شیر فلک کے ساتھ بازی  
 نہ آیا کوئی مقابل اس کے حاشا  
 لگابے کھیلنے ضربت کا چوگان  
 ہوا تھا دلیں وہ پیوستہ جوں تیر  
 کبھی ہو غرق خون میں بہا راسے  
 پلٹتا تھا وہ نت صف کے مانند  
 بہا لو ہوزیں کے ہفت پل میں  
 وہ گرا ہاں ستمگر فاجروں کی  
 دو تہڑ مارے ہیں تیغوں کے پھر کے  
 وہ زخموں سے بدن کے کاپنے میں  
 سیوم بھاگا بے فاجر خوف کھا کر  
 گرا گھوڑے سے جوں خورشید عالم  
 اٹھا لائے ہیں تب آنسو بہا کر  
 ظہیر داستان شاہ جواں پر  
 سپہ جزار روئیں تن خبر دار  
 وہ سب فوج مخالف کو ہٹایا  
 مقابل فتح کو آنے دیانیں  
 گیا دنیا سے بزرگ کام کر کر  
 جہنم میں جلیں مردود و بد خواہ  
 جوجلا د فلک ساں برق صمصام

یہ بھی جیسا کہ  
 انہر دور نے دلتے  
 کھینچے گھوڑے کے  
 اس کے ہیکل کے  
 چار پانچ شہزادوں  
 طلب تھے کہ  
 علی غازی جیسا  
 ارسلان جیسا  
 سرخان احمد جیسا  
 ہے اور صلیب پر  
 اور شہزادہ اور  
 جیشتی بس سے  
 سرش اور بچھے



بہشتی گھوڑوں پر سوار  
 ہو اتنی زیوارت  
 سے آراستہ ہیں اس  
 بن استقبال کو آئے  
 فخر شہادت کی  
 نگینہ جیسی دیکھیں  
 واسے جیسی طرح  
 پائی جیسی جو افرو  
 تعالیٰ رحمت میں دوبا  
 ہو ۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱  
 شہ بلوچہ بزرگوار



ہوانی انٹا روہ مرد و دوسم  
 پھر اگھوڑے کے تیں رن میں ٹھیکلا  
 لگا چاروں طرف پھر مار کرنے  
 دھنسا بدھ بدھ کے کرتا گرز کے وار  
 پکارے زور سے اللہ اکبر  
 بڑا جنگ و جدل اس دل میں ڈالا  
 وہاں میدان کیا خالی وہ غازی  
 الٹ کر وہاں سے پھر میدان پہ آیا  
 مبارزہ ایک کوئی نامور تھا  
 تھا سلمی نام اس کا سخت مردود  
 وہ آتے ہی لگا کہنے کو بدقتال  
 پھر اک گز مارا اس لعین پر  
 ہراک پارہ اٹھا لشکر میں بھڑکائے  
 وہ سب ٹکڑے اٹھا لشکر پہ مارا  
 علم کو دیکھ دوڑا گز لے کر  
 لگا گز گراٹ کے ہاتھ کرنے  
 لگے جھڑنے کے تیں گز گراں یوں  
 لگا جو پھیر کرنے گز بازی  
 علم کے پہونچ کر لگ بھگ شتابی  
 پھر اک گز مارے جبہ شہ زور  
 لگے موزیوں کے سراں طرح کرنے  
 قریب قلب لشکر تک وہ غازی  
 کہ مرینخ فلک نے دیکھ اس دم

لڑنے کو لگا لشکر کا عالم  
 وہ گرا ہوں کے تیں ٹھوکر سے جھیدا  
 صحن کو خون سے گلنار کرنے  
 کیا کے پہلوانان مار مسمار  
 ملک کہتے تھے اسن آسماں پر  
 کیا لشکر کے تیں سب زیر و بالا  
 گرایا کیں زمیں پر سخت بازی  
 مبارزہ کی حد سب کو سنایا  
 لڑائی کے جو اندر دلوں میں خرٹھا  
 بھرا تھا اس کے سر میں کبر کا دودھ  
 بریر اس پر ہوا جوں برق نشاں  
 گرا سر سے نط فرش زمیں پر  
 لگے جا جس کو وہ دوزخ میںے جائے  
 کیا ان سب کے تیں یکدم اوارا  
 گرا جا قلب لشکر پر بہا در  
 وہ سارے موزیوں کے ساتھ لڑنے  
 گرا تھا کوٹہ آکر سرا پر جوں  
 پھرے تھا چرخ کے مانند بازی  
 کیا وہاں کے سواروں کی خرابی  
 کرے دودو سواراں ضرب میں چوہ  
 خزاں سے جوں لگے ہیں برگ جھڑنے  
 کیا اس طرح یک دم گز بازی  
 ہوا برج گل میں جا کے درہم

لے بیٹھ جہر سید  
 لے بیٹھ شاہباش  
 لے لڑنے والا  
 لے لڑنے والا  
 لے لڑنے والا

لے لڑنے والا  
 لے لڑنے والا  
 لے لڑنے والا  
 لے لڑنے والا  
 لے لڑنے والا

ملا یک بولتے تھے آفریں ہے  
 خسیس ابن کلب آگے کھڑا تھا  
 بریر اس وقت پہنچا مار کرتا !  
 ہوا اس کے مقابل جھرمی دل  
 عمر بن سعد دیکھا بڑبڑا کر  
 تو کیا دیکھے ہے تیرا پاپ آ کر  
 تگا وڑ دے مقابل ہو گیا ہے  
 بھی اپنا گرز دیگر ہاتھ میں لے  
 خسیس ابن کلب کے سر میں مارا  
 کیا نابود اس موزی کو غازی  
 سواروں کی پڑی بے لات اس پر  
 بریر با شجاعت گرز لے کر  
 اڑایا فاجروں کے دل پر یک دم  
 تھڑکنے کو لگے جو شیر غزاں  
 لگا کرنے کے تیں شمشیر ہر سو  
 لگا بجلی منطیتیں چلانے  
 عمر اس وقت اسواروں کو لا کر  
 کھڑا ہو گھیر کر اُس پہلوں کو  
 تہمتن گرد و دین جواں مرد !  
 کنی نیزے قلم کر کر اڑایا  
 کیا مسمار کنی کنی مفہول کو  
 یہاں تک موزیوں کے تیں کھپایا  
 دے وہ مفہول سب ایک ہونکر

لہو ہادر ۱۲  
 شہ نیرغ ۱۲  
 کتا ۱۲  
 شہ طوز ۱۲  
 کچا ۱۲



عہ طوت ۱۲  
 چھاڑنے والی ۱۲  
 شہ کاٹنے والی ۱۲  
 شہ ۱۲

میل پر نور یہ شہدائے دیں ہے  
 بڑا اک گرز کا ندھے پر دھڑا تھا  
 جفا کاروں کے تیں مسمار کرتا  
 ہونی موزیوں کے اوپر سخت مشکل  
 خسیس ابن کلب کو بولا بلا کر  
 یہ سنتے ہی وہ فاجر ہڑبڑایا  
 چھنا کر گرز حملہ سے لیا ہے  
 وہ دونوں کو پھرا کو گرز جھاڑے  
 کیا جوں شیشہ اس کو پارا پارا  
 علم کے سخت دوڑایا بے تازی  
 چلانے کو لگا پیکان و خنجر !  
 وہ دونوں کو پھرایا دے کے چکر  
 بھی کھینچا تیغ اپنی مثل ضعیف  
 بھی کھینچا تیغ اپنی زہر تراں  
 کٹے جاتے تھے کئی مردود بد خو !  
 لہو مانند دریا کے بہانے  
 بھی نیزے باز ساروں کو بلا کر  
 بریر شہ جوان خونچکاں کو !  
 اڑایا موزیوں کی تیغ سے گرد  
 یک یک ضربت میں دود کو گرایا  
 ملایا خاک ذلت میں سمجھوں کو  
 لہو کے سخت پر نالے بہایا  
 چلانے کو لگے شمشیر و خنجر



کڑے کوئی کہاں تک سبھاں سے  
 سبھی اطراف سے کر مار اس پر  
 سو کوئی کعبت آیتچے سے ناگاہ  
 ہوا سینے سے یکدم پار یک بار  
 پھر اگھوڑا بھی اس پر دوار مارا  
 بریز نو نشاں کو دیکھ شبیر  
 بریز پہلوں کو لے کے آئے  
 سودہ بھی اپنی انکھیاں کھول یکدم  
 مجھے ساقی کوثر چار یاراں  
 دودنوں ہاتھوں میں بھر کر جام کوثر  
 حینا نے کہے بہتر ہے جانا  
 بریز پہلوں پھر کر شتابی  
 ہلا دودنوں بیاں کوثر پیا ہے  
 گیا جنت میں شہدائے مکرم  
 رہے فردوس میں وہ صاحب جاہ  
 کہو یاراں جواناں نیک کردار  
 نبی کے کر کے نور العین کو شاد  
 بہت افسوس ہے آل عبا پر  
 نہ قطرہ آب کا ملتا تھا کس کو  
 وہ مردوداں تھے سب آسود خاطر  
 وہ مردوداں نے ایسا دقت پایا  
 حسین ابن علی در دشت غربت  
 مخالفت کی طرٹ سے کوئی مبارز

ہزاروں سے مبارز پہلوں سے  
 بدن زخمی کیا اس کا سر اسر  
 چلایا پشت پر یک نیزہ تاج گاہ  
 گلیجہ چیر نکلا پہاڑ سونہارا  
 گرا آپین پن اس کو بھی اتارا  
 چلے میں رن کے اوپر سبھاں پیر  
 بشارت اس کو جنت کی سنائے  
 حینا کو کہا اسے شاہ عالم  
 صحابان گرامی شہ سواراں  
 وہ سینے کو ہلاتے ہیں مقرر  
 تم اپنے مرتبے عالی کو پانا  
 قدم پر رکھ کے سر با اضطرابی  
 قدم پر شہ کے جی قرباں کیا ہے  
 ہوا جا کر رسول اللہ سے عہد  
 جہنم میں پڑے دشمن کا بنگاہ  
 حینا پر ہوئے با صدق بہار  
 کئے جنت میں اپنا خانہ آباد  
 گیا تھا شور و غم عرش علی پر  
 نہ لقمہ نان کا پاتا تھا کس کو  
 بھی آب و نان تھے ان پاس حاضر  
 کنارہ شط کا ان کے ہاتھ آیا  
 اٹھائے تھے تہا سر پہ شدت  
 ہوا میداں میں جوں خرگوش حاضر

یعنی بیک  
 مع جان کا گھنا ہوا  
 مع خوش خبی  
 مع نرس "عقینے"



خاندان اہل بیت  
 دیباۃ شہ بیت  
 سازنی کا ہوش  
 مع کھنکھارے دھن



دو نوں ہاتھوں میں دستانے دیتھیں  
 پسر مشیت منور پر جو نور شید  
 سوار اس پر جو ان زور یا شتم  
 دیکھا میدان میں خالی سو لپک کر  
 دونوں آنکھوں کو پاؤں پر ملا ہے  
 سو حضرت نے خدا کے کہہ والے  
 تگاور دے کے اپنے ہا دپا کو  
 چلا میدان میں پھرتا جو اخر دہ  
 لگایا اس طرح ٹھوکر صحن پر  
 پھرا چوگر دتا زمی کے بازی  
 مگر کاوے دیئے جاتا تھا شہ زور  
 زغن اندر زغن اور جنب جولال  
 زمیں بھی دھو جیتی تھی ضرب پیٹم سے  
 کیا لکار کہ آواز شہ باز  
 عمر بن سعد وہ سردار مہول  
 پیچھا بھائی ہے میرا وہ بد ذات  
 یہ سرداری لیا دنیا کی ناپاک  
 یہ دنیا کا پے خرہ دجال مردار  
 کہتا اپنا نتیجہ دیکھ پاوے  
 وہاں معلوم ہو گیا یہاں کا احوال  
 جو انرودی کی ہو جس میں نشانی  
 یہ سنتے ہی عمر بن سعد لرزا  
 مجھے جانے کانیں کچھ خون لیکن

بسان برقی لمحاں شعلہ خیزاں  
 کواکبے وارگل تھے مثل ناپید  
 ستوں آسا کھڑا تھا ہو کے قائم  
 سینا کے گر قدموں کے اوپر  
 بہت رو رو اجازت منگ لیا ہے  
 چلا یا شتم خدا کا آسرا لے  
 وہ کہسارہ سمت تیز پا کو  
 اڑایا گردش دوار کی گرد  
 اڑی خاک زمیں گردوں کے اوپر  
 نہ بس ہوتی تھی میدان کی درازی  
 اٹھا گا دز میں تک زلزلہ شور  
 گر بننے کو لگا گردوں گرداں  
 شکستا خون تھا گردوں کے خم سے  
 کہا اے منکران دیں و غاباز  
 سبب دنیا کے عقبی کو گیا بھول  
 میرے سے وہ کرے میدانیں ہات  
 اڑایا گوہر ایمان پر خاک  
 مقابل آوے میرے کھینچ توار  
 وہ مردودی کے لائق زجر پنا ہے  
 بہت وہاں ہاتھ آوے گار و مال  
 کرے میدان میں آکر جانفشانی  
 کہا شرمندہ ہو لوگوں کو ایسا  
 مگر اس جاسے میں ہلنا ہے ممکن

لے جی چکنا  
 کے ہاتھ  
 شہ شہ  
 ہاتھ  
 سترے کر تہہ ہیا



حال فلک سوم  
 ہندی میں ہا  
 شہ شہ  
 گدھا

وگر کئی ابھی جاوے تو بہتر  
 کھڑا تھا سامنے مردود بے زور  
 مبارز نامور تھا گز بردار  
 بڑا ایک گز مثل کوہ التوند  
 بڑا شامی مبارز سخت بد سخت  
 عمر کو دیکھ گھیرا تا چلا وہ  
 جو ہیں آیا مقابل پہلواں کے  
 وہ آتے ہی کہا ہاشم کو یوں کہ  
 ہے عتبہ ابن دقاص ہوا غرور  
 تجھے اس معرکہ سے کیا غرض ہے  
 حسین ابن علی سے مل کے باہم  
 ترا بھائی ہوا سردار لشکر  
 یزدی سے ملا کہ تجھ کو ہمدم  
 یہ تم ہم مل کے شاہوں کو کھپاویں  
 کہا ہاشم نے یوں اس کو پھر اگر  
 تجھے بھی غفلت دنیا نے گھیرا  
 تو ہے مودی رسول اللہ کا دشمن  
 عجب بد بخت ہو تم لوگ گمراہ  
 پسر ساقی کوثر کا پیاسا  
 بھی تم گمراہ بدکاران خونخوار  
 قیامت کے جو میدان میں مقرر  
 قیامت کی طیش میں قوم گمراہ  
 عذاب سخت میں ہو کر گرفتار

لہ گز اٹھانے والا  
 تھ اندر کچھ باری  
 طرح ۱۲ تھ گھوڑا  
 دور کلاب والا ۱۲



عہ رانی ۱۲  
 ملکیت ۱۲ خانان  
 عہ پانی ۱۲ چکاری  
 عہ شہر کا شہر ۱۲

کہا یوں دیکھ اپنے پہلواں پر  
 وہ سمعان مقاتل گرد پڑ شور  
 وہ ناسردار بس مردار بدکار  
 سمند دور کا بے نیل پیوند  
 کہ تھا عوج عنق کے جسم کا لخت  
 تگا وردے کے گھوڑے کو ملا وہ  
 وہ ہاشم ابن عتبہ شہ جواں کے  
 اے ہاشم ابن عتبہ نام آور  
 کرے یک پل سب لشکر کتیں گرد  
 یہ سودا سرسبز تچہ کو مرض ہے  
 تو کیوں کھوتا ہے اپنا جان یکدم  
 کہ تو بھی ہو حکومت پر مقدر  
 ولایتا ہوں سرداری مقدم  
 حکومت مال اور املاک لاویں  
 تو بے گمراہ اے مردود بے پر  
 کیا شیطان نے تیرے دل میں کیا  
 تو پہنے گا وہاں دوزخ کا جوشن  
 کھپاتے ہو رسول اللہ کا بنگا  
 کھڑا ہے دھوپ میں ہو میواسا  
 کرو وجہ کے پانی کو نہ ہر مار  
 پلاویں آٹ کے بدلے میں انگر  
 پیو گے شیرہ نہ تو تم بد خواہ  
 ہو دیں گے تا ابد سب داخل النار

یہاں شاہوں پہ سختی دو گھڑی ہے  
یہ سن سماعاں مقاتل جل گیا تب  
بہت پر زور تھا سماعاں پُر کین  
پھر اگر گراں ہاشم پہ مارا  
پناہ اللہ اکبر سے طلب کر  
ہوا آواز جوں صور سرافیل  
لگا گرز گراں گرز گراں پر  
ہوئے محل نط دو گرز صیقل  
وہ سن آواز لرزا خلق یک بار  
وہ جوں کوہ گراں تڑکا یکایک  
کہ یا بجلی گری یک دم کرک کر  
جو دشت کہ بلا دھوا جا ہے تھر تھر  
پھر اگر گرز سر پر مثل چوگاں  
عمود آگے کیا اپنا مقابل  
عمود اس کے اڑے پرزے فلک تک  
گرا سماعاں کے سر پر مثل کہار  
سبھی آلاٹ جنگی خود و بکھتر!  
ہوئے نشخاش کے مانند پرزے  
ہوا سمار وہ بدکار مردار!  
وگر دو بھائی تھے سماعاں کے نعمان  
وہ دونوں خر تھے سنگیں پہلوان زور  
وہ طرف آگے ہاشم کے دونوں تن  
پھڑک ہاشم علی نے کرشتابی

وہاں ملک جنال کی ہتھری ہے  
ڈٹایا معرکے میں اپنا فرکٹ  
اٹھایا سر کے اوپر گرز سنگیں  
کیا باشم نے آگے گرز مارا  
عمود اس کے چلایا گرز اوپر  
کیا پشت زمیں کے استخوان دھیں  
جھڑے گرزوں کے خاراں مثل شکر  
چکنے کو لگے مثل سمجھل  
ہوا سقٹ زمیں ماہی کے تیں بہار  
گویا قطع زمیں ٹوٹا یکایک  
کہ یا پھٹ کر گرا بادل گرز کر  
سو باشم شیر غراٹ سالیپ کر  
چلایا بر سر سماعاں شہ جاں  
لگا جب گرز وہ آکر مقابل  
صدائے گرز جا پہنچی ملک تیک  
مع گھوڑا ہوا وہ شخص سمار  
جھلم پاکھر بھی اور فولاد مغفر  
کلبے خون سے ساروں کے رنے  
وہ سماعاں مقاتل خوار و فجار  
بھی یک شیطان کا تھا نام ہامان  
دونوں تیغے لئے پہنچے جونی انور  
لگے نیزوں سستی کرنے کو روزن  
کیا حملے میں دونوں کی خرابی

۱۰ "وہابی کی جگہ"  
۱۱ "گھوڑا" ۱۲ "سے"  
۱۳ "سے" ۱۴ "سے"  
۱۵ "آئینہ" ۱۶ "سے"  
۱۷ "چھت" ۱۸ "سے"  
۱۹ "سے" ۲۰ "سے"



تے گزشتہ صفحہ ۱۱ سے  
روانی کے ہتھیار  
تو روانی کے ہتھیار  
یہ ۱۱ صفحہ میں ہے  
بدینہ ۱۱

پکڑ یک کا کر بند وہ دلاور  
وہ دونوں یک کو یک لگ کر گرفتار  
بھی دو گھوڑوں کو جا کر گز مارے  
اٹھا ٹکڑا پھرا لشکر پہ مارا  
اٹھا وہ گز سحماں کا لیا ہے  
بھی دیگر ہاتھ میں گز گرانباد  
پھرا دونوں کو مارے گر گر اگر  
وہ ہتر جبکہ مارے گز کو زود  
ہزاروں جی لڑا دے ہوں کبوتر  
کیا ہر طرف ایسے گز کی مار  
لگا ہر طرف گھوڑے کو چلانے  
چلانے کو لگا ہے گز کو زود  
عمر بن سعد کو دیکھا سو ہاشم  
چلایا گز کو جا کر علم پر  
عمرؓ مل کر گیا وہاں سے شتابی  
پیائے گز مارے گڑ گڑا کر  
عمر جاتے مہا بل کو بلا کر!  
کئے ہاشم کے اوپر حملہ یکبار  
بھی ہاشم گرم ہواں پر پلا ہے  
دھپا دھپ گز اور اسوار مارے  
لگا ہے مارنے اور مار کھانے  
ہو چادوں سمیت مارے گز کو زود  
خرابا کر دیا شکر کا یک بار

لے پیر نشان ۱۲  
جہاں ۱۲ شہ جلدی  
۱۲ ہاشم زید ۱۲ شہ  
دھواں ۱۲ شہ  
۱۲  
دوندہ ۱۲ کھ گڑے  
کا جہاں ۱۲ شہ شہ  
دوندہ ۱۲ شہ طرف  
شہ جہاں ۱۲ شہ جلدی

پھرا مارا ہے دیں دیگر کے سر پر  
ہوئے یکبارگی تب داخل اللہ  
کئے گھوڑوں کے تن کے پارے پارے  
کیا سب دل کو یک پل میں آوارا  
بھی لشکر کے اوپر چل دیا ہے  
پھرتا ہے چلا مردوں کے تین گار  
سواں کیں پڑیں ہشت سے دھڑ دھڑ  
ہوئے کیں پہلواناں نیست و نابود  
بزدلی کا پنتے تھے رن یہ تھر تھر  
ہزاروں ہو گئے تب داخل اللہ  
لگا ہے نابکاروں کو کھپانے  
نکالا مفدوں کے مغز سے دود  
پہنچ کر جلد تر مانند ضیفہم  
علم وہاں سے نکالا زادہ بختر  
کیا ہاشم نے اس دل کی خرابی  
گرائے کے سواروں کو دھڑا دھڑ  
چلایا دو ہزار اسوار دیکر  
چلانے کو لگے ہیں گز و تلوار  
غضنفر گو سفنداں پر چلا ہے  
سوان سے کے ہزاروں کو لتھاٹے  
زمین پر خوں بہایا پہلواں نے  
کیا بازی جفا کاروں کی مسدود  
کیا ہے گز و نمودوں کی عجب مار

جہاں دیکھ کر جھٹکا کھڑا تھا  
 کہ ہاشم پر بھی زخماں تھے زیادہ  
 جہاں دیکھتا تھا اس کی سرعت  
 ہو اجب سست ہاشم تشنگی سے  
 جینا دیکھو اس پر سخت بیخار  
 یقین فضل علی تھے ابن جید  
 بھی ان کے ساتھ نواسوار دیگر  
 کہے ان کو کہ تم جلدی سدا رہو  
 کہ ہے ہاشم پہ نازک وقت اس  
 سو ہو فضل علی شہ کا قدموس  
 وہ نو اسوار ہو تیار ہزار  
 چلی جب دس کی ٹکڑی فوج کے بہار  
 سواراں چاہ ہزار اسوار لگا  
 دگر سردار کوئی کو بلا یا !  
 یہ سارے دس ہزار اسوار مل کر  
 عمر بولا کہ سب کو گھیر لینا !  
 سول کر دس ہزار اسوار یکبار  
 دیکھے فضل علی ابن علی نے  
 شجاعت سے ہوئے جوں شیر غراں  
 زخون ہیبت میں شیر پکار  
 دھسے وہ دس سواراں کو ہیکر  
 جدھر پھیں ادھر دیر ان کر کر  
 لگی سب دل میں گواہ دس طرف لگ

مقابل ہونے ہاشم سے ڈر تھا  
 شہادت کا چڑھا تھا سر میں بادہ  
 دکھاتا تھا جو اسوارہ و کوفت  
 بھی ماندہ ہو گیا سرشگی سے  
 بلا فضل علیٰ کو شاہ مختار  
 شجاعت میں تھے وہ ساروں کے  
 دیئے ان کو حیٹنا نے مقرر  
 مخالف کے سواروں کو لٹھاڑو  
 مدد کرنا لازم ہے مقدم  
 بجانے کو چلا ہے فتح کا کوشش  
 چلا مریخ کے کرتیغ یک بار  
 عمر بن سعد نے دیکھا سو لکھار  
 چلا یا دس تنوں پر سخت بلغار  
 وہ لے کر چھ ہزار اسوارہ آیا  
 گرے ان دس تنوں پر شور کر کے  
 جو ہاشم تک کسے جانے نہ دینا  
 گرے ان دس تنوں پر کر کے یلغار  
 کہ اس شیر خدا کے جہلی نے  
 گرے جان سواروں پر ہو بڑاں  
 کہ گشتہ ہر مبارز نقش دیوار  
 چلانے کو لگے نیرے سراسر  
 لٹھاڑیں سب کے میں حیران کر کے  
 پڑی تھی ہر طرف غل بھاگ بھاگ

۵۴

مجلس ۱۴ شعبه

۱۳۰۴

تقاریر ۱۴۵۵

فہرستِ کتب

100



عالمی

مجلس شورای اسلامی

اس کی طرف سے

دائری

لوگوں سے

پیشوئی

*[Handwritten signature]*

Journal of Management Education 35(1)

Volume 100

84-41083-1789-01

**Abstract**

[illegible]

00000000000000000000000000000000



لگے ہیں کاٹنے شمشیر سے یوں  
 لگے منہ توڑنے سب سو فیوں کے  
 لگے چلنے کو تیغہ برق کردار  
 ہوئی ہے مار ایسی چوٹوں سے  
 ہر اک جانب جینا کے سواراں  
 کے تیغہ کے نیزہ لگا دیں  
 ہوئی اس دل میں مارا مار ایسی  
 کے گرز گراں ماریں پھرا کر  
 کے ناوکے کسے ماریں کٹاری  
 ہو بارہ باٹ بھاگے سب منافق  
 گرے جوں گو سفنداں نابکاراں  
 نہ وہ مردار تن تھے گو سفنداں  
 پھر امنہ بھاگتے تھے چھوڑ میداں  
 نہ وہ چوگاں سمجھ جوں گوئے بازی  
 عمر دیکھا سواراں سخت پیدل  
 بلا کر دو ہزار اسوار دیگر !  
 وہ دوڑے دو ہزار اسوار یکبار  
 بھی باقی وہ جو بھاگے تھے سو پھر کر  
 اکٹھے دس تنوں پر مل کے باہم  
 لگے ہیں مارنے مردود بدکار  
 بہت لڑاڑ کے مرداں کا زاری  
 کہاں وہ دس ہزار اسوار یکبار  
 بہت لشکر کو کر کر زیر و بالا

لے بھاری گرز ۱۱  
 ۲ بھاری ۱۱  
 نیز ۱۱  
 کی طرح سے بکریوں  
 کی طرح سے بکریوں  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

بھڑیں باد صبا سے برگ گل جوں  
 کئی مفہ گرے اور اس پ بھڑکے  
 ہزاروں سے گرے مردار بدکار  
 کہ پڑے ہو اڑی شمشیر کف سے  
 کہیں مریخ ساں شکر پہ باراں  
 کئی ٹکڑے کہیں شکر پہ ماریں  
 گرے ہر طرف کو برق جیسی  
 تیر کس کو کے خنجر لگا کر  
 وہ ساری فرج کو دس نے تھامی  
 ہوئے مردانگی سے ناموافق  
 رہے تھے کے ڈگڑوں پڑگاراں  
 مگر کتے تھے سارے نحس شیطاں  
 کیا فضل علیؑ نے سخت چوگاں  
 یہاں گرز گراں جڑتے تھے غازی  
 ٹپلے ہیں معر کے سے دیکھ مشکل  
 دسوں مردوں پہ بھیجا مفہ خنجر  
 پڑے ان دس جواں مردو نہ لکھار  
 ملے ان دو ہزاروں میں مقرر  
 لئے ہیں گھیراں کو سب نے یکدم  
 سناٹا تیغ و خنجر تیر و پیکار  
 کئے سارے جفا کاروں کی خواری  
 کہاں یہ دس جواناں تشنہ لاپچار  
 یہ آخر لاقضائے دام ڈالا

سویک یک ان سے گرنے کو لگے ہیں  
وہ آخر نوجواں لڑکے یک دم  
غرقِ رحمتِ حق ہو کے مارے  
گئے پینے کے تیں کو شر کا پانی  
قبول بارگاہ کبریا وہ  
بہ محشر رحمۃ اللہ ہو دے اپر  
اور ان کے قاتلاں گمراہ بدکار  
مگر فضل علی شہ زورِ صفدر  
پکڑ نیزہ چلاتا تھا بھوں پر  
دیکھا فضل علی یاران جانی  
پیپے ہاتھ نیزے کے چلایا  
وہاں فوج ہاہل کو جو ہاشم  
ہاہل کو ملا ہاشم لپک کر  
کیا مردود کو نابود مسمار  
دو ہتر گزے شہ زورِ بہیم  
ہاہل ہو گیا جب داخلِ انتار  
کیا ہاشم نے شب کی دھول دہانی  
پھرا وہاں سے بہ مردی شیرِ صفدر  
پلٹ کر وہاں سے گھوڑے کو دیلا  
گیا فضل علی کے پاس غازی  
وہاں جا چند اسواروں کو یک دم  
وہ دونوں ایک ہو سب کو ہٹا کر  
عمر بن سعد کے لشکر پہ دونوں

طرف عقبے کے رھلت کر چلے ہیں  
کئے سر جٹاں یا ران ہمد  
حیثینا پر نصرت ہو سہ عباس  
رہے جنت میں جا کر جادوان  
گئے دنیا سے عاشق بے ریا وہ  
ہوئے جنت میں سارے صاحبِ شہ  
رہیں گے تا ابد سب داخلِ انتار  
حیثینا کا برادر ابنِ حیم  
وہ بدکاران سارے مفدوق  
گذر جاتے رہے از دار فانی  
وہ سب لشکر کو یک دم کھلبلیا  
کیا ہے مار کر گرزوں سے ناوم  
لگایا گرز کا یک وار اس پر  
لتھاڑا چار ہزار اسوار یکبار  
لگا کر موزیوں پر بس دھاوم  
بھی لشکر تھا سو بھاگا وہاں سے کینار  
کیا سارے سیہ کاروں کو فانی  
دیکھا یلغار ہے فضل علی پر  
وہ فوج سخت پر لا کار آیا  
چلایا کہ وہاں میداں پتازی  
گرایا گرز کی ضربت سے ضعیف  
لجا پہنچائے پھر لشکر کے اندر  
چلے یک ہو علم اثر در پہ دونوں

یہ قیامت ہے  
یہ شہد کا دور ہے



یہاں (عقبات) ہے  
یہ شہد کا دور ہے

سواروں کو لگے دونوں گرانے  
جو پکڑ دے کے گھوڑے کو پھلویں  
خزائن کے برگساں جھڑتے تھے دھواں  
گر جنے کو لگے دونوں بہادر  
گرانے کو لگے ایسے سواراں  
کئے اس طرح دونوں جانفشانی !  
عمر بن سعد تک پہنچے دونوں شیر  
ادھر ہاشم چلا دے گرز کو زوہدی  
علم بردار تک ہاشم نے جا کر  
وہ لگتے ہی ہوا بے داخل القاد  
عمر بھاگا پیادہ چھوڑ گھوڑا  
وہاں گھوڑا منگا اس پر چڑھا ہے  
علم دیگر کھڑا کر کر بھٹکا کا رہا  
پیادے دو ہزاراں تیر انداز  
سو ترکش کھینچ کر فوج مخالفت  
وہیں فضل علی سیدھی طرف ہو  
دبا گھوڑوں کو پیادوں پر چو انفراد  
وہ سب کے تیر کھا گھوڑے رٹٹائے  
کئے اس طرح سے گھنٹام دونوں  
کئے سب دل کو برہم دو جواناں  
قریباً تھا کہ بھاگے فوج یک دم  
مخالفت دس ہزار اسوارے کر  
وہ آتے ہی گرے یکبار یکبار

لے موٹا کا پانچواں  
شہد بہر دندہ ۱۲  
شہد برسات کے فوج



سیدہ اوزہا ۱۲  
عالمہ شہد شہن ۱۲  
کچھ خون کرنے والے

لگے نیزے نہایت کہیں چلانے  
سواروں پر چلا نیزے گرا دیں  
ہوا تھا صحن میدان تخت مرجاں  
بہم فضل علی ہاشم غضنفر  
گرے جس طرح سے قطرات باراں  
کئے لشکر کی سارے دھول دہانی  
کئے ہیں مار کر سب کو دیاں زیر  
ادھر فضل علی کرتے تھے نابود  
لگایا گرز اس مفد کے سر پر  
گرا نیچے علم ہو کر نگوں سار  
پڑے لشکر طرف گھبرا کے دوڑا  
وہ اپنے دل میں یکدم تھر تھرا ہے  
چلایا تیر انداز دل کو یکبار رہا  
دیا ہے بھیج بر شیران جاں باز  
لگے ہیں مارنے ہو دل میں مخالفت  
بھی ہاشم سمت بائیں گرز لے دو  
اڑائی سب کی اک بھپکار سے گرد  
دھڑا دھڑا گرز نیروں سے گرا لے  
کئے موذیوں کے اوپر شام دونوں  
حسین ذوالکرم کے پہلواناں !  
علم آیا نظر اتنے میں ہمد  
وہ فوج شام پہنچا ہے مقرر  
کئے دونوں جواناں پر بہت مار

ادھر فضل علیؑ کے مارتا تھا  
 جو وہ دونوں بہادر دو طرف ہو  
 کئے سب دل کو یکدم زیر و بالا  
 جواں مردی نہایت کر تھکے وہ  
 لڑیں آخر جواناں وہ کہاں تک  
 کئے یلغار سب دونوں پہ یکبار  
 چہارم وقت دونوں دلیں پیٹھے  
 سو سارے موزیاں ملکر جفا کار  
 وہیں زخموں سے ہو کر سخت لاچار  
 سنے حضرت حیٹا نے سو اس دم  
 بسان بادیا جب پہنچے شبیر  
 درجہ دھول کے تب نزدیک جا کر  
 دو جانب ہاتھ پھیلائے حیٹا  
 سو دین فضل علیؑ ہاشم پاک کر  
 کہے دونوں یہ بیعت آخریں بے  
 یوں ہی مشر میں اے شاہ امامت  
 سو دین حضرت حسین ذوالکرم نے  
 دونوں کو زور کر جلدی اٹھائے  
 ستمند یا دیا کو تیسر کر کر  
 دونوں صف دیکھتے تھے جو جولاں  
 حیٹا نے لئے دونوں کو ایسا  
 لجا لشکر میں گھوڑے سے اتارے  
 شہنشاہ ایک زانو پر ہو ٹمگیں

ادھر ہاشم جدا لڑکارتا تھا  
 ہو سے اپنے دونوں ہاتھ دھو دھو  
 کئے وہ اپنی عقبی کا اجالا  
 ہزاروں سے گرا رہا میں رکھے وہ  
 لئے سب موزیاں تھکے سو ہاشم  
 ہوئے دونوں بہادر رفوج سے پار  
 تھکے لڑاؤ کے پھر آخر کو بیٹھے  
 کئے نیزوں کی نوکوں کی بہت مار  
 کہے اللہ اکبر دونوں یک بار  
 تنگ اور دے گئے سم سے زمین خم  
 اٹھالانے کی کر دونوں کی تدبیر  
 کھڑا تازی کئے درمیان آ کر  
 وہیں خم ہو کے پٹائے حیٹا  
 پکڑ کر پنجہ سب طعیمیں  
 تو سخت رحمۃ للعالمین ہے  
 کر دم دستگیری باکرامت  
 رسول اللہ کے سبط محترم نے  
 دونوں زانو پہ دو ٹوکو بٹھائے  
 تنگ اور دے چلے دیر سے کو سرور  
 تھا جنت دھیزان کا برق لٹاں  
 لیوے بچوں کو اپنے باپ جیسا  
 لگے اٹھنے کے تیں ماتم کے نعرے  
 لئے فضل علیؑ کا سر بہ تمکیں

لے موزی کی جگہ  
 اپنا رینے والے  
 لے زخمی ۱۱ لے گھوڑا  
 لے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے

۳۲  
 باقی

نوا سے کا پنجہ ۱۲  
 ۱۱ لے گھوڑا ۱۱  
 دار ۱۲ لے گھوڑا  
 ۱۲ لے چکر دس کر  
 ۱۲ لے چکر دس کر

دگر زانو پہ لے ہاشم کو سرور  
لگے سب یار زار و زار و زار و زار  
ہوا یکبارگی ماتم کا غوغا  
حسین ابن علی پر یار و دونوں  
سو میں فضل علی نے رو کے بولا  
کہا یا شاہ دیں سلطان کو نین !  
مجھے لے چار یاراں آب کوثر  
سو میں پہتا ہوں پینے اس کو کیم  
ادھر ہاشم قدم پر گر کے رویا  
کہا اے شاہ والا سبط مختار  
مجھے حضرت پیمبر اور صحابہ  
خوشی ہو کر پلاتے ہیں دما دم  
جزاک اللہ مبارک سے کہ و نوش  
کر دجا عیش عقبیٰ میں ہمیشہ  
رہو تم جنت العدنیٰ میں دائم  
نہ وہاں کچھ چیز کا تم کو خطر ہے  
وہاں حوراں و غلمان محل پر نور  
وہاں قصر و بہشت و بارگہ خوب  
وہاں کے فرش سب رنگین رنگیں  
وہاں باد معطر فرح آمیز  
وہاں ہو دیں گے کے اطباق ایشاد  
وہاں باد صبا فرش زمیں ہے  
زمرد اور نیلم بلکہ یا قوت

لے آگے ۱۱ صفحہ دونوں  
آگے ۱۱ صفحہ ۱۱  
یوں کے یاد شاہ  
۱۱ کام ۱۱ ۱۱  
۱۱ توفیق ۱۱ ۱۱



۱۱ صفحہ ۱۱ ۱۱  
۱۱ صفحہ ۱۱ ۱۱  
۱۱ صفحہ ۱۱ ۱۱  
۱۱ صفحہ ۱۱ ۱۱

لگے رونے کے تیں افسوس کھا کر  
لگے بھائی برادر یار و زار  
سو میں دونوں نے کھوئے چشم اسجا  
لگے رونے کے تیں بیار و دونوں  
زبان سے قدم مصری غم کی گھولا  
محمد مصطفیٰ کے نور عینین  
بلاتے ہیں سبھی پینے کو یکسر  
کھڑے ہیں سب صحابہ ملے باہم  
سرشک خون سے منہ اپنا دھویا  
حسین ذوالکرم سلطان ابرار  
لے کوثر کا پیالہ بے محابا !  
کہے حضرت نے تب دونوں کو ہمد  
کر دظاہر کی سختی کو فراموش  
خدا لوگوں کا ہے ایسا ہی پیشہ  
ابد تک عیش و عشرت رہوے قائم  
وہاں عیش و طربے شام و سحر ہے  
کریں گے لعل اور گوہر بلا دور  
وہاں سب دل کے برآویں گے مطلوب  
وہاں آداب اور قاذوں تمکین  
ہے رحمت کا وہاں دریا گہریز  
وہاں ہیں لعل و مرجان و شہوار  
جہاں کا مہر اور مٹھ خوشہ چیں ہے  
کریں دنیا میں جن کی یاد کا قوت

وہاں کی خاک ہے الماس سودہ  
وہاں میں نہر مہوں کے چراغاں  
وہاں میں تختہٗ الانقاد تجدی  
وہاں کا باغ ایسا ہے منور  
وہاں کی شمع کی پروانہ ہے ماہ  
وہاں میں تختہٗ لالہ ہزارا  
گنج محل بہ فرش محلی ہے  
ہے سوسن سوزباں سے شیرجواں  
وہاں کی قمریاں ہیں قدسیاں خاص  
وہاں کی کویلاں سوران خوش گو  
وہاں ہر جنس میں باطور دیگر  
وہاں تالاب ندیاں حوض پر نور  
وہاں ہر قسم رنگیں خوب و مرغوب  
وہاں ہے ذوقِ دائم باکرامت  
وہاں ہے گنج بخشش فیضِ دائم  
وہاں ہے زندگی جاوید یاراں  
یہاں لحظے کی سختی سے گزر کر  
یہ سن فضل علی ہاشمؑ نے یکدم  
قدم پرشہ کے سر رکھ دو نوں مقبول  
رہے جنت میں دونوں یار جانی  
غریقِ رحمت حق دونوں ہو کر !  
اور ان کے قاتلاں گمراہ بدکار  
پھر اس بعد از بھی مردودانِ خونریز

پڑیں ہیں گوہرانِ تودہ بہ تودہ  
وہاں دائم ہے نور اللہ لعل  
غلامان ہیں وہاں کے شمسِ قمری  
بھی وہاں کے گلِ کابلینِ قمر خاور  
ہے جس کا عقد پر میں خوشہ کاہ  
ہے نافرمان پر فرمان سارا  
دوائے سر ہوائے صندلی ہے  
صد اسبوح یا قدوس گویاں  
جو پہنے ہیں گلے میں طوقِ اخلاص  
وہاں کافور و مشکیں عنبریں بو  
ہے ہر ایک بہترین بہتر مقرر  
وہاں ہے لذت دیدار معشور  
وہاں برآدیں گے ہر دل کے مطلوب  
وہاں ہر آن ہے بارانِ رحمت  
ابد تک حق رکھے گا سب کو قائم  
محمد مصطفیٰ کے دوستداراں  
ابد تک عیش کرنا اسے برادر  
زمین کو اشک کے خوں سے کئے خم  
گئے عقبیٰ طرف دنیا کے تین بھول  
چھڑائی ہے قضا نے دار فانی  
گئے پینے کو شیریں آب کوثر  
کئے ہیں مالک دوزخ نے فی النار  
کئے فتنے کی شمشیروں کے تیز

لے بیٹے بہت ۱۳۷  
اللہ کا نور چلتا ہوا  
لے شوق کا سورج  
لے نرم شام ۱۱  
لے دھونڈ مٹنے والا  
لے سبوح اور قدوس  
لے آواز کہنے والا ۱۲



لے جنت ۱۴  
بھری ہوئی ۱۵  
لے ہمیشہ کی مزہ دہی ۱۶  
لے ساتھ ۱۷  
دار فانی لینے دینا ۱۸  
لے اللہ اللہ کی رحمت  
میں دہلے ہوئے ۱۹





عقیدہ صاف ماں کا دیکھ فرزند  
نوازش تھا بارہ دن کا گیانی  
جوانی کے تھے دن رات طرب کی  
مرادوں کی تھیں راتیں عیش کے دن  
سہانا رنگ تھا شادی کا تازہ  
حٹائے دست دپارنگیں تھے اور تر  
تھا جامہ رنگ پہنا اس کے تن پر  
دھبے نے بولی اٹھا مادر کو اس دم  
مجھے جنت کی رہ تم نے دکھائی  
مجھے جنت کی کہ کہ رہنمائی  
مرے جی میں یہی تھک نیک مادر  
میں حاضر ہوں فدا ہونے کو دانش  
ٹک یک عورت سے میں رخصت کو لیکر  
میں اب دلہن سے رخصت ہو کے آؤں  
ذرا دلہن کو راضی کر چلوں گا  
دلا سادے اسے سونپوں خدا پر  
حسینؑ ابن علیؑ کے کرحوائے  
یہ سُن مادر نے بولی نور دیدہ  
بہت بہتر ہے دلہن پاس جانا  
وے ہے عقل ناقص عورتوں کی  
طوف دنیا کے ہے نیت ان کو غربت  
وہ سب دنیا کو جنت بو جھتے ہیں  
مہادا وہ تجھے افسوں سنا کر

بہت دل میں ہوا شادی سے خوش  
بہت پُر بار تھا شغل جوانی  
جو ہر آن تھی ہو ولعبت کی  
کریں حسرت جوان پر انس اور جن  
نہ دلہن کے چڑھاتھا منہ پہ غارہ  
چلا لو ہو سے تر کرنے صحن پر  
نہ میلا بھی ہوا تھا مٹو برابر  
ہزاراں آفریں بس نیک ہو تم  
شب دیکھو میں جو ہنر لائی  
یہ راہ راست اب تم نے بتائی  
مگر موقوف ہوں تیرمی رضا پر  
یہ اتنی عرض ہے خدمت میں لخواہ  
کروں قربان جاں بر آل حیدر  
لڑوں موزیوں سے سر اپنا کٹاؤں  
ہشیدوں سے ابھی جا کر ملوں گا  
بھی جملہ اہل بیت مصطفیٰ پر  
ابھی جاتا ہوں میدان پر رضانے  
سُرو شمشاد ساں قامت کشیدہ  
خوشی کے ساتھ اس سے ملے آنا  
کہ الٹی بات ہے ان ناکسوں کی  
ہنیں وہ بو جھتے اسرار جنت  
انھیں ہر کام علت سُو جھتے ہیں  
پھر ادے دل ترا دار الیلا پر

لے خوش  
کے سود  
میں  
میں  
میں



لے سراج  
یعنی شمشاد مانند  
سود اور شمشاد  
کے پتے دینا

تو اس ناقص کی باتوں پر ہومرور  
جو فرزند نبی کو چھوڑ جاوے  
پڑے گا دین سے ہو دور مردود  
حسین ابن علی سے جو بھئی ہو  
خبردار اے پسر شایستہ کردار  
یہ سن بولا وہب اے ام اکرم  
حسین ذوالکرم کا خاک پاہوں  
نہ یہ دل کس پھرائے سے پھرا ہے  
اگر دنیا مجھے سب لاکے دیویں  
مجھے گرچہ کریں دنیا پہ مختار  
مجھے غیر از حسینا کوئی نہ دالی  
مرا روح و رواں حضرت حسینا  
یہ سن کر ماں نے بیٹے کا مقولہ  
کہے فرزند کو جا امتحاں کر  
وہب تسلیم کر ماں کو چلا ہے  
کہا دلہن کو سن اے یار جانی  
ہماری عمر کا بتاؤ فنا ہے  
محمد مصطفیٰ کا نور دیدہ !  
جگر خیرالنسا کا شاہ مقبول  
کہ وہ دونوں جہاں کا بادشاہ ہے  
اگر کوئی ان سے یاری کرے گا  
سو میں چہتا ہوں اے محبوب الخواہ  
اگر تم صبر پر راضی رہو گی

لے پھرا ہوا ۱۲  
مضبوط دیوار ۱۲  
بات ۱۲  
شہید ۱۲  
۱۶

پڑے دیوائے رحمت سے بہت دور  
مقرر ہے جہنم کچھ کو کھاوے  
ہووے دونوں جہاں میں نیست باوجود  
جہنم میں وہ آخر عقیقتی ہو  
نہ ایسا وقت ہاتھ آوے دگر بار  
تیرا فرزند ہوں بھول شد حکم  
دل و جاں سے میں نت ان پر فدا ہوں  
ازل سے حق مجھے قرباں کیا ہے  
تو میرے پاؤں کا ناخن نہ بیویں  
کردوں سب کو حسینا پر سے بہار  
مرے سر پر بس ان کا سایہ عالی  
شہادت کا شہ عزت حسینا  
کہی دل میں قومی ہے میرا دولہ  
فدا سبط رسول اللہ پہ جہاں کر  
وہیں جا اپنی دلہن سے ملا ہے  
خزاں ہے اب بہار زندگانی  
پہ عمر جاوداں ملک بقا ہے  
علیٰ کا جان حق کا برگزیدہ  
ہوا ہے تشنہ لب مظلوم و مقتول  
وگر نہ یہ جہاں آخر فنا ہے  
وہ اول پاؤں جنت میں دھریگا  
کردل یہ سرفدا برنام اللہ  
تو پھر جنت میں راحت سے ملو گی



رسول اللہ کا نور العین منظور  
 ہے جن کے جہت سے روزِ حشر امید  
 سو وہ سبط رسول اللہ ناگاہ  
 میرا آرام جان و دل سو تو ہے  
 اگر یہ حکم ہوتا عورتوں پر !  
 دے جائز نہیں عورت کے تین جنگ  
 تجھے میرے دل و جاں کی قسم ہے  
 تجھے میرے جگر کی سخت سو گند  
 تو ہو پروانہ شمع کبریا کا  
 میرے دل میں یہ ہے امید محکم  
 تو جاسط نبی پر جاں فدا کر  
 پہ میں ہوں دشت و حشت میں گرفتار  
 تجھے تو کر شہ دیں کے حوالے  
 جیسا مجھ کو سونپیں خاندان پر  
 میں خدمت سے تمامی خاندان کے  
 ہو راضی ان کے باعث سے خداوند  
 وہب سنتے ہی عورت کا پکڑ ہاتھ  
 وہ دونوں شوہر و زن اور مادر  
 گرے قدموں پہ تینوں سرِ آزاد  
 وہ عورت بول اٹھی اے شاہِ شبیر  
 جمالِ شمع کا پروانہ ہو کر  
 مرا شوہر تو کیا پر باپ اور ماں  
 ہمارا دین و ایمان جان تم ہو

۱۔ ائمہ کا نور  
 ۲۔ ائمہ کا عیش  
 ۳۔ ائمہ کا نور  
 ۴۔ ائمہ کا نور  
 ۵۔ ائمہ کا نور  
 ۶۔ ائمہ کا نور  
 ۷۔ ائمہ کا نور  
 ۸۔ ائمہ کا نور  
 ۹۔ ائمہ کا نور  
 ۱۰۔ ائمہ کا نور  
 ۱۱۔ ائمہ کا نور  
 ۱۲۔ ائمہ کا نور  
 ۱۳۔ ائمہ کا نور  
 ۱۴۔ ائمہ کا نور  
 ۱۵۔ ائمہ کا نور  
 ۱۶۔ ائمہ کا نور  
 ۱۷۔ ائمہ کا نور  
 ۱۸۔ ائمہ کا نور  
 ۱۹۔ ائمہ کا نور  
 ۲۰۔ ائمہ کا نور  
 ۲۱۔ ائمہ کا نور  
 ۲۲۔ ائمہ کا نور  
 ۲۳۔ ائمہ کا نور  
 ۲۴۔ ائمہ کا نور  
 ۲۵۔ ائمہ کا نور  
 ۲۶۔ ائمہ کا نور  
 ۲۷۔ ائمہ کا نور  
 ۲۸۔ ائمہ کا نور  
 ۲۹۔ ائمہ کا نور  
 ۳۰۔ ائمہ کا نور  
 ۳۱۔ ائمہ کا نور  
 ۳۲۔ ائمہ کا نور  
 ۳۳۔ ائمہ کا نور  
 ۳۴۔ ائمہ کا نور  
 ۳۵۔ ائمہ کا نور  
 ۳۶۔ ائمہ کا نور  
 ۳۷۔ ائمہ کا نور  
 ۳۸۔ ائمہ کا نور  
 ۳۹۔ ائمہ کا نور  
 ۴۰۔ ائمہ کا نور  
 ۴۱۔ ائمہ کا نور  
 ۴۲۔ ائمہ کا نور  
 ۴۳۔ ائمہ کا نور  
 ۴۴۔ ائمہ کا نور  
 ۴۵۔ ائمہ کا نور  
 ۴۶۔ ائمہ کا نور  
 ۴۷۔ ائمہ کا نور  
 ۴۸۔ ائمہ کا نور  
 ۴۹۔ ائمہ کا نور  
 ۵۰۔ ائمہ کا نور  
 ۵۱۔ ائمہ کا نور  
 ۵۲۔ ائمہ کا نور  
 ۵۳۔ ائمہ کا نور  
 ۵۴۔ ائمہ کا نور  
 ۵۵۔ ائمہ کا نور  
 ۵۶۔ ائمہ کا نور  
 ۵۷۔ ائمہ کا نور  
 ۵۸۔ ائمہ کا نور  
 ۵۹۔ ائمہ کا نور  
 ۶۰۔ ائمہ کا نور  
 ۶۱۔ ائمہ کا نور  
 ۶۲۔ ائمہ کا نور  
 ۶۳۔ ائمہ کا نور  
 ۶۴۔ ائمہ کا نور  
 ۶۵۔ ائمہ کا نور  
 ۶۶۔ ائمہ کا نور  
 ۶۷۔ ائمہ کا نور  
 ۶۸۔ ائمہ کا نور  
 ۶۹۔ ائمہ کا نور  
 ۷۰۔ ائمہ کا نور  
 ۷۱۔ ائمہ کا نور  
 ۷۲۔ ائمہ کا نور  
 ۷۳۔ ائمہ کا نور  
 ۷۴۔ ائمہ کا نور  
 ۷۵۔ ائمہ کا نور  
 ۷۶۔ ائمہ کا نور  
 ۷۷۔ ائمہ کا نور  
 ۷۸۔ ائمہ کا نور  
 ۷۹۔ ائمہ کا نور  
 ۸۰۔ ائمہ کا نور  
 ۸۱۔ ائمہ کا نور  
 ۸۲۔ ائمہ کا نور  
 ۸۳۔ ائمہ کا نور  
 ۸۴۔ ائمہ کا نور  
 ۸۵۔ ائمہ کا نور  
 ۸۶۔ ائمہ کا نور  
 ۸۷۔ ائمہ کا نور  
 ۸۸۔ ائمہ کا نور  
 ۸۹۔ ائمہ کا نور  
 ۹۰۔ ائمہ کا نور  
 ۹۱۔ ائمہ کا نور  
 ۹۲۔ ائمہ کا نور  
 ۹۳۔ ائمہ کا نور  
 ۹۴۔ ائمہ کا نور  
 ۹۵۔ ائمہ کا نور  
 ۹۶۔ ائمہ کا نور  
 ۹۷۔ ائمہ کا نور  
 ۹۸۔ ائمہ کا نور  
 ۹۹۔ ائمہ کا نور  
 ۱۰۰۔ ائمہ کا نور



علیؑ کا سخت جاں نور علیؑ نور  
 شفاعت سے ملاوین عیش جاوید  
 پہ گھیرے ہیں مکاں سخت گمراہ  
 شہادت پا کے جانا آبرو ہے  
 تو کرتی میں خدا حضرت پہ ابھر  
 کہ ہوں اس بات سے سخت و تنگ  
 تجھے اظہار و پہناں کی قسم ہے  
 مرے دیتے ہیں سخت و سخت سو گند  
 حسینؑ ابن علیؑ نور الہدیٰ کا  
 جو جنت میں رہیں بایعش بہم  
 خدا کے پاس حاصل مدعا کر  
 میری ہاں تجھ سوائیں کوئی غموار  
 کہ تادارین میں مجھ کو سنبھالے  
 جو اس عفت پنے عصمت نشاں پر  
 محمد مصطفیٰؐ کے حوزہ جاں کے  
 رکھے دونوں جہاں میں مجھ کو نور شد  
 کیا حضرت حسینؑ سے ملاقات  
 حسینؑ سے ملے تینوں برابر  
 کہے رورو کے اے سلطانِ امجاد  
 شہادت کی کیا شوہر نے تدبیر  
 خدا ہوتا ہے شہ کی خاک پا پر  
 تمہارے نقش پا پر ہو دیں قرباں  
 سحاب طارم احسان تم ہو



کہ جوں یسخرغ دم طاؤس پیکر  
 زغن اس کا کہوں تو ہوش جاوے  
 مرصع ساز سارا ہفت پیکر  
 طمع کار جو ہر دار خوش تراز  
 پیشانی پر تھا نکتہ چاند جیسا  
 جوان پر نور اس پر مہر پیکر  
 حسین ایسا کہ جیسا بدر سارا  
 سراپا شغل جوں قدسی منظور  
 جواں مردی میں تھا ایسا دلدار  
 نے رستم جو اس کا نام درخواب  
 بھی گردان جہاں در دور انجم  
 بہت چالاک تھا مرد یگانہ  
 دونوں ہاتھوں میں پہنے داستانے  
 چمک اس داستانے کی بناؤں  
 کمال بکشاں میں تیغ سوزاں  
 تھانیرہ اڑدیا پیکر جگر سوز  
 گر اس کا کہہ پر یک دار مارے  
 بھرا ترکش تھا سب بہم الفقناے  
 کھڑا میدان میں نیرہ گاڑ شہ زور  
 لگے سب دیکھنے حیرت سے مردود  
 سپاہ دیکھ کر حیراں تھے بدکار  
 آلیا منکران دین برآمد  
 مقابل کون آتا ہے سو آوے





پکڑ شمشیر گھوڑے کو چلایا  
 کہا اس کو کہ اے شہزادہ کیونکر  
 یہ سختی اس کو نیرے پر پھرایا  
 میں وہ مرد دلدار ہوں خبردار  
 کروں گا تجھ پہ صحرائے جہاں سخت  
 دھب سن کر کہا اے شخص ناپاک  
 تو اب جلدی سے ہو خدمت میں حاضر  
 یہ کہہ کر اور ٹھانچہ اس کو مارا  
 ہوا فی النار وہ ناپاک بد ذات  
 وہیں پھینکا ہے دشتِ ہادی میں  
 سوچ اس کا برا در سخت اور دھوت  
 تنگوار دے کے گھوڑے کو شتابی  
 کیا خانہ خرابی اے جواں تو  
 دھب پر سخت نیرے کو چلایا  
 بھڑک نیرے پہ ایسا دار مارا  
 حریف دار دیگر مار سر پر  
 ہوئے ہیں چار ٹکڑے اس پاسبانِ اسوار  
 بہت شدت سے لے سر پھراے  
 جسے لگتا تھا وہ سخت غضبناک  
 ہزیمت کھا کے میدانِ بد ذات  
 نہ کوئی دہشت سے منہ پرچھٹکے آئے  
 عمر دیکھا کھڑا ثابت ہے غازی  
 بلایا پہلوان ایک کا رزاری

دھب کے روبرو لکار آیا  
 تو مارا باپ میرا زور آور!  
 میں تجھ پر اس کا دعویٰ لینے آیا  
 ہزار اسوار کا سردار خوشنوار  
 ترے تیغ سے کاٹوں سخت درخت  
 پڑے ذلت کی تیری بات پر خاک  
 تو بے دوزخ کے صحرا کا مسافر  
 منہ خرگوش اس کا جان کاڑا  
 معذب ہو موکل نے پکڑ ہات  
 شاید کے گیا وہ زاویہ میں  
 خبیث آسا تھا جوں پاتال کا بھوت  
 دھب کو آکھسا با اضطرابی  
 بھلا کیسا ہے دیکھوں پہلواں تو  
 دھب بھی کھینچ کر شمشیر آیا  
 ہوا نیزہ قلم یک بار سارا  
 کیا گھوڑے کو بھی اس کے برابر  
 دھب نے لے کے ہر ٹکڑے کو ہر بار  
 مخالف کے سواروں کو لگا دے  
 وہ ہوتا تھا برابر مثل خاشاک  
 لڑائی سے اٹھا بیٹھے سبھی ہات  
 دھب لکار کر ہر دم بلا دے  
 چلی ہے ہاتھ سے لڑنے کی بازی  
 وہ مثل نیل تھا سب تن میں بھاری

۱۳۔ میدان  
 ۱۴۔ شمشیر  
 ۱۵۔ پکڑ  
 ۱۶۔ شہزادہ  
 ۱۷۔ نیرے  
 ۱۸۔ سختی  
 ۱۹۔ مرد  
 ۲۰۔ دلدار  
 ۲۱۔ خبردار  
 ۲۲۔ صحرائے  
 ۲۳۔ جہاں  
 ۲۴۔ سخت  
 ۲۵۔ دھب  
 ۲۶۔ سن کر  
 ۲۷۔ کہا  
 ۲۸۔ اے  
 ۲۹۔ شخص  
 ۳۰۔ ناپاک  
 ۳۱۔ تو  
 ۳۲۔ اب  
 ۳۳۔ جلدی  
 ۳۴۔ سے  
 ۳۵۔ ہو  
 ۳۶۔ خدمت  
 ۳۷۔ میں  
 ۳۸۔ حاضر  
 ۳۹۔ یہ  
 ۴۰۔ کہہ  
 ۴۱۔ کر  
 ۴۲۔ اور  
 ۴۳۔ ٹھانچہ  
 ۴۴۔ اس  
 ۴۵۔ کو  
 ۴۶۔ مارا  
 ۴۷۔ ہوا  
 ۴۸۔ فی  
 ۴۹۔ النار  
 ۵۰۔ وہ  
 ۵۱۔ ناپاک  
 ۵۲۔ بد  
 ۵۳۔ ذات  
 ۵۴۔ وہیں  
 ۵۵۔ پھینکا  
 ۵۶۔ ہے  
 ۵۷۔ دشت  
 ۵۸۔ ہادی  
 ۵۹۔ میں  
 ۶۰۔ سوچ  
 ۶۱۔ اس  
 ۶۲۔ کا  
 ۶۳۔ برا  
 ۶۴۔ در  
 ۶۵۔ سخت  
 ۶۶۔ اور  
 ۶۷۔ دھوت  
 ۶۸۔ تنگوار  
 ۶۹۔ دے  
 ۷۰۔ کے  
 ۷۱۔ گھوڑے  
 ۷۲۔ کو  
 ۷۳۔ شتابی  
 ۷۴۔ کیا  
 ۷۵۔ خانہ  
 ۷۶۔ خرابی  
 ۷۷۔ اے  
 ۷۸۔ جواں  
 ۷۹۔ تو  
 ۸۰۔ دھب  
 ۸۱۔ پر  
 ۸۲۔ سخت  
 ۸۳۔ نیرے  
 ۸۴۔ کو  
 ۸۵۔ چلایا  
 ۸۶۔ بھڑک  
 ۸۷۔ نیرے  
 ۸۸۔ پہ  
 ۸۹۔ ایسا  
 ۹۰۔ دار  
 ۹۱۔ مارا  
 ۹۲۔ حریف  
 ۹۳۔ دار  
 ۹۴۔ دیگر  
 ۹۵۔ مار  
 ۹۶۔ سر  
 ۹۷۔ پر  
 ۹۸۔ ہوئے  
 ۹۹۔ ہیں  
 ۱۰۰۔ چار  
 ۱۰۱۔ ٹکڑے  
 ۱۰۲۔ اس  
 ۱۰۳۔ پاسبان  
 ۱۰۴۔ اسوار  
 ۱۰۵۔ بہت  
 ۱۰۶۔ شدت  
 ۱۰۷۔ سے  
 ۱۰۸۔ لے  
 ۱۰۹۔ سر  
 ۱۱۰۔ پھراے  
 ۱۱۱۔ جسے  
 ۱۱۲۔ لگتا  
 ۱۱۳۔ تھا  
 ۱۱۴۔ وہ  
 ۱۱۵۔ سخت  
 ۱۱۶۔ غضبناک  
 ۱۱۷۔ ہزیمت  
 ۱۱۸۔ کھا  
 ۱۱۹۔ کے  
 ۱۲۰۔ میدان  
 ۱۲۱۔ بد  
 ۱۲۲۔ ذات  
 ۱۲۳۔ نہ  
 ۱۲۴۔ کوئی  
 ۱۲۵۔ دہشت  
 ۱۲۶۔ سے  
 ۱۲۷۔ منہ  
 ۱۲۸۔ پر  
 ۱۲۹۔ چھٹکے  
 ۱۳۰۔ آئے  
 ۱۳۱۔ عمر  
 ۱۳۲۔ دیکھا  
 ۱۳۳۔ کھڑا  
 ۱۳۴۔ ثابت  
 ۱۳۵۔ ہے  
 ۱۳۶۔ غازی  
 ۱۳۷۔ بلایا  
 ۱۳۸۔ پہلوان  
 ۱۳۹۔ ایک  
 ۱۴۰۔ کا  
 ۱۴۱۔ رزاری



۱۔ شمشیر  
 ۲۔ پکڑ  
 ۳۔ شہزادہ  
 ۴۔ نیرے  
 ۵۔ سختی  
 ۶۔ مرد  
 ۷۔ دلدار  
 ۸۔ خبردار  
 ۹۔ صحرائے  
 ۱۰۔ جہاں  
 ۱۱۔ سخت  
 ۱۲۔ دھب  
 ۱۳۔ سن کر  
 ۱۴۔ کہا  
 ۱۵۔ اے  
 ۱۶۔ شخص  
 ۱۷۔ ناپاک  
 ۱۸۔ تو  
 ۱۹۔ اب  
 ۲۰۔ جلدی  
 ۲۱۔ سے  
 ۲۲۔ ہو  
 ۲۳۔ خدمت  
 ۲۴۔ میں  
 ۲۵۔ حاضر  
 ۲۶۔ یہ  
 ۲۷۔ کہہ  
 ۲۸۔ کر  
 ۲۹۔ اور  
 ۳۰۔ ٹھانچہ  
 ۳۱۔ اس  
 ۳۲۔ کو  
 ۳۳۔ مارا  
 ۳۴۔ ہوا  
 ۳۵۔ فی  
 ۳۶۔ النار  
 ۳۷۔ وہ  
 ۳۸۔ ناپاک  
 ۳۹۔ بد  
 ۴۰۔ ذات  
 ۴۱۔ وہیں  
 ۴۲۔ پھینکا  
 ۴۳۔ ہے  
 ۴۴۔ دشت  
 ۴۵۔ ہادی  
 ۴۶۔ میں  
 ۴۷۔ سوچ  
 ۴۸۔ اس  
 ۴۹۔ کا  
 ۵۰۔ برا  
 ۵۱۔ در  
 ۵۲۔ سخت  
 ۵۳۔ اور  
 ۵۴۔ دھوت  
 ۵۵۔ تنگوار  
 ۵۶۔ دے  
 ۵۷۔ کے  
 ۵۸۔ گھوڑے  
 ۵۹۔ کو  
 ۶۰۔ شتابی  
 ۶۱۔ کیا  
 ۶۲۔ خانہ  
 ۶۳۔ خرابی  
 ۶۴۔ اے  
 ۶۵۔ جواں  
 ۶۶۔ تو  
 ۶۷۔ دھب  
 ۶۸۔ پر  
 ۶۹۔ سخت  
 ۷۰۔ نیرے  
 ۷۱۔ کو  
 ۷۲۔ چلایا  
 ۷۳۔ بھڑک  
 ۷۴۔ نیرے  
 ۷۵۔ پہ  
 ۷۶۔ ایسا  
 ۷۷۔ دار  
 ۷۸۔ مارا  
 ۷۹۔ حریف  
 ۸۰۔ دار  
 ۸۱۔ دیگر  
 ۸۲۔ مار  
 ۸۳۔ سر  
 ۸۴۔ پر  
 ۸۵۔ ہوئے  
 ۸۶۔ ہیں  
 ۸۷۔ چار  
 ۸۸۔ ٹکڑے  
 ۸۹۔ اس  
 ۹۰۔ پاسبان  
 ۹۱۔ اسوار  
 ۹۲۔ بہت  
 ۹۳۔ شدت  
 ۹۴۔ سے  
 ۹۵۔ لے  
 ۹۶۔ سر  
 ۹۷۔ پھراے  
 ۹۸۔ جسے  
 ۹۹۔ لگتا  
 ۱۰۰۔ تھا  
 ۱۰۱۔ وہ  
 ۱۰۲۔ سخت  
 ۱۰۳۔ غضبناک  
 ۱۰۴۔ ہزیمت  
 ۱۰۵۔ کھا  
 ۱۰۶۔ کے  
 ۱۰۷۔ میدان  
 ۱۰۸۔ بد  
 ۱۰۹۔ ذات  
 ۱۱۰۔ نہ  
 ۱۱۱۔ کوئی  
 ۱۱۲۔ دہشت  
 ۱۱۳۔ سے  
 ۱۱۴۔ منہ  
 ۱۱۵۔ پر  
 ۱۱۶۔ چھٹکے  
 ۱۱۷۔ آئے  
 ۱۱۸۔ عمر  
 ۱۱۹۔ دیکھا  
 ۱۲۰۔ کھڑا  
 ۱۲۱۔ ثابت  
 ۱۲۲۔ ہے  
 ۱۲۳۔ غازی  
 ۱۲۴۔ بلایا  
 ۱۲۵۔ پہلوان  
 ۱۲۶۔ ایک  
 ۱۲۷۔ کا  
 ۱۲۸۔ رزاری

تھا اس کا نام بدطہاسِ مختاس  
 ہزار اسوار کا ہی لے کے جزائے  
 وہب کے روبرو طہاس ہو کر  
 بھی اپنے ہاتھ میں لے کر طہاس  
 کیا تاکہ پھر لوگوں کو یوں کر  
 کر داس کے بدن کو مثلِ غرباں  
 وہب کو چھن کے نیزے سے نکالو  
 وہب سنتے ہی آوازِ جفا کار  
 سویا دہاب کر لپکا وہب نے  
 طہاس کے گھوڑے سے گھوڑا  
 پھر نیزہ چلایا اس پر شہ زور  
 ہوا تھا پارِ نیزہ پشت میں یوں  
 اٹھانیزے پر اس حلقے پہ مارا  
 لے نیزہ پھر تگا وردیکے رن سور  
 فرات اوپر وہیں گھوڑا چلایا  
 کیا گرزوں کی لمبی مار سب پر  
 وہاں سے سارے چوکیدار بھاگے  
 گیا گھوڑے کے تیس پانی پلانے  
 وہب کے دل میں آیا کچھ بیو آب  
 کہا گھوڑے کو پی پانی شتابی  
 عزیزانِ تین باری اس نے بولا  
 رہیں آئی رسول اللہ پہ تشنہ  
 دیکھو حیوان نے میں پانی پیسا ہے

چلا دوزخ کو ہو ایماں سے بے آس  
 چلا یک تن پہ لے کر فوجِ فجار  
 کیا حلقہ سواروں کو مقرر  
 سواروں کو دیا نیزہ وہ مختاس  
 وہب کو رنج کی نوکوں پر دو کر  
 نکالو اپنے سر سے سخت جہنم  
 بہت سختی سے اس کو مار ڈالو  
 کیا معلوم ہے طہاس مردار  
 ملے پر زور شہبازِ عرب نے  
 لے اس کے گرز کو پیکاں سے جوڑا  
 جو گزرا پشت سے ساتوں تو سے پھوڑا  
 پرویا مرغِ بریاں تیغ میں جوں  
 ہوا یکبارگی حلقہ ادا  
 چلا باہر نکل حلقے سے منظور  
 وہاں کی چوکیاں سب کھلبلیا  
 گویا بر ساحلِ اکا تھر یکسر  
 وہب نے اپنا گھوڑا کر کے آگے  
 نیزہ می سب لگے تھے منہ چھپانے  
 سو آیا یادشہ کاتب تب و تاب  
 ابھی کوئی دم میں ہوئی بے خرابی  
 و لے پانی پہ منہ گھوڑا نہ کھولا  
 سو کیوں پانی پیئیں حیوان گرسٹ  
 رعایتِ آلِ امجد کی کیا ہے

۱۰ یعنی شیطان  
 ۱۱ یعنی ناسید  
 ۱۲ یعنی بہت اندھ  
 ۱۳ مارا شکر جس  
 ۱۴ میں بہت آدمی  
 ۱۵ اس سر فوج  
 ۱۶ ہوں اس کے جہنم

۱۷ باقی

۱۸ یعنی بھالا  
 ۱۹ یعنی چھلنی  
 ۲۰ زور والا  
 ۲۱ یعنی پھوڑا  
 ۲۲ یعنی بے قراری  
 ۲۳ یعنی بہت لڑک

وے وہ کوثر باطن سخت شہاد  
انہیں پانی کا قطرہ نہیں دیئے ہیں  
جنہوں کے واسطے دنیا ہے پیدا  
جنہوں کے باپ ہیں ساقی کوثر  
جنہوں کا جہد جبریلؑ امیں نے  
سوان کو قطرہ پانی جہاں میں  
انہوں کو بونا کیا ہے سزاوار  
فقیر خاموش اس قصہ میں مت پڑ  
نہیں پانی پیا گھوڑے نے ذرہ  
وہب نے دیکھ کر گھوڑے کا احوال  
چلا جوں باد صحر قتل گہہ پر  
سواروں کی پڑی آلات یکدم  
وہب گزر گراں لے کر رہا ہے  
لگایا ہاتھ یوں گزر گراں کے  
لگا گزر گراں ہر سو پھرانے  
زغن گھوڑا کرے جس دم ہو پر  
جد ہمارے وہ غازی گزنگیں  
گرے جس سمت وہ گزر گرانبار  
یزیدی خوف سے کہتے تھے اللہ  
نہ کس میں ہوش نہیں کچھ حیثیت تھی  
کھڑے تھے بعتاں شکل وحشت  
وہب نے کھینٹا گزروں سے چوگاں  
عمر بن سعد کے جا کر مفتابل

کئے اس طرح مظلوموں پر تیار  
غضب گویا وہ اپنے پر کئے ہیں  
نہ ان کو بوند پانی یہاں ملے گا  
نہ ان کو آب دنیا ہو بستر  
ہلایا ہووے اس نور الیقین نے  
دیئے نین ہیں وہ دشت خوفناک  
کہو بھر خدا اے جملہ دیندار  
بے دل کا قافلہ عزم ہم پر  
اچھل پانی سے نکلا پھوڑ پرہ  
پکڑ باگاں اٹھا گھوڑے کو دھال  
اٹھا یکبارگی شکر کا شکر!  
ہو ایک شارب سب شکر کا عالم  
کہ جیسا باگھ کانٹوں میں پھنسا ہے  
اڑے تھے ہوش تیغ کہکشاں کے  
لگا چکر کے مانند چرخ کھانے  
فرشتے بول اٹھے اللہ اکبر  
کرے بہرام گردوں اس پہنچیں  
کرے دوچار اسواروں کو سمار  
زمیں کو چھوڑ جا دیں گر طے راہ  
جدھر دیکھو ادھر ذلت کی رہ تھی  
سیاہی کی پھری تھی منہ پہ ذلت  
یکایک جا کے پہنچا دل کے درمیاں  
کہا اس کو کہ اے مجہول غافل

لے یعنی دل کے اندر  
تھ یعنی بے الفانی  
تھ یعنی جھوٹا  
تھ یعنی جنگاں  
جھاڑنے والا  
یعنی لائق شہادت  
کے واسطے  
دامن یعنی  
پھاڑ پانی دامن  
یعنی نیزہ سوار کی طرح قتل



۲۱  
کرنی جگہ سے  
سفیدی آسمان میں  
ہوتی ہے  
اللہ ایک ستارہ ہے  
جس کو منہ پہنتے ہیں  
اللہ سب آفرین  
یعنی کھلنے سے  
یعنی خرابی  
ہلے یعنی جاہل و  
بادان

سب دنیا تو اپنے دین کو کھویا  
یہ کہہ کر گرز سر پر پھیر یکدم  
لگایا گرز جیسا کہ وہ اٹوٹا  
عمر کے سر پر جیسا گرز آیا  
زمین پر ہو کے چٹا پاٹ مردود  
وہ بٹ نے گرز دیگر بر علمدار  
علم ٹوٹا ہوا نابود مردود !!  
دگر گھوڑے پہ چڑھتا زہ علم لے  
وہ بپ پر آگیا یلغار یک بار  
ٹلے چاروں طرف سے سخت آکر  
وہ بٹ تھا زور و ریکتاے دوراں  
کڑک یکبار مثل برق چالاک  
جگر سے ایسی قلعاری اٹھایا  
کیا اس طرح کا نعرہ صحن پر  
زمین کو بلانے ہو شش گھوئی  
حواس پہلوانان گم ہوئے تھے  
اٹھا گھوڑا ملایا فوج میں او  
چلا ٹوٹن ہوا کے پیش در زور  
ہوا بھی دیکھ کر توسن کا بولاں  
بھی نیغہ کہکشان سا برق تمثال !  
بوں سا تندہ وہ پھرتا تھا تازی  
نط باد خزان ہو برگ ریزاں  
ہزاروں ہی گرے مردار مردے

تو اپنا نام عالم میں ڈوبیا !  
ٹلا گھوڑے سے گھوڑا اس کے باہم  
تھی جس کی ضرب سے ہوش و بوجد  
گرا گھبرا کہا مارا خدا یا  
چلا بے بھاگ کر آہستہ تر کو  
جرٹا ایسا گرجوں اس پہ کہتا  
عمر بن سعد نے ڈر کر وہیں زود  
بھی اپنے ساتھ آیا سب شتم لے  
عمود و تیر و پیکال گرز و تلوار  
بہت بلوہ کے یک دم وہ بپ پر  
ٹپک کر گرز کھینچا تیغ سوزاں  
لگی اڑنے زمین کے اینٹ کی خاک  
جہاں کو صور محشر یاد آیا  
اڑے قدسی فلک کی انجن پر  
لہو کے اشک سے حسرت میں مونی  
تھے بعضے خام دل سو مر گئے تھے  
چلا جوں بھر جو شاں موج میں و  
ثریا سے ترسی تاک ہو گیا شور  
ہوئی تھی وہم جنبانی میں حیراں  
تھا وہم آبداری ضرب قتال  
لگا مریخ سال کرنے کو بازی  
جھڑیں اس طرح اس سے شور و خباں  
ہزاروں سے موئے مردے نبروئے

۱۰ یعنی جہاں  
۱۱ ایک چاروں طرف  
۱۲ یعنی جہاں  
۱۳ یعنی نشان  
۱۴ یعنی تیر و پیکال  
۱۵ جگہ جگہ  
۱۶ یعنی کچھ دل  
۱۷ یعنی دریا و پاشا  
۱۸ دلا  
۱۹ گھوڑے کو کہتے ہیں  
۲۰ جو نہایت  
۲۱ اور  
۲۲ وہ چھ ستارے



۲۵ باہر  
۲۶ دارخ  
۲۷ پر دین  
۲۸ مجازاً مراد  
۲۹ اللہ یعنی خاک  
۳۰ مجازاً یعنی زمین  
۳۱ یعنی آسمان  
۳۲ اللہ یعنی تنگ  
۳۳ اللہ یعنی طرح  
۳۴ یعنی پتہ گزینا والا  
۳۵ یعنی بدستیاں  
۳۶ یعنی نہ دینو والے

بہت سے پہلواناں کوہ نمشاں  
زمین کہ بلا مردوں کے دم سے  
ہوا تھا مالک دوزخ بھی حیراں  
موت کل سب تھکے ان کو جلاتے  
پون سا ہاتھ چلتا تھا جواں کا  
بدن زخموں سے تھا گلنا سارا  
پہ وہ شہ زور جب تیغہ چلاوے  
عمر نے سارے تیر اندازے کر  
کئے یکبار اس پر تیس باراں  
لگے ہیں تیرویوں گھوڑے کے تن پر  
گر اگھوڑا وہب گھایں ہوا ہے  
پہ وہ مرد تہمتیں با تہوڑے  
لگانا تھا ہر اک جانب کو بھر کے  
سواروں نے لئے حلقے کے اندر  
لگے ہیں دور سے نیزے چھانے  
وہب کا تن ہوا پنجرے کے مانند  
پہ وہ مرد بہادر تیغے کے  
جو کوئی ہو سامنے سر کاٹنے آئے  
سو یک مرد و دو شامی سخت بدکار  
پر دیا مثل گل میں خار مردار  
وہب قبضے میں لا سو فار نیزہ  
بھی اس کی چوب کو سینے سے باہر  
بھی اس شدت میں قوت کو پھرا ہے

پڑے تھے ہونہ میں پر فرش پامال  
بھرمی تھی سب زیندوں کے جسم سے  
ہوا تھا تنگ تر دوزخ کا میدان  
وہب کو بول اٹھے ہمت خدا سے  
لہو تھا تن سے جا رہی پہلواں کا  
تھا جامہ خون سے گلزار سارا  
تو کسی موفیوں کو ذلت میں ملاوے  
وہب کے گرد حلقہ کر کے یکسر  
بدن چھد کر چلیں لو ہو کی دھاراں  
پر وے تھے گویا رگ رگ میں نشتر  
قر آسا زمین پر ڈھل پڑا ہے  
کھڑا تھا غل میں تیغے کو سنبھل کر  
مخالف کے اکٹھے ہر دل میں دھڑکے  
چلانے کو لگے سب گرز و خنجر  
وہ نازک تن میں سو فاراں چلانے  
تھے ہر مومو میں پیکان بند در بند  
چلاتا تھا وہ مقہور دل کے اوپر  
اسے اک دار میں دوزخ میں پہنچائے  
چلایا پیٹ میں نیزے کا سو فار  
کہ سینے سے وہب کے ہو گیا پار  
کیا ہے توڑ اس کو ریزہ ریزہ  
نکا لا کھینچ کر مرد بہادر  
مع تیغہ غضنفر سا اڑا ہے

لہ یعنی چاند کے مانند  
تھے یعنی دلاور  
جواں مرد  
سو فاراں کی یعنی نیزہ



یعنی ہر اک جانب کو  
چوب کی چوب کو  
یعنی چوب کو  
یعنی چوب کو

غضب سے ہاتھ مارا اس کے سر پر  
 بھی دیگر چار ہاتھ مارا  
 تب آیا غش جو ان کو سو گرا ہے  
 سو تب سب مل کے مردوداں سید کا رہے  
 سنائے شاہ عالم کو بہ سختی  
 وہ شیطانوں نے سر مثل خورد  
 وہ لشکر میں شہنشاہ کے اڑے  
 وہب کی ماں نے دیکھی سر کو ناگاہ  
 وہ لے اس سر کو آنکھوں سے لگائی  
 ہزاراں آفریں اے جان مادر  
 حلال اپنا کئی میں دودھ تجھ کو  
 خدا راضی ہوا اور میں بھی خوشنود  
 جمال اس کا بھی دیکھی سو بھی جگر  
 وہ پھینکی سینہ قاتل کے اوپر  
 پٹری تھی چوب سوے کر ضعیفہ  
 بکڑ کر پیرزن نے چوٹ در زور  
 پیاتے تین چوبان کھیچ ماری  
 دیکھے حضرت حینا سو پکارے  
 سو دیں وہ پیرزن سرے کے آئی  
 قدم پر شر کے سر رکھ اور پکاری  
 کہی یا شاہ دیں فرزند دلبند  
 ہو اجب آپ کے قدموں پر قرباں  
 وہ مردودوں نے اس کے سر کو لے کر

گر اسراس کا جا کر سو قدم پر  
 مخالف کے جوانوں کو لٹھاڑا  
 سعادت سے شہادت پا گیا ہے  
 وہب کا سرتارے مل جھیکار  
 جیٹ تھی ان کی بد سختی کی سختی  
 کہ پایا جن نے حق سے جان جاوید  
 خدا کے برگزیدے کو ستائے  
 اٹھائی بے جگر سے کھینچ کر آہ  
 قبول حق نے یہ میسری کمائی  
 ہو ا قربان تو آل عبا پر  
 کرے حق المبین مسعود تجھ کو  
 ہووے گی عاقبت ہم سب کی محمود  
 لے سر بیٹے کا اور میدان چلکر  
 موافی الحال قاتل مثل چھڑ  
 ادا کی دین و ایمان کا طریقہ  
 اٹھائی فوج میں یکبارگی شور  
 لگا لگ تین موزیوں کو لٹھاڑی  
 بصد درد و فغاں سے آہ مائے  
 حسین ذوالکرم کے تین دکھائی  
 بصد درد و فغاں سے آہ ماری  
 وہب تھا ایک میرے دل کا بیوند  
 کیا میدان میں اپنے سر کا چوگاں  
 اڑائے شاہ کے لشکر کے اندر

لے نیک سختی ۱۲  
 یعنی بیانی ۱۳  
 یعنی بیانی ۱۴  
 یعنی مقبول ۱۵  
 یعنی اللہ تعالیٰ ۱۶  
 یعنی نیکیت ۱۷



دعائی ۱۸  
 نیک ۱۹  
 دقت ۲۰  
 پلہ در پلہ ۲۱  
 یعنی فکر ۲۲  
 سے کر ۲۳

سنا ناشہ کھامیں دیکھی سو جلی کر  
 بغیر از حکم کے رن پر گئی میں  
 وگرنہ عورتوں کا نہیں یہ دستور  
 سو اس غصہ میں پہنچی میں شہنشاہ  
 بھی مجھ بیٹے کو محشر میں کرم کر  
 وہ سرے جا کے عورت کو دکھائی  
 وہ عورت دیکھ جلدی شکر کر کر  
 لگا کر لب لبوب اک آہ ماری  
 کسی خاوند پہ قرباں دل و جان  
 جو ماں نے دیکھ یہ احوال اس دم  
 عقب میں ان کے جا مادر بھی پہنچی  
 ہوئے تینوں بدم جنت میں داخل  
 کہ کیسی ماں بہوٹیا تنہا یاراں  
 عقیدہ ان کا کیسا اور وفا کیا  
 وہ کیسے لوگ تھے مقبول درگاہ  
 وہب اور اس کی زن بھی نیک نادر  
 بھی دیگر ہے بھی قوم جفا کار  
 انھوں نے شہ کو پانی میں دیئے ہیں  
 انھیں حاصل ہوئی ماثم ذلت  
 انھوں کو خلق کہتا ہے زباں کار  
 انھوں کو زہر و سختی ہے ہمیشہ  
 انھوں کو جنت الفردوس اعلیٰ  
 پڑی عبرت تمامی قدسیاں پر

۱۔ یعنی عوف بدلا  
 ۲۔ یعنی بی بی ہار  
 ۳۔ یعنی تو بھڑکی  
 ۴۔ عورت



خانہ دار عفتہ  
 شہزادہ پانیوالے  
 شہزادہ "لکھنؤ"  
 شہزادہ "لکھنؤ"

وہ سراور چوبے میدان میں چل کر  
 مکافات اس کا عوفیوں کوئی دم میں  
 مگر بیٹے کے غم سے دل تھا رنجور  
 مجھے بخشو تم اے مقبول درگاہ  
 ملانا اس سے دامن اور مادر  
 شہادت خیر کا مرثیہ سنائی  
 دوزانو با ادب ہو سر کو لے کر  
 عقبے شوہر کے جنت میں سہاری  
 رہی گلدستہ سو جنت میں خنداں  
 جو کھینچی آہ یک دم پشت کمر  
 زمین غم کو ناخن سے کھر دینچی  
 فقیہ تو دیکھ یہ احوال غافل  
 بے نازل جن پہ نت رحمت باراں  
 پہ تیرے دل کو اے غافل ہوا کیا  
 کئے قربان جوشہ پر اپنا بنگا  
 بنایا حق نے وہاں جنت کا افسر  
 وہ کہلاتے تھے سب اپنے کو دیندار  
 انھوں نے مال و جاں قرباں کئے ہیں  
 انھیں حق سے ملی دایم کی دولت  
 انھوں سے خوش ہے سارا خلق عفا  
 عذاب سخت کا ہووے گا پیشہ  
 ہووے گا ان کا محشر میں کالا  
 بڑا ماتم ہوا کر دیباں پر !!



حسین ابن علیؑ سب لوگ لے کر  
لگے رونے شہنشاہ زمانہ  
جھڑی ہے ویدہ اوان سے آگ  
ٹپکنے کو لگی گردن کی آنکھیں  
وہ تینوں پر تمامی یار روئے  
تمامی یار اور بھائی برادر  
مثال ابر ہاراں زار روئے  
حسینا کے گرے آنسو میں پر  
بہت ماتم کئے اعیان دار کاں  
سیہ ہوا بر رویا آسماں پر  
حسینؑ ذوالکرم یاروں کو لے کر  
عزیزاں دیکھے اہل جفا کار  
ادھر کا ایک جواں جاوے جو رن پر  
وے عالم سبھی اک جا ملا تھا  
لڑے کاں تک سبھی عالم سے یاراں  
جواں مرومی ستے یاروں کی شہ کے  
یہ دو چاروں نے ایسی دھوم ڈالی  
وے قسمت میں تھا ایسا ہی مرقوم  
کھڑے تھے گم ہاں لڑنے کو تیار  
مبارز کو لگے موذی بلانے  
حسینؑ ابن علیؑ کی صف کو قادر  
دکھایا کو شر و طوبے طہور  
دکھایا وہاں کی حوراں اور غلماں

وہب کے سر کے تیں زانو پہ دھڑک  
لگا رونے کو سارا کا رخا نہ  
لگے رونے کو سارے ہو کے میاں  
لگے سب آہ کرنے ورونا کاں  
بھی سبط احمد المنعمار روئے  
وہب اور مادر ورن پر الم کر  
حسینؑ ابن علیؑ با یار روئے  
ہوئے معدن میل اور ہمیں گوہر  
ہوا غلگس الم سے چرخ گرداں  
ہوا ماتم تمامی انس و جان پر  
وہ مستور دل کو دفنا لے مقرر  
ہزاروں تھے کھڑے لڑنے کو تیار  
ہزاروں کو لڑا وے جوں کو تیر  
یہ دنیا دیکھ کر یکٹھا ہوا تھا  
بھی سب تشنہ گشتہ روزہ داراں  
محبباں اور ہوا داروں کی شہ کے  
کئے شکر کی نیمی پائمالی  
شہادت پا دیں گے شیر مظلوم  
ادھر سلطان بمع شکر تھے اسوار  
لگے حضرت کے یاراں جلد جانے  
کیا جلوہ بہشتوں کا مظاہر  
دکھایا منتہی کا سب ظہور  
دکھایا گلشن فردوس و رضواں

۱۲ یعنی آسمان  
۱۱ غم ۱۱ تلک مکان  
۱۰ دریا ۱۰ شہ ہونی  
۱۱ بزرگ لوگ  
۱۰ آسمان چھینا  
۱۰ عورتیں ۱۰ لگے

بانی

۱۱ سے بھوک ۱۱ تلک  
ظاہر ۱۱ تلک درخت  
طوبے ۱۱ تلک شرب  
ظہور ۱۱ تلک سدرہ  
المنعمی ۱۱ تلک لڑنے  
والے ۱۱

جہاں ان کا اٹھایا حق تعالیٰ  
دکھایا ستھان الانہار تجریمی  
دکھایا صحن بستان جلالت  
یہ دیکھے سو ہوئے یاراں دوانے

دکھایا ان کو جنت کا اجالا  
دکھایا سورۃ واللیل فخری  
دکھایا قصر ایوان شہادت  
لگے ہیں ایک کے آگے ایک جانے

## تمثیل از وقت موسیٰ و فرعون

بسان وقت موسیٰ عہد فرعون  
وہ ستاروں نے دیکھے ہیں عصا کو  
کوڑوں ساحروں کے مارو اجگر  
وہ ساحر دیکھ کر گھبرا گئے ہیں  
آمنّا ربّ موسیٰ اور ہاروں  
کہا ایمان کیوں موسیٰ پہ لائے  
سوان کے جرم پر سولی منگایا!  
کھڑی کردار کو موسیٰ مقابل  
کہ سیدھا ہاتھ بایاں پاؤں کاٹو  
خدا نے ان سبھوں پر لطف کر کر  
دکھایا عیش جنت جسادانی  
دکھایا لعلہ خورشید پہناں  
سو وہ سب پیشتر سولی کے جا کر  
چڑھا مجھ کو چڑھا مجھ کو پکارے  
سو بلیں اک کو دس آ کر شتابی  
اسی موجب حسینا کے ہوادار  
غرض سارے مسلانان بہادر

مقابل تھا جو ساحرے کے ملعون  
کہ ایک لکڑی کی ضرب اڑدیا کو  
نگلتا تھا سبھی موسیٰ کا اڑدے  
طرن موسیٰ کے ہو راضی کہے ہیں  
یہ سنتے ہی ہوا غصے میں فرعون  
اجازت کیوں نہ میرے سے منگائے  
کہ میدان مقابل میں گرا یا  
زبان سے حکم کر کر اس نے باطل  
بھی سولی پر ابھی سب کو چڑھاؤ  
دکھایا سب کے تیں جنت کے منظر  
دکھایا حورو غلاں کی نشانی  
دکھایا عیش و عشرت کا گلستاں  
کہے ہیں یک دگر سے جنگ کر کر  
ہوئے اک ایک جا سولی کے آرے  
شہادت کی ہوئی تھی اضطرابی  
تھے اک کے آگے اک جانیکوتیار  
گئے ہیں مار موزیوں کو گزر کر

لیجے روداد ۱۲ بلکہ بیخ  
اس کے نہیں جاری  
ہیں ۱۲ سہ سالہ  
کی حج جادوگر ۱۲ سہ  
سانب ۱۲ سہ  
اجگر ۱۲ سہ  
طرف آئے کر لے کر  
۲۳  
یعنی ایمان لائے ہر  
موسیٰ اور فرعون  
علیہما السلام کے چڑھا کر  
پر ۱۲ جگہ ۱۲  
سہ دیر ۱۲ سہ  
چھپے ہوئے آفتاب  
کی روشنی ۱۲

رضائے شہ کی جو میدان پہ جاوے  
 پہ آخر کو شہادت کر کے حاصل  
 مفصل ذکر ان کا گم لکھوں میں  
 دے کچھ مختصر یاروں کا مذکور  
 کلام طول سے وسواس کر کر  
 وسواس باعث کیا ہوں مختصر میں  
 شہادت پاسدھارے شہ کے یاراں  
 رہے انیس تن خویش و برادر  
 بھی مستورات فرزند ان غمگین  
 کھڑے تھے شہ کے گرداں پیش خویشاں  
 وہ کیسے لوگ تھے یاران جانی  
 زن و فرزند اپنے شہ پہ واسے  
 بہت روئے ہیں یاروں پر شہنشاہ  
 درویش سے آہ کا بھپکا راٹھ کر  
 گئے سب یار ہو دنیا سے فانی  
 بہت مودی سے صابر ہو کے ہمد  
 ہزاراں آہ کر کر شاہ روئے  
 بہائے خون چشم ارغواں سے  
 بھی خویشاں سارے آئے شہ کے ملکر  
 محمد مصطفیٰ کو یاد کر کر !!  
 امیر المؤمنین شیر خدا کو  
 کہ یا شیر خدا وقت مدد ہے  
 حینا سخت تر غم میں پڑا ہے

ہزاروں نابکاروں کو کھپا دے  
 ہوئے سب جنت العدنی میں داخل  
 تو سب راق ہستی کے بھروں میں  
 کیا ہوں محفل عالم میں مسطور  
 نہ تو تکلیف بزم سامعین پر  
 قصص کہنے میں ہوں گاہیخبر میں  
 محمد مصطفیٰ کے جاں نثاراں  
 بھیتے بھانے نخت پیغمبر  
 تھا سب کا تشنگی سے حال سنگیں  
 سبھی دردِ عالم سے سینہ ریشاں  
 کئے حضرت کی خاطر جانفشانی  
 سعادت سے شہادت لے لے گئے  
 لگے کرنے کو باسوز جگر آہ  
 چلا جاتا تھا گردنوں سے گزر کر  
 ملائیں جن کو ہرگز دانہ پانی  
 شہادت پار ہے جنت میں بے غم  
 کہ در آنسو کے ترگاں میں پروئے  
 بھو کے آہ کے اٹھتے تھے جاں سے  
 لگے رونے کو ان کی بے کسی پر  
 پکاریں دم بہ دم اللہ اکبر  
 یہی کہتے تھے رو کر مرقضیٰ کو  
 خدا کا فضل تا روز ابد ہے  
 یہ اہل البیت کا دالی خدا ہے

لکھنؤ کے اورنگ  
 ۱۲  
 داروں کی مجلس  
 ۱۲  
 قلم کی جمع  
 ۱۲  
 عورتیں ۱۲



پایاں ۱۲  
 شہ غلین ۱۲  
 شہ دل ۱۲  
 شہ ایک ۱۲  
 شہ سرخ ۱۲

یہی کہتے کھڑے ہو شاہ نمگیں  
 بسھی حیران ہیں طفلان تشنگی سے  
 حیئن ذوالکرم فرمائے یوں کر  
 سو وہ بھی جوش کھا کر خوں ہوا ہے  
 وگرنہ کاشہ چشمان پر غم  
 یہ کہہ کر سارے زار و زار روتے  
 ادھر موذی منافق ایک ہو کر  
 دیکھے سلطان دیں نے روتے روتے  
 لے صف خوشیوں کو جافٹ کے مقابل  
 کھڑے جا کر رہے اللہ کے مقبول  
 دکھایتے ہو یہ شربت سو کیا ہے  
 کہ بدبخت مردودوں نے یوں کر  
 تھیں ملتا نہیں اس کے سبب سے  
 شہنشاہ نے کہے اے کو چشمان  
 ذرا شربت لے اپنے منہ میں یکدم  
 سو مردودوں نے لے شربت کمز میں  
 قسم اللہ اکبر کی ہے یاراں  
 دونوں شکر کھڑے دیکھے ہیں نہار  
 ہوئے حیران سارے ہوش کھو کر  
 ندامت کھا ہوئے ہیں منفصل سب  
 لگے پھرنے کو دل ساروں یکدم  
 پڑا تشویش میں لشکر کا لشکر  
 لگے آپس میں آپ ہی کلبلا نے

جو آیا گھر سے یک آواز سگیں  
 کہے ہو سہگیں آشفگی سے  
 مجھے جز آیت آنسو میں بیتر  
 ہو پینا نہ مؤمن کو روا ہے  
 ہیں خونی اشک سے بتریزہ دم  
 زیں کافرش آنسو سے جھگوئے  
 بنا دیں شربتباں ٹھنڈے ہوا پر  
 وہ اپنا حال غم میں کھوتے کھوتے  
 چلے سبط رسول اللہ کامل  
 مخالف کو کہے اے قوم جہول  
 نہیں معلوم اس میں خون بھر ہے  
 ہمیں پانی نظر آتا ہے اکثر  
 ہو کہتے ہو تم رنج و تعب سے  
 صحیح کہتا ہوں میں از حکم سبحاں  
 زیں پر پھینک دے معلوم یکدم  
 سو پھینکے شاہ کے آگے زیں میں  
 محمد مصطفیٰ کے دوستداراں  
 ہو تازہ نکل منہ سے ہوا بھار  
 رہے تصویر ساں خاموش ہو کر  
 سراں نیچے کئے ہو کر خجل سب  
 لگا ہونے کو کل احوال برہم  
 پھرے اپنے امیروں پر مقرر  
 لگے انوس سے گردن ہلانے

لے خوشاک ۱۲  
 پریشانی ۱۲  
 کا پانی ۱۲  
 وہ خون کا آنسو ۱۲



۱۲  
 جبراجوا ۱۲  
 اہل آنکھ والے  
 وہ تصویر کے مانند  
 وہ شہیدان ۱۲

ہوئے حیران فعل منکری ہے  
 کئی جاتے رہے جنگل پکڑ کر  
 جو دیکھے سب نے حضرت کی کرات  
 کئی اپنا گریباں چاک کر کر  
 بہت نزدیک تھا جلست سے عالم  
 دے گر ہو قضاے پیکٹ طرار  
 عمر دیکھا چلتا ہے ہاتھ سے کام  
 بہت گھبرا کے بولا سب کو یکدم  
 نہ ان باتوں کو مانو اسے جو ان  
 سواروں کو لگا تاکید کرنے  
 حسین ابن علی دیکھے کہ دشمن  
 بھی بوجھے دل میں ہے روز شہادت  
 سرفریں کر پھریں سلطان عالم  
 چلے ڈیرے طرف آزرده ہو کر  
 غوشی تیرے پہ میرا سرفدا ہے  
 تلک فوج مخالف سے مبارز  
 تگا ڈرے مبارز کو بلایا !!  
 کہا کوئی بھی ہے جینے سے بیزار  
 سنا آواز جب شیروں نے یوں کہ  
 بھینجا ایک حسین محتشم کا  
 تھا اس کا نام عبد اللہ مسلم  
 جواں تھا خوب و خوش خلق قابل  
 بہت شہ زور تھا مردان نیکو

بھی بعضے ہاتھ اٹھائے نوکری سے  
 پھرا یکبارگی احوال شکر  
 کئی حسرت سخی ملنے لگی بات  
 اٹھائے اپنے سر پر خاک و حر کر  
 نکل جاوین ہم کو مار برہم  
 کیا لا کر کھڑی عقلمت کی دیوار  
 لگا پسینے کو دل میں زہر کا جام  
 بہت ہیں ایسی باتاں جانتے ہم  
 ابھی لیتے ہیں ان کو پہلو انو!  
 ہوا لوگوں کو لے تیار کرنے  
 کھڑے تیار ہیں لڑنے کو بن بن  
 نہ ہو دیں زیر آزر دے کرامت  
 ہوئے ہیں جن سبب تاحشر برہم  
 کہے صد شکر ہے اللہ اکبر  
 کہ میں بندہ ہوں تو میرا خدا ہے  
 ہوا میدان میں جوں خرگوش حاضر  
 بہت سختی سے گھوڑے کو پھرایا  
 جو دیکھے آکے میری ضرب تلوار  
 تڑپنے کو لگے سارے بہادر  
 پر مسلم عقیل محترم کا  
 ہوا میدان میں جانے کو غاڑم  
 سپہ گیری میں تھا رستم کا قاتل  
 پدھر کے غم سے تھا آزرده موہو

لے شہادت یار  
 محکم دہیان شہادت یار  
 محکم دہیان شہادت یار



شہادت یار  
 محکم دہیان شہادت یار  
 محکم دہیان شہادت یار

کے حضرت حسینؑ ذوالکرم نے  
اسے دیکھے حسینؑ پاک معصوم  
بھی ان کا باپ آیا یاد اس دم  
کہے اسے میرے نور العین منظور  
میرے بستانِ دل کا نخلِ گل تو  
تیرا بابا شہادت پاسد ہارا  
تجھے دیکھے سے تک بھولا ہوں غم  
میرا فرزند کوئی جاوے تو بہتر  
بہت رو رو کے عبداللہ مسلمؑ  
ہزاروں جان مسلمؑ سے فدا ہے  
مرے والد کی خاطر آپ آکر  
مراد والد ہوا تیرا بانِ اول  
خدا اور مصطفیٰ خاطر شہنشاہ  
بہت شدت سے رویا کھینچ کر آہ  
حسینؑ ذوالکرم لاچار ہو کر  
فقیر اب شاہ کے خوشیوں کا مذکور  
یہ بے شیر خدا کے آلی کا جنگ

رسول اللہ کے سبط محترم نے  
ہوئے ہیں اپنے دل میں سخنِ مفہوم  
کئے رو رو کے شہ نے پیر بہنؑ  
خدا تجھ کو رکھے محفوظ و منصورؑ  
بے میرے گھر کا ہر دم جزو گل تو  
بھی اس کے ہجر نے دن رات ارا  
بھی تو کیونکر مجھے کرتا ہے برہم  
پہ تجھ کو میں نہ جانے دول مقرر  
کہا شہ کو اسے شاہنشاہ مسلمؑ  
تو میری جان کا وہاں ذکر کیا ہے  
پڑے ہو موت کے حلقے میں یکسر  
سو میں بھی دول گا اپنا جانِ اول  
مجھے بخشو پدر کے وصل کا جاہ  
پکارا دم بدم اللہ اللہ!  
رضا دیتے ہوئے راضی قضا پر  
تو کر آداب اور قانون سے سطور  
کہ جن سے عرصہ دُنیا ہوئی تنگ

لے تراشے قلمند  
بارغ "مکہ درخت"



سخنی را قلمند  
کے سوراخ شہ خرمی

## شہادت حضرت عبداللہ ابن حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بغم ماتم سے ہو خامشہ سہ تن  
کٹا کر اپنا سرا دل قلم کا ر  
چلا میدان میں ہو چاک گریباں  
وہ عبداللہ بن مسلم جواں مرد

بھی کر کر اپنے دلیں غم کا موتی  
زبان کو چیر ہو غم سے دل انگار  
سروں کا کھیلنے کو جنگ جوگاں  
اڑا دے رستموں کے فوج کی گرد

ہوا ہے تو سن طامس پہ اسوار  
سند برق دم جوں باد طوفاں  
اولو الابیح بھی سن آواز اس کا  
نہ ان کا وہم پہنچے اس کے دم کو  
کہوں کیا اس کی جست و خیز یاروں  
زمین پر ستم کا یوں اٹھتا تھا نقشہ  
زمین پر پاپ یوں لگتی تھی اس کی  
بھی اس پر شہ جواں ایسا تھا اسوار  
جوان ہاشمی مسلم کا سر زند  
علی مرتضیٰ کا تخت جاں تھا  
جگر خاتون کا سب یاروں کا پیارا  
سب اہل البیت کا مقبول و منظور  
حمایل کر کے شمشیر یمانی  
کہوں کیا آبداری اس کی یاراں  
بوہم امتحاں سے پار ہو دار  
بھی نیزہ اژدہا پیکر سا پیکاں  
تھا ترکش اس کا یوں تیردں سے معور  
پیشہ پشت منور پر جو خورشید  
تبر خوریز بھی گزر گراں بار  
جھلم بکھر زہ پا کھر بہ فولاد  
بنام حق محمد مصطفیٰ پر  
ہوا ہے ہفت کت شہ پہ ایشاں  
نکا وڑ ایسا میدان پر لگایا

اولو الابیح میں جوں شہباز طرا  
زمین سے تا فلک ہوتا تھا جنبان  
تھے حیراں دیکھ کر پرواز اس کا  
چلا تھا بے نگاں کرتا عدم کو  
نہ جانے پیش دیوے وہم اسپاں  
ہوا کے وہم کو پیدا ہو عرش  
شری کے گاؤ کی بھی عقل گم تھی  
تھے جس کے مطلع الانوار رخسار  
عقیل محترم کا خاص دل بند  
محمد مصطفیٰ کا شہ جواں تھا  
کہ جس کا سن تھا پندرہ یا اٹھارہ  
سراپا صورت نور علی نور  
بلایا تھا اجل کا جس کو پانی  
خم توں قزح تھا اس پر قرباں  
گذر جاوے ہے جوں صابن سنی تار  
ہو دے ناگن کے سا با تھن جنباں  
کہ پہنچے تیر اس کا برق سے ددر  
گلاں اس پر شریا دار ناہید  
چڑھایا اپنے سر پر خود جہر  
سراپا ہو کے آہن پوش جلا و  
حسین ابن علی آل عبا پر  
بہ بسم اللہ ہو امیدیں پہ اسوار  
گویا تارا فلک سے ٹوٹ آیا

۱۔ صاحب بار و بار  
۲۔ تیز زبان و غیاث  
۳۔ چھوڑا بھیجی کے دم  
۴۔ غلغلہ و غلغلہ  
۵۔ وارہ ۱۰  
۶۔ شہ جواں کا دم  
۷۔ گاہے بھی بیگ  
۸۔ نہ وہ گاہے قایم ہے  
۹۔ پر زمین قایم ہے  
۱۰۔ عین سوجھ چہ  
۱۱۔ کھینچے ہوئے گل چہ  
۱۲۔ شہ جواں کا دم  
۱۳۔ شہ جواں کا دم  
۱۴۔ شہ جواں کا دم  
۱۵۔ شہ جواں کا دم



۱۶۔ تو کمان آسمان  
۱۷۔ یہ ظاہر ہوئی سب  
۱۸۔ لہ ڈھال  
۱۹۔ سادات ایک جہت  
۲۰۔ نور اللہ کے شاہ  
۲۱۔ تہذیب میں  
۲۲۔ نام ہے ایک تار و فلک  
۲۳۔ فلک موم جلاوٹ فلک  
۲۴۔ بکھریں (غیاث) ۱۰  
۲۵۔ لہ جہ کی نور و لہ  
۲۶۔ میں پہنچتے ہیں  
۲۷۔ لہ جہت و لہ جہت  
۲۸۔ قرآن ۱۰



ضریر آیا تھارن پر سخت در زور  
تگا ور دیکھ عبداللہ کا بدکار  
سو عبداللہ قوی مسلم کا فرزند  
اٹھا گھوڑے سے مثل گویے چوگاں  
لے آیا ہے حسین ذوالکرم پاس  
تصدق شاہ پر کر ہفت کرت  
اٹھانیرہ پہ وہ مردار مردہ  
پھر میدان پر سب کو دکھایا  
کھڑا ہو کر کہا اے قوم بدکار  
میں ہوں مسلم کا فرزند دلاور  
علی کا نخت جاں خاتون کا دلہند  
میرے بابا کو تم کو ذ میں مارے  
بھی اس بعد از حسین ابن علی پر  
مگر یہ کون ہیں میں جانتے ہو  
سمجھ اور بوجھ کر ہوتے ہو غافل  
شفاعت ان کے جد کی میں غرض ہے  
صبا محشر میں مردودان گمراہ  
نہ وہاں پھر اور کچھ تدبیر ہووے  
بجز ناز جہنم کچھ نہ پاوے  
یہ کہہ کر دے تگا ور جلد چالاک  
کہا ہل من مبارز قوم اشرار  
جو دیکھے تھے ضریر پہلواں کو  
جو سختی دیکھ کر اس کی ڈرے تھے

تھا اس کی پہلوانی کا بہت شور  
ہوا میدان میں مثل نقش دیوار  
بہت جلدی پکڑ اس کا کمر بند  
کیا گھوڑے کے تیں میدان میں لال  
وہ کھویا جان کو دہشت سے عتاس  
پھر امارا ز میں پر کر کے شدت  
ہوا تھا استخاں کا اس کے خوردہ  
انہیں فوج مخالفت پر اڑایا  
ہو میرے روبرو آنا خبردار  
عقیل محترم کا سبب اظہر  
محمد مصطفیٰ کا آرزو مند  
وہ ہو مظلوم دنیا سے سداے  
ہم کر کرے آئے سخت شکہ  
نبی کے سبط گرہ چاٹتے ہو  
کئے ہو دشمنی سے دین باطل  
تھیں بس ظلم و سختی کا مرض ہے  
جہنم کی تھارے پر کھلے راہ  
گلے میں طوق اور زنجیر ہووے  
ابد تک تم کو دوزخ میں جلاوے  
اڑایا گنبد اخلاک پر خاک  
کہ کون آتا ہے اب ہو نیکونی النار  
پھر امارا تھا اس شدت سے اس کو  
بھوں کے تن میں انکار ہے پڑتے تھے

نیزہ سے کام دلاں  
شیطان کا گنبد ۱۲  
نیزہ ۱۲  
نیزہ ۱۲  
نیزہ ۱۲



نیزہ ۱۲  
نیزہ ۱۲  
نیزہ ۱۲  
نیزہ ۱۲



کہا اگر تم ہو حق پر اے جفا کار  
وگر ہم حق پہ ہو میں تو مقرر  
دونوں لشکر کھڑے سنتے تھے اسے  
یہ سنتے ہی رسول اللہ کے منظور  
کے دل میں الہی خیر کرنا  
کئے حضرت نے رور و کر مناجات  
نصیر اس وقت کھینچا گرز سنگین  
پیش کر پھینک دے ہاتھوں سے زہر  
پس کا کچھ پنہ نہیں ہے خدا یا  
پھر اورد دے وہ گرز سر پر  
سو عبد اللہ توکل کر خدا پر  
بھی کہ زیاد مولا مرتضیٰ کو  
لیا ہاتھوں پہ عبد اللہ نے تمام  
سواں کا گرز آہا تھوں پہ بیٹھا  
ہو نقش کا لجر گرز گراں تبار  
پیائے تین زور ایسا کیا ہے  
تھکا مردود سو شرما کے بولا  
کہا تو زور کر دیکھوں تو کیا ہے  
وہ دو پنچے گڑے تھے اسمیں ایسے  
خدا اور مصطفیٰ کا نام لے کر  
کیا ایک گرز سہلا شاہزادہ  
کہا اللہ اکبر زور کر کر  
وہ سن نعرہ ہوا بے ہوش چھوٹ

لے بھاری گرز ۱۱  
۱۲ وہ دھڑل ۱۳ تھ سر پر  
۱۴ وہ دھڑل ۱۵ تھ سر پر  
نقش کیا جا تا ہے  
تھ سر پر ۱۶  
لے بھاری گرز ۱۷  
۱۸ تھ سر پر



تو ہو دے مجھ پہ تیرا کار گردار  
جو تو مجھ ہاتھ سے ہو دے برابر  
حق و باطل پہ دونوں قول مارے  
حسین ابن علی منصور و منشور  
تو عبد اللہ کی حرمت کو رکھنا  
کہے آئین بھی یا ران اٹھایا ت  
سو عبد اللہ نے با صد زور ٹکیں  
توکل سے کہا اللہ اکبر  
پنہ تیرے کرم کا میں نے لایا  
لگا یا فرق عبد اللہ پہ یکسر  
بھی اپنے جد محمد مصطفیٰ پر  
وہ شہباز سوار ہل اقی کو  
کھڑا تھا استقامت سے ہورن کھام  
جو پنچہ نقش ہو آہن میں پٹھا  
لگا تب کھینچنے مردود بدکار  
یہاں تک خون مینی سے چلا ہے  
اکٹنا خون سے تب لب کو کھولا  
سو عبد اللہ مسلم نے سنا ہے  
کہ جیسا موم میں فولاد پیٹھے  
ولی اللہ سے زور انعام لے کر  
بھی نعرہ کر کے بے اندازہ تازہ  
کیا نعرہ بہت کچھ شور کر کر  
سپہ گیری کا سارا فن گیا بھول

یہاں پہنچ کر گزراں کو  
قتلہ دار آیا اس کے سر پر  
سر پر گزراں کا گزراں  
گو یا بجلی جھڑی یک دم زمیں پر  
لگا تھا رخ پہ اس مردود کے گز  
دھلا یکبارگی گردن کا منکا  
وہ دندھے منہ گرا ہرنے کے اوپر  
کمانیں تیر رکھ گینڈے پہ چھوڑا  
سو گینڈے نے پھر ایا منہ کو یکدم  
چھو یا اس کی مقعد میں جو انرد  
مخالفت کی طرف دوڑا چلا زور  
بھڑکنے میں دھلا یکبار مردہ  
اوارا گر پڑا آ کر زمین پر  
جی بجھائے کی جب جب نوک اس کو  
عقب میں اس کے نیرے کو چھو کر  
چلا تھا اسپ پھیرا تا زمیں پر  
ادھر گینڈے کی ٹھوکر سے سواراں  
ادھر گزراں کے ہاتھ کا ری  
سو گینڈا ہو بلا لشکر میں پیٹھا  
ادھر کے لوگ بھاگے ہل دھر کو  
پڑی ہر سمت بھاگا بھاگ ایسی  
اگر ہوتی انھوں کو چشم باطن  
وے مردود اس دم شمر جو شش

اسی کا وار مارا پہلو اں کو  
سر آگے کیا فولاد پیکر  
ہوا ہے زور سے ایسا کڑا  
سر کے اڑ گئے ٹکڑے ہو پر  
گرا تھا اس پہ گویا کوہ البرز  
لگی جو ضرب تو گینڈا بھی بھڑکا  
تک جلدی سے عبد اللہ نے پھر کر  
وہیں گینڈے کی سیدھی آنکھ پھوڑا  
سوئے نیزہ کو عبد اللہ مسلم  
بھڑک گینڈا اڑا یا صحن کی گرد  
یزیدوں میں اٹھا یکبارگی شور  
نصیر ابن کعب جو ضرب خوردہ  
رکاب اندر رہا اک پاؤں پھینک  
وہ گینڈا چونک کر دوڑے بہر سو  
سیدھے ہاتھ میں گر ز مظفر  
سپانے گز کے لگتے تھے اس پر  
گرے ایسے کہ جوں قطرات باراں  
لگا ہونے کو سب لشکر فراری  
ہوا یک شوم دھنگا غضب کا  
ادھر کے دوڑتے پھرتے ادھر کو  
گنہ گاروں کی ہو محشر میں جیسی  
کرشمہ دیکھ رہتے ہو کے ساکن  
کہ وہ بدکار بد مردود بد ظن

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

پیادے لے کے تیر انداز سارے  
بدن گینڈے کا ایسا ہے مقرر  
لگے جب تیر گینڈا بن کعب کا  
بہت ارڈا کے دوڑا زور کر کر  
وہ عبداللہ شلم شیر صفدر  
پڑا جا قلب اسوار دل میں گینڈا  
جو بیٹھا گر گر کر سخت او دھوت  
چلے جب بے تکان کرتا ہو ہر سو  
ہو اس کی ٹھوکروں میں پر نہ رینہ  
بھی گینڈا جا گرا بہت قلب شکر  
کنارے ہو گیا مردود و خناس  
تک پہنچا وہ گینڈا رن کے درمیان  
سو عبداللہ شلم کی نظر تب !  
خدا کا شکر گر گر کر مارا !  
زمین پر گر پڑا شدت سے بدکار  
دین اس کا لگا پتھر پہ در زور  
ہو اس طرح کا اس وقت گھنٹام  
نکل جادیں جو میدان سے گذر کر  
بہت نزدیک تھا بھاگے جو شکر  
دیکھا اس نے وہ گینڈے کو بھگایا  
اوہر بھائی نصیر ابن کعب کا  
کمان سخت سے نادر کا پیکان  
سو عبداللہ کو وہ تیسرے آ کر

وہ گینڈے پہ چلائے تیر بھالے  
لگے میں اس پہ پیکاں نوک نشتر  
زیادہ زور اور شدت سے بھڑکا  
گر اجا قلب شکر پہ مقرر  
چھپا نیزہ چلایا بے عمر پہ  
عمر کے سر پہ جا اڑتا تھا جھینڈا  
بلا تو تھی پر اس کو بھی لگا بھوت  
نصیر ابن کعب لگا تھا پیچھو !  
ہو انی انارڈہ مردود و پیشہ  
عمر بن سعد دل میں خوف کھا کر  
سواروں کے کھڑا پیچھے کو ہو پاس  
ہوا تھا بھاگنے سے خلق حیراں  
عمر پہ جا گری تھا بھاگتا جب  
گرا دہشت سے موذی اسپارا  
وہ اوندھے منہ ہوا یکدم نگوں سار  
گرے دندان مقابل کے نیں کوڑ  
یزید دل پر ہوا وہ روز جوں شام  
مگر وعدہ قضا کا حق ادا کر  
ہوا پیکش قضا اس وقت حاضر  
طرف جنگل کے اس کو رہ دکھایا  
مگر زادہ تھا وہ موذی کلث کا  
چلایا بے ستم شاتیر شیطان !  
گذر گئی سے نکلا طرف دیگر

سہ لاکھ گینڈے درمیان ۱۱  
سہ ہجرتیں گینڈا ۱۱ تلہ  
لشکر کے درمیان ۱۱



سہ اندھی آنکھ ۱۱  
سہ قضا کا قاصد ۱۱  
سہ کتے کا جابوا ۱۱

سوء عبد اللہ بن مسلم جو اس مرد  
 کہ پینچاہ زخم تھے جاری سراسر  
 ہوا پیکل ادھر سے پار یکبار  
 سوء عبد اللہ نے اس دم چرخ کھا کر  
 وہ گویا بڈرجوں ڈھلنے لگا ہے  
 حسین ابن علی دیکھے سواسم  
 دونوں ہاتھوں سے جوں خورشید پھیلے  
 سوء عبد اللہ بن مسلم کو لائے  
 انھوں بھی کھول آنکھیں کو دیکھے  
 کہے اے عمؑ بزرگوار مقبول  
 جو میں تشنہ ہوں اس باعث کر کر  
 فدا تم پر سے ہو پیتا ہوں اسکو  
 حسین ابن علی دیکھے سورد کر  
 لگا رنے فلک با آہ و زاری  
 کئے ماتم بھوں نے آہ کر کر  
 وہ عبد اللہ مسلم در جہاں باد  
 ادھر دیکھو عمر بن سعد کا حال  
 سست کر ٹہرٹھارا لڑاں ہو مردود  
 بھی دھویا ہاتھ منہ پانی لگا کر  
 بلا کر فوج اور سردار بدکار  
 کیا تیار ساری فوج پھر کر  
 بجبراً فوج کے آیا مقابل  
 تھا اس کا نام بن ضرغام سر سام

کیا تھا سخت کوشش جہنگ پر چہد  
گل لالہ کھلا تھا گلبدن پر  
سو گز راگوں کے سوراخ سے بار  
ہو لہزاں غش سے جوں غور شہ خاورد  
کہ جیسا مشتری کا زلزلہ ہے  
پیکر وہاں سے رن پر مثل ضمیمہ  
نچے جس پر ماہ کے قرباں قتیلے  
بہت درد کے زانو پر سلائے  
شرشک گرم سے آنکھوں کو سینکے  
مجھے محشر کے تیں زہار مجھے مل  
پلاتے ہیں مجھے کوثر چمبیر  
یہی کہہ کر لگائے جام لب کو  
کئے ماتم سبھی آل چمبیر  
لگے رونے کو مب ابر بہاری  
شہنشاہ جب کہیں اللہ اکبر  
کہ برقت و شہادت آفریں باد  
گر اگھوڑے سے تھا بد بخت بقال  
وہ اپنے تن کو کر کر صاف غرود  
چڑھا ہے ہر طرح گھوڑیکے اوپر  
دیا زور اور خلعت سب کو بشیار  
ہوا پھر آپ بھی اسوار و رک  
مبارز ایک تھا مردود جاہل  
خرد جاہل تھا موزی سیہ فام

ایک مارا جھوٹا  
ساتھ کا چاند ۱۱ سے  
ترتیب ۱۱ سے پوری  
کان ۱۱ سے شروع کا  
چاند ۱۱ سے  
خط ۱۱ سے  
عزت ۱۱ سے

[illegible]

نہ تھی اک آنکھ اس کو مثلِ جال  
بڑا تھا ڈیل جوں لندھور سداں  
تکا دردے کے اڑنی کو چلایا  
وہ عبد اللہ پسر شاہ حسن کا  
حسین ابن علیؑ کے پاس یکدم  
قدم پر سر رکھے بہر اجازت  
حسین ابن علیؑ کہتے تھے رو کر  
حسن شہزاد کا نور البصر تو  
رسول اللہ کا نور العین منظور  
مرے فرزند تم کٹ کر مرو گے  
سوعبد اللہ حسن فرمائے یوں کہ  
رسول اللہ سے جا کر ملے ہیں  
خدا خاطر مجھے امر اجازت  
بہت رونے لگے سوشاہ گیانی  
خدا حافظ ترا پیارے بھتیجے  
اجازت پالے عبد اللہ غازی  
عجب تھا ان کا رخسار و پیمیاں  
تھانہ گردوں سا اس کا زین زریں  
تھے دونوں سمت اس کے مہر اور ماہ  
سمند تیرے و ایسا تھا چالاک  
کرے جب بے تکاں وہ رخسارِ زہر  
سوار اس کو اگر جنبش کرادے  
سو دینے اس پر شہزادہ شہزور

اڑانے پر چڑھا تھا سخت سنبال  
ہوا میداں میں مثل خرش جنبیاں  
تکبر سے مبارز کو بلایا  
جگر گوشہ امام محترم کا  
حسن بن شاہ عبد اللہ مکرم  
لگے کرنے کے تیں حضرت کی منت  
سرشکست خوں سے اپنے منہ کو دھو کر  
بھی خاتون اور حیدر کا جگر تو  
چچا اپنے سے کیوں ہوتا ہے تو دور  
تو میری زندگانی کیسا کرو گے  
میرے یارو برادر سارے کٹ کر  
گویا گل ہو کے جنت میں کھلے ہیں  
اگر ہو تو کروں موزیوں کو غارت  
کہے ان کو زروئے ہربانی  
کھلے ہیں تجھ پہ جنت کے درپے کچے  
بنام حق چلائے رن پہ تازمی  
ہو دے شہباز ساں ہر لحظہ جنبیاں  
مرصع نقش تھے جوں عقد پرویں  
جلاجل تپہ خلخال دلخواہ  
زیں تھی جس کی ٹاپوں سے جگر چاک  
ثری کی ماہیاں کانپے تھیں تھر تھر  
نکل کر شش جہت کے پار جاوے  
ہوا خورشید جوں اسوار پر شور

۱۱۔ شہزادہ  
۱۲۔ شہزادہ  
۱۳۔ شہزادہ  
۱۴۔ شہزادہ  
۱۵۔ شہزادہ  
۱۶۔ شہزادہ  
۱۷۔ شہزادہ  
۱۸۔ شہزادہ  
۱۹۔ شہزادہ  
۲۰۔ شہزادہ



۲۱۔ شہزادہ  
۲۲۔ شہزادہ  
۲۳۔ شہزادہ  
۲۴۔ شہزادہ  
۲۵۔ شہزادہ  
۲۶۔ شہزادہ  
۲۷۔ شہزادہ  
۲۸۔ شہزادہ  
۲۹۔ شہزادہ  
۳۰۔ شہزادہ



تگا در ایسا میدان پر لگایا !  
 چلے جس وقت عبداللہ رن پر  
 چچا بھائی پڑھے اِنَّا فَتَحْنَا  
 چلے سبط رسول اللہ کے گلے جب  
 حسن بن شاہ عبداللہ گیبانی  
 سراپا مطلع الانوار تاباں  
 مبارک چہرہ با شان عالی  
 گلے میں ہکشاں سا کر یک آویز  
 کہ جس کا وار ہو دے کوہ سے پار  
 تھا نیرہ اژدہا پیکار سو فار  
 سپر تھی پشت پر جوں ہر خاؤں  
 بہت اوسچا تھا کھوڑا دو رکابہ  
 سوار اس پر حسن کا تخت جانہ  
 عجب سرعت سے کھڑتا تھا جولاں  
 مخالفت کا مبارز تھا جو ضرغام  
 سو عبداللہ حسن دے کر تگا در  
 ہوا اس طرح ٹاپوں کا پکارا  
 لگاٹنے کے تیں دھابہ زیں کا  
 تگا در ایسا رنی کو لگایا !  
 نہ تابش لاسکا جاموس مخوس  
 نہ پیچھے پھر کے دیکھا فیل پیکر  
 تگا در اسپ کا رنی نے سن کر  
 گویا ابرسیہ جاتا ہے یکدم

وہ رنی کے مقابل کوہ آیا  
 سبھوں نے بول اٹھے اللہ اکبر  
 گلے میں پہن نصر اللہ کا بانا  
 لگے رونے جہاں کے جزو کل سب  
 کھلا تھا جس پہ گلزار جوانی  
 گویا تھا شعلہ نور شید لمعاں  
 جوان ہاشمی جو بے مثالی  
 بھی اس میں تیغ عباسی بہت تیز  
 گندہا دے وہ جوں صابن سستی تار  
 جو بودے شعلہ فولاد سے پار  
 تھے اس پر گل جڑے جوں بدر انور  
 فلک سے چھین لیوے آفتاب  
 چلا کرتا صحن پر بے نکاں وہ  
 بیون تھی ٹھوکروں میں جسکی غلطان  
 کھڑا تھا چڑھ کے رنی پر وہ گنام  
 کئے نعرہ بدم اللہ اکبر  
 جو لرزا کر بلا کا دشت سارا  
 غبار یکدم اٹھا فتنہ و کیں کا  
 وہ حملہ دیکھ رنی سٹ پٹایا  
 بھڑک بھاگا ہے وہ میدان بیکر  
 چلا صحر اطون دہشت سے جوں خریہ  
 وہ بھاگا اس طرح سے جس اکبر  
 گیا جنگل طون واللہ اعلم

لے ہزار ۱۰۰۰ چیل  
 لے چیل ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۰  
 لے روشتیل کے نکلے  
 لے چیل ۱۰۰۰ چیل  
 لے چیل ۱۰۰۰ چیل  
 لے چیل ۱۰۰۰ چیل  
 لے چیل ۱۰۰۰ چیل  
 لے چیل ۱۰۰۰ چیل



کا آفتاب ۱۰۰۰ فولاد  
 کی چیت ۱۰۰۰  
 لے دشمن ۱۰۰۰ ناہید  
 لے ہاتھی کی شعلہ  
 لے گھوڑے کی شعلہ  
 لے گھوڑے کی شعلہ  
 لے گھوڑے کی شعلہ  
 لے گھوڑے کی شعلہ  
 لے گھوڑے کی شعلہ

سودہ ضرغام بن سرسام بیکام  
 گرا اس طرح شدت سے زمیں پر  
 سوا اس کے بند سارے ہو کے ٹوٹے  
 بجائے مالک دوزخ کے نزدیک  
 کیا ہے ہادیہ میں اس کو داخل  
 لگا کر بے تگاں پر اپنا تازی  
 صحن میں اس طرح گھوڑا پھرایا  
 گئے جنباں گئے جولاں گئے دور  
 ہراک چکر میں گھوڑے کو پھراوے  
 سو پھر ضرغام کا بھائی تھا فرخام  
 ہوئی کالی بلا میداں پہ پیدا  
 اٹھا نعرہ کئے سوز جگر سے  
 حواس اس کے ہوئے گم گشتہ کیم  
 اسی گرمی میں عبید اللہ شہ زور  
 وہ پہلے گم تھا یک آواز سن کر  
 اڑے جوں پیکر ہاتھی کے پر نے  
 یہ دیکھے سو پید می ہوش کھو کر  
 پسر فرخام کا تھا سخت منحوس  
 تن اس کا سخت تھا آریکے مانند  
 تمام اسوار کاری فیلٹ پیکر  
 سودہ بدبخت اپنے لوگ لے کر  
 سو عبد اللہ خدا کے شیر کا جان  
 سیادت کو ہوا جوش شہادت

گرا اس پر سے نیچے نطفہ خام  
 گئی اس کی صدا چرخ بریں پر  
 معذب کے ملائک آ کے پکڑے  
 سو اس نے دیکھتے وہ نقل تاریک  
 یہ جب دیکھے ہیں وہ مردود جاہل  
 لگے کرنے کے تیں میداں پہ بازی  
 جو خنک آسماں کو چرخ آیا  
 ہزاراں بازیاں کرتا تھا ہر طور  
 صداہل من مبارز کی سدا دے  
 چلائے گرد نیزہ سخت صمٹام  
 سو عبد اللہ حسن ہو حق کا شیدا  
 جو لڑا پہلواں بھی اس کے در سے  
 کہ لڑا کر بلا کا سارا عالم  
 چلا یا اس کے سر پر گرد زور  
 بھی تپسہ آگرا جب گرد سر پر  
 ہوا نے ہادیہ کی طرں پھینکے  
 لڑتے تھے بسان بید تھر تھر  
 تھا اس کا ڈول مثل فیل منکوس  
 ہزار اسوار کا تھا سخت خاوند  
 مع ہتھیار و با فولاد و پاکھر  
 گرا یکبار عبد اللہ کے اوپر  
 محمد مصطفیٰ کا نخل بستان  
 نظر آنے لگی وہاں کی سعادت

لے آواز ۲۰  
 آسمان تلہ ذاب کے  
 فرشتے " تلہ آسمان  
 کا گھوڑا شہ کبھی  
 اپنا اور کبھی کوتا اور



سب سے بڑا تھا  
 جس کی روشنی دلا  
 حق ملامتہ ہاتھی  
 سے ہاتھی سن  
 شکر



کہے رو رو کے اے سبط پیمر  
 تو پھر انشاء اللہ یہ فوج مقہور  
 یہ سنتے بول اٹھے عالم کے سلطان  
 کہ اے سخت جگر حیدر کے دل بند  
 نہیں ہم کو یہاں پانی ملے گا  
 نہ یاراں یہ سخن ہے بولنے کا  
 یہاں سے آج خنجر نوش کر کر  
 بھی اس بند از ہو عیش جاودانی  
 وہاں آدم سے لے تا احمد اللہ  
 وہاں کے درجہ علیا کو دیکھو  
 یہ سنتے ہی وہ عبد اللہ شبر  
 نگار دے سمٹ بادیا کو  
 اڑا یہاں سے دیاں تک ہاں یہاں تک  
 گرجا قلبہ لشکر پر جواں مرد  
 کئے ہر سمت ایسی مار اور مار  
 ادھر سے پیٹھتے ہی گرز بڑتے  
 دے بیدھی سمت نیرے کے ٹڑتے  
 کئے ہر طرف سب کو زیر و بالا  
 بلایا بختری اور تفری کو  
 ہر اک کے ساتھ دے اسوار کاری  
 سپاہی سخت بکتر پوش جرّار  
 کہا دونوں کو وہ مرد و خناس  
 نہیں لڑنے کو جاتے ہو سب کیا

لے گئے عیاذ اللہ  
 یعنی میں آتا ہے ۱۲  
 عہ تو اور کا پانی ۱۲  
 عہ عیش کا پانی ۱۲  
 عہ بہت کھڑا ۱۲  
 عہ اونچا ۱۲  
 عہ سات ۱۲  
 عہ ۱۲



عہ گھوڑا جو اس  
 عہ دوشنے والا ۱۲  
 عہ شکر کے در بیان ۱۲  
 عہ عیازی ۱۲  
 عہ بھان گئے والے ۱۲  
 عہ ہمارے ۱۲  
 عہ طرف عہ توار ۱۲

ملے پانی اگر محجو ذرا بھر  
 ہو دنیا پر سے جوں قطرے بلا دور  
 حسین ذوالکرم تصدیق ایماں  
 فلک سے راہ پانی کی ہوئی بند  
 وہاں اس بھید کا عقدہ کھلے گا  
 نہ یہ عقدہ یہاں ہے کھولنے کا  
 زباں کو صبر سے خاموش کر کر  
 پلا دیں سرور تر کوثر کا پانی!  
 تھامی کب سے تنکتے ہیں کھڑے راہ  
 یہاں کا دباں نہ آدے یادیک مو  
 تصدیق ہفت کڑت ہو کے مشہ پر  
 کہ جس پر رشک آتا تھا ہوا کو  
 پون پہنچے نہ جس کے بے زکاں تک  
 سواروں کی اڑائی ہر طن گرد  
 زمیں پر سخت مردوں کا ہوا بار  
 ادھر سے تیغ لے صف کو کترتے  
 طرف بائیں تیرے سب کو کاٹے  
 عمر کا منہ ہوا اس وقت کا لا  
 وہ دوسرا موزی مقتری کو  
 مبارز سخت مردان کا رزاری  
 سرفن دس ہزار اسوار تیار  
 کہ تم نے رکھ کے ایسی فوج کو پاس  
 جو شرماتے ہو عورت سال سبب کیا

دو نوں یلغار کر کے اس کو مارو  
یہ سنتے بختری اور تقری مل  
لگی ہونے کو سنگیں مار ہر سو  
ہوئے گرمی سے یکدم شعلہ انداز  
گر جتنے کو لگے جوں رعد گردوں  
چلانے کو لگے گدڑ گراں بار  
مخالف چار ہزار اسوار باہم  
بڑا ایک معرکہ غلغل و غوغا  
سو عبد اللہ نے گر ز سنگیں  
گرے جس پر غضب کا گزیک دم  
پھرا کر گز مارے شاہ رن سور  
بہر جانب لگا کر وار شہزاد  
مخالف بھی پلٹ کر وار ماریں  
سو عبد اللہ حسن باسٹی کامل  
نہایت گرم ہو کر گز مارے  
پھر ہر سمت غازی مار کرتے  
کھڑے تھے بختری اور تقری مل  
جو دیکھا بختری سوخون کھا کر  
وہ عبد اللہ نے دیکھے سو لپک کر  
اٹھا گز گراں سر پر پھرایا  
دو نوں کے پرزے پرزے ہواٹے ہیں  
ہوا غوغا پکارا آہ مارا  
وہ عبد اللہ غازی کے بازو

جو انخردی کرو جلدی سدھارو  
سواراں لے ہوئے غازی پہ چالیت  
سو عبد اللہ حسن نے دیکھ سب کو  
لگا اٹھنے کے تیں گرزوں کا آواز  
لگے گرنے زنبیں پر برق ہو جوں  
لگے ہونے کے تیں مردود سمار  
گرے جب آکے عبد اللہ پہ یکدم  
ہوا احوال جوں محشر کا برپا  
لگے ہیں مارنے بازو رو تکیں  
ہو وے فی الحال درناز جہنم  
سواراں ہو کے پرزے جاڑیں دور  
کئے اس فوج کو گرزوں سے برباد  
لگے ٹھوکر تو دوزخ میں سدھاریں  
ہزاروں کو کئے دوزخ میں دخل  
بہت سردار گرزوں سے لتھاڑے  
سو پہنچے درمیاں یلغار کرتے  
وہاں پہنچے جو عبد اللہ پیدل  
لگا ہٹنے کو پیچھے زادۂ خر  
پکڑ کر دال زور آور  
وہ فرق تقری پر جا لگایا  
جو دیکھے سو نہایت تھر تھرے ہیں  
ہو ایک بارگی لشکر اڈارا  
ٹکاوردے اچھالے پھر کے تازی

کے آگ میں " گزروالا " سے دوڑنے والے " سے بھاری ٹکھڑ کر " ٹکھڑے

۲۳  
۱۲  
۱۱  
۱۰  
۹  
۸  
۷  
۶  
۵  
۴  
۳  
۲  
۱

پھر اگر گرز پھیسکے دشمنوں پر  
لگے شمشیر سے صفت کو کترنے  
نہ رستم نے کبھو وہ جنگ دیکھا  
ہوئی اس طرح کی دہاں تیغ بازی  
وہ سب یلغار یک دم صاف کر کر  
نط غر بال سب تن چھن گیا تھا  
سو عبد اللہ نہایت مضطرب تھے  
حسین ابن علیؑ کے بھائی اکثر  
ابوبکر و خطلے عونؑ عسلیؑ مل  
بہت زخموں سے تھے رنجور شہزاد  
جگر بھڑکا تھا سوز تشنگی سے  
علیؑ اور ابوبکر بھی عونؑ غازی  
بھتیجے پاس پہنچے دونوں شہزور  
سو عبد اللہ کو لے کر درمیانے  
بدن زخموں سے تھا از بسکہ رنجور  
تھا اک دجانہ مردود و خوشنوار  
سوان کی پشت انور میں مقرر  
بدن غر بال ساں تھا سخت پنجرہ  
سو عبد اللہ کہے اللہ اکبر  
ہوا آواز گردوں سے الم کا  
ابوبکر علیؑ اور عونؑ مل کر  
ہوئے گرمی سے جوں شعلے کے مانند  
ابوبکر عسلیؑ آگے نکل کر

۱۱ دشمنوں کا حلقہ ۱۱  
۱۲ چھٹی ۱۲ سے آزدہ  
۱۳ چھٹی ۱۳ سے سر  
۱۴ لکھنؤ کا سردار  
۱۵ چھٹی کے مانند  
۱۶ ہندی کا نام قابل  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



ہوئے اسوار دس بارہ برابر  
لگے ہیں بے طرح کا جنگ کرنے  
ہراک تن خوف سے دلتنگ دیکھا  
لتھاڑ سے سب کو عبد اللہ غازی  
ہوا تھاب بدن زخموں سے پھر  
نہ تل رکھنے کو خالی کیں جگا تھا  
پہ ظاہر داب سے فولاد تل تھے  
تھے دیگر عورتوں سے بالقرہ  
بھینچے کو ہوئے دو غم شامل  
بھی اس پر کھینچ تینف مثل جلاد  
کھڑے ثابت تھے وہ مرد انگلی سے  
چلائے دونوں برق انداز تازی  
ہوئے دونوں طرف دوشیرنی انور  
چلے آہستہ لے لشکر کے میانے  
ز فرق و تباہ ناخن پائے تھے چور  
بسان چور آیتچھے سے بدکار  
چلا یا زور سے نیندہ سرخر  
ہوا سینے سے تب سوار باہر  
گرے خورشید ساں فرش زمیں پر  
کھلا احوال سب ملک عدم کا  
دیکھے دجال و تباہ کو پھر کر  
نگاہ دے فلک نیلے کے مانند  
چلا تھا بھاگتا دجانہ اس پر

لگائے دوڑ کر نیزے کی ادھڑ  
سوعون ابن علی نے پہنچا آدم  
پھر اس پر اڑایا زور کر کر!  
زمین لگتے ہوا خشخاش ماند  
سوجھ اللہ ہوئے جنت میں اخل  
ابوبکرؓ علیؓ اور عونؓ شہسور  
حسینؓ ابن علیؓ کے پاس لائے  
بہت روئے امیر المومنینؓ نے  
بہت روئے سبھی بھائی چچا مل  
کہ اس ماتم کو مشر و حاکموں میں  
گئے دنیا سے اور جامیں گے مارے

ہوا خم جو گرے یکدم زمیں پر  
پکڑ کر دن اٹھائے اس کو ضیف  
یزیدوں کے گرا لشکر کے اندر  
ہوا حر دار تن سب پاش ماند  
گیا دوزخ میں وہ مرد و قتال  
اٹھا کر لاش عبد اللہ کی فی الفور  
دل مجروح کو پھر دکھ دکھائے  
حسینؓ ابن علیؓ سلطان دیں نے  
کئے انجوان سے سب میلنیں گل  
بہ محشر اشک میں خس ہو رہوں میں  
بجا قاسمؓ کی شادی کے نقارے

## بیان شادی شہادت حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ

فقیر مت اتنے غم میں ہوش کھو تو  
رداں کر اشک خونی سے سسل  
شہابی اشک خونی کو رداں کو  
حسن شاہ ولایت کا جگر بند  
حسینا کا بھتیجا جان خاتونؓ  
تھا بارہ سال کا سن عیش کون  
مبارک چہرہ جوں شعلہ نور  
دور خسار گل رعنا قردار  
مُشغش لعلہ رخشان و تاباں  
جیس جوں تختہ الماس شفاف

بھی تک غم دل کے خرگاں میں پرد تو  
کھڑا کر جنگ میں شادی کا دنگل  
بٹنے قاسم کی شادی کا بیاں کر  
علی مرتضیٰ کے دل کا پیوند!  
رسالت کے صدف کا دُر کمونؓ  
حسینا پاس تھے مادام ساکن  
ہو دیں خورشید و مہ جس پر بلا دورؓ  
مبارک مطلع الانوار دیدار  
زمین و آسماں ہیں جن پہ قرباں  
نہ دیا ہو حلب میں آئینہ صاف

یہ شعر بھی  
میں نے پہلے  
سنے سے پہلے  
سنے سے پہلے  
سنے سے پہلے



یہ شعر بھی  
میں نے پہلے  
سنے سے پہلے  
سنے سے پہلے  
سنے سے پہلے



مگر تھی لوح مردارید پر آب  
 یل شہ زور حیدر کا غضنفر!  
 تھے روئیں تن سپہ گیری میں چالاک  
 جو دیکھے اپنے بھائی کی شہادت  
 بہت بے کل ہوئے اور سخت رئے  
 کہے ہجا کر حسین ابن علی کو  
 کہ اسے حضرت عمو صاحب کرم کر  
 جو اس میدان سے گئے سعادت  
 یہ سنتے ہی حسینا میں قبوے  
 کہے اے نور جاں اور دلکے پیوند  
 تیرے دیکھے سے غم بھائی کا بھولا  
 میرا زین العبا اور تم دونوں مل  
 یہ سن قاسم نے جا ماں پاس یکدم  
 حسینا کو کہے قاسم کی ماں نے  
 بھی اتنے میں خیال جان قاسم  
 حسن شہزاد فرمائے تھے یک روز  
 ترے پر جب مصیبت سخت آوے  
 سو اس دن یہ میرا تعوید اکرم  
 تو اس کو کھول اور اس پر عمل کر  
 وہیں دل میں کہے ایسی مصیبت  
 بھی کیں ایسی طامت میں دکھاوے  
 سو وہیں تعوید کو کھولے ہیں گیانی  
 لکھے تھے دست خود سے شاہ شاغل

جلے گرمی سے جس کی ٹہر کا تاب  
 تہمتن نو جواں با تیغ و خنجر!  
 ہو جس کے نام سے رستم جگر چاک  
 گئے ہو سرخروے کے سعادت  
 بدن کے رخت رورود کو بھگوئے  
 خدا کے برگزیدے منجھلی کو  
 اجازت کا کرم کر نامرے پر  
 لڑاؤں سر سچو گان شہادت  
 بہت حیرت کے گہوارے میں جھولے  
 ہے میرے پاس تو بہتر نہ فرزند  
 بھی تو کیوں تجھ پر مائے ہے بسولا  
 رہو اہل حرم کے غم میں شامل  
 کئے رورود کے اپنا جان و تن نم  
 آنجی صاحب رضا دینا ہے جانے  
 یکا یک آگیا در جان قاسم  
 بہت تجھ پر مصیبت آئے جس روز  
 فلک کجرو تظلم سے ستاوے  
 لکھا ہوں اس میں کچھ احوال مبہم  
 وہ ساعت سخت ہے رتبہ میں بہتر  
 پڑی میں تھی کبھو اس طرح شدت  
 پھر ایسا وقت کس دن ہاتھ آوے  
 لکھے تھے خط میں وہ صاحب قرانی  
 اے قاسم بن حسن فرزند کامل

لے آتاب ۱۲ پھولان  
 عہ شہزادہ ۱۲ عہ  
 پچا صاحب ۱۲ عہ  
 گیند ۱۲ عہ اس کوئی کو



سہکتے ہیں جس سے  
 گیند مارتے ہیں  
 عہ ۱۲ عہ بھائی  
 عہ ۱۲ عہ پوشیدہ

حسین ابن علی تیرا چچا ہے  
 وہ ہیں مقبول بزم کبریائی  
 خدائے ذوالنن کا خاص املا  
 کرے گا اپنے سر کو گوئے میٹھاں  
 کرے گا گر بلا میں جانفشانی  
 خدا سے رتبہ عالی کو پاوے  
 بڑا ایک وقت ہے وہ جان بابا  
 سعادت بوجہ کرینا شہادت  
 ذرا بھر کی مصیبت بعد راحت  
 خبردار اے میرے لخت جگر بند  
 اگر مانع ہو دے تیرے کو بھلائی  
 وہاں تو سب کے آگے سرفدا کر  
 وہ ایسا روز ہے اے جان قاسم  
 وہاں کی مشکلاں سب ہو دیں آساں  
 پڑھے نامہ جو قاسم خندہ رو ہو  
 وہ نامہ دیکھ کر سلطان اعظم  
 لگا آنکھوں سے نامہ ایسا روئے  
 کئے فریاد اے بھائی کہاں ہے  
 بھی تیرے میرا شہ جان قاسم  
 سو وہ بھی اب چلا جاتا ہے بھائی  
 میں اس درد مصیبت میں پڑا ہوں  
 میری ہمت کی خاطر کچھ دعا کر  
 کئے تم بنرسم سے کشت دیں بنر

اُس کا پیشوائے بوالعلا ہے  
 بھی اس کے فریق پر ظیل ہتھائی  
 شہادت کا کرے گا گرم بازار  
 کرے گا دشمنوں سے جنگ چوگارت  
 لے اپنے ساتھ چندیں یا رجان  
 شہادت کی خلافت لے کے جائے  
 کر دتب اپنا قرباں جان بابا  
 تو پھر حاصل ہو دے گنج غایت  
 نہ ویسی باتھ پھر آوے گی دولت  
 یقین دل میں سمجھ ہے بہترین پند  
 نو پھر ہرگز نہ لے اس سے رہائی  
 گذریہاں سے دہاں کا مدعا کر  
 جو یک لحظہ میں ہو سلطان قاسم  
 قیامت تک رہے اوصاف مرواں  
 رکھے نامہ چچا کے رو برو ہو  
 پچانے خط حسن شہ کا مکرم  
 جو اوراق زیں ساتوں جگہ لے  
 جگر میں بھر کا پیکل نہاں ہے  
 ہے میرا لخت جان و نشان قاسم  
 کجائی اے انجی آخر کجائی  
 یہ سر دینے کے وعدے پر کھڑا ہوں  
 کہ ابرو صبر سے میرے سپرد  
 کئے گلزار شہدا کی زمیں سبز

لے سر پہ ہوا  
 لایہ ہوا ایک پند  
 چسب کے سر پہ  
 خانا پہ پہلے روایت  
 چو جادے سے ملین  
 سمجھنا اے چچا  
 کی طرف سے چچا  
 کی طرف سے چچا



ہی سے گذار نہیں  
 لے نصیحت لے چھٹا  
 لے خوش ہو کر  
 لے عزت دیا  
 لے تیرا لے پیشہ  
 لے کہاں ہے تو  
 اے بھائی کہاں  
 ہے

بھی یہاں قاسم کی شادی کرلو  
 شہابؑ شادیش برپرخ گرداں  
 سو قاسم بن حسن کو دیکھ سرور  
 یہ جھکو بھی نصیحت یوں کئے ہیں  
 تو اپنی نیک دختر کو کرم کر !  
 سو اس کو میں بجا لاتا ہوں اول  
 تیری شادی کر دوں با ساز و سماں  
 میرا فرزند ہے پر ہو کے داماد  
 جواں ہے تپہ ہو شادی کا دولہ  
 سو ویں حضرت بلا اکبر علیؑ کو  
 براتی سب کئے سر سے پڑے تھے  
 بلائے جو تھے حاضر وقت یکدم  
 کہ لحظہ میٹھنے فرصت نہ تھی وہاں  
 کہے قاسم کے تیں جامہ اتارو  
 اتارے سارے کپڑے شاہ قاسم  
 نہ یک قطرہ تھا پینے کو میسر  
 جہاں پانی نہ تھا جز آب فولاد  
 جہاں پانی کے بدلے خونِ فشان  
 سو ب لاچار ہو امخند اپر  
 سو پائی لگے رونے کو سارے  
 اٹھے گویا کہ سیر و آب جو شاں  
 سرشک چشم سے دے غسل سب مل  
 وہ حلقہ کر کے سارے ایسے روئے

لے ان کی شادی کا  
 سرخ رنگ آسمان پیکر  
 دلچسپہ ۱۲ علیؑ کو  
 مردوں کی توار کی پیشانی  
 سے تھ بھاری بخون  
 لکھ لڑکی ۱۲ شہ گنبد



تھے ہند کی لفظ ہے  
 یعنی زور آور  
 لکھ ارادہ کرنے  
 والے شہ خون جھاڑا  
 شہ شہ کرنے والے  
 تھے شہ

لگا کر آسماں کو سرخ رو سے !  
 نشان از صیقل شمشیر مرداں  
 بسجالا امر والد کا مقرر  
 کہ نگیں وقت جب آوے ترے تیں  
 میرے قاسم کو دے منوب کر کر  
 بنا کر تجھ کو دولہ سب سے افضل  
 بھی اس بعد از تو کرنا جنگ چوگاں  
 پھر اپنا سرکٹا از دست جلاد  
 رہے تا حشر ماتم کا مقولہ  
 بھی عباسؑ علیؑ مہبتی کو  
 جو باقی تھے سو سردینے اڑے تھے  
 بنائے ہیں کھڑے ہو حلقہ غم  
 کھڑے رہ کر کئے شادی کا سماں  
 کہ سنت غسل کے باعث سدھارو  
 ہوئے جب غسل کے کرنے کو غاظم  
 سو کیوں پانی ملے گا غسل خاطر  
 کھڑے تھے کاٹنے سراسر جلاد  
 تو بہر غسل کیوں ملتا ہے پانی  
 چچا اور بھائی ماموں گرد ہو کر !  
 اٹھے چشموں کے حوضوں سے فوایے  
 ہوئے ماتم سے سب نمیشاں خروشاں  
 زمیں پر کر دیئے انجواں کا سب گل  
 جگر کے لخت مرگاں میں پروئے

وہ حلقہ دیکھ کر گردوں کا حلقہ ملائکے دیکھ کر شادی کا اسباب لگے کہنے کو یہ کیسی بے شادی حسین ابن علی دے غسل یک دم علی اکبر کے تیس جلدی بلائے دیئے ہیں ہاتھ میں بابا کے اس دم دونوں آنکھوں کے تیس اپنے لگائے شہابؑ اسپر سرشک خوں سے کر کے حسینا اپنا پٹکا سر کو باندھے مبارک چہرہ اس میں مثل خورشید کفن آسا پیٹے اس کو سر پر ردا مثل کفن سر پر اڑھائے مکر بند مَرَصَع شہ حسنؑ کا مکر باندھے وہ بر قوم مخالف حائل برق کا چمکاٹ ایسا بھی اس میں تیغ عباسی جو مریخ نہایت آبدار و شعلہ کردار بھی جو ہر دار جوں زریخ احمدؑ ستارے جو نکہ گردوں پر جڑے ہیں ایادہ چینیاں از تاب خورشید پر شیت منور پر تسمیں بھی نیزہ ہاتھ میں جوں ریح گردوں ہوئے آراستہ سامان کر کر

ہوا تھا غم سے سب تن حلقہ حلقہ بہت رور و کے سبھتے تھے قیاب نہ دیکھی اس طرح کی نافرادی سو کر کر خاک کے اوپر تھیں خیز مصری کا پیرا ہن وہ لائے سوئے کر پیر ہن سلطان عالم وہ خون اشک سے اسکو رنگائے پہنائے بریں قاسم کے مظفر تھے شملے جوں دو گوشے لکشاں کے نظر آتی تھی جس میں قطع امید سرشک خون سے کر کے اس کو احمر شہابؑ اس پر سرشک خوں بہائے تھا جس پر نقش سب دُرّ عین کا کہ جس سے ہووے فوج ڈھیر خائف جو اہر بند دریا لاٹ جیسا تھی گویا دشمنوں کے حلق میں سینج ہوا کے وہم سے صہبار ہو پار کیس اس پر فدا ہوتے تھے اکثر یہ سب اس میں سے لے اور دھڑکیں جڑے تھے اس میں جو ہر دار حبشید گلاں اس پر تھے جوں خورشید تاباں کرے رویں تنوں کی صف کو پر خوں براتی سب پڑے تھے قتل ہو کر

۱۰ شہ  
۱۱ شہ  
۱۲ شہ  
۱۳ شہ  
۱۴ شہ  
۱۵ شہ  
۱۶ شہ  
۱۷ شہ  
۱۸ شہ  
۱۹ شہ  
۲۰ شہ  
۲۱ شہ  
۲۲ شہ  
۲۳ شہ  
۲۴ شہ  
۲۵ شہ  
۲۶ شہ  
۲۷ شہ  
۲۸ شہ  
۲۹ شہ  
۳۰ شہ  
۳۱ شہ  
۳۲ شہ  
۳۳ شہ  
۳۴ شہ  
۳۵ شہ  
۳۶ شہ  
۳۷ شہ  
۳۸ شہ  
۳۹ شہ  
۴۰ شہ  
۴۱ شہ  
۴۲ شہ  
۴۳ شہ  
۴۴ شہ  
۴۵ شہ  
۴۶ شہ  
۴۷ شہ  
۴۸ شہ  
۴۹ شہ  
۵۰ شہ  
۵۱ شہ  
۵۲ شہ  
۵۳ شہ  
۵۴ شہ  
۵۵ شہ  
۵۶ شہ  
۵۷ شہ  
۵۸ شہ  
۵۹ شہ  
۶۰ شہ  
۶۱ شہ  
۶۲ شہ  
۶۳ شہ  
۶۴ شہ  
۶۵ شہ  
۶۶ شہ  
۶۷ شہ  
۶۸ شہ  
۶۹ شہ  
۷۰ شہ  
۷۱ شہ  
۷۲ شہ  
۷۳ شہ  
۷۴ شہ  
۷۵ شہ  
۷۶ شہ  
۷۷ شہ  
۷۸ شہ  
۷۹ شہ  
۸۰ شہ  
۸۱ شہ  
۸۲ شہ  
۸۳ شہ  
۸۴ شہ  
۸۵ شہ  
۸۶ شہ  
۸۷ شہ  
۸۸ شہ  
۸۹ شہ  
۹۰ شہ  
۹۱ شہ  
۹۲ شہ  
۹۳ شہ  
۹۴ شہ  
۹۵ شہ  
۹۶ شہ  
۹۷ شہ  
۹۸ شہ  
۹۹ شہ  
۱۰۰ شہ

۲۱

۱۰ شہ  
۱۱ شہ  
۱۲ شہ  
۱۳ شہ  
۱۴ شہ  
۱۵ شہ  
۱۶ شہ  
۱۷ شہ  
۱۸ شہ  
۱۹ شہ  
۲۰ شہ  
۲۱ شہ  
۲۲ شہ  
۲۳ شہ  
۲۴ شہ  
۲۵ شہ  
۲۶ شہ  
۲۷ شہ  
۲۸ شہ  
۲۹ شہ  
۳۰ شہ  
۳۱ شہ  
۳۲ شہ  
۳۳ شہ  
۳۴ شہ  
۳۵ شہ  
۳۶ شہ  
۳۷ شہ  
۳۸ شہ  
۳۹ شہ  
۴۰ شہ  
۴۱ شہ  
۴۲ شہ  
۴۳ شہ  
۴۴ شہ  
۴۵ شہ  
۴۶ شہ  
۴۷ شہ  
۴۸ شہ  
۴۹ شہ  
۵۰ شہ  
۵۱ شہ  
۵۲ شہ  
۵۳ شہ  
۵۴ شہ  
۵۵ شہ  
۵۶ شہ  
۵۷ شہ  
۵۸ شہ  
۵۹ شہ  
۶۰ شہ  
۶۱ شہ  
۶۲ شہ  
۶۳ شہ  
۶۴ شہ  
۶۵ شہ  
۶۶ شہ  
۶۷ شہ  
۶۸ شہ  
۶۹ شہ  
۷۰ شہ  
۷۱ شہ  
۷۲ شہ  
۷۳ شہ  
۷۴ شہ  
۷۵ شہ  
۷۶ شہ  
۷۷ شہ  
۷۸ شہ  
۷۹ شہ  
۸۰ شہ  
۸۱ شہ  
۸۲ شہ  
۸۳ شہ  
۸۴ شہ  
۸۵ شہ  
۸۶ شہ  
۸۷ شہ  
۸۸ شہ  
۸۹ شہ  
۹۰ شہ  
۹۱ شہ  
۹۲ شہ  
۹۳ شہ  
۹۴ شہ  
۹۵ شہ  
۹۶ شہ  
۹۷ شہ  
۹۸ شہ  
۹۹ شہ  
۱۰۰ شہ

جو باقی تھے سو حضرت نے بلے  
کے منڈپ کھڑا قاسم کے سر پر  
وکالت دے خدا اور مصطفیٰ کو  
حمین ابن علی بولے ہیں رو کر  
کہے یَا اَيُّهَا الْاِخْوَانُ ہشیار  
وصیت تھی مرے بھائی کی مجھ پر  
میرے قاسم کے کرنا نامزد تو  
یہ روئے ایک رشتہ میں دو گوہر  
میری بیٹی مکرم فاطمہ نام  
تو اس کو عقد میں قاسم کے کر کر  
یہ کہہ کر اور پڑھے بیکیر مولا  
پڑھ استغفار کلمہ اور خطبہ  
پروئے سلک میں شہ دانا گوہر  
خدا حافظ ابھی رن پر سدھارو  
یہ کہہ کر اور گریاں شہ نے چاٹے  
نیا داماد ہو قاسم چلا ہے  
خاک جاے خوں ہاتھوں میں ملکر  
تھا شہدا کے لہو سے سرخ میل  
وہاں گنگنا کہاں سہرا کجا تھا  
سو ہو قاسم بنا لیک سے نصرت  
وہ بیماری سے رہتے تھے حرم میں  
انہیں ملنے کی خاطر آپ قاسم  
سو جاہل حرم کی بارگاہ میں

لے گواہ ۱۲۵۱  
بھائی ۱۲۵۱  
سوینا ۱۲۵۱  
اللہ علی الشریک دیکھ



کے ۱۲۵۱  
کے ۱۲۵۱  
۱۲۵۱  
۱۲۵۱  
۱۲۵۱

کھڑے گھوڑوں سے گھوڑے لگا لے  
رہے شام جو تھے بھائی برادر  
نکالے دل کے باہر مدعا کو  
وہ اپنا درد دل کھولے ہیں رو کر  
وصیت کا سنو اب گرم بازار  
بترے پروقت آدے گا تو دختر  
تیرا دردانہ تار و زار ابد تو  
تو اس کو اب ادا کرنا ہے بہتر  
ہے جس کے رو پر و خورشید و درشاہ  
امانت کو کر دل تفویض اس پر  
چلائے آہ کا پھر تیسرے مولا  
کے جو کچھ کہ تھا شرعی طریقہ  
نہ کچھ پھر کہے سبب پیغمبر  
وصیت سے پدر کی تیغ مارو  
بہت سوز جگر سے آہ مارے  
درونا اس الم سے جل گیا ہے  
پھراتا تھا وہ نوشہ اپنے منہ پر  
نہ تھا پاؤں کو وہاں ہند کی امکان  
مسئل تار آنسو کا گمٹھا تھا  
طرف زین العبا کے آئی نوبت  
پڑے تھے درد سے بیتاب غم میں  
ہوئے خیمہ طرف جانے کو عازم  
گئے زین العبا کی جاگہ میں !

انہوں دیکھے سوجلدی اٹھٹے ہیں  
 دگر احوال میں لکھنے میں بہتا  
 وہ اہل اہلیت تہنیرا کے لوگاں  
 نہ کچھ آداب کا طاقت ہے اسجا  
 فقیہ خاموش مت ترک ادب ہو  
 کہ کار مردود مردوں سزاوار !  
 و داع زین العباسے ہو کے قاسم  
 سو دلہن بول اٹھی اے مہر میکہ  
 سو دین قاسمؑ نے پھاڑے آستیں کو  
 قیامت میں یہ پھاٹی آستیں دیکھو  
 کئے سب کو الہی کے حوالے  
 سوویں باہر نکل خورشید آثار  
 چڑھا شب گشت کے تازی پہ غازی  
 پڑی سا بادیاریں جلاجل  
 شہری ساز باگو ہر نگارے  
 سراپا زیور و خلخال زیب  
 بہت بالا بلند و خوبصورت  
 نہایت تند و تیز و باد ر رفتار  
 نہایت چیت اور چالاک بیباک  
 نہایت جنب جولانی میں خیزاں  
 چڑھے گھوڑیہ اور نعرہ کئے ہیں  
 چلا دولہ نہ تھے کوتی بماتی  
 مگر ہنگامہ تھا پیک قضا کا

بھی رو رو کر مبارک بول اٹھے ہیں  
 قلم ہے انگیوں میں تھر تھرتاتا  
 فلک وہاں بے ادب ہو کیا ہے کمال  
 جو چھوڑے دم دم کا پریک حاشا  
 نکل باہر کو اور پیکاں حربے ہو  
 تو از مردانگی شمشیر بردار  
 سو میداں پر ہوئے جانے کو عازم  
 پہاڑوں تم کو کیوں در روز محشر  
 دیئے تکیں سے اس مہجیں کو  
 پچھانو یہ میرادوہا برن دیکھو  
 چبھے ہجراں کے دونوں دین بھالے  
 نمایاں مطلع الانوار دیدار  
 کرے تازی پون پر ترک تازی  
 مکمل نو شہانی زین تحمل  
 ہووے ہر فلک کی چشم تارے  
 چہل آسا اڑے وہ باد پیمشا  
 نہ خوش رنگی میں اس کی کچھ کدورت  
 ہواٹھو کرستی جس کے گرفتار  
 تگا ور سے اڑا دے کوہ کی خاک  
 پون تھی جس کی ٹھوکر سے گریزاں  
 غزا کرنے کو میداں پر چلے ہیں  
 وہ سب گزشت کی گردن تھی کاٹی  
 سارہ قتل کا گردوں پہ جاگا

۱۱۔ آپ کے گھر سے  
 ۱۲۔ جن کا شان و شوکت  
 ۱۳۔ تھیں ناز و جلال  
 ۱۴۔ قاسمؑ کے نظری  
 ۱۵۔ عمارت  
 ۱۶۔ کتب خانہ  
 ۱۷۔ کتب خانہ  
 ۱۸۔ عمارت



۱۹۔ گھوڑا  
 ۲۰۔ گھوڑا  
 ۲۱۔ گھوڑا  
 ۲۲۔ گھوڑا  
 ۲۳۔ گھوڑا  
 ۲۴۔ گھوڑا  
 ۲۵۔ گھوڑا  
 ۲۶۔ گھوڑا  
 ۲۷۔ گھوڑا  
 ۲۸۔ گھوڑا  
 ۲۹۔ گھوڑا  
 ۳۰۔ گھوڑا  
 ۳۱۔ گھوڑا  
 ۳۲۔ گھوڑا  
 ۳۳۔ گھوڑا  
 ۳۴۔ گھوڑا  
 ۳۵۔ گھوڑا  
 ۳۶۔ گھوڑا  
 ۳۷۔ گھوڑا  
 ۳۸۔ گھوڑا  
 ۳۹۔ گھوڑا  
 ۴۰۔ گھوڑا  
 ۴۱۔ گھوڑا  
 ۴۲۔ گھوڑا  
 ۴۳۔ گھوڑا  
 ۴۴۔ گھوڑا  
 ۴۵۔ گھوڑا  
 ۴۶۔ گھوڑا  
 ۴۷۔ گھوڑا  
 ۴۸۔ گھوڑا  
 ۴۹۔ گھوڑا  
 ۵۰۔ گھوڑا  
 ۵۱۔ گھوڑا  
 ۵۲۔ گھوڑا  
 ۵۳۔ گھوڑا  
 ۵۴۔ گھوڑا  
 ۵۵۔ گھوڑا  
 ۵۶۔ گھوڑا  
 ۵۷۔ گھوڑا  
 ۵۸۔ گھوڑا  
 ۵۹۔ گھوڑا  
 ۶۰۔ گھوڑا  
 ۶۱۔ گھوڑا  
 ۶۲۔ گھوڑا  
 ۶۳۔ گھوڑا  
 ۶۴۔ گھوڑا  
 ۶۵۔ گھوڑا  
 ۶۶۔ گھوڑا  
 ۶۷۔ گھوڑا  
 ۶۸۔ گھوڑا  
 ۶۹۔ گھوڑا  
 ۷۰۔ گھوڑا  
 ۷۱۔ گھوڑا  
 ۷۲۔ گھوڑا  
 ۷۳۔ گھوڑا  
 ۷۴۔ گھوڑا  
 ۷۵۔ گھوڑا  
 ۷۶۔ گھوڑا  
 ۷۷۔ گھوڑا  
 ۷۸۔ گھوڑا  
 ۷۹۔ گھوڑا  
 ۸۰۔ گھوڑا  
 ۸۱۔ گھوڑا  
 ۸۲۔ گھوڑا  
 ۸۳۔ گھوڑا  
 ۸۴۔ گھوڑا  
 ۸۵۔ گھوڑا  
 ۸۶۔ گھوڑا  
 ۸۷۔ گھوڑا  
 ۸۸۔ گھوڑا  
 ۸۹۔ گھوڑا  
 ۹۰۔ گھوڑا  
 ۹۱۔ گھوڑا  
 ۹۲۔ گھوڑا  
 ۹۳۔ گھوڑا  
 ۹۴۔ گھوڑا  
 ۹۵۔ گھوڑا  
 ۹۶۔ گھوڑا  
 ۹۷۔ گھوڑا  
 ۹۸۔ گھوڑا  
 ۹۹۔ گھوڑا  
 ۱۰۰۔ گھوڑا

تگا ڈر ایسا میدان پر لگائے  
 ہوا جس وقت آواز تگا ور  
 بڑا کچھ جنگ ہوتا ہے خدایا  
 کئے وہ نعرہ قاسم برعشا کر  
 الایا گمراہ دین بیساید  
 مخالف دیکھ کر وہ شان عالی  
 یہ خورشید درخشاں کون یث ہے  
 کہ مریخ فلک آیا زمیں پر  
 سراپا شکل نوشہ بے براتی  
 چراغاں ہو گئے بھالوں کے روشن  
 ہوائے ہول برچی نوک خنجر  
 قضا مشاطہ ہو جا کر عمر پاس  
 عمر لکار ارتق پہلوں کو  
 بڑا کوئی پہلوان نامی تھا بدکار  
 اسے بولا کہ تو جا جلد رن پر  
 اگر جاؤں تو بد نامی ہے آخر  
 عمر ہنس کر کہا اے خام بہوش  
 بیاسا ہے سب تجھ سے لڑے گا  
 یہ سنتے ہی وہ ارتق تیز ہو کر  
 مقابل ہو کہا قاسم کے یکدم  
 کہے قاسم نے نوشہ یہاں سے ہو کر  
 کہا اے شہجواں حملہ کر و تم  
 تھارے سے بدی اوٹنی چلی ہے

زمین کر بلا کو تھر تھرائے  
 زمیں بھی بول اٹھی اللہ اکبر  
 بہت شہرور کچھ میداں پہ آیا  
 عشا ہل من مبارز من مبارز  
 ہر آن حربہ کہ میداری بیارید  
 عمر سے پوچھتے حالی موالی  
 زمین و آسماں جس پر سے بل ہے  
 دیا آ کر کھڑا خورشید خاور !  
 قضا نے ان پہ ہو کے جنگ ماتی  
 بھی تیروں کے اڑیں آنا بن بن  
 کٹانے سرکھڑا نوشہ ہورن پر  
 کہی تو بھیج کس کو غیر و سواس  
 وہ شامی شوم شد ادزماں کو  
 اسے فرزند بھی دیسے ہی تھے چار  
 سو وہ بولا کہ کیوں لڑنے کے ادھر  
 لیکن ہے میرا فرزند حاضر  
 وہ شیروں کا لتھاڑے گا پکڑ گوش  
 تجھے یک پل میں نقش پا کرے گا  
 چلایا اپنا مرکب دے تگا ور  
 عجائب بات یہاں نوشہ ہوئے تم  
 بھی نوشہ ہو اٹھوں در و ز محشر  
 کہے قاسم نے اہل شرط ہو تم  
 تھارا کارنت فعل بدی ہے

نجلس ہم در بیان شادی و شہادت حضرت قاسم  
 آواز ۱۲  
 کوئی لڑنے والا ہے  
 شہجواں اور اسے دین  
 سے گراہا وہ  
 تھوڑا کر دیکھتے



ہو لا کہ پہلوان  
 وہ دین سزا نہ بولی  
 وہ سپہ سالار نابود  
 گھوڑا ۱۲  
 سے پہلے پہلوان کا  
 کامر



سو تم پہلے کرو شرط اہل اشرار  
 سو ازرق نے کے گرز کوہ الوند  
 سو قاسم بن حق ہو سخت میاں  
 ربودے جلد تر گرز گراں ساتھ  
 بھی یک نیزہ کی او جھڑ پھر لگائے  
 کئے تن اس کا خور وہ اور گھوڑا  
 چلا لشکر میں گھوڑا کل کلاتا  
 ادھر قاسم پھرا گھوڑے کے کولکار  
 کہے اے حضرت عم جان قاسم  
 میری ہے عرض اے شاہ گیانی  
 تو پھرا نشاء اللہ ان گمراہوں کو  
 پر دینرے میں مثل مرغ مردار  
 خدا کے حکم سے یوں تیغ ماروں  
 کروں تینے سے سب کو نیت نابود  
 تبہ کاران یہ رویان مردار  
 چچا صاحب مجھے پانی پلانا !  
 پلانا شربت شادی کہاں ہے  
 کہ حضرت نے اے بابائی جان باز  
 فلک نے تیری شادی یوں دکھایا !  
 تیرا جلوہ کیا ایسا قضا نے  
 یوہیں حق نے تجھے تمت کیا ہے  
 ہے وہ پانی یہاں تمت میں تیرے  
 تو اپنے خون کا شیرہ بنا کر

بدوں کو ہے بدی کرنا سزاوار  
 حصارے بر فراز قاسم افگند  
 پکڑ کر بند دست اس کا بچلاک  
 قضا میں سے اکھڑ کر کھل پڑا ہاتھ  
 گراسواں پہ پھر گھوڑا چلائے  
 لگا دیمچی پہ پیکاں اس کو چھوڑا  
 وہ سب لشکر کو یک دم کھلبلاتا  
 چچا کے پاس پہنچے جا کے کیار  
 ہوا جاتا ہے اب قربان قاسم  
 جو یک شربت پلانا مجھ کو پانی  
 کروں نابود سارے پہلوں کو  
 کروں حیفے کے مانند داخل النار  
 جو بیخ تن یزیدوں کی اکھاڑوں  
 کہتا جینے نہ پاوے قوم مردود  
 خدا ان کو کرے درحرب مسمار  
 میرے جلوے کا شربت نودلانا  
 میری تشریف داما دی کہاں ہے  
 شہادت سے کرے حق تجھ کو ممتاز  
 جو شربت کے عوض لو ہو پلایا  
 چلا شربت جوں میں خوں بہانے  
 یہاں تشریف و شربت خوں بہا ہے  
 ہو اور آگ بجھ کر جان میرے  
 ملا میدان میں جا با آب بنجر

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

شہادت کہہ میں سر کو دے کے پنا  
 نصیبوں کا بھی شربت ہے بابا  
 وہاں شربت مصفاً عمل عنصر!  
 طہور کا بھی کرنا نوش بادہ شرب  
 روایت ہے حسین ابن علی سے  
 کہے دل میں کہیں سے آب وینا  
 لکھے ہیں اکشر علمائے اخبار  
 خدا کے فضل سے یک نہر اس وقت  
 بھی شیریں آب جیسا انگبین سے  
 پلائے شاہ نے قاسم کو وہ آب  
 یکایک دیکھتے غائب ہوا ہے  
 کرامت کو دخل نہیں در شہادت  
 یہ سنتے ہی ہوئے خاموش پر غم  
 رضا حضرت سے لے جلدی رکھے  
 ہوئے تھے تازہ دم جوں شیر نغراں  
 اڑا تازی ہے جیسا رنگ عشاق  
 چلا ہیرے کے ساں پھر آ کے غازی  
 پیاپے تین باری کر کے نعرے  
 وہیں ارنق کے بیٹے جا پہ یک مل  
 سودہ چاروں سگاں غوغا یتیم  
 حسینؑ ذوالکرم نے دیکھ جملہ  
 اٹھا دو دست از بہر مناجات  
 میرا ہے خورد سالہ جان قاسم

ابہر تک در جہاں عشرت میں جیسا  
 یہ تشنہ جان پر شدت ہے بابا  
 اچھلتا ہے ہمیشہ حوض کوثر  
 در رحمت ہیں شہدا پر کشادہ  
 رواں چشموں کی نہراں کروٹی نے  
 پلانے میں جزاے خیر لینا  
 لے نیرہ سنگ پر مارے بہاندار  
 چلے انوار تجریمی واریک وقت  
 رواں تھی نہر از عین الیقین سے  
 جو تھا قند جہاں سے شربت ناب  
 بھی ساروں نے مدد بھی سنا ہے  
 شہادت ہے کرامت کی رسالت  
 چلے قاسم بکولان مثل ضیفم  
 تنگ و ردے مبارز کو پکارے  
 نکالے تیغ مثل برق سوزاں  
 منط شاہیں ہوا جنباں بنہ طاق  
 کئے طاؤس آسا ترک تازی  
 مبارز کو کہے جلدی سے آرے  
 پردہ کو دیکھ کر میداں میں بسمل  
 گرے قاسم کے آگے ہو کے باہم  
 جو پہنچے چار مل قاسمؑ پہ حملہ  
 کہے قاضی حاجات و مہمات  
 نیا نوشہ بنانی الاثن قاسمؑ

لے جنت میں ۱۲ لکھ  
 صاف کی ہوئی شہادت  
 لکھ یقین کا چشمہ ۱۲  
 لکھ شیر نر ۱۲ لکھ شہ  
 دلا ۱۲ لکھ جلائے خدا



جلی ۱۲ لکھ ذوالکرم  
 لکھ اسے حاجتوں کے  
 لکھ اسے شہداء اور کامرانی  
 ذوالے ۱۲ لکھ سحر  
 لکھ اس وقت ۱۲

اے کر مکر میں سب پہ فیروز  
کے بھائیوں نے اور بیٹوں نے آئیں  
بغرش بول اٹھے اللہ اکبر  
لیک یک کی کمر میں وار مارے  
جھپک کر پھر گئے دوسرے پیکار  
چلا تھا بھاگتا چوتھا سو اس کو  
وہ چاروں کا کئے لحظہ میں فیصل  
لڑنے کو لگے موزمی متامی  
کہا طالب اصب کو جانشانی  
ہزار اسوار تھے مردود کے پاس  
سوے اسوار اپنے پر پھر اتا  
گرا یکبارگی اسوار قتیال !  
حییٰ ابن علیؑ نے دیکھ یہ غل  
سو بوبکر علیؑ عون علیؑ کو !  
کے شہ نے کہ اے بھائی سہارو  
سو یہ دوشیر صفدر برق پیکر  
پون پر دوڑتے تھے برق مثال  
سو اس زرخے میں جا بیٹھے دونوں شیر  
ادھر قاسم نے تازی گرم کر کر  
رنگیلے ہاتھ میں تھی تیغ رنگیں  
جدھر تازی کے تیں کاوے کھلاوے  
کبھی نیزے کے ایسے ہاتھ جھاڑے  
کھڑا غالب اصب تھا جس جگہ پر

کر ان چاروں کے اوپر فتح اندوز  
سوقا سم کر کے نعرہ شیر غریب  
چٹک نیزہ سرک شمشیر صفدر  
زمیں کے فرش پر ادگر اتارے  
بھی سیوم کے لگائے سرچہ تلوار  
کمر میں کھینچ مارے لاث کا پو  
ہٹا یکبارگی موزیوں کا دنگل !  
عمر بن سعد دیکھا سب کی خامی  
تو کر نوشہ جواں کی اب خرابی  
بہت در زور تھے مردود خناس  
چلا میدان میں ڈرتا تھر تھراتا  
لگا جنگ سے و جزل ہونے کو حال  
جو قاسم پر ہزار اسوار تھے کل  
دونوں بھائی جوان افضل کو  
پھینچتے کو مدد کرنا ہے یا رو  
سمندراں جوں اوٹو لا جناح عنصر  
بھرے دوسمٹ سے وہ شہ جوان  
کے فوج مخالف کو بدم زیر  
شلنگوں سے اڑاتے تھے ہوا پر  
فلک کرتا تھا شہ دولے پہ تحسین  
ادھر کے کے سواروں کو سلاوے  
صفا فوج مخالفت کی اتارے  
نظر کرتا تھا قاسم کے ہنر پر

لے تازی میں ۱۱  
تعمد ۱۱ شہ ۱۱  
دلا ۱۱ شہ ۱۱  
۱۱ گھوڑے ۱۱

۱۶  
بانی

لے باندو الے ۱۱  
شہ طرٹ ۱۱  
شہ شاباشی ۱۱  
دشمن کی فوج ۱۱

اوصاف سے گر گزرتا شور کہ کہ  
 ملا غالب اصیب کو دار مارا!  
 کھڑا بھائی تھا اس کا جیسا پتھر  
 پکڑے اس کا کمر بند اور اٹھائے  
 وہ دونوں لگ ہوئے خشخاش جیسے  
 عمر بن سعد نے یہ حال اتر  
 سو دیں پھر چھ ہزار اسوار دیگر  
 تو جلدی کھیر لے تینوں کو یکدم  
 یہ سنتے چلے گئے فوج منافق  
 گرے یلغار کر کر لشکر شام  
 بھی دو یک بھائی تھے جعفر علی نام  
 یہ زعفر دیکھ وہ بھی لے کے رخصت  
 انھوں بھی ہو کے رخصت رہے پہنچے  
 جہیں پیر شورش مردانگی زور  
 ہوئی ہر سمت مارا ماریوں کر  
 سو عون ابن علیؑ با سعی کامل  
 سو تھا مصراع غالب پہلواں زور  
 مخالفت شاہ مرداں اور نیاں کار  
 پکڑ کر لائے تب مرداں علی پاس  
 کہے عون علیؑ کو شاہ مرداں  
 تو حد شرع سے موزی پہ پیشک  
 اٹھی بذات کی ان سے عداوت  
 ہو اگر زگراں کے ان سے مایل

لے مارے مارے ۱۲  
 لے مارے مارے بہادر ۱۲  
 لے مارے مارے ۱۲  
 لے مارے مارے ۱۲



لے مارے مارے ۱۲  
 لے مارے مارے ۱۲  
 لے مارے مارے ۱۲  
 لے مارے مارے ۱۲

گرا عون علی شیر غضنفر  
 جمع گھوڑا وہ موزی کو لتھاڑا  
 سو بو بکر علیؑ نزدیک جا کر  
 دگر یک بھائی تھا اس پر لگائے  
 ہوئے تن دونوں پاشوں پاش جیسے  
 جو دیکھا ہے ہزار اسوار آخر  
 کہا مصراع غالب کو مقرر  
 دگر نہ فوج ابھی ہوتی ہے برہم  
 یلاں یکیک سے وہ شہزور فائق  
 فنون میں ہوا یکبار گھنٹا شام  
 بھی دیگر بھائی شہ فاضل وئی نام  
 بھی دو یک بھائی تھے صاف نیت  
 بڑاں تخم نیریدوں کی کھرو پنچے  
 اٹھا اس دل میں جیسا حشر کا شور  
 جو رن میں ہو گیا لوہو کا کیچڑ  
 ہوئے مصراع غالب کے مقابل  
 عداوت کا تھا اس کے دل میں شور  
 خمر پیکر ہوا تھا سخت سرشار  
 کہ وہ شیر الہی افضل الناس  
 تو ذرہ لے ادا کر حکم سبحاں  
 کہے جاری وہ حد شرع مبارک  
 جو دیکھا عون کو تشنہ نہایت  
 سو عون ابن علیؑ ہو کر مقابل

پکڑ کر اور دوال اس کا اٹھا لے  
 جڑے تالو میں گھوسا زور کر کر  
 سپر اس کو کئے عون سنے نے  
 جدھر جاتے تھے خود تیغ لگاتے  
 کیا اس طرح سے مضراع کو صاف  
 وہ چاروں بھائی اور دو بھانجے مل  
 ادھر قاسم اکیسے زور کر کر  
 علم کو رکھ نظر میں جا پھرے ہیں  
 نہ دیر جنگ کیں رستم نے دیکھا  
 عمر نے دیکھ قاسم پر نظر کی  
 ادھر چاروں چچا اور دو بھانجے مل  
 چلانے کو لگے میدان میں ہولاں  
 سونیزوں کی لڑوں میں گوندھ سہرا  
 نکالے مارتے اور مار کھاتے  
 وہ چاروں بھائی اور دو بھانجے جان  
 ادھر نیزہ لے قاسم گر گرا کر  
 کئے وہاں کے سواراں صاف غازی  
 سو جلدی رکھ کہاں میں تیر شہزادی  
 عمر دیکھا سو سر کو خم کیا ہے  
 سو چھیدا اس کا اکدم گوشہ راست  
 سو گھبرا کر گیا در قلب شکر  
 برادر بھانجے سب مار کرتے  
 کئے ہیں اس قدر چوگاں زمیں پر

بسان میخ ہرنے پر بٹھائے  
 گیا جی اور ہوا تصویر پیکر  
 وہ فرزند علی افضلی نے  
 لگا دے کوئی لو اس پر وار کھاتے  
 جہنم میں گیا مردوز بالاف  
 کئے اس فوج میں لوہو کا سب گل  
 عمر بن سعد کے لشکر پہ جا کر  
 بڑا جنگ و جمل اس جا کئے ہیں  
 نہ سام و بن زریان نے بھی دیکھا  
 نکل وہاں سے کھڑا ایک طن چھیکر  
 اُدھر دو لہ کیا لوہو سے کہیں  
 پروے بر میں وہاں بھالو نکی سولان  
 کئے ہیں راحت جنت میں ڈیرا  
 کہیں گھوڑا کداتے اور اڑاتے  
 کئے سب فوج مقہوروں کی دیراں  
 گرے ہیں قلب شکر پر مقرر  
 نظر آیا عمر کا زر کا تا زمی  
 چلائے زور سے بانو کے داماد  
 وہ نیزہ کان سے باہر گیا ہے  
 نشان ذلتی پر پھر ہو برخواست  
 دیا سب فوج کو جنبش سراسر  
 صفا ان بد تروں کیاں سب تیرتے  
 ملائک مر جا کہتے تھے اکثر

لے جہانت  
 لے شان  
 لے جہانت کا میدان

۱۵  
 باقی

شہ شاکر کا درمیان  
 شہ گھوڑا  
 فوج کو بلا دیا

جہاں تک زور تھا تیغوں سے مارے  
بھی نیزے بھڑکے تو گرز سنگیں  
بہت ہاتھوں سے مارے جب گئے ماتھ  
غرض اس طرح در غلبہ و اسلام  
کئے مروا گئی چاروں نے آخر  
بھی وہ دو بھانجے شہ کے دلاور  
کئے اس طرح دونوں تیغ بازی  
کے جنگت و جدل اس طرح دن پر  
کبھو نیزہ کبھو تیغ لگاتے  
گئیں ایسے سواراں وہاں دھڑا دھڑا  
غرض دوسرے جواناں مار کرتے  
عمر بن سعد کے نزدیک پہنچے  
کھڑا تھا ایک مبارز ہوزرہ پوش  
حسین ابن علیؑ کا بھانجا تھا وہاں  
مکرویں اس مبارز کی پکڑ کر  
اٹھا مارا عمر پر شاہزاوہ !  
وہاں سے بھاگ پہنچا در سواراں  
اٹھا کر اس مبارز کو اسد تب  
چلا لگا رہے تار مار کرتا  
ادھر بھائی نے بھی آکر ملا ہے  
سو دونوں بھائی ملکر کھینچ تلوار  
الایا گرہان و نابکاراں  
یہ کہہ کر اس طرح تیغ چلا دیں

۱۔ اسد نام کی لڑائی میں  
۲۔ شہ شہید  
۳۔ تلوار کا پھل  
۴۔ شہ لڑائی  
۵۔ شہ لڑائی  
۶۔ شہ لڑائی



۳۲۔ شہ لڑائی  
۳۳۔ شہ لڑائی  
۳۴۔ شہ لڑائی  
۳۵۔ شہ لڑائی  
۳۶۔ شہ لڑائی

بھڑے تیغے تو نیزوں سے لتھارے  
جو وہ آخر ہوئے تو زور تمکیں  
تھاروں کو جڑے ہیں لاش لاش  
کئے اعضا بہ اعضا دین کے کام  
ہوئے فرمان حق پر جا کے حاضر  
پسر کشتوم و زینبؑ کے غضنفر  
ہوئے ہیں شاہ عالم ان سے راضی  
گراے پہلواناں زور آور  
کبھو گرز گراں لے کر اڑاتے  
مریں گھوڑے سمیت وہ خوش اور  
عمر تک پھر گئے لگا کر کرتے  
کھینچے خوف ناخن سے کھروچے  
کیا تھا تن کے تیں آہن سے سرپوش  
اسد تھا نام اس کا شیر شہ جہاں  
پھر ایا گرز ساں دے سر پہ چکر  
اچھل گھوڑے سے ہو پیک پیادہ  
اسد نے دیکھ کر ہو سخت حیراں  
پسرا پر لیا اور پھینک مرکب  
وہ بدکاروں کے تیں سمار کرتا  
تمامی خلق شکر کھلبلا ہے  
لگے ہیں کاٹنے اس طرح لگا کر  
تھارے پر گرے ذلت کا باراں  
جو ساری فوج و لشکر کھلبلا دیں

جھڑے اس طرح سر موزیوں کے رہیں  
گرے تھے گوئے ساں سربای انبار  
بہت جتہ و جہد کر در بہار  
بہت مارے ولیکن حکم اللہ  
سو وہ دونوں جواں کر سخت مصمام  
جہاں سے رتبہ عالی کو پا کر  
گئے جنت میں وہ شہباز مقبول  
وہاں تک شاہ قاسم کھینچ تلوار  
سیاں کر تیغ قاسم گر گرا کر!  
گئے یک نخت ایسی مار اور مار  
چچا بھائی بھتیجے مل کے یک دم  
سو عباس علی نے دیکھ یلغھار  
بھی دیکھے تشنگی سے حال نہلاں  
علم کو دے علی اکبر کے نزدیک  
کہے حضرت مرے بھائی ہیں حاضر  
کہے حضرت نے اے عباس ایاس  
یرے مت کر علم کو سرنگوں تو  
یہ سنتے بول اٹھے عباس غازی  
علم اس دار فانی سے اٹھانا  
یہاں مردی کہ اپنا فتح پانا  
چھپانا منکروں سے اپنا احشام  
وہاں جا کر علمداری کروں گا  
سوئے ایک مشک کاندھے پر جو فرد

چلے بے ہول چمن کو باد ضرر  
نظر آتے تھے کے مرد و گئے گوار  
نصا کے ہاتھ پہنچا جام عمار  
کیا تھا سب کو سردینے سے آگاہ  
شہادت کا پے ہیں آخری جام  
کئے حاصل بقا کا تخت و افسر  
ولی اللہ کے گلزار کے پھول  
پھر اگھوڑا کریں موزیوں کو مسار  
گرے ان موزیوں پر شہ سراسر  
براتی اور دولہ مل کے یکبار  
برابر ہو گئے واللہ اعلم  
برابر ہو گئے جب سات اسوار  
ہوا ٹکڑے کلیجہ شکل مرجاں  
شہنشاہ سے اجازت کی منگے بھیک  
سو میں ہوتا ہوں ان کے پاس حاضر  
برابر جان کے تو بے مرے پاس  
نہ میرا جان کر غم سے زبول تو  
اسی میں ہے مرے تیں سرفرازی  
در جنت پر یہ جھنڈا لگانا!  
یہی ملک شہادت کا بہانا  
خدا کے پاس وہ ہو دیں گے بدنام  
یہاں پانی کے باعث کٹ مروں گا  
تگاوردے اڑیا صحن کی گرد

ملکہ تنیسوا  
شش "ملکہ تنیسوا"  
شش "ملکہ تنیسوا"

۱۳۳  
۱۳۳  
۱۳۳

۱۳۳  
۱۳۳  
۱۳۳



چھلنگاں اس طرح بھرتا تھا گھوڑا  
 نگار کا اٹھا تھا ایسا آواز  
 پون تھی جس کی صنعت دیکھ حیراں  
 نہ ویسا بادیا گردوں نے دیکھا  
 سو یک گردش سے سب شکر میں ہو کر  
 دیکھے قاسم کو زخمی گر پڑے ہیں  
 براتی گرد تھے زخموں میں رنجور  
 ہلانے تھے سب اپنے دشت و پا کو  
 عدد و قصاب ہو چھب چھلہ گاویں  
 مہاں عباس پہنچے جھال بھرتے  
 دیکھے قاسم کی بالین پر جھاکار  
 یک عباس پکڑے اس کی گردن  
 پھرا مارے ہیں اسواروں کے اوپر  
 پکڑ کر یک کے تیں دیکر پہ مارے  
 وہ عباس علی قاسم کو لے کر  
 وہ دونوں بھانجوں کو بھی لجا لے  
 حسین ابن علی کے پاس لا کر  
 بھی لے کر مشک پانی پر دیئے چل  
 جو ہیں دیکھے ہیں اس شیر غریں کو  
 سبھی عباس پر مل تیر مارو  
 وہ چوکیدار سارے ایک ہو کر  
 جلم عباس نے سر پر اتارے  
 ملائے جب سید کاروں نے ہر سو

جو ہوتا تھا فلک بھی تھوڑا تھوڑا  
 کہوں کیا اس کا میں جہٹ تنگ و باز  
 ہوا پھرتی تھی اس کے گرد غلطائیں  
 پون تھی جس کا پیکش نقش سیا  
 ملے بھائیوں سے اور قاسم سے جا کر  
 ہو کے فرش پر سر کو دھڑے ہیں  
 گرے تھے لیکے سب دو لے کو تن چور  
 تھے لاتاں مارتے قوم جفا کو  
 سروں کو کاٹنے جرأت نہ پادیں  
 صفوں کی تیغ سے پاتاں کرتے  
 کھڑا سر کاٹنے حشام مردار  
 لٹک کر رہ گیا تصویر ساں تن  
 گرے پنجاہ تن کٹ کر زیں پر  
 یہ دیکھے سو گئے ہیں بھاگ سارے  
 بھی بھائیوں کو اٹھا لائے صحن پر  
 وہ سب لاشوں کو یک جا گ لٹائے  
 وہ لاشاں سب سلامت سے دکھا کر  
 کھڑا تھا سخت تر و تجلہ پہ ونگل  
 عمر نے بول اٹھا سب اہل کیں کو  
 بھی نیزہ بانک بلم لے سدھا رو  
 چلائے تیر دریا موج ہو کر  
 سرک شمشیر دجلہ میں سدھائے  
 سو دیں للکار کر عباس یا ہو

لے دو نا اور دوڑنا  
 تھے کارگر کی ۱۲ شے  
 لے تھے ہوئے ۱۲ شے  
 لے تھے گھوڑا ۱۲ شے  
 قاصدہ نقش کی پیشانی



والا لے لے ہاتھ اور پیچ  
 خفاہم کی توہم  
 جہ سرھانا ۱۲  
 جہ سپاس تن ۲  
 جہ ندی ۱۲

شلنگاں بھر کے پہنچے سب کٹے ریاں  
شجاعت کا نشان چہرہ پہ مایاں  
صفوں میں پٹھیاں جوں بکریوں میں ضعیف  
کترتے تھے پیادوں کی صفات  
صفا کتنی کئے ہیں صاف درصاف  
لگا میدان سب لوہو سے بھرنے  
مقابل کے ٹلے مارے جفا کار  
ٹکی سب چوکیاں پانی کو چھوڑے  
کنارہ صاف اور میداں تھا معمور  
سوویں عباس جوں خورشید خاؤں  
لئے ہیں مشک کو بھر کر شتباں  
عمر منحوس فاسق بدترین ناس  
سوویں عباس نے پانی اٹھا کر  
کہا کوشش کرو پانی نہ جاوے  
ٹمک یک پانی لے پیئے کو گیانی  
کے سب طفلوں کی تشنگی یاد  
سو پانی ہاتھ سے پھینکے سراسر  
وہ گھوڑا رمز باطن سے تھا آگاہ  
ہے جن کے واسطے لبریز کوثر  
عجب ہے رز رب العالمیں کا  
جو ہونے کو لگی تکلیف بسیار  
کے جن کی رعایت چند حیواں  
ٹمک یک دیکھو تو حیوان یہاں ہے

جَعَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کے قرباں  
اٹھائے تیغ سے ہر سمت طوفاں  
کے لشکر کو سب درہم و برہم  
بکھیریں زلفت اپنی مہوشان جوں  
وہ صدمے سے زمیں کی ٹل گئی ناں  
لگے عباس فوجوں کو کترنے  
کنارے پر ہوئے دھجھکے کے شمار  
لڑائی سے بھجوں نے منہ کو موڑے  
کھڑے تھے سب منافق دیکھتے در  
بسان بدر پانی میں اتر کر  
بسبھی لشکر نے دیکھا ہے بخوبی  
منادی کہ کہا مرو و دغشاس  
لئے ہیں مشک کو کاندھے پہ دھر کر  
نہ یہ محنت کبھی برباد جاوے  
سو کر کر یاد قتل تشنگانی  
کھڑے تھے تشنہ لب شیر و شہزاد  
کہے گھوڑے کو پی تو پیٹ بھر کر  
کھڑا پیا سا تھا پیغیر کا بنگا  
سو وہ دنیا میں رہیں تشنہ مضطر  
خداوند جہاں حق المبیس کا  
یہ دولت ہے انھوں کے فضل دیدار  
بھی پانی بند کر بیٹھے تھے انسان  
یہاں شکل مسلمانی کہاں ہے

لے اٹھ کر راستے  
کا لڑائی میں تیراں  
ہونے والے  
عقبت میں  
جمعہ کی طرح  
شہ شہ کی کتاب



پیشہ یاروں کی شہادت  
شہ بچوں کی شہادت  
شہ پیاسے  
شہ خانہ ان  
شہ بھرا ہوا  
لے پیاسے یہ قرار

سو اس باعث نہ گھوڑا منہ لگایا  
عزیزاں دیکھو جیوانوں کی خوبی  
وہ تو پیٹتے تھے شربت سرد کر کر  
سوان کی پھر مسلمان کی کچا ہے  
دیکھے عباس نے گھوڑے کا احوال  
چو از جوش جلالت شاہ عباس  
کہ تم ہو جانوسے قوم بدتر !  
کہ کالانعام ہو بن ہم اضل تم  
یہ کہہ کر جنب جولانی میں آئے  
کئے اس طرح سے گھوڑے کو جنبان  
پکاریں جس گھڑی اللہ اکبر  
لئے تھے مشک کو کاندھے پہ گمانی  
زغن جس وقت پر کرتے تھے عباس  
اوھر سے سب یزیدی ملے کیبار  
لگے چلنے کو بھالے تیغ و خنجر  
پیادے جملہ تیر انداز یک موٹ  
تھے دوسرے در شیبان اور قبطان  
کنارے پاڑے دونوں برادر  
طرف شیبان و قبطان ہو کے غازی  
بھی یک شوز جگر سے کر کے نعرہ  
ایک یک دم پکڑ شیبان کی گردن  
نکل دونوں کے بھیجے تب گرے میں  
وہیں گھوڑوں کے تیں نیزہ چبائے

نہ پانی کی طرف کچھ طسبح لایا !  
مسلمانوں کی کیا اسلام ڈوبی  
کھڑے تھے تشنہ لب آل پیغمبر  
کہو تو ان کو کیا کہنا بجائے  
کئے تب اشک خونی سے دہن لال  
ہمیشہ نایید و گفت اے جملہ خناس  
بھی سارے جانور ہیں تم سے بہتر  
یقین ہو اصل معنی میں خلل تم  
زمین کر بلا کو تھر تھرا سے  
چلا گردوں پہ جیسا گوئے چوگاں  
نمایاں ہوئے مثل روز محشر  
چلے باہر نکل صاحب قسراتی  
پون لرزاں ہو بھاگ گئیں پھرے پاس  
کئے عباس پر یک لخت یلغار  
سنان و گرز اور آمود و اشقر  
گرے عباس پر کیبارگی ٹوٹ  
لے سب پندرہ ہزار اسوار سلطان  
سو عباس علی نے گرم ہو کر  
تگاوردے لگے کرنے کو یازمی  
دلیروں کا ہوا دل پارہ پارہ  
پھر اقباطاں پہ وے مارے ہتھن  
بھی ان کے جملہ اعضا کھل پڑے ہیں  
بھڑک گھوڑوں نے لشکر کھلبلائے

لے طبیعت ۱۱ نہ کہاں  
۱۱ نہ ۱۱ تھے جبر  
جلالت سکونش  
شاہ عباس  
۱۱ نہ تھے اور کہتے  
۱۱ تھے اسے تہا شہادۃ  
۱۱ اشارہ دینا  
۱۱ کرید اولاد کا



نعام ۱۱ تھے  
۱۱ وہ رگ ہیں مانند  
۱۱ چارپائے کے بکبان سے  
۱۱ بھی زیادہ گراہ  
۱۱ کہہ کا چیتے ہوئے  
۱۱ کہہ کلید کی جن سے  
۱۱ کہہ  
۱۱ کہہ

پھر اگھوڑے کو چاروں سمتیں عباس  
گرے آکر ہی یک دم مار گرتے  
جو کوئی سردار لڑنے پیش آوے  
اسی موجب ہزاروں کو ہتھائے  
جینا بولتے تھے مرجا باش  
جدہ نیرہ چلامین شاہ شہزور  
بہم پیوست تھے عباس در فوج  
سبھی عالم کی نظراں پھر گئے تھے  
کنانہ ابن اسود ایک جفا کار تھ  
نہ قدرت تھی کہ دے مارے بلکہ کہ  
سو عباس علیؑ کا ہاتھ اس دم  
روایت ہے کہ گرتے وقت وہ بات  
ارے عباس کے قبضے خبردار  
خدا خاطر شرم مروی کی رکھنا  
حسین ابن علیؑ تک مارنا جسا  
خدا کے حکم سے وہ صدق ان کا  
تھا تیغہ ہاتھ میں دوہیں چلا دست  
سمجھ قاتل چلایا نیچہ صاف  
گر اگھوڑے سے کھا کر چرخ یکبار  
حسین ابن علیؑ تک پہنچتے بات  
گر اقداموں پہ جاسط نبیؐ کے  
اوہر عباس نے وہ مشک لے کر  
رکابوں کی چلے ٹھوکر لگائے

ہزاروں کو گرائے افضل الناس  
چلے عباس بھی تلوار کرتے  
طمانچہ کھاو میں دوزخ میں جامے  
بہت ثابت قدم سے تیغ مارے  
ہزاروں آفریں عباس شہ باش  
وہاں اٹھتا تھا مشرے قزاق شور  
اٹھا دریائے لشکر موج در موج  
تھانے سب کے تیں اندھے کو تھے  
وہ آپچھے سے مارا بر قہدار  
سگت دیوانہ بھاگا داؤ کر کر  
جدا ہو کر گرا دہرا ہوا غم  
کہے عباس ایسی بات یہاں  
نہ تو نے کچھ کیا ہے حرب تلوار  
جہاں تک بچہ میں دم ہے قتل کرنا  
قدم پر گر کے ہو خاموش اُس جا  
چلا وہ ہاتھ وہاں سے قتل کرتا  
کنانہ ابن اسود سے ہو پیوست  
جو گزرا فرق سر سے اس کے تانان  
چلا وہ ہاتھ کرتا دست تلوار  
کیا چالیس تن کا قتل اثبات  
حسینؑ ذوالکرم ابن علیؑ کے  
رکھے ہیں بائیں کاندھے پر مقرر  
بھی نیرہ دست بائیں سے چلائے

لے پیادہ شہر  
میں خالی  
میں دیدار



میں تلوار کی لڑائی  
میں پجائی کی لڑائی  
سر کا پتہ

سمندر بادیا ہو برق تمثال  
کے نعرے پہ نعرے شاہ عباسؑ  
غرض ہر طور سے پانی بھانا  
قریباً تھا کہ اس غوغا سے یکدم  
یہ سب بلگے ہوئے آتے تھے پیچھے  
ہوئی ایسی لڑائی اے عزیزاں  
ہوا گھنٹام اور ہنگامہ بسیار  
وہ پیچھے سے چلایا تیغ بازی  
جو بایاں ہاتھ اتر ا سولہ دیں  
چلا جا قتل کرتاے کے نیزہ  
چلا وہ ہاتھ میں نیزہ چلاتا  
حسین ابن علیؑ نے دیکھ ادم  
نہ یہاں کشف و کرامت کا بیاں ہے  
بامحق تعالے جان دینا  
آلایا ایتہا العباسؑ خاموش  
وہاں ملک شہادت پر عمل کر  
سو عباسؑ علیؑ شہ زور رنجور  
بھی جب دو ہاتھ کٹ کر گر پڑے ہیں  
لگے ہیں ٹھیلنے پاؤں سے سب کو  
دلے ٹاپوں سے گھوڑا مارتا تھا  
اچھلتا تھا بان شیر غراں  
سواتے میں یزید ا بطح النار  
گیا پانی ہوئے عباسؑ غمگیں

لگا بھرنے زمین تبا آسماں جہاں  
چلے نہت سے غازی غیر دسواں  
نبیؑ کے تشنگان کو لا بلانا  
لجا دیں مشک کو عباسؑ تسلیم  
پکھٹے تھے خون سے سب کے کلیجے  
زمین پہنچتی تھی ہونے کو گریزاں  
سو اس غل میں کوئی بد بخت و بد کار  
چلے تھے پیش بے دسواں غازی  
خبردار اب تلک تو نے لڑائیں  
تو کران موزیوں کو ریزہ ریزہ  
حسینا تک گیا ہولاں لگاتا  
بکے خاموش اے عباسؑ اکرم  
یہ سب حبش قضا کا امتحان ہے  
عروض میں اس کے جو دیوے سولینا  
شہادت کے اٹھا ہے بھر کو جوش  
تو مت ہرگز کرامت میں دخل کر  
ہوا زخموں میں جب سارا بدن چور  
تو پھر وہ مشک داتوں میں لئے ہیں  
نہ تھا کچھ دسترس ضربے و حربے کو  
بہت کچھ شور سے لاکارتا تھا  
گریں ٹھوکر سے بدکاراں ہزاراں  
چلایا تیر سو یک دم ہوا پار  
منط شیر غریں کے شاہ تمکین

لہ گھوڑا ہوا کی طرح  
دوڑنے والا ۱۱  
پیا سوں ۱۲  
تھک دیت ۱۳  
تھک بھانگنے والی ۱۴  
تھک آناش ۱۵  
خبردار اے عباسؑ خاموش



جو ۱۱ کہ دریا  
تھ قدرت ۱۲  
تھ حسد ۱۳  
تھ شہادت ۱۴  
تھ کاشیر ۱۵  
تھ نصیب ۱۶

کئے لٹکار کر گھوڑے کے تیں ایڑ  
سو پھر عباس ہو لاچار یکبار  
کہ ہے طفلوں کو یہ پانی گینائیں  
اچھالے آد کب پھر اپنا تازی  
وہ چاروں سمت گھوڑے کو پھراویں  
موتا پوں سے عالم رن میں بیار  
پھر اٹھو ہراک جانب کو ہر بار  
بسجی شکر سے وہ باہر نکل کر  
سو تینوں وقت ہو شکر سے باہر  
کئے اس طرح گلے شیر غازی  
وہ سب لاچار ہو کر تیر مارے  
گرا گھوڑا موئے عباس شد زور  
سنے حضرت حسین ذوالکرامات  
تکا دردے سمند بادپا کو !!  
نزدیک عباس کے پہنچے ہیں حضرت  
لٹک رہ چار بھائی دو بیٹے  
بھی دولہ شاہ قاسم سب کے درمیاں  
وہ ساتوں اپنی انکھیاں کھول یکدم  
برائی ٹکڑے ٹکڑے غش میں دولہ  
جو غمزدی کئے از حد و غایت  
مگر قاسم نے کر بولے تبسم تہ  
مجھے خوش یہ نظر آتا ہے بالا  
معلق آسماں پر سبز پوشاں

گرا ئے ابھی کو ٹاپ سے گھیر  
تھٹرے کئے آنکھوں کو خوبار  
ہونا امید دُنیا سے چلا میں  
اڑا تھا میں نیروں کی درازی  
ہزاروں خلق ٹاپوں سے گراویں  
گرے مردے زمیں پر مثل انبار  
گرا ئے پہلواناں رن میں بیار  
ادھر سے دل میں پیٹھے پھر سنبھل کر  
گئے اور پھر پھر سے شاخِ غضنفر  
اڑا زخموں میں جب آخر کو تازہ می  
بدن میں چھبر گئے پیکان جو سارے  
کھڑے ہو کر کئے لغزہ بصد زور  
بہائے چشم سے آنسو کا برسات  
کہ جس پر رشک آتا تھا ہوا کو  
اٹھالائے ہیں ان کو با شفقت  
کہ جن کو دیکھ کر افلاک دھوبے  
براقی گرد سب لوہو میں غلط  
کہے عباس کو شاہِ ہمد  
جھلائے مجھے عدم کے دم کا جھولا  
نہایت کر لئے تخت شہادت  
حینا کو پکارے حضرت عم  
ہوا ہے ہر طرف بے حد اجالا  
بہت قاسم سے ہوتے تھے خروشاں

۱۲ افسوس ۱۳ تھو دیر  
۱۴ گھر ۱۵ آج آسمان



سے بولنے والے، وہ  
سکاگر، اچھے چچا،

معلق ہے ہوا پر فرش عالی  
 بھی یک سند ہے اُس پر سبز گاہ  
 محمد مصطفیٰ بیٹھے ہیں اس پر  
 فرشتے رو برو محزون و غمگین  
 کھڑے تھے سامنے سب دست بستہ  
 بھی سب پیغمبران غمگین و محزون  
 اور ان کے رو برو جنت کے در پر  
 اٹھا ہے اس طرح خوشبو کا مہکار  
 بھی ایک خیمہ کھڑا ہے مثل گردوں  
 بڑا ایسا ہے نہ گردوں سے افزو  
 بساط سرخ جوں تخت سلیمان  
 معلق سب فرشتے جوق در جوق ؛  
 رواں ہیں اشکِ خونِ مثل مرجان  
 بان پیشکر منصورہ بردار ؛  
 فراز فرش دنگل وہاں ہیں بہتر  
 بھی اس پر شہ جواں بیٹھے ہیں شہدا  
 بھی ہر دنگل پہ لکھ نام و نشان کو  
 میرے چاروں چچا کے چار دنگل  
 ہیں دونوں بھانجوں کے دنگل خاص  
 وہ سب جنبش میں ہیں باعثِ ہمارے  
 قدم ثابت غزائیں رکھ کے آنا  
 عیسیٰ ہے اس جہاں فانی کا جینا  
 بھی اس کے درمیاں ہے لعل کا تخت

ہے رنگیں سوزنی پر فرش عالی  
 کہ جوں نہ تکیہ بر گردن با جاہ  
 کھلا چشمہ تھا جاری حوض کوثر  
 لباس سبز سے ماتم بآئیں  
 در آجواں کو کر مرگاں میں سفتہ  
 سرشاک چشم سے جاری کئے خون  
 کف دست ایک ہے میدانِ معطر  
 کہ جس کی بوسے گل ہو مشک تانار  
 مکلف شرح رنگیں شکل موزوں  
 جلے ہر ہر جوانبِ عطر اور عود  
 ہے اس پر اصل کے جنت کا سامان  
 کھڑے ہیں صف بصف جو فوق در فوق  
 پردے صف بصف بر نوک مرگاں  
 جگر کے تخت بر مرگاں تھے اسوار  
 کہ یک سے ایک بہتر جملہ احمر  
 سبھی بھائی برادر جو تھے اس جا  
 بھی اس کا مرتبہ اور خلشِ شان کو  
 بھی میرا پانچواں دنگل مکمل  
 مکلف کر رکھے ہیں کانِ اخلاص  
 بھی کہتے ہیں یو نہیں ہمو پکارے  
 سلیمان سے زیادہ ملک پانا ؛  
 کہاں تک وہاں کے جگ کا خون پینا  
 نہایت سخت ہے یک تخت بے تخت

لے سرایتو ۱۲ تہ اکمل  
 لے مٹی ۱۲ تہ اکمل  
 لے مٹی ۱۲ تہ اکمل  
 لے مٹی ۱۲ تہ اکمل  
 لے مٹی ۱۲ تہ اکمل



نصرت کی شکل ۱۲  
 سولی پر ۱۲  
 لے سرایتو ۱۲  
 لے مٹی ۱۲  
 لے مٹی ۱۲



نظر نہیں ٹھہرتی لالی پہ جس کے  
چنور برقرار قدسی استادہ  
بھی اس کے روبرو ہے قطعہ باغ  
بھرے ہیں حوض اور کوثر کامیلاں  
ہزاراں اس میں فوارے اٹے ہیں  
بشر اور معروف ہیں ہزاراں !  
کریں ہیں اہتمام اے شاہ شہدا  
ہیں گروا گرو سب شہدائے پیشین  
شہادت کی خلافت درۃ التاج  
جو شہدا اولین و آخرین ہیں !  
وہ سب کی بادشاہی تم کو بخشی  
ہمیں کرنا اجازت سے سرفراز  
روانہ کر انھیں تم جلد آنا  
یہ کہتے چار بھائی کھیں کھلا کر  
بھی دونوں بھانجے کر کر تہتم  
سو قاسم نے بنا کر خون اپنا  
براقی ساتھ سب شب گشت مقبول  
وہاں جاتے ہی بیٹھے دنگلوں پر  
گئے بھائی بھتیجے بھانجے کل  
ہوئے دو بھی براقی ٹکڑے ٹکڑے  
کئے ہیں جنگ اس سختی میں ایسا  
فقہ نہیں جنگ شیروں کی نہایت  
نہ ذکر طول کرنا جملہ حضرت

رکھے ہیں اس کے تیس درمیان سب کے  
 لہور اکا دھرا تھا پیش باڈہ  
 نہ دیکھا ویسا بستان کھل باز آغ  
 ہے ہر جاستھہا لالہ ہار جریاں  
 سر و آب رواں میں جوں کھڑے ہیں  
 عصائے موتیوں کے چوہداراں !  
 خراماں ہو کے آمیداں ہے عمدا  
 ہواستقبال کو آئے ہیں غمگیں  
 خراج و باج لے باشان و انواج  
 تھاے واسطے حاضر وہیں ہیں  
 کرواب عاجزوں پر فیض بخشی  
 بھی تم اکبرؑ علی کو کر کے ممتاز  
 شہادت گہہ میں اپنا خون بہانا  
 بنا قاسم حش لو ہو لگا کر  
 کئے ہیں بھید کا دونوں متکلم  
 مٹایا عیش کا مضمون اپنا  
 گئے ہو سرخرو حق پاس مقبول  
 لگے ہیں عیش میں شہدا سے ملکر  
 رہے اکبر علی اور شاہ دلدل  
 گرفتہ اور تشنہ غم میں گذرے  
 زمانہ میں سنا نہ دیکھا نہ دیا  
 پہ آگے ہیں بہت ذکر شہادت  
 نہ سنتے سنتے کس کا دل ہو بیزار

شربت "ع  
 بانج "ع  
 طوط "ع  
 سار "ع  
 وضاغی "ع  
 نر "ع  
 چتر "ع  
 اور "ع



گندی اس قصہ  
کو کہتے تھا دینا  
اس کا (تقریباً) ۱۰  
۱۱۰۰ شہید  
۱۲۰۰ دور  
۱۳۰۰ شہ  
۱۴۰۰ شہ  
۱۵۰۰ شہ  
۱۶۰۰ شہ  
۱۷۰۰ شہ  
۱۸۰۰ شہ  
۱۹۰۰ شہ  
۲۰۰۰ شہ  
۲۱۰۰ شہ  
۲۲۰۰ شہ  
۲۳۰۰ شہ  
۲۴۰۰ شہ  
۲۵۰۰ شہ  
۲۶۰۰ شہ  
۲۷۰۰ شہ  
۲۸۰۰ شہ  
۲۹۰۰ شہ  
۳۰۰۰ شہ  
۳۱۰۰ شہ  
۳۲۰۰ شہ  
۳۳۰۰ شہ  
۳۴۰۰ شہ  
۳۵۰۰ شہ  
۳۶۰۰ شہ  
۳۷۰۰ شہ  
۳۸۰۰ شہ  
۳۹۰۰ شہ  
۴۰۰۰ شہ  
۴۱۰۰ شہ  
۴۲۰۰ شہ  
۴۳۰۰ شہ  
۴۴۰۰ شہ  
۴۵۰۰ شہ  
۴۶۰۰ شہ  
۴۷۰۰ شہ  
۴۸۰۰ شہ  
۴۹۰۰ شہ  
۵۰۰۰ شہ  
۵۱۰۰ شہ  
۵۲۰۰ شہ  
۵۳۰۰ شہ  
۵۴۰۰ شہ  
۵۵۰۰ شہ  
۵۶۰۰ شہ  
۵۷۰۰ شہ  
۵۸۰۰ شہ  
۵۹۰۰ شہ  
۶۰۰۰ شہ  
۶۱۰۰ شہ  
۶۲۰۰ شہ  
۶۳۰۰ شہ  
۶۴۰۰ شہ  
۶۵۰۰ شہ  
۶۶۰۰ شہ  
۶۷۰۰ شہ  
۶۸۰۰ شہ  
۶۹۰۰ شہ  
۷۰۰۰ شہ  
۷۱۰۰ شہ  
۷۲۰۰ شہ  
۷۳۰۰ شہ  
۷۴۰۰ شہ  
۷۵۰۰ شہ  
۷۶۰۰ شہ  
۷۷۰۰ شہ  
۷۸۰۰ شہ  
۷۹۰۰ شہ  
۸۰۰۰ شہ  
۸۱۰۰ شہ  
۸۲۰۰ شہ  
۸۳۰۰ شہ  
۸۴۰۰ شہ  
۸۵۰۰ شہ  
۸۶۰۰ شہ  
۸۷۰۰ شہ  
۸۸۰۰ شہ  
۸۹۰۰ شہ  
۹۰۰۰ شہ  
۹۱۰۰ شہ  
۹۲۰۰ شہ  
۹۳۰۰ شہ  
۹۴۰۰ شہ  
۹۵۰۰ شہ  
۹۶۰۰ شہ  
۹۷۰۰ شہ  
۹۸۰۰ شہ  
۹۹۰۰ شہ  
۱۰۰۰ شہ

بہت تکلیف دینے سے گزرنا  
عزیزاں اب علی اکبر کا قتال  
وہ ولید رسول اللہ کے فرزند  
تکلم ہو سرفدا برنام اللہ  
رسالت کے چمن کا تازہ تر گل  
ولایت کے چمن کا نخل امید  
محمد مصطفیٰ کا نور دیدہ !  
وہ نخلستان زہرا کا ثمر پاک  
خدا کا برگزیدہ راز دیدہ !  
نشان احمد المختار اظہار  
سبارک چہرہ و اشمس ضحا  
بھی تھیں دلائل یقینا سہی زلفاں  
دو تلاب کمنہ گیسواں خوب  
دونوں پیوستہ ابرو نون در نون  
جبیں جوں آسمان فرخندہ اختر  
زمین کے سطح خون مانند خورشید  
مشعشع چہرہ جوں بدر الدجی تھا  
سرایا سرودہ جوں پسیر نور  
محمد مصطفیٰ کے لال خاص  
کہ جن کے دیکھتے ہو دل فراغت  
منترہ رحمت عالم کی تمثال  
علی اکبر تھا ان کا نام معروف !  
تھا سترہ سال کا سن عیش کے دن

۱۰ لے لیا داستان  
۱۱ لے لائی کا کفر  
۱۲ لے لیا بھول  
۱۳ لے لیا دھت  
۱۴ لے لیا نالہ کا باغ  
۱۵ لے لیا بھول  
۱۶ لے لیا غم  
۱۷ لے لیا غم  
۱۸ لے لیا غم  
۱۹ لے لیا غم  
۲۰ لے لیا غم



۲۱ لے لیا غم  
۲۲ لے لیا غم  
۲۳ لے لیا غم  
۲۴ لے لیا غم  
۲۵ لے لیا غم  
۲۶ لے لیا غم  
۲۷ لے لیا غم  
۲۸ لے لیا غم  
۲۹ لے لیا غم  
۳۰ لے لیا غم

طویل الذکر میں تصنیف کرنا  
بیاں کرتا ہوں کچھ یک جنگ کا قتال  
بر نخت و بخت پیغمبر کے دل بند  
وہ بسم اللہ کی جا کھینچا مد آہ  
کہ جس گلشن کے پیغمبر ہیں بیل  
علی مرتضیٰ کا جان جاوید  
سجیلا نوجوان و نور سیدہ  
حسین ابن علی کے نخت بیباک  
وہ بر صمد محمد آر میسہ  
درخشاں مطلع الانوار دیدار  
دو نون رخسار و القصر تلتھا  
محمد مصطفیٰ سا رُوس لمعائے  
کرے حور اس پہ چو نرمی لیکے جاوید  
گویا مایسٹرون کی سطر موزوں  
عرق کی بوند جوں تارے فلک پر  
تھا جس کا نقش پا جوں جام جمید  
ضیائے برزخ بلخ اعلیٰ تھا  
ہو دے چہرے سب ارکان بلادور  
وہ اسرار الہی کے خلاص  
سرایا صورت آیات رحمت  
علی اور فاطمہ کا بہترین لال  
جو تھا پہرہ رسول اللہ کا کشوق  
خلیق و نیک آئیں صاف باطن

ابھی شادی کو ہوئے تھے پانچوڑہ رزہ  
جوان ہاشمی مولا کا پیسار  
بھی یک تو سن تھا ان کا بادقار  
ہرن تپوں سے بھائیں شیر بھائیں  
سمند برق سسم طائوس شمال  
بھی تن پر اس کے تھی گلکاری بھاری  
تیاس کو کھن ارزنگ ہو دنگ  
تھا شکل حور چہرہ مثل برق  
ادیم اس کا تھا یوں باریک شنان  
تھی دچی اس کی جوں جعہ صنوبر  
قدم کی شان یوں جنبش میں آوے  
عرق کے گلبدن پیروں تھے قطرے  
پر کماں جنب جولانی میں آنے  
لگے نوک چابک اس کو اسوار  
پھر اوے کس جگہ کوئی اس کو یاراں  
بے عرصہ شش بہت کا اس کو میداں  
گادڑ ساتھ جب جنبش میں آوے  
چھلا آسازیں پر چلبلا تا!  
بجاں وہ جنب جولانی میں آوے  
بھی ایسا تہ تھا وہ بادپیش  
کفن میں اس کے جب اسوار پیٹھے  
اڑے طائوس صاحب ہوا پر  
ہوا ہٹھو کر ل میں جس کے لرزے

جگر میں ہجر کا پیکان تھا دل دوز  
میت پر دوز بستر مہر و بد را  
ہو صبر صبر جس کی ٹھوکر میں گرفتار  
پننگاں خوف سے دن رات جاگیں  
بسانتش و نگار می با خط و خال  
کہ جس سے چشم مانی ہوئے ناری  
پھر میں صحرائے وحشت میں ہو لنگ  
تھا وہ اسپ عقابنی در جہاں غایت  
نظر بول حل مرجاں آئے خوف و صاف  
ہوا جس وقت بول چلتی تھی اس پر  
ہوا بول سرو بستال کو بھلا دے  
گو یا شبنم کے دُش گلشن پہ بھرے  
وہ دم کی جست سے گرد و نیل آدے  
تو ہووے شش بہت کے پاصدہ تار  
زغن کو بس نہ تھا دنیا کا میہاں  
پھرے سو مار پل میں مثل چوگاں  
زمین کی گرد و دھول پہ اڑا دے  
ثرئی کے بحر کو جنبش میں لاتا  
پرندے عرش اعظم کے اڑا دے  
تھا نہ گردوں سا جس کا زین فرسا  
تو اس کا بر فلک بنکار پہنچے  
اڈو لا لاجسٹ گرین آواز سن کر  
صد اس کی تھی جیسا رعد گرجے

۱۔ پھولان " ۱۰  
 ۲۔ بھینجی بھینجی تراباں  
 ۳۔ تراباں ۱۱  
 ۴۔ بھینجی ۱۲  
 ۵۔ بھینجی ۱۳  
 ۶۔ بھینجی ۱۴  
 ۷۔ بھینجی ۱۵  
 ۸۔ بھینجی ۱۶  
 ۹۔ بھینجی ۱۷  
 ۱۰۔ بھینجی ۱۸  
 ۱۱۔ بھینجی ۱۹  
 ۱۲۔ بھینجی ۲۰  
 ۱۳۔ بھینجی ۲۱  
 ۱۴۔ بھینجی ۲۲  
 ۱۵۔ بھینجی ۲۳  
 ۱۶۔ بھینجی ۲۴  
 ۱۷۔ بھینجی ۲۵  
 ۱۸۔ بھینجی ۲۶  
 ۱۹۔ بھینجی ۲۷  
 ۲۰۔ بھینجی ۲۸  
 ۲۱۔ بھینجی ۲۹  
 ۲۲۔ بھینجی ۳۰  
 ۲۳۔ بھینجی ۳۱  
 ۲۴۔ بھینجی ۳۲  
 ۲۵۔ بھینجی ۳۳  
 ۲۶۔ بھینجی ۳۴  
 ۲۷۔ بھینجی ۳۵  
 ۲۸۔ بھینجی ۳۶  
 ۲۹۔ بھینجی ۳۷  
 ۳۰۔ بھینجی ۳۸  
 ۳۱۔ بھینجی ۳۹  
 ۳۲۔ بھینجی ۴۰  
 ۳۳۔ بھینجی ۴۱  
 ۳۴۔ بھینجی ۴۲  
 ۳۵۔ بھینجی ۴۳  
 ۳۶۔ بھینجی ۴۴  
 ۳۷۔ بھینجی ۴۵  
 ۳۸۔ بھینجی ۴۶  
 ۳۹۔ بھینجی ۴۷  
 ۴۰۔ بھینجی ۴۸  
 ۴۱۔ بھینجی ۴۹  
 ۴۲۔ بھینجی ۵۰  
 ۴۳۔ بھینجی ۵۱  
 ۴۴۔ بھینجی ۵۲  
 ۴۵۔ بھینجی ۵۳  
 ۴۶۔ بھینجی ۵۴  
 ۴۷۔ بھینجی ۵۵  
 ۴۸۔ بھینجی ۵۶  
 ۴۹۔ بھینجی ۵۷  
 ۵۰۔ بھینجی ۵۸  
 ۵۱۔ بھینجی ۵۹  
 ۵۲۔ بھینجی ۶۰  
 ۵۳۔ بھینجی ۶۱  
 ۵۴۔ بھینجی ۶۲  
 ۵۵۔ بھینجی ۶۳  
 ۵۶۔ بھینجی ۶۴  
 ۵۷۔ بھینجی ۶۵  
 ۵۸۔ بھینجی ۶۶  
 ۵۹۔ بھینجی ۶۷  
 ۶۰۔ بھینجی ۶۸  
 ۶۱۔ بھینجی ۶۹  
 ۶۲۔ بھینجی ۷۰  
 ۶۳۔ بھینجی ۷۱  
 ۶۴۔ بھینجی ۷۲  
 ۶۵۔ بھینجی ۷۳  
 ۶۶۔ بھینجی ۷۴  
 ۶۷۔ بھینجی ۷۵  
 ۶۸۔ بھینجی ۷۶  
 ۶۹۔ بھینجی ۷۷  
 ۷۰۔ بھینجی ۷۸  
 ۷۱۔ بھینجی ۷۹  
 ۷۲۔ بھینجی ۸۰  
 ۷۳۔ بھینجی ۸۱  
 ۷۴۔ بھینجی ۸۲  
 ۷۵۔ بھینجی ۸۳  
 ۷۶۔ بھینجی ۸۴  
 ۷۷۔ بھینجی ۸۵  
 ۷۸۔ بھینجی ۸۶  
 ۷۹۔ بھینجی ۸۷  
 ۸۰۔ بھینجی ۸۸  
 ۸۱۔ بھینجی ۸۹  
 ۸۲۔ بھینجی ۹۰  
 ۸۳۔ بھینجی ۹۱  
 ۸۴۔ بھینجی ۹۲  
 ۸۵۔ بھینجی ۹۳  
 ۸۶۔ بھینجی ۹۴  
 ۸۷۔ بھینجی ۹۵  
 ۸۸۔ بھینجی ۹۶  
 ۸۹۔ بھینجی ۹۷  
 ۹۰۔ بھینجی ۹۸  
 ۹۱۔ بھینجی ۹۹  
 ۹۲۔ بھینجی ۱۰۰  
 ۹۳۔ بھینجی ۱۰۱  
 ۹۴۔ بھینجی ۱۰۲  
 ۹۵۔ بھینجی ۱۰۳  
 ۹۶۔ بھینجی ۱۰۴  
 ۹۷۔ بھینجی ۱۰۵  
 ۹۸۔ بھینجی ۱۰۶  
 ۹۹۔ بھینجی ۱۰۷  
 ۱۰۰۔ بھینجی ۱۰۸  
 ۱۰۱۔ بھینجی ۱۰۹  
 ۱۰۲۔ بھینجی ۱۱۰  
 ۱۰۳۔ بھینجی ۱۱۱  
 ۱۰۴۔ بھینجی ۱۱۲  
 ۱۰۵۔ بھینجی ۱۱۳  
 ۱۰۶۔ بھینجی ۱۱۴  
 ۱۰۷۔ بھینجی ۱۱۵  
 ۱۰۸۔ بھینجی ۱۱۶  
 ۱۰۹۔ بھینجی ۱۱۷  
 ۱۱۰۔ بھینجی ۱۱۸  
 ۱۱۱۔ بھینجی ۱۱۹  
 ۱۱۲۔ بھینجی ۱۲۰  
 ۱۱۳۔ بھینجی ۱۲۱  
 ۱۱۴۔ بھینجی ۱۲۲  
 ۱۱۵۔ بھینجی ۱۲۳  
 ۱۱۶۔ بھینجی ۱۲۴  
 ۱۱۷۔ بھینجی ۱۲۵  
 ۱۱۸۔ بھینجی ۱۲۶  
 ۱۱۹۔ بھینجی ۱۲۷  
 ۱۲۰۔ بھینجی ۱۲۸  
 ۱۲۱۔ بھینجی ۱۲۹  
 ۱۲۲۔ بھینجی ۱۳۰  
 ۱۲۳۔ بھینجی ۱۳۱  
 ۱۲۴۔ بھینجی ۱۳۲  
 ۱۲۵۔ بھینجی ۱۳۳  
 ۱۲۶۔ بھینجی ۱۳۴  
 ۱۲۷۔ بھینجی ۱۳۵  
 ۱۲۸۔ بھینجی ۱۳۶  
 ۱۲۹۔ بھینجی ۱۳۷  
 ۱۳۰۔ بھینجی ۱۳۸  
 ۱۳۱۔ بھینجی ۱۳۹  
 ۱۳۲۔ بھینجی ۱۴۰  
 ۱۳۳۔ بھینجی ۱۴۱  
 ۱۳۴۔ بھینجی ۱۴۲  
 ۱۳۵۔ بھینجی ۱۴۳  
 ۱۳۶۔ بھینجی ۱۴۴  
 ۱۳۷۔ بھینجی ۱۴۵  
 ۱۳۸۔ بھینجی ۱۴۶  
 ۱۳۹۔ بھینجی ۱۴۷  
 ۱۴۰۔ بھینجی ۱۴۸  
 ۱۴۱۔ بھینجی ۱۴۹  
 ۱۴۲۔ بھینجی ۱۵۰  
 ۱۴۳۔ بھینجی ۱۵۱  
 ۱۴۴۔ بھینجی ۱۵۲  
 ۱۴۵۔ بھینجی ۱۵۳  
 ۱۴۶۔ بھینجی ۱۵۴  
 ۱۴۷۔ بھینجی ۱۵۵  
 ۱۴۸۔ بھینجی ۱۵۶  
 ۱۴۹۔ بھینجی ۱۵۷  
 ۱۵۰۔ بھینجی ۱۵۸  
 ۱۵۱۔ بھینجی ۱۵۹  
 ۱۵۲۔ بھینجی ۱۶۰  
 ۱۵۳۔ بھینجی ۱۶۱  
 ۱۵۴۔ بھینجی ۱۶۲  
 ۱۵۵۔ بھینجی ۱۶۳  
 ۱۵۶۔ بھینجی ۱۶۴  
 ۱۵۷۔ بھینجی ۱۶۵  
 ۱۵۸۔ بھینجی ۱۶۶  
 ۱۵۹۔ بھینجی ۱۶۷  
 ۱۶۰۔ بھینجی ۱۶۸  
 ۱۶۱۔ بھینجی ۱۶۹  
 ۱۶۲۔ بھینجی ۱۷۰  
 ۱۶۳۔ بھینجی ۱۷۱  
 ۱۶۴۔ بھینجی ۱۷۲  
 ۱۶۵۔ بھینجی ۱۷۳  
 ۱۶۶۔ بھینجی ۱۷۴  
 ۱۶۷۔ بھینجی ۱۷۵  
 ۱۶۸۔ بھینجی ۱۷۶  
 ۱۶۹۔ بھینجی ۱۷۷  
 ۱۷۰۔ بھینجی ۱۷۸  
 ۱۷۱۔ بھینجی ۱۷۹  
 ۱۷۲۔ بھینجی ۱۸۰  
 ۱۷۳۔ بھینجی ۱۸۱  
 ۱۷۴۔ بھینجی ۱۸۲  
 ۱۷۵۔ بھینجی ۱۸۳  
 ۱۷۶۔ بھینجی ۱۸۴  
 ۱۷۷۔ بھینجی ۱۸۵  
 ۱۷۸۔ بھینجی ۱۸۶  
 ۱۷۹۔ بھینجی ۱۸۷  
 ۱۸۰۔ بھینجی ۱۸۸  
 ۱۸۱۔ بھینجی ۱۸۹  
 ۱۸۲۔ بھینجی ۱۹۰  
 ۱۸۳۔ بھینجی ۱۹۱  
 ۱۸۴۔ بھینجی ۱۹۲  
 ۱۸۵۔ بھینجی ۱۹۳  
 ۱۸۶۔ بھینجی ۱۹۴  
 ۱۸۷۔ بھینجی ۱۹۵

٩

پیشی مونی " ملے پھر  
ملے یعنی آسان ملے  
ملے ہو اکاپنے والا  
لونی طور اتر دے  
والا ملے صاحب  
باز بھنی پھر والے  
خانہ " ملے لونی  
ہرن " ملے لونی  
ملے مینی بکی ۱۲

چڑھ اس پر مشہ جواں خاصہ رنگیلا  
چلا شادی کی ہندی کی تھی باقی  
تھا چہرہ جوں محمد مصطفیٰ کا  
تھا پیرا بن رسول اللہ کا بڑیں  
بیمبر کا جمال کہکشاں وار !!  
نبی کا سر پہ مغفرتن پہ پاکھر  
محمد مصطفیٰ سا پہن پوشاک  
دونوں رخسار جل خورشید و ہتاب  
تھا ماند شفق رُخسار غوانی  
سراپا آیت رحمت منور!  
تگاوردے گئے والد کے نزدیک  
کہ اے بابا اجازت مجھ کو دینا  
میرے سارے گئے بھائی تھے سرور  
ہیں بیٹھے دنگوں پر جملہ شہدا  
سو میں بھی اپنے دنگل پر مقرر  
کہ حضرت نے مت تکلیف کر تو  
تیرے دیکھے سے ہے تکیں مجھ کو  
یہ تھوڑے دن کی سختی ہے مرے لال  
تو اپنے غامناں سے رہ خبردار  
شکیبائی سے رہن در مصیبت  
علی اکبر نے سن رو رو کے بولے  
کہ اب مجھ کو بابا جان چھوڑو  
مجھے بہر خدا رخصت کر دو تم

سندوفی پڑوسی سے  
یعنی جی ۲۰ سے ایک  
یعنی بیوی سے نہ سہا نہیں  
عہد نامہ ۲۰ سے معنی  
فوسکی لڑکی جو راولی  
یعنی بیٹے لڑ ۲۰ سے  
یعنی بیٹے بہتر اس سے  
اس سے چلیکنا تو ب



بابا بابا ہے جی  
"بابا بابا" سے  
جھڑ کر ہے "۲۰" سے  
یعنی منہ "۲۰" سے  
سے پاؤں تک نشانی  
رحمت کی روشن "۲۰" سے  
۲۰ سے اپنے فتح  
۲۰ سے منی صبح "۲۰" سے  
۲۰ سے منی صبح  
۲۰ سے منی صبح  
۲۰ سے منی صبح

وہ شہ دن کا نوشہ شہ سجیلا  
تھی انگلیاں شاخ مرجاں طاق طاقی  
عمامہ سر پہ ختم الانبیا کا  
نبی کی تیغ باندھی تھی کمر میں  
انہوں کا بے جھلم بکتر سپردار  
کہ نقش پائے سم اٹھتی ہوا پر  
کفن سا کہ گریباں چاک در چاک  
بشا بہر ازاں خوبی ازاں تاب  
مگر مرجھار ہا تھا غیسر پانی  
شہادت کا رکھے تھے سر پہ افسر  
کہے رو رو کے با آواز باریک  
میرا بھی اجر عند اللہ لینا  
منظر ہو گئے سب قاتلوں پر  
اجازت مجھ کو دینا جان بابا  
جو جا بیٹھوں تو ہووے سب سے بہتر  
میرا مقصود دل جان و جگر تو  
تیرے باعث سے ہے تکیں مجھ کو  
صبا ہوویں گے سب مرد و پائمال  
بھی زین العابدین پیارا ہے بہار  
یہ مردوں کی ہے آثار فتوت  
زباں سے درد کے یا قوت روے  
مری الفت سے اپنے دل کو توڑو  
روا رہنے کا میرے مت رکھو تم

یقین سمجھو یہ دنیا بے وفا ہے  
 رکھو گے تو نہیں رہنے کا ہر چند  
 یہ سنتے تول اٹھے سلطان اکرم  
 علی کبر چلے ہو کہ قد مبوس  
 کھونا نا کا مجھ کو یاد آتا  
 جو تجھ کو دیکھتا یکدم نظر بھر  
 روایت ہے ابا شلم سے باے  
 کبھی پتہ رسول اللہ کو کھیں  
 تو ابھی عیسیٰ علی اکبر کو لے کر  
 اگر باتیں سنا چاہیں نبی کی  
 جو ویسا شخص جب میدان پہ آیا  
 اٹھا تھا اس طرح ٹاپوں کا آواز  
 اٹھے اس طرح نعل شمس سے شعل  
 اگر ویسی کڑک کبھی میں ہوتی  
 وہ تو سن سم پٹکتا جب زمیں پر  
 او اسے جب قدم چلنے پہ آوے  
 زغن بھرتا تھا وہ جس دم ہوا پر  
 کھڑے میدان پہ جوں خورشید تاباں  
 سراپا صورت آیات رحمت  
 دیکھے سارے جفا کاروں نے یکدم  
 بہت کوئی شہ کوئین کو پہچانتے تھے  
 پر ان کی شان عالی دیکھ سارے  
 عمر نے ٹال ان کی بات جیوں تیوں

تھارے بعد کیا جینا روا ہے  
 رضا دینا مجھے ہر خداوند  
 خدا حافظ ترا اے میرے ہمد  
 کہ سلطان دیں افسوس افسوس  
 تو اکثر تجھ کو مسند پر بٹھاتا  
 گویا دیکھا میں دیدار پمپیر  
 مدینے کے اکابر رہنے ہارے  
 بچشم دل سے نور اللہ کو دیکھیں  
 گویا دیکھیں نبی کو بالمشتر  
 حکایاتیں میں اکبر عیسیٰ کی  
 تگاور ساتھ شکر کھسبلا یا  
 ہوا سب رعد کا بھی ہوش پر وار  
 پڑے تھے برق کے دلیں کھوپڑے  
 دونوں عالم کے یکدم ہوش کھوتی  
 شرمی کی دھو جتی تھی گاؤ تھر تھر  
 ہرن بھی چو کر ہی کو بھولجا دے  
 تو اڑتے تھے فلک پر کے جناور  
 فلک ہوتا تھا جس صورت پر قریاں  
 ضیائے احسن التقویم حشمت  
 لگے ہیں پوچھنے یک ایک سے بہم  
 ہوئے اسجان جو کوئی جانتے تھے  
 ہوئے رخ زرد سب بہشت کے مار  
 لڑائی پر چلایا سب کو ہر کیوں

کہ عیسیٰ گمان ۱۱ ع  
 عیسیٰ تھی ۱۱ ع  
 ۱۱ ع



۱۱ ع  
 ۱۱ ع  
 ۱۱ ع

تھا عاصم بن عصفم نامرد پر زور  
تھا ایسا دانتہ انصحرادہ اودھوت  
بہت اودانتہ انخش تھا تن و مند  
تھا بیٹھا فیل منگوسی کے اوپر  
مقابل ہو کھڑا اکبر علی کے  
بڑا عمودے ہفتاد من کا  
تگا ورنیل کا میدان پہ مارا  
دیکھے ہیں جب علی اکبر نے اس کو  
کئے اللہ اکبر کہہ کے نصرا  
اٹھا عمود عاصم زور کر کر!  
علی اکبر کا تھا اک شخص خادم  
تھا اس کا نام عنصر چا پوسی  
بہت چالاک تھا عیار پیشہ!  
عمود آہنی پہنچا جو سرتک  
پکڑا اوپر سے اوپر اس کا آمود  
سو میں عاصم ہونا دم ہٹول کھا کے  
پکڑا خرطوم میں عنصر کی وہ فیل!  
اٹھا پھینکا ہوا پر جوں جناور  
لگا گھسنے زمیں پر زور سے فیل  
جواں مردی سے حق کو یاد کر کر  
زبان میں اڑد ہا سادشہ زہری  
درتوں تالو میں خنجر کو چلایا  
عزیزاں دیکھئے کیسا کیا کار

لے بی بی جنگی جانور  
تھا ساتویں دوزخ  
کا نام ہے عاصم بن  
تھا بی بی جنگی  
آٹھ دلا "تھا قوی  
جسٹ یعنی موٹا  
یعنی گز "تھا ہمیشہ



تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی  
تھا بی بی جنگی

تھا جس کا پہلوانوں میں بہت شور  
گویا تھا بادیشہ کے دشت کا بھوت  
ہو آیا روبرو جوں کوہ الوند  
ہوا ابرسیہ پیدا زمیں پر  
علی کے سخت جان ہمیلی کے  
بولتا تھا وہ گویا کوہ کن کا  
گویا ابرسیہ نے شور مارا  
کئے ہیں اپنے دل میں یا حق کو  
کہ دھو جا کر بلا کا قطعہ سارا  
علی اکبر کے مارا سر کے اوپر  
رکاب اس سے رہتا تھا دایم  
کرے اکبر کی دایم پائے بوسی  
یلوٹل سے کچھ نہ تھا اس کو اندیشہ  
سو میں عنصر اچھل کر پہنچ لگ بھگ  
کھڑا ہو کر رہا جاسانے کو د!  
چلا جوں رعد و بجی کر کڑا کے  
پھرا ہے شور کر کر سخت تر ڈھیل  
وہ زیر آتے ہی دانتوں میں پکڑ کر  
سو عنصر کی اسی دم پھل گئی ڈیل  
نکا لاش ناگن تیرنہ خنجر  
کیا دانتوں میں کیا خنجر گذاری  
کہ جوں فولاد میں نشتر چبایا  
نکل خنجر ہوا وہ مغز کے پار

سو دیں ہاتھی نے یک قلقار کر کر  
ہٹا مجروح ہو کر سخت ہاتھی  
گر اتھا کس کا نیزہ وہاں زمیں پر  
لگایا فیل کے مستک میں برچھی  
ہو برچھی نیم گز منکٹ میں غائب  
وہاں جس کے ہاتھی منہ پھرایا  
وہیں برچھی اچھل عاصم کو مارا  
پر و عاصم کو اور ہودے سے ہویار  
زغن کر فیل کے ہویش در زور  
سوار اوپر ہوا تصویر پیکر  
بھی اس کے فیل کو اندھا کیا وہ  
کبوتر ساں مہابت کو لڑایا  
گذر بھی گئی خرطوم سے بھار  
دو تلواروں کے قبضے دو طرف سے  
ہو ایک جہت سے اسوار غازی  
چھو یا زور سے گردن میں جب خار  
بھی برچھی منہ میں تلواراں لٹکتے  
پٹکتا پاؤں اور قلقار کرتا  
یزیدوں پر لجا عنصر نے ڈالا  
ہوا شک میں یک ہنگار و غوغا  
ہوا غوغا زمین و آسمان تک  
وہ ہاتھی بے تکاں کرنا اچھلتا  
چھاوے خار عنصر زور کر کر

گذر عنصر سے ہو تصویر پیکر  
کھڑا عنصر مقابل گاڑ چھاتی  
اٹھا کر جوان اڑا شاہیں ہوا پر  
سو پھوٹی منفر کے پیکاں سے کچھی  
چپا پیکاں اس کا بال مناسب  
سو یک خیش میں عنصر پیش آیا  
جو پیکاں پشت کے باہر نکالا  
ہوا ہودے سے عاصم نقش دیوار  
خندنگوٹ سے کیا دونوں کو وہ کورہ  
رکھا برچھی نے ہودے میں پرور  
مہاشو کو بھی نیزہ جڑ دیا وہ  
ہر ایک خرطوم میں برچھی چلایا  
کہ جوں ہوناک سے مرغی کا پر یار  
لگا برچھی میں صنعت کے شرف سے  
چھو یا خار آن کس باد رازی  
سو بھڑکا فیل اندھا کر کے قلقار  
دیوانہ ہو چلا ہاتھی بھٹکتے  
وہ اندھا ہو لٹھرتا اور پیٹھرتا  
بھی اوپر سے چلائے آپ بھالا  
ہوئی سب فوج یک دم زیر و بالا  
گیا غلغلا اس کا ہر مکاں تک  
نظر آتا تھا جیسا کوٹہ چلتا  
پھراوے فیل تب خرطوم یوں کر

یعنی منفر ۱۲  
یعنی منفر ۱۳  
یعنی منفر ۱۴  
یعنی منفر ۱۵  
یعنی منفر ۱۶  
یعنی منفر ۱۷  
یعنی منفر ۱۸  
یعنی منفر ۱۹  
یعنی منفر ۲۰  
یعنی منفر ۲۱  
یعنی منفر ۲۲  
یعنی منفر ۲۳  
یعنی منفر ۲۴  
یعنی منفر ۲۵  
یعنی منفر ۲۶  
یعنی منفر ۲۷  
یعنی منفر ۲۸  
یعنی منفر ۲۹  
یعنی منفر ۳۰

بختی

شاہ ہاتھی کی سونڈ ۱۱  
شاہ کا دیگری ۱۲  
شاہ یعنی شور ۱۳  
شاہ یعنی شور ۱۴  
درم ۱۵  
یعنی پیکر ۱۶  
یعنی پیکر ۱۷  
یعنی پیکر ۱۸  
یعنی پیکر ۱۹  
یعنی پیکر ۲۰  
یعنی پیکر ۲۱  
یعنی پیکر ۲۲  
یعنی پیکر ۲۳  
یعنی پیکر ۲۴  
یعنی پیکر ۲۵  
یعنی پیکر ۲۶  
یعنی پیکر ۲۷  
یعنی پیکر ۲۸  
یعنی پیکر ۲۹  
یعنی پیکر ۳۰



ہزاروں کٹ کے گرتے تھے زیدی  
 وہ جب خرطوم غصے سے ہلا دے  
 جدھر ہاتھی چلا جا دے لٹکتا  
 پھر ایک لخت سب شکر میں وہ فیل ہاتھی  
 وہ سن آواز لشکر بھاگتا تھا  
 پھرے تھا کوڑہا تھی گڑ بڑاتا  
 پڑی فوج مخالف میں ہزیمت  
 گویا کالی بلا شکر میں آئی  
 بسان رعد یک دم گڑ گڑا دے  
 دیوے خرطوم کو اس طرح چکر  
 وہ تلواراں پھرے چکر کے مانند  
 ہزاروں ٹھوکروں سے گر پڑے تھے  
 بھی اس پر پاؤں کے رگڑیے یکدم  
 نہ کوئی لاش سہل تھی صحن پر!  
 چوبیا سخت پھر عنصر نے سو فائدہ  
 چلا دجلہ طرف جو کوہ الوند!  
 گر اچوکی کے لوگوں پر وہ ہاتھی  
 سو پھر عنصر پر دیا خار در زور  
 کیا اچوکی کی یک دم دھول بھانی  
 وہ دجلہ کے کنارے تھا کراہا  
 دیکھا عنصر نے اب گرتا ہے ہاتھی  
 قضا اس کو پھر ایا زور کر کہ  
 بہت اونچے سے ٹھوکر کھا گرا ہے

لے یعنی کینڈی طرح ۲۲  
 یعنی اندھا ۱۱ تھ جگہ ۲



۵۰  
 ۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

زین پر گوئے سناں گرتے تھے گیدی  
 جو برہ بھی اور تلواروں پھر ادا سے  
 صفوں کو چیرتا پھرتا تھٹکتا  
 بصد ہنکار با قفقار بھر ڈیں  
 کدھر جاتے ہیں ہر کوئی پوچھتا تھا  
 ہزاروں سے سواروں کو لڑاتا  
 لگے ہیں بھاگنے یک لخت بد بخت  
 ہزاروں کو لتھاڑی اور کھپائی  
 وہ اپنی سوٹیا برہ بھی پھر ادا سے  
 پھرے وہ ذوالفقار آسا صحن پر  
 قلم کرتے تھے بس خنجر کے مانند  
 مونے زخمی بھی جیتے جا ملے تھے  
 ہوا تھا سب دو ٹکڑے رن کا عالم  
 گرے تھے سخت اور پر لخت یکسر  
 وہ ہاتھی سٹ پٹا کر مار قفقار  
 کئے تھے جس جگہ پانی کے تیں بند  
 بسان ابروہان کی فوج پھاٹی  
 گر اچوکی کے اوپر فیل کر شور  
 سنا آواز جب اندھے نے پانی  
 دہاں وہ کور ہاتھی جب سہارا  
 چوبیا خار آنکس باد رانتی  
 گرا اوپر سے دجلہ میں مقرر  
 مع عنصر وہ دجلہ میں بہا ہے

رداں تھا روڈ میں بس پورا تم  
وہ اک ہاتھی بان خش بہا ہے  
سو عنصر سخت جھڑا کر ہو مضطرب  
گرا ہاتھی گیا تحت الشری میں  
یہ کجرو چرخ اٹا چرخ کھا کر  
قضا نے فیں کو ٹھوکر لگائی !!  
قریباً تھا کہ بھاگے فوج یک دم  
گیا عنصر نے یوں مردانگی کر !  
علی اکبر کے اک خادم نے یاراں  
سبھی لشکر کو یک دم کھلبلا دیا  
دلے امر قضا سے ہو کے لاچار  
ہزاراں آفریں بر جان عنصر !  
جواں مردی پہ اس کی آفریں باد  
وہ یک تن نے کیا یوں گرم بازار  
وگرنہ یہ جواں مردی ہے ان میں  
نقیہ آب قطع طوٹل گفتگو کر  
یہ جنگ با شمی لا انتہا ہے  
یہ شاہوں کی لڑائی میں پڑے گا  
کہ جن کا ایک خادم یوں لڑا ہے  
علی اکبر کھڑے جب دیکھتے تھے  
کہ جب دیکھے گرا با فیل عنصر  
مرا خادم شہادت پاسد ہارا  
قضا گر اس سے یہ ٹھاگانہ کرتی

جو اس میں غرق ہو فتنہ کا عالم  
گرا پانی میں جو نیچے گیا ہے  
بہت چہتا تھا جو کو دے نہ میں پر  
بیک تنگ سے وہ پہنچا ہے بقا میں  
کیا با فیل عنصر کو برا برا !!  
جمع عنصر وہ دریا میں بہاں  
قضا نے آڈبایا اس کو یک دم  
ہوا جنت میں جا کر صاحب انسر  
ملایا خاک میں گے کیسہ داراں  
کتوں کے تیس ڈبایا کے کھپایا  
کیا آباد جا جنت کے گلزار  
ہوا قربان بر سبط پیمبر  
ہیں اس کے کام پر بلہارا ستاد  
موا آخر قضا سے ہو کے لاچار  
کیا کیا کام یک عنصر نے دن میں  
لڑائی کے بہت حصے میں مست پڑ  
انہوں سے کوئی لڑے مقدور کیا ہے  
قیامت تک یک میداں کہے گا  
تو ویسے شہ جواں کی بات کیا ہے  
ہزاراں مرجبا ہے بولتے تھے  
کہے افسوس ہے اللہ اکبر  
جو یک صنعت میں نیمی خلق پارا  
زمین کر بلا مردوں سے بھرتی

لے یعنی ندی " علیہ  
یعنی گھاس کے آندہ  
لے یعنی چنار " علیہ  
یعنی دوڑ یعنی  
یعنی نہر دور سے  
ایک ہی نہر دور سے  
سے دریا پر ڈوب گیا  
لے بچا چلنے والا



آسمان " لے فنگوے  
طول و دراز کو قطع کر  
یعنی کم اندر عنصرین کر  
لے یعنی بے حد " علیہ  
لے یعنی طاقت " علیہ  
لے یعنی کاریگری " علیہ  
لے آسمان سے چلے

یہ دل میں کہہ کے وہ للکار مارے  
 عمر دیکھا کہ ہے میدان خالی  
 شجاعت کا نشان چہرے پہ پٹھا  
 سو میں جلد ہی بلا حشام ملتے کو  
 تھا وہ مرد مبارز سخت در زور  
 مقابل جب ہوا اکبر علیؑ کے  
 گزرے شصت من کا وہ ستمگار  
 علی اکبر نے دیکھے ہیں زمیں پر  
 ہونٹ نیچے سے تب اس کو اٹھائے  
 لئے عمود پر حشام کا ضرب  
 پھٹا ابرسیہ آواز کہ کہہ  
 دونوں کوہ پارہ سا لیکے لگے  
 گرے ہے جس طرح سے برق نیچے  
 ہوا آواز ایسا جوں پھٹا کوہ  
 سماء شقت آسا ہو گیا شور  
 حسینؑ ابن علیؑ آواز سن کر  
 تو میرے خرد تلے کو خبردار  
 ہوا وہ ہلکین آواز ایسا  
 کہ اس ہنکار میں صنعت سے شہ جان  
 کہ تھا یک ہاتھ میں عمود تیار  
 دونوں ہاتھوں میں لے کر گزر عمود  
 پھرا دونوں کو سر پر دیکے چکر  
 بان شدت وہ گزر پھیریں

۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰



۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸

بزدلوں گزشتہ برفرق شام  
 ہوا سرے کے ساں باسپ بازیں  
 نہ کچھ نام و نشان اس کا رہا تھا  
 ہو ایک ضرب میں مردود نابود  
 یزیدی ویکہ کر حشام کا حال  
 ہسبی کرنے سے پھیرے منہ کو بدخو  
 بھی تھے حشام کے چھ بھائی جانباڑ  
 غضب ہو دل میں حملہ کر کے آئے  
 علیؑ اکبر نے دو دستوں میں آمود  
 دو ہتھریک کے سر پر مار چھوڑے  
 لپک پھر وہاں سے جادوؤں کے دریاں  
 دونوں کے سر ملا کر ایسے مارے  
 سراں دونوں ملا مارے غضنفر  
 گویا گتے گراں لپک کو لگ کر  
 گرے آنکھیں ہو مثل کور زرس  
 بھی ان دونوں کی لاشوں کو اٹھا کر  
 لپک اکبر پکڑ اس کا کمر بند  
 پھر اس پر کئے ایثار شہ جان  
 گرافوج مخالف پر وہ مردار  
 مخالف دیکھ کر سب تھر تھرائے  
 کہے ہن تین مبادذ اے جفا کار  
 عمر دیکھا سو یکدم تلسلا کر  
 ہزار اسوار نامی دے کے ہمارے

کحل در چشم بود ماں گشت آن خام  
 جہنم میں گیا مردود پُر کین  
 نہ لحم و استخوان کچھ یک بجا تھا  
 غبار آسا ہوا مسماں مردود  
 لگے سب بولنے سے سخت ججخال  
 ہوئے برگشتہ میدان سے خجل ہو  
 نہایت کارزاری میں تھے متاثر  
 وہ گرداں گزے کر جملہ آئے  
 پھر اے چرخ وے تو سن کے تین تو  
 جو اس کے مارے بند و بند توڑے  
 پکڑ کر گردناں دونوں کی شرہ جاں  
 جو بھیجے گوشہ کے چھیدوں سے کاٹے  
 فلک نے بول اٹھا اللہ اکبر  
 وہ پرزے ہواڑا صحن ہوا پر  
 ہوئے دونوں کے تن مردار سجیں  
 پھر امارے پکڑ دونوں کے اوپر  
 اٹھائے ہاتھ سے جوں کوہ النور  
 جو پھینکے فوج پر ارجن کا سامان  
 ہوئے اس جا پہ گے اسوار مسار  
 سو اکبر بھی مبرا رز کو بلائے  
 یہ سن کر باز پس ہٹتے تھے اسوار  
 بلا قتیاق بن مودمی کو وہ خبر  
 روانہ کر دیا اکبر پہ بدخواہ

لہذا جبکہ شاہ علی  
 اکبر نے گزشتہ شام  
 کے ایک مسماں مردود  
 زمین کے ہوا وہ خاص  
 یعنی جس طرح سے  
 آنکھوں میں سما جاتا  
 اسی طرح وہ بیخود  
 گزشتہ کھاتے ہی  
 صریحاً زمین میں سما گیا  
 اور چہرہ پر سیاہی  
 سے یعنی گزشتہ اور  
 پورے "تھوڑی سی غفلت"

دالہ "۱۱" یعنی شہ  
 یعنی "۱۲" یعنی  
 پہلوان "۱۳" یعنی  
 ہر شے یعنی جہاں کی ہر شے  
 نہ یعنی ہاتھ کی ہر شے  
 بڑھ بڑھ لے یعنی بیجا  
 کوئی رشتہ دار "۱۴"  
 عہد ہی "۱۵"  
 عہد کا "۱۶"  
 سہ گدھا "۱۷"

علی اکبر کے دو ہاتھوں میں آمود  
پھرائے مثل یلرم زور کہ کہ  
سمند بادیا بھرتا تھا کا دا  
یہ کثرت اور چکر دیکھ شکر!  
ہزار اسوار حلقہ باندھ یکدم  
کئے بازی میں غازی مت سکو  
جو پہونچے درمیان حلقہ عام  
پھراتے بے تکان جنبش میں آتے  
نظر کرتے تھے بر سردار یلغار  
کھڑا اونچے پہ تھامے گرز فجار  
علی اکبر کو گھیر و اسے سوار  
یہ سنتے ہی علی اکبر پہچانے  
نشاں تھا اس کی سوار سی کا ایسا  
وہ کہلاتے تھے مارے گرز بردار  
اسے کہتے ہیں اشقر اسے برادر  
تھی اس کے ہر رخسار کی عجب دھار  
مخوف ہشت پہلو تیر دھاراں  
سو اس تاکید وہ اشقر سے پہچان  
دکھا قتیاق نے اکبر علی کو  
وہ شوکت دیکھ یکدم تھر تھرا ہے  
پہنچ لگ بھگ یکایک جان حیدر  
وہ چکر دے تو اتر ہو کے چالاک  
بگولے ساں تمامی خاک اڑ کر

ملے یعنی دھوا کرنا  
یعنی دور نا اور حملہ  
کہ نا دشمن کی ذوق  
یعنی یعنی بڑھ  
یعنی بڑھ  
یعنی بڑھ  
یعنی بڑھ



زور سی اور سیلابی  
ماں جو  
یعنی غلابی  
یعنی آسمان  
یعنی آسمان  
یعنی آسمان

تگا دپر رکھے تو سن کے تیں زود  
نظر میں ٹھہرتی گردوں کی جس پر  
بگولہ کی طرح پھرتا چھلا دا  
ہوئے حیرت سے سب تصویر پیکر  
کھڑے تھے دیکھنے اکبر کو عالم  
وہ حلقے میں کئے پیوست سب کو  
پھرا گرز و عمود و آتش جام  
گئے جنباں گئے جولاں دکھاتے  
وہیں دیکھا کہ بے قتیاق مردار  
سواروں کو اٹھایکبار لکار  
چبا نیزوں کی نوکاں اسلومار  
وہی سردار ہے تحقیق جانے  
ہزار اسوار یوں گرز اعلا  
یہ تھا سردار با اشقر نمودار  
خیارے دار گرز و تیر و خنجر  
گذر فلاد کے پیکر سے ہو پار  
چمک اس کی تھی جیسی برق سوزاں  
وہیں کر جہت پہنچے شاہ شاہان  
پہر دیں کے ہسر منجلی نہ کو  
بھی چکر دیکھ گرزوں کا ڈرا ہے  
علی اکبر جگر سبط پیمبر  
تگا در سے اڑی میدان کی خاک  
گری قتیاق کی آنکھوں میں جا کر

لگا آنکھاں مٹنے سخت قفیق  
 گرزیک با پہ مارے شیر حضرت  
 گرے دو گرزیک دم اس کے سر پہ  
 بے گھوڑا ہوا سب ٹکڑے ٹکڑے  
 لگا جو خود پر تو آگ نکلی  
 تھا ناٹ مٹا مٹا سا اس کا شعلہ  
 جلا اس آگ میں مرود و خناس  
 وہ گویا ہوتیہ کی آگ آ کر  
 سوویں اکبر علی سرعت سے کیم  
 ہزار اسوار کا حلقہ تھا ان پر  
 لئے تھے گھیر کر سب گرز بردار  
 سوویں اکبر علی شیر شجاعت  
 خدا کو یاد کر کر سب چلے ہیں  
 کہ سیدھے ہاتھ میں اشقر تھا موجود  
 منافق قہقہاں شہ کو ملاویں  
 دے اکبر علی از روے صفت  
 کہ بایں ہاتھ پٹ کرتے تھے شہزاد  
 خیارے دار اشقر جب لگے وہ  
 بہت اسوار ہو کر ٹکڑے ٹکڑے  
 ادھر سرور ادھر گز ان گزداں  
 اسی موجب جھنا جھن مار اشقر  
 ہزار اسوار کا یغما یکبار  
 سو اس غلغال میں شہ جان اکبر

علا اکبر نے دونوں گرز کر طاق  
 کہے اللہ اکبر اب مدد کر  
 ہوا ششماشش کے مانند بدتر  
 گرے جوں ابر سے پانی کے قطرے  
 چمک اس کی تھی جیسی سخت بجلی  
 عدم سے جوں گز اگردوں کا گولہ  
 گیا دوزخ میں ہو ایمان سے یاس  
 جلائی آن میں موزمی کا پیکر  
 اٹھائے اس کا اشقر رخس کر خم  
 سوویں اکبر علی گردان شکر  
 لگے کرنے کو چاروں سمت سے وار  
 پھرا اشقر کے نیں با شان و شوکت  
 وہ ساروں میں جمع ہو کر ملے ہیں  
 بھی بایں ہاتھ میں جوں کوہ آمود  
 دھما دھم گرز کی ضرباں چلا دیں  
 وہ سب آمود پر گرتے چلے سب  
 چلا دیں ضرب اشقر مثل جلا د  
 تو چار اسوار کے ٹکڑے کرے وہ  
 سراں تھے گولے ساں میدان پہ بکھرے  
 زمیں پر گولے ساں ہوتے تھے غلطان  
 گزائے گرز برداروں کو اکثر  
 کیا اکبر علی نے مار سمار  
 چلائے تھے بچا کر گرز و اشقر!

لہذا یہی کہ تو چاہا جو  
 روانی میں پہنچتے ہیں  
 تھے مارے "تھے  
 اتوں بدوزخ کا  
 ہر ہے " جمع ہوتی

گھوڑا  
 باقی

شہ یعنی شہزادہ  
 تھے یعنی طوط  
 اپنی ہمارے کی  
 شہ یعنی گند کی طرح

کہ یوں بکلی تھی دونوں ہاتھ چالاک  
 بہت پیچھے سے آکر گز بردار  
 لگے وہ گز جب برباد رفتار  
 رکھا سر شاہ کے قدموں کے اوپر  
 پیادہ ہو کھڑے اکبر جواں مرد  
 گئے کثرت سے اشتر کو پھرانے  
 ہزار اسوار جلے گز بردار !  
 کٹے سارے گئے بھاگے نکل کر  
 جو دیں اکبر علی دیکھے بمیدان  
 زمیں پر گز کے تودے گرے تھے  
 سو دیں اکبر علی نے چھوڑا اشتر  
 اٹھا ہر گز کو سر پر پھسرا دیں  
 بسان منجیش سنگ فولاد  
 چلے جوں توپ سے گولہ زغن کر  
 گرے کوہ پارہ ساں برفرق لشکر  
 سبھی گزوں کی اکبر نے شتابی  
 دھما دھم گر پڑے وہ گز یک بار  
 وہ سارے گز جب اکبر علی نے  
 پھر مارے ہیں سارے دشمنوں پر  
 کسی میں ہوش نہیں تھا آدے انپر  
 عمر نے دیکھ گھبرا کر پکارا !  
 کہا اس کو کہ تو ہے پہلواں زور  
 تھکا تھن ہے اکبر وہاں ملک جا

لہ باد بر جوں میں  
 سے ایک برہ کا نام  
 ہے تو فوج اس سان پر  
 شتر کا صوت کا ہے ۱۱  
 علی یعنی نیزہ ۱۲  
 چھوڑ دی یعنی پہلوان



یعنی ہاتھ کے لئے  
 ہے یعنی کوچن ۱۱  
 ہے یعنی ہڑ ۱۲  
 یعنی ہاتھ ۱۳  
 یعنی ہاتھ ۱۴  
 چائن ۱۵

تھا گردوں کا اسلحہ قربان فتراک  
 کئے اکبر علی کے رخس پر مار  
 ہوا زخمی گرا دیں رن میں یکبار  
 تصدق ہو گیا اکبر پہ جساں کر  
 اڑائے باد باقی کی وہاں گرد  
 دیا تھا زور حیدر کا خدا نے  
 ہوئے ضربت لٹھاڑوں ساٹھ مسار  
 گرے تھے گز ساروں کے صحن پر  
 پڑا ہے صحن خالی غیر گرداں تلخ  
 گویا کوہ پارے میدان میں صرے تھے  
 اٹھانے کو لگے سب گز صفدر  
 وہ سب فوج مخالف پر چلا دیں  
 اکھاڑے مفرد و نکی بیج و بشیاد  
 گریں یوں دشمنوں پر گز دہر دہر  
 جدھر گرتا ادھر کرتا برا برا !  
 جو پھینکے سو ہوئے سب کی خرابی  
 ہزاروں سے سواراں ہو دیں مسار  
 علی مرتضیٰ کے ہمیشگی نے  
 پراگندہ کیا یک سخت لشکر  
 ہزیمت سے لگا ہٹنے کو لشکر  
 کیا دیکھو رنگی کو اشارا  
 تیرا ہے مصر سے بغداد تک شور  
 تو اس کا سر شتابی کاٹ کر لا





ہے ان کو گوشت کھانا روز منظور  
 تنوم تیز کے باعث سے یکبار  
 کہ وہ سب زاغ و بوماں چند مدت  
 بھی یہ سارے نبی مل کر ہمیشہ  
 طلب کرتے تھے نہت ابر شہادت  
 شہادت اکبری نبیوں کو بخشتا  
 شہادت کی دنی نبیوں کو دولت  
 ہے تن سب بوم اور زاغوں کا کالا  
 خدا کا حکم ہے اس طرح محکم  
 قنایوں چرخ گرداں ہو کے آئے  
 فقیہ اب در گذر قصے سے ہوزد  
 وہ جب زنگی سان زاغ یا بوم  
 وہ زنگی زاغ زبور سیہام  
 دیکھے اکبر عیسیٰ سودیں اچھل کر  
 وہ ضرب گرز کھا مردود بدکار  
 دیکھے اکبر علی نے اسپ اس کا  
 نکل کفران سے اور ہودے قرباں  
 زغن کر کے چلے تازی پہ غازی  
 عمر دیکھا سو گھبرا کر اسی دم  
 وہ دشت کر بلا جنبش میں آیا  
 ہوا یکبارگی گھنٹام ویلغار  
 خدنگ ناوک و پیکان آمود  
 سان برق دیتغاں گرز و اشقر

ولیکن ہے یہ دشت بیم مشہور  
 نہ آوے جانور نہ ہتار نہ ہار  
 دعا کرتے تھے سب باد و فرقت  
 دعا کرتے تھے خیر اندیش پیشہ  
 دعائیں نے کیا سب کی اجابت  
 اور ان کا گوشت ان زاغوں کو بخشتا  
 بھی بخشی بوم اور زاغوں کو دولت  
 کہ ان کو درستی کر کر نکالا !!  
 بھی ان کے پیشتر والہد اسلم  
 بدوں کے ہاتھ نیکوں کو کھیاوے  
 تو کہ اکبر کے ہاتھوں سے یلاں گرد  
 گیا اکبر پہ ہو ایماں سے محروم  
 چلا تھا کھینچ کر گرمی سے مقام  
 لگائے گرز اس کے سر کے اوپر  
 گرا گھوڑے سے یکدم مثل کہار  
 کہے اس کو ہے باقی کام تیرا  
 سو اس گھوڑے نے بولا جلد ہاں ہاں  
 لگے کرنے سر زگرز بازی !  
 کیا یلغارے شکر کو یک دم  
 سبھی شکر کو صفدر کھبلایا  
 ہوئی تیر و تبر کی مار بستیار  
 بھی بر بھی خنجر و بھالہ بر افزود  
 کئے آلات حرب و ضرب ابتر

۱۱ یعنی قوت کا جھل  
 ۱۲ یعنی گم ہوا  
 ۱۳ یعنی ہرگز  
 ۱۴ یعنی ہمدانی  
 ۱۵ کہو تھا تھا اندیشہ  
 ۱۶ نول ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰



۵۲  
 ۱ یعنی میں کی بجائے ہزار  
 ۲ یعنی تلواریں  
 ۳ یعنی گھوڑا  
 ۴ یعنی دھارا  
 ۵ یعنی خندہ  
 ۶ یعنی پیکان  
 ۷ یعنی تیر  
 ۸ یعنی پیکان

لگے سب مارنے یلغار کر کر  
کہ اے حضرت نبی کے چاروں دہر  
پیا سا ہوں مجھے اے چار یاراں  
نواسے کو تم اپنے مہر کر کر  
وہیں دیکھے بوا پر جان اکبر  
مقابل اس کے ہے جنت کا دروازہ  
قرا بے بھر کے شربت یخ کے بار  
وہ چاروں یار کوثر پر کھڑے ہیں  
یہی کہتے تھے نور العین ہشیار  
بھی دنیا کے پانی میں لہو ہے  
علی اکبر جو دیکھے سمت و جہ  
کہ یعنی خون رواں تھا اس قدر کا  
وہیں اکبر علی و شاد ہو کر  
اٹھا کر گرز پھینکے مثل کہار  
وہ سب عالم اکٹھا ہو کے یک دم  
وہ سب اکبر علی پر آگرے ہیں  
غضب اکبر علی نے کھینچ تلوار  
یزیدی مارتے اکبر علی پر  
تو وہ شہداء اکبر تیز ہو کر  
کئے اس طرح کی شمشیر بازی  
جہاد فی سبیل اللہ پہ قائم  
قضا نے دیکھ اس کا جہہ سیا  
سو دلیں خوف کھا لشکر چلائی

تو بے حضرت اکبر ہو مضطر  
ابا بکر و عمر عثمان و حیدر  
محمد مصطفیٰ کے غمگساراں  
چلانا سر و یخ سے جام کوثر  
بچھی ہے یک بساط رنگ اختر  
بھی حوران جہاں غلمان با ساز  
ہوئے ہیں لے کے اس میدانیں ارد  
سجھوں کے ہاتھ میں ساغر بھرے ہیں  
نہ پی وہاں خون ماتم جوئے زہار  
یقین دیکھو تھارے روبرو ہے  
نظر آتی تھی خونی لخت و جہ  
جودل ٹکڑے ہوا موج البحر کا  
کئے نعرہ بدم اللہ اکبر  
گرے جب ضرب سے پچاڑا سوار  
تمامی عسکر تھی یک لکے باہم  
علی اکبر لیک اس میں بھرے ہیں  
لگے ہیں پھیرنے تازی کو لکار  
کوئی تو گرز و نیزہ کوئی خنجر  
کئے شمشیر جوں مریخ رن پر  
ہوا حق المیہ اکبر سے راضی  
ہوئے قتال کرنے سخت عازم  
شجاعت کا نشان دیکھے ہویدا  
بدن پر تین سوزن خاں چڑھائی!

۱۔ یعنی دھار کر کر  
۲۔ یعنی جنت  
۳۔ یعنی  
۴۔ یعنی  
۵۔ یعنی  
۶۔ یعنی  
۷۔ یعنی  
۸۔ یعنی  
۹۔ یعنی  
۱۰۔ یعنی  
۱۱۔ یعنی  
۱۲۔ یعنی  
۱۳۔ یعنی  
۱۴۔ یعنی  
۱۵۔ یعنی  
۱۶۔ یعنی  
۱۷۔ یعنی  
۱۸۔ یعنی  
۱۹۔ یعنی  
۲۰۔ یعنی  
۲۱۔ یعنی  
۲۲۔ یعنی  
۲۳۔ یعنی  
۲۴۔ یعنی  
۲۵۔ یعنی  
۲۶۔ یعنی  
۲۷۔ یعنی  
۲۸۔ یعنی  
۲۹۔ یعنی  
۳۰۔ یعنی  
۳۱۔ یعنی  
۳۲۔ یعنی  
۳۳۔ یعنی  
۳۴۔ یعنی  
۳۵۔ یعنی  
۳۶۔ یعنی  
۳۷۔ یعنی  
۳۸۔ یعنی  
۳۹۔ یعنی  
۴۰۔ یعنی  
۴۱۔ یعنی  
۴۲۔ یعنی  
۴۳۔ یعنی  
۴۴۔ یعنی  
۴۵۔ یعنی  
۴۶۔ یعنی  
۴۷۔ یعنی  
۴۸۔ یعنی  
۴۹۔ یعنی  
۵۰۔ یعنی  
۵۱۔ یعنی  
۵۲۔ یعنی  
۵۳۔ یعنی  
۵۴۔ یعنی  
۵۵۔ یعنی  
۵۶۔ یعنی  
۵۷۔ یعنی  
۵۸۔ یعنی  
۵۹۔ یعنی  
۶۰۔ یعنی  
۶۱۔ یعنی  
۶۲۔ یعنی  
۶۳۔ یعنی  
۶۴۔ یعنی  
۶۵۔ یعنی  
۶۶۔ یعنی  
۶۷۔ یعنی  
۶۸۔ یعنی  
۶۹۔ یعنی  
۷۰۔ یعنی  
۷۱۔ یعنی  
۷۲۔ یعنی  
۷۳۔ یعنی  
۷۴۔ یعنی  
۷۵۔ یعنی  
۷۶۔ یعنی  
۷۷۔ یعنی  
۷۸۔ یعنی  
۷۹۔ یعنی  
۸۰۔ یعنی  
۸۱۔ یعنی  
۸۲۔ یعنی  
۸۳۔ یعنی  
۸۴۔ یعنی  
۸۵۔ یعنی  
۸۶۔ یعنی  
۸۷۔ یعنی  
۸۸۔ یعنی  
۸۹۔ یعنی  
۹۰۔ یعنی  
۹۱۔ یعنی  
۹۲۔ یعنی  
۹۳۔ یعنی  
۹۴۔ یعنی  
۹۵۔ یعنی  
۹۶۔ یعنی  
۹۷۔ یعنی  
۹۸۔ یعنی  
۹۹۔ یعنی  
۱۰۰۔ یعنی



۱۔ یعنی  
۲۔ یعنی  
۳۔ یعنی  
۴۔ یعنی  
۵۔ یعنی  
۶۔ یعنی  
۷۔ یعنی  
۸۔ یعنی  
۹۔ یعنی  
۱۰۔ یعنی  
۱۱۔ یعنی  
۱۲۔ یعنی  
۱۳۔ یعنی  
۱۴۔ یعنی  
۱۵۔ یعنی  
۱۶۔ یعنی  
۱۷۔ یعنی  
۱۸۔ یعنی  
۱۹۔ یعنی  
۲۰۔ یعنی  
۲۱۔ یعنی  
۲۲۔ یعنی  
۲۳۔ یعنی  
۲۴۔ یعنی  
۲۵۔ یعنی  
۲۶۔ یعنی  
۲۷۔ یعنی  
۲۸۔ یعنی  
۲۹۔ یعنی  
۳۰۔ یعنی  
۳۱۔ یعنی  
۳۲۔ یعنی  
۳۳۔ یعنی  
۳۴۔ یعنی  
۳۵۔ یعنی  
۳۶۔ یعنی  
۳۷۔ یعنی  
۳۸۔ یعنی  
۳۹۔ یعنی  
۴۰۔ یعنی  
۴۱۔ یعنی  
۴۲۔ یعنی  
۴۳۔ یعنی  
۴۴۔ یعنی  
۴۵۔ یعنی  
۴۶۔ یعنی  
۴۷۔ یعنی  
۴۸۔ یعنی  
۴۹۔ یعنی  
۵۰۔ یعنی  
۵۱۔ یعنی  
۵۲۔ یعنی  
۵۳۔ یعنی  
۵۴۔ یعنی  
۵۵۔ یعنی  
۵۶۔ یعنی  
۵۷۔ یعنی  
۵۸۔ یعنی  
۵۹۔ یعنی  
۶۰۔ یعنی  
۶۱۔ یعنی  
۶۲۔ یعنی  
۶۳۔ یعنی  
۶۴۔ یعنی  
۶۵۔ یعنی  
۶۶۔ یعنی  
۶۷۔ یعنی  
۶۸۔ یعنی  
۶۹۔ یعنی  
۷۰۔ یعنی  
۷۱۔ یعنی  
۷۲۔ یعنی  
۷۳۔ یعنی  
۷۴۔ یعنی  
۷۵۔ یعنی  
۷۶۔ یعنی  
۷۷۔ یعنی  
۷۸۔ یعنی  
۷۹۔ یعنی  
۸۰۔ یعنی  
۸۱۔ یعنی  
۸۲۔ یعنی  
۸۳۔ یعنی  
۸۴۔ یعنی  
۸۵۔ یعنی  
۸۶۔ یعنی  
۸۷۔ یعنی  
۸۸۔ یعنی  
۸۹۔ یعنی  
۹۰۔ یعنی  
۹۱۔ یعنی  
۹۲۔ یعنی  
۹۳۔ یعنی  
۹۴۔ یعنی  
۹۵۔ یعنی  
۹۶۔ یعنی  
۹۷۔ یعنی  
۹۸۔ یعنی  
۹۹۔ یعنی  
۱۰۰۔ یعنی

ولیکن جان اکبر لخت حیدر  
شہادت کے لئے ساغر سے مرمت  
قضا ہو جیلہ گر ان کو بلائی  
دکھا سورنخن اکبر گرم ہو کر  
زغن کرتا ہوا دیں ایک جاگا  
حسین ذوالکرم چپ دیکھتے تھے  
اسی دم بادپا کو اڑ کر کر  
نظر آئے نہیں اکبر علی دہاں  
کئے اک آہ یوں سوز جگر سے  
ہوا حضرت کا تازی گرم یکبار  
چلا صحرا طرف جوں بادپوپاں !  
کھڑا تھا رخس خالی سرنگوں ہو  
حسین ابن علی نے پہنچ نزدیک  
گرے تھے شاہ دیں فرش زمیں پر  
تبسم کر کے کہتے تھے شتابی  
الایا جند بزرگوار محنتار !  
مجھے دو جام کوثر کے پلانا  
یہاں ہے دشمنوں سے تنگ میداں  
سواتنے میں حسین پاک معصوم  
پہنچ جلدی سے گھوڑے سے اتر کر  
بدن زخموں سے تھا بخور بس پور  
تھے زخماں بے عدد چر کے پہ چر کے  
لو سے کر کے پہرہ ارغوانی !

لے گھوڑا " سے یعنی  
ہوا کے مانند دوڑنا  
ہوا لے یعنی خوشی



یعنی باغ " ۵۵  
پا سے " یعنی بہت  
کے تیر کا سنہ "

کترتا تھا صفاں شمشیرے کر  
نسیم آسا ہوئے شکر میں پیوست  
سو لایک مادیان ان کو دکھائی  
گذر شکر سے اور نکلا ہے باہر  
رکھا آہستہ نیچے لاش شہ کا  
نظر آیا نہ شہزادہ سو روتے  
دیئے چکر بدم گرداب شکر  
سو حضرت نے نہایت ہو کے نالاں  
وہ سنتے خون پڑکا ہر گھر سے  
حسینا نے کئے تب اس کو مختار  
دہاں اک جائے پر دیکھے ہیں سلطان  
بہاتا تھا ہو آنکھوں سے رورو  
بھی دیکھے ہیں اسی جاتیز و باریک  
نظر انداز ہیں چرخ بزمیں پر  
ٹرپ کر کر زروئے اضطرابی  
محمد مصطفیٰ سلطان ابرار  
میرے بابا کو محنت سے پلانا  
دہاں ہے عیش و فرحت سیر بستان  
شہید کر بلا لب تشنہ مظلوم !  
جو دیکھے سو گرے تھے غش میں اکبر  
لہو بہتا تھا تن سے مثل ناسور  
تھے اس میں تیر کے شوفار پیٹھے  
جوانی میں کئے ہیں خونفشانی !



رکھے ہیں ساری لاشوں کے برابر  
وہ رونا دیکھ روتے مرغ و ماہی  
نہ شکر نہ عیش بھائی برادر  
نہ فرزند ان برادر زادگاں تھے  
جو تنہا شدہ کو دیکھے جلا امکاں  
بسھی امت کا والی دیکھ تنہا!  
فرشتوں نے کہے اللہ اکبر  
ہوا آواز یہ ہے رمز بسمل  
حبیب ذوالکرم آشفقتہ ہو کر  
تسامی قدسیوں نے مار نعرے  
یکساں روز ہے محشر کے دن سا  
وہ تنہائی کا عالم دیکھ اس دم  
سو اس باعث زبس ہو غم سے ناکام  
وروداں پڑھو محمد مصطفیٰ پر

کھڑے رہ کر لگے رونے فغاں کر  
تمامی خلق پر آئی تباہی  
بھینچے بھانچے میں یار و یاور  
بہر جانب گردہ ظالمات تھے  
لگے کرنے کے تیں فریاد و افغان  
ہوا کو عیش میں محشر کا غوغا  
بڑھی آفت ہے کچھ روئے زبس پر  
کہ جس سے خیر ہوئے شر کی محفل  
تجسّر کر کے دیکھے ہیں فلک پر  
کہے دور و کے اے خلاق بارے  
کھڑا سبط رسول اللہ تنہا  
وٹو نہ غم سے ہے بیتاب و دہم  
نہم مجلس یہاں کرتا ہوں اتمام  
اور ان کی آل و اصحاب صفا پر

لے محمد افغان ۱۲  
لے دوست ۱۶  
مدگار ۱۲ لے پیش  
ہر طرف ۱۷ لے درون



جہاں ۱۶  
لے شور ۱۲ لے پشان  
لے زبوس ۱۲  
لے یعنی سینہ ۱۲

## مجلس دہم

### در بیان شہادت یافتن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قلم ہے مصدر حاجت روائی  
قلم اسما نویس کسریا ہے  
قلم ہے عالم خلقت میں سابق  
قلم واجبہ بوجہ بیچگوں ہے  
قلم ہے رازدار آفرینش!

قلم کے زیر فرماں ہے خدائی  
قلم نقال فرقان خدا ہے  
قلم ہے خوش پیام آموز خالق  
قلم معنی طراز کاف و نون ہے  
قلم ہے نائب سرکار بنیش

قلم منشی طومار رضا ہے  
 قلم نے بھید قدرت کا سنایا!  
 قلم طوطی گلزار سخن ہے  
 قلم کا تب ہے مدح انبیا کا  
 قلم نقاش تصویر ازل ہے  
 قلم کے اہل معنی آشنا ہیں  
 قلم ہے قدردان اہل رقم کا  
 قلم ہے تاجدار خطہٴ عنبر  
 قلم سے کرتا دستگیری  
 لکھوں برفرق لوح عزت و جاہ  
 ز آب دیدہ جو شان ہفت خم ہے  
 ہے تنہائی کا عالم شاہ دیں پر  
 خدائے دو جہاں کا برگزیدہ!!  
 جگر گوشہ عظمیٰ مرتضیٰ کا  
 امامت کے چمن کا سرو آزاد  
 ہدایت بخش و ہادی سب خلق کا  
 پھنا ہے ظالموں کے شور و شیریں  
 عجب عالم ہے اس پر بیکسی کا  
 بھی غمخوار و یادِ خویش و پیوند  
 ہو اس دنیا و مافیہا سے روپوش  
 چمن دل کا ہوا یکسر ہے برباد  
 کٹائے سر بھی لخت جسک ہیں  
 برادر ایک جانب زخم کھائے

قلم ناطق بہ اسرار خدا ہے  
 قلم نے سر ادرات میں جھکایا  
 قلم خفائے کاف حریف کن ہے  
 قلم راقم ہے ذکر ادبیا کا  
 قلم تحریر دست بے مثل ہے  
 قلم کے راز داں اہل صفائیں  
 قلم ہے ہسربان اہل قلم کا  
 قلم ہے شہسوار بزم ماتم  
 قلم سے ہو کے معمر و دیریں  
 بخون دل شہادت نامہ شاہ  
 شہ بیکس کی یہ مجلس دہم ہے  
 حسین ابن علیؑ ماہ یقیں پر  
 رسول کبریا کا نور دیدہ!!  
 دل و جان فاطمہ خیر النساء کا  
 گلستان ولایت کا ہے شہزاد  
 ینستان جہاں میں شیر حق کا  
 لعینوں کے جفائے بد اثر میں  
 نہ ہمرہ ہے کوئی غم خوار جی کا  
 برادر نامور سرزند و لبند!  
 پڑے ہیں بحر رحمت سے ہم آغوش  
 گرا ہے خاک پر ہر سرو آزاد  
 بھیتے بھانجے ہیں اور پسر ہیں  
 پڑے بیجان ہیں سب سر کٹائے

لے ہدایت کرنے والے  
 علیؑ جنگلِ اطمینان کا  
 ہمہ بیخ و بنیاد ہو

باجی

پھر اس میں ہے  
 شہ یعنی سنبھلنا  
 والے



پڑی لاشیں ادھر ہیں یا وروں کی  
خدا کے دوستوں کے چاک تن ہیں  
رسالت کا چمن ویراں ہوا ہے  
نہ خاصانِ خدا سے کوئی زندہ  
حسن کا بھائی زہرا کا پیرا  
خلاصہ سب زماں کا اور زمن کا  
نہ دیکھا کس نے حق کا شاکر ایسا  
نہ لب پہ غیر ذکر حق صدا ہے  
مصیبت میں پڑا ہے مثل ایوبؑ  
جگر پارہ ہے تن زخموں نے خستہ  
خلیلؑ باغِ دبستانِ کرم ہے  
خدا کی رہ میں اسماعیلؑ آسا  
بہ طشتِ خون نشہ نیمجاں ہے  
سیماں کا ہوا ہے تحتِ برباد  
اٹھائے دل ہے اپنا خانماں سے  
نہ بانو کی طرف دل کی کشش ہے  
نہ دختر کی ہے پروا اور بہن کی  
دہن میں ہے زباں ماہی بے آب  
عجب پہرے کا عالم نوری بچوں  
خلافت کا سرِ عالی پہ ہے تاج  
جبینِ آئینہ نور خدا ہے  
رہی ہے زلفِ بادِ خلد سلجھا  
بلبلؑ معرفتِ مہکولؑ دیدے

لہجہ نواں ۳  
شکر کرنا ۱۲  
ہم کو نہ دالا ۱۲  
یعنی برابر ۱۲  
ذنی ۱۲  
یعنی قاصد ۱۲



۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

تمامی مونسوں کی غم خوردوں کی  
بسکھی بیجان ہیں اور بے کفن ہیں  
بتول پاک کا گلشن کٹا ہے  
مگر خالق کا ہے اک خاص بندہ  
علیؑ کا جان نبیؑ کا ماد پارا  
خیلفہ حق کا خائس پیچتن کا  
یہاں میں کامل ایسا صابر ایسا  
یہی کہتا ہے مولا کی رضا ہے  
پسر کے غم میں ہے ہمدردش یعقوبؑ  
بعالمِ نوحؑ ہے کشتیِ شکستہ  
تغیر آتشِ درد و الم ہے  
کھڑا متربان ہونے حق شناسا  
سر بے جسم یہ بچائے زماں ہے  
دریغا وادریغا ہائے بیداد  
ہے حاضر راہِ حق میں مال و جاں سے  
سکینہ کی نہ فکر پرورش ہے  
رضا مطلوب ہے حق ذوالمنن کی  
مگر ذکرِ الہی سے ہے سیراب  
بگرِ خورشید کا ہو جس سے پرنوں  
سناں جس کے لئے ہے عین معراج  
نواڈر بوسہ گاہِ مصطفیٰ ہے  
دل بنتِ نبیؑ ہے جس میں الجھا  
ہے حق میں حق شناس و حق رید

وہ بینی اور پہرہ جسوہ حق  
نکلتا جو لبوں سے یہاں نفاں ہے  
نہ پہرے کا بیاں کھنے میں آتا  
وہ باغِ مصطفیٰ کے گل ہیں خار  
لکھوں کیا کان وہ کاٹ شرف ہیں  
سراپا ہے نہیں کھنے میں آتا  
گھر پر خط شہادت کا ہویدا !!!  
نوا در محسن اسرار سینہ  
فتوت کی بھری بازو میں تاثیر  
وہ قوت اس میں گردنکوار ہے  
علی لیتے تھے اس سے ہر گھڑی کام  
حسن ان بازوؤں پر مہرباں تھے  
کرامت کی وہ قوت سے ڈھلے ہیں  
نبی کے پاس ان کی قدر و عظمت  
یہ دعویٰ ہے ادھر عالم ہو دونوں  
عجب تعویذ حق اس پر بندھا ہے  
وہ پنجہ فرق ہستی جس سے گنجہ  
وہ شمشاد لب دریاے تسنیم  
اُدھر زینب سے یوں کتنا ہے حق جو  
کہا کثوم نے جب آتیں چوم !  
یہ فرمایا ہے دل میں کچھ نہ لانا  
بنی بانو ہے گویا عسم کی تصویر  
وہ نئی جاں سیکھ کھور ہی ہے

بیک انگشت مجھڑے قمر شق  
لب کوثر پہ پیدا وہاں دھواں ہے  
خدا کا نور ہے جسوہ دکھاتا  
ورود اترے ہے اُن پر حق سے ہر بار  
دُر شکر الہی کے حدت میں  
ز شربتِ پاپا ہے وہ عالم میں یکتا  
ہو آئینے میں ٹو جس طرح پیدا  
خدا کی معرفت کا ہے خزینہ  
پلایا فاطمہؑ نے پُر اثر شیر  
زمین کے سوطق چاہے پلٹ دے  
لیا گرتوں کو اس نے دمدم تھام  
عقیل و جعفر اس کے قدرواں تھے  
پر جبریل کے نیچے چلے ہیں  
خدا ہی جانتا ہے ان کی ہمت  
مگر اک ذوالفقار اور ہم ہوں دونوں  
خطِ تسلیم اور نقشِ رضا ہے  
مقرر قدرت حق کا ہے پنجہ  
کھڑا پا در رکاب صبر و تسلیم  
مدا تر فتنہ تم کو صبر کی ہو  
تھارے بعد کیا ہو حال کثوم !  
خدا حافظ بہن ہے غم نہ کھانا  
نہ کچھ کہتی ہے غیر از ماے شہیر  
گریباں گیر اس دم ہو رہی ہے

یہ یعنی پاک ہے  
یعنی بزرگی کی کان ہے  
تہ مرنے ہے  
پہلے ہے  
سے پاؤں تک ہے  
تہ طاہر ہے یعنی  
بال ہے جو انور ہے



تہ مرز ہے  
یہ یعنی سر ہے  
جنت کی بہرہ ہے  
ایک نہر کا نام ہے  
تہ الشرفاتی کو  
دھندلے دوائے  
تہ گہبان

ہے ساعت دیکھ اس پر بے کلی کی  
لکھوں کیا حال اس دردِ الم کا  
زمین زیرِ قدم ہٹنے لگی ہے  
فلک کی چشم سے گرتے ہیں تارے  
پڑا گاؤں زمین تک شور مچ رہا ہے  
قیامت کا نمونہ ہے ہوئی ا  
عجب غم ہے نبی کے خاندان پر  
بھی تھا جو صبرِ اولادِ نبی میں  
غرض یکتائے عالم حق کا صابر  
وہ راہ حق میں ہو کہاں حق کا  
لکھوں کیا آپ کے گھوڑے کی سرعت  
دم سرعت قدرِ مفتوں و جولاں  
گرے جس سمت عکسِ آتشیں لعل  
ضبا کی روح ہے سرعت پر قرباں  
عجب مرکب میں ہے ہمت کا دعوی  
سوار اس کا ہے کیا عالی مناقب  
یہ ہے سرعت کا عالم اس کے بلاگ  
قدم رکھتے ہی ظاہر دیکھ یوں  
وہ گھوڑے زبان بے ادب نام  
لکھوں کیا اس کی میں شوکت کے آثار تہ  
رکابِ اسدِ قدم رکھ سرور دیں  
رکابِ اسد رہی ہے تھا عظمت  
سعادۃ اور کرامت ہم سفر ہے

لہ یعنی ۱۱ شے  
شے ظاہر ۱۲ شے آثار  
شے یعنی نشان ۱۳  
شے یعنی تھکا کی قوت  
والا فرشتے کی خلعت  
والا ساند کی شکل والا  
شے یعنی طرف ۱۴  
لہ یعنی پھر سخت لہ



یعنی ہوا ۱۵  
لہ یعنی شے کی یعنی  
جلدی لہ یعنی صبح کی  
شے یعنی شے ہی ہوا ۱۶  
شے یعنی سوڑھا ۱۷  
لہ یعنی سوار لہ  
یعنی قدم ۱۸  
لہ یعنی نشانی ۱۹  
لہ یعنی گام ۲۰

عجب حالت حسین ابنِ علی کی  
جگر پھٹتا ہے ہر ساعت قلم کا  
قیامت کی ہوا چلنے لگی ہے  
جگر سے کوہ کے غم کے شرارے  
کھڑا دریا بحیرتِ خشک لب ہے  
زورہ تابہ ہر آنہ آوار پیدا  
نہ غم ایسا ہوا واقع جہاں پر  
نہ دیا صبر پھر دیکھا کسی میں  
ہو رخصتِ نیمہ سے آیا ہے باہر  
چلا ہے دلیں رکھ کر دھیان حق کا  
قضا قوت ملکِ نو ماہ طلعت  
ہوا ہے برقِ یاسختِ سیماں  
رہے ہوسنگِ خارا پارہ لعل  
نیم صبح کا قالب ہے بیجاں  
پر جبریل کی سرعت کا دعوی  
نبی کے دوشِ عزت کا ہے راکب  
کف شوکت میں راکب کے ہو گر باگ  
حد امکاں سے باہر دیکھ یوں  
نفلِ کام سے گر جاوے سو گام  
کرے براق کے پہلو میں رفتار  
ہوئے اسوارِ حجبِ درخانہ زین  
عناں پکڑے ہوئے ہے ساتھ ہمت  
رضا تسلیم آگے راہبر ہے

علی کی روح آتی ہے تفائیں  
عجب راکب ہے سلطانِ جواں بخت  
ہماری عزت و اقبالِ جبروت  
بہارِ روضہٴ عز و کرامت  
سجایا سر پہ دستارِ نبی ہے  
وہ غبوسِ رسالت ہے بدن میں  
نواورِ یادگارِ پاک تن ہے  
خدا کا شیرِ سرگرمِ دغا ہے  
وہ نیزہِ جعفری ہے بر سرِ دوش  
قبولیت کا بر سرِ خود شائب  
کمال کی زرہ کیا پہن لی ہے  
یدِ بیضیا کے دستانے پڑے ہیں  
جمالِ حورِ محوِ نقشِ پا ہے  
پدر کی ہے بکھٹ بے شلِ شمشیر  
نہنگِ بحرِ آشوبِ غضب ہے  
زباں کی طرح زیرِ کاظمِ ذاکر  
نکل جوٹ میاں سے گر ہو راہی  
خمیدہٴ زیرِ طاقِ ابروئے ماہ  
عجب شمشیر ہے کیا پاٹ اس کا  
مقابل جس کے ہو مے برقِ رُوش  
دے بوسہ اس کو فرماتے تھے حضرت  
ترے جوہر کے ہر دم جوہری ہیں  
تو قہرِ حق ہے ہم نورِ حسدِ ایں

ہے جانِ فاطمہؑ در پے دعائیں  
کریں جس کی غلامی صاحبِ تخت  
نہنگِ قلزمِ زخارِ لاہوت  
نہالِ گلشنِ جاہ و امامت  
بہارِ شملہ طورِ ہاشمی ہے  
لباسِ قدسی نامی پاک تن میں  
مکروِ بیچاں مکرِ بندِ حسن ہے  
سپرِ حمزہ کی باندھے برقعانے  
ہے پھل جس کا کہ ہر دم برقِ رُوش  
کھدایا جس پہ نقشِ اللہ غالب  
ہر اک حلقہ گویا نادِ علی ہے  
ملایک دستِ بوسی کو کھڑے ہیں  
بہارِ خلدِ ادنیٰ کفشتِ پا ہے  
خدا ہی جانتا ہے اس کی تاثیر  
لکھوں کیا فی الحقیقت قہرِ رب کے  
بہ شغلِ ذکرِ یا قہارِ روتِ اہر  
فلک پر ہے ویا بر پشتِ ماہی  
نہ دیکھی کس نے ایسی تیغِ جانکاہ  
نواورِ باڑھ طرفہ کاٹ اس کا  
بحیرتِ صاعقہ ہے خانہٴ بروش  
ترمی برشت کی آپہنچی ہے ساعت  
تو ہے مرتخ اور ہم مشتر می ہیں  
تو ناخن ہم کفِ عقدہ کشا ہیں

لے طرائف ۱۱۷  
لے کا زما ۱۲  
لے کے دل شہی ۱۳  
لے پانوں کا نقشہ  
لے جتنا ۱۴  
لے دریا کا گر  
لے ۱۵  
لے ۱۶  
لے ۱۷  
لے ۱۸  
لے ۱۹  
لے ۲۰  
لے ۲۱  
لے ۲۲  
لے ۲۳  
لے ۲۴  
لے ۲۵  
لے ۲۶  
لے ۲۷  
لے ۲۸  
لے ۲۹  
لے ۳۰  
لے ۳۱  
لے ۳۲  
لے ۳۳  
لے ۳۴  
لے ۳۵  
لے ۳۶  
لے ۳۷  
لے ۳۸  
لے ۳۹  
لے ۴۰  
لے ۴۱  
لے ۴۲  
لے ۴۳  
لے ۴۴  
لے ۴۵  
لے ۴۶  
لے ۴۷  
لے ۴۸  
لے ۴۹  
لے ۵۰  
لے ۵۱  
لے ۵۲  
لے ۵۳  
لے ۵۴  
لے ۵۵  
لے ۵۶  
لے ۵۷  
لے ۵۸  
لے ۵۹  
لے ۶۰  
لے ۶۱  
لے ۶۲  
لے ۶۳  
لے ۶۴  
لے ۶۵  
لے ۶۶  
لے ۶۷  
لے ۶۸  
لے ۶۹  
لے ۷۰  
لے ۷۱  
لے ۷۲  
لے ۷۳  
لے ۷۴  
لے ۷۵  
لے ۷۶  
لے ۷۷  
لے ۷۸  
لے ۷۹  
لے ۸۰  
لے ۸۱  
لے ۸۲  
لے ۸۳  
لے ۸۴  
لے ۸۵  
لے ۸۶  
لے ۸۷  
لے ۸۸  
لے ۸۹  
لے ۹۰  
لے ۹۱  
لے ۹۲  
لے ۹۳  
لے ۹۴  
لے ۹۵  
لے ۹۶  
لے ۹۷  
لے ۹۸  
لے ۹۹  
لے ۱۰۰



عجب ۱۱  
لے ۱۲  
لے ۱۳  
لے ۱۴  
لے ۱۵  
لے ۱۶  
لے ۱۷  
لے ۱۸  
لے ۱۹  
لے ۲۰  
لے ۲۱  
لے ۲۲  
لے ۲۳  
لے ۲۴  
لے ۲۵  
لے ۲۶  
لے ۲۷  
لے ۲۸  
لے ۲۹  
لے ۳۰  
لے ۳۱  
لے ۳۲  
لے ۳۳  
لے ۳۴  
لے ۳۵  
لے ۳۶  
لے ۳۷  
لے ۳۸  
لے ۳۹  
لے ۴۰  
لے ۴۱  
لے ۴۲  
لے ۴۳  
لے ۴۴  
لے ۴۵  
لے ۴۶  
لے ۴۷  
لے ۴۸  
لے ۴۹  
لے ۵۰  
لے ۵۱  
لے ۵۲  
لے ۵۳  
لے ۵۴  
لے ۵۵  
لے ۵۶  
لے ۵۷  
لے ۵۸  
لے ۵۹  
لے ۶۰  
لے ۶۱  
لے ۶۲  
لے ۶۳  
لے ۶۴  
لے ۶۵  
لے ۶۶  
لے ۶۷  
لے ۶۸  
لے ۶۹  
لے ۷۰  
لے ۷۱  
لے ۷۲  
لے ۷۳  
لے ۷۴  
لے ۷۵  
لے ۷۶  
لے ۷۷  
لے ۷۸  
لے ۷۹  
لے ۸۰  
لے ۸۱  
لے ۸۲  
لے ۸۳  
لے ۸۴  
لے ۸۵  
لے ۸۶  
لے ۸۷  
لے ۸۸  
لے ۸۹  
لے ۹۰  
لے ۹۱  
لے ۹۲  
لے ۹۳  
لے ۹۴  
لے ۹۵  
لے ۹۶  
لے ۹۷  
لے ۹۸  
لے ۹۹  
لے ۱۰۰



نہ سرجا شیر کو ہیں ٹوکتے ہم  
 بشر کے ہو مقابل ہم لڑیں گے  
 چلے بے زور بازو کا دہاں کام  
 بھلا جو کچھ کیا اس وہ سنو بات  
 کوئی دانا ہو مکتا کے زمانہ  
 خلیفہ حق کا سلطان جہاں گیر  
 حضور قدس میں باحال خستہ  
 پکڑ گھوڑے کا ستم اور پھوم لب سے  
 کہ اے دیباے ہو دو عفو و غفراں  
 سیہ روشن سارو پُر خطا ہیں  
 کی شوخی اور جرأت ہم نے بیجا  
 ز بس نادم ہیں پر تقصیر ہیں ہم  
 کیا جو ہم نے اس دم ہیں پشیمان  
 یہ کہہ دے واسطے اس دم خدا کا  
 کہ جن کے ساتھ عالم نے جفا کی  
 نہ چھوڑی ہے علی نے بھی فتوت  
 اشارہ کا ظہیر قرآن میں ہے  
 غرض آیت یہ قرآن کی سناوے  
 خدا چاہے تو غصہ دل سے مہجائے  
 بکف شمشیر طوفان بلا ہے  
 نہ جاوے میان میں جب تک پلٹ کے  
 ظفر کیا فتح کا ہے کون طالب  
 یہ سنتے ہیں خدا کے اس ولی میں

اگرچہ لاکھ ہیں رو باہ ہندم  
فرشتے سے جو گزری کیا کریں گے  
جہاں لڑنے کا موقع ہے سرا انجام  
ہی سمجھو ہے فی اتنا خیر آفات  
کرداب صلح کے باعث روانہ  
خلف شیر الہی کا بے شبیر  
بر و مال ادب ہو دست بستہ  
کرے یوں عرض تسلیم دادب سے  
سحاب رحمت والطف احساں  
سراسر مجسم و اہل جفا ہیں !  
نہ انجام اس دغا کا ہم نے سمجھا  
سزائے قتل اور تعزیر ہیں ہم  
ہیں تاؤب بر امید عفو عصیاں  
سدا دے لطف و احساں مصطفیٰ کا  
گنہ بخشی ہے عادت مصطفیٰ کی  
خطا بخشی ہے کیا فرخندہ عادت  
وہ اولاد نبی کی شان میں ہے  
نبی زادے کے غصے کو مٹا دے  
وہ عالم غیظ کا شاید پلٹ جائے  
زبان آتش تہر نہا ہے  
گے گی فوج کوئی دم میں کٹ کے  
بچانا جان کو ہے فکر واجب  
فوت ہے حسین ابن علی میں

له ساتھی ۱۲ ملے  
 میر ہونے میں آتے ہیں  
 ہیں " ملے پاپ " وہ  
 جوشیں " ملے  
 ملے " ملے  
 بادل " ملے  
 مارائی " ملے  
 ویا " ملے  
 سرور " ملے  
 ملے " ملے  
 الغیظ " ملے



عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَهَانَةُ الْأَجْنِينَ يَمِينُهُ  
خَفِصَتُهُ وَأَسْلَمِيَّتُهُ  
وَأَسْلَمِيَّتُهُ هِيَ خَفِصَتُهُ  
وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ  
لَقِيلَ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
كُلُّ مَنْ كَفَرَ بِمَا بَيْنَ يَدَيِهِ

حیا شرم و مروت بس ہے غالب  
 بہانہ ہے اگرچہ ظلم ہو ہیں  
 سنایا جاوے جس دم نام جد کا  
 اگرچہ ہم نے مارا یا وروں کو  
 جہاں میں بدترین ناس ہیں ہم  
 نہ اکبر تخت دل ہے اور کلیجہ  
 یہ ہے داماد وہ فرزند و بسند  
 یہ سب تھے دل کے ٹکڑے لعل پارے  
 کیا ہے قتل بے تقصیر ہم نے  
 اگرچہ زندگانی بے مزا ہے  
 نہ ان باتوں کا خطرہ دل میں لانا  
 محض یہ عفو بخشائش کی جا ہے  
 نہ دیکھا ہم نے انساں ایسا حق کو کش  
 یہ وہ ہے قبلہ حاجات عالم  
 گنہ بخشا دے حق سے سب خلق کی  
 یہ ٹھہری مشورت بھجوا کے دانا  
 اسی ساعت عمر کا ایک جاسوس  
 کہا اس نے عمر سے تب بہ فرست  
 چشم اپنے جو دیکھی بات ہے راست  
 جو دیکھا میں نے جب حق کے ولی نے  
 پدر کی بے بہا شمشیر فاخر  
 دے بوسہ اس کو فرماتے تھے حضرت  
 پدر میرا وہ خالق کا شناسا

۱۔ اچھی خصلت ۲۔ ظلم  
 ۳۔ دعوت طے دارے کھانا  
 ۴۔ سب سے شہر آبادی  
 ۵۔ غلام ۶۔ شہر بخش  
 ۷۔ بیانی آدم علیہ السلام  
 ۸۔ دقت سے فیما بین



۹۔ معذرت کرنا  
 ۱۰۔ خوشی سے  
 ۱۱۔ جلی  
 ۱۲۔ شہر نشینی  
 ۱۳۔ چچانے والا

خطا بخشی ہے ایک ادنیٰ مناقب  
 تمھارے جِد کی امت کلمہ گو ہیں  
 نہ موقع ہے پیام آ جاوے رد کا  
 کیا ہے قتل سب نام آوروں کو  
 جتنا جو قاتل عبّاس ہیں ہم  
 جواں نوشاہ قاسم ہے بھیتجا  
 محمد عموں میں زینب کے فرزند  
 جگر کے نور اور آنکھوں کے تارے  
 گلے اصغر کے مارا تیسرہ ہم نے  
 یہ جینا مرگ سے بدتر ہوا ہے  
 ہے غفران بات اور احسان بہانا  
 دل شیر دریاے عطا ہے  
 گنہ بخش دے عطا پوش و خطا پوش  
 قنائے خلق تا ایکش آدم  
 نہیں شبیر رحمت ہے یہ حق کی  
 پیام معذرت اس دم سنانا  
 لے مژدہ فتح کا پہنچا ہے منوس  
 مبارک آپ کو ہو فتح و نصرت  
 بیاں کرتا ہوں اس دم بے کم و کاست  
 شہ عالم حسین ابن علی نے  
 نکالے میان سے جوں برق باہر  
 فردغ حسن و اعجاز کرامت  
 تیرے رکھتا تھا نیت دم کا بھروسا



خلف ہوں میں اسی عسائی ہم کا  
 جہاں تک ہے شجاعت میں رسانی  
 مخاطب شاہ تھے عز و قدر سے  
 سنائی بافت غیبی نے آواز  
 کہ اے حاجت روا اے ہر دو عالم  
 اگر مطلوب ہے تم کو شہادت  
 کرامت کو رکھو تہہ کر کے پہناٹ  
 سنا حضرت کے لب سے تب یہ مذکور  
 یہ مژدہ جب سنا ہے اہل کیں نے  
 بکے نوبت یہ اظہار ظفر کی!  
 مبارک باد کو سردار آدیں  
 صدافوت کی سن کوئی دشامی  
 تھی سب کے بہ حواسی دل میں چھائی  
 اسی دم دل قومی سب اپنا کر کے  
 غرض اہل جفا کو حسب تقدیر  
 اسی اثنا میں سلطان کرامت  
 ہوئے میدان میں آجلوہ نسرا  
 نظر اس شیر حق کی کہ ہابٹ  
 ہوا ہے آب زہرہ اور کلیجہا  
 وہ آمد جس سے لرزاں شیر گروں  
 نمایاں غیظ کا چہرے پہ عالم  
 وہ مولق دیکھ بشرے کی غضبناک  
 بنے ہیں شیر جوں رو باہ رن میں

بھروسہ ہے مجھے بھی تیرے دم کا  
 کروں اعدا پہ شمشیر آزمائی  
 غرض جس وقت شمشیر پد سے  
 کہا ہے اس طرح پوشیدہ تر راز  
 شفیع ابن شفیع جن و آدم!  
 ہے منظور نظر گنج سعادت!  
 نہ دکھانا ہے زور حیدری یہاں  
 شہادت ہے تیرے بندے کو منظور  
 کیا ہے حکم سردار لعین نے  
 ہو شہرت معرکہ میں اس خبر کی  
 نوید فتح کی سب تذر لا ویں!  
 تردد سے ہوئے فارغ تسمی  
 گئی از نو شقاوت یاد آئی!  
 شقاوت پر رہے دیں سے گذر کے  
 نہ سوچی جز شقاوت کوئی تدبیر  
 معنے نیست سراوج امامت  
 خدا کا شیر پہنچا رزم میں آ!  
 لگے ہیں کانپنے اہل شقاوت  
 دلیروں کا ہابٹ سے پسیمبا  
 دل گاؤں میں صد پارہ خون!  
 سراپا قسم ربانی مجسم!  
 دل نور شیدہ ہے مانند خاشاک  
 ہے زہرہ آب رستم کا کفن میں

۱۔ یعنی شمشیر کا تہ  
 ۲۔ یعنی ہابٹ  
 ۳۔ یعنی ہابٹ  
 ۴۔ یعنی ہابٹ  
 ۵۔ یعنی ہابٹ  
 ۶۔ یعنی ہابٹ  
 ۷۔ یعنی ہابٹ  
 ۸۔ یعنی ہابٹ  
 ۹۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۰۔ یعنی ہابٹ



۱۱۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۲۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۳۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۴۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۵۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۶۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۷۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۸۔ یعنی ہابٹ  
 ۱۹۔ یعنی ہابٹ  
 ۲۰۔ یعنی ہابٹ

سواس صولت سے وہ شیر الہی  
 لکھوں کیا و بے کا اس کے اجل  
 لگے بنے قیام عرش جوں بید  
 بنے ہیں نگرے ماہ پارے  
 ٹپکنے کو لگا ہر خائے سے نور !!  
 بہ معرض نور حق تھا جلوہ آرا  
 رخ شبیر نے جسوہ دکھایا  
 لبوں سے آہ کا شعلہ رواں تھا  
 رجز خواں مش موسیٰ دیکھ رن میں  
 خلف شاہ سریر عرش کا ہوں  
 پسر ہوں بادشاہ لافتی کا !!  
 شہ بے خانناں تشنہ دہاں ہوں !  
 عنایت سے ہیں جس کی زیر انجم  
 خلیفہ اس کا ہوں دریا بکف ہوں  
 ملک ہوں گرچہ ہوں از خود مریدہ  
 تجھے گریاں فرقت حوا میں آدم  
 تنور نوح سے جوشاں ہوا آب  
 نپسیر یعقوب کا بکھڑا وطن سے  
 خلف لایا خلیل محترم نے  
 بیک فرعون تھا دہاں کام تہنا  
 نہ ہم ہیں من و سلمیٰ کے طلبگار  
 نہ مطلب تہم یافتہ اللہ سے ہے  
 یہ سمجھیں عرش اپنا نردباں ہے

لہ دیر ۱۲۰۰  
 تہم غلہ لکھنا  
 تہم کفن ۱۱  
 تہم غلہ ۱۲  
 تہم کفن ۱۳  
 تہم کفن ۱۴  
 تہم کفن ۱۵  
 تہم کفن ۱۶  
 تہم کفن ۱۷  
 تہم کفن ۱۸  
 تہم کفن ۱۹  
 تہم کفن ۲۰



سواتندہ ۱۲۰۰  
 تہم کفن ۱۱  
 تہم کفن ۱۲  
 تہم کفن ۱۳  
 تہم کفن ۱۴  
 تہم کفن ۱۵  
 تہم کفن ۱۶  
 تہم کفن ۱۷  
 تہم کفن ۱۸  
 تہم کفن ۱۹  
 تہم کفن ۲۰

ہوا وارو بہ فستہ بادشاہی  
 تجلی کا بنا ہے چرخ غمربال  
 گریباں میں چھپا ذروں کے خورشید  
 چمکنا ریگشت کا گویا ستارے  
 ہوا ہر خس ہے نخل وادی طور !  
 بنے ہیں سنگ موسیٰ کوہ خارا  
 فروغ قدس منہ تپکنے کو آیا  
 کہ آگے صاعقہ جس کے دھواں تھا  
 لرزتی شمع سال ہے روح تن میں  
 امین حق کا ہوں مالک فرش کا ہوں  
 نواسا ہوں محمد مصطفیٰ کا  
 مسافر ہوں غریب و بے وطن ہوں  
 بروئے خاک غلطاں ہفت قلزم  
 دہن ڈا ہیر قطرہ جوں صدت ہوں  
 خاک ہوں گرچہ ہوں دامن دریدہ  
 غم یا نو سے فارغ بال ہیں ہم  
 یہاں بے خون سے ہر ذرہ میراب  
 مسافر یہاں پسر کی جاں سے تن سے  
 کیا قربان راہ حق میں ہم نے  
 یہاں ہیں لاکھ فرعون ایک موسیٰ  
 بجان ہیں حب مولیٰ کے طلبگار  
 تہم خنجر لگو یہاں چاہ سے سے  
 اگر سداہ حق میں برستاں ہے



وہ تلوار اور وہ راکب وہ رتھوار  
اسی گلے میں شیر کبھیانے  
دکھانیزنگ تیخ چیرمی کا  
گرے میں مرد و مرکب کوہ در کوہ  
سپہ کے پیر اٹھے اکثر زمیں سے  
تن اعدا میں ہماں ہر نفس تھا  
زرہ مردانہ جو رکھتے ہیں بدوش  
پیادہ تھا نہ میدان میں نہ راکب  
وہ میدان دیکھ خالی سروریں  
یہ چامہ دست قدرت سے اٹھا آب  
وہ عالم اس گھڑی تشنہ لبی کا  
گلے معصوم نے ہے تیر بکھایا  
کلیجے میں اٹھا یکبارگی درد  
بہت چاہا کہ ہودے جوشن ضبط  
ہوئے ہیں چشم سے یوں اشک جاری  
لب دریا پہ ٹوٹا دل کا پھوڑا  
ہوا ہے آب شیریں اس گھڑی شوڑ  
خدائی تھی وہ عالم دیکھ گزیاں  
ہوا دریا سے جب برخاستہ جاں  
نظر کے سامنے عالم تھا اندھیر  
کہا تیغ پدر کو کر کے تب میان  
حصول اس قتل سے پھر آگے کیلے  
لعین جو دور اس ساعت کھڑے تھے

لے گھوڑا تیر بکھایا  
لے دریا کا آب  
لے یعنی لڑائی  
لے یعنی تلسم  
لے یعنی ہرگز نہ  
لے یعنی دھیر  
لے یعنی پیادہ  
لے یعنی پھیلائے دل  
لے یعنی نیاس کی پری



لے یعنی کھلا  
لے یعنی ٹیسی  
لے یعنی جیتی  
لے یعنی کوہتے ہیں جیا  
لے یعنی وقت جیتی  
لے یعنی زندگانی  
لے یعنی منہ چھپانے  
لے

قیامت کے ہوئے موجود آثار  
نہنگ قعر دریا کے وٹغانے  
عزہ سب کو چکھایا صفدری کا  
پڑا لاشوں کا ہے ہر سمت انبوہ  
ہوا میدان خالی فوج کیں سے  
دیروں کیلے میدان قفس تھا  
ہوئے ہیں جا کے وہ مردوں میں شپوش  
سپہ بھاگی ہے سب کونے کی جانب  
لب دریا پہ پہنچے بہرہر تسکین  
کریں سوز عطش سے دلو سیراب  
جو یاد آیا ہے ہم شکل بنی کا  
یہ پانی وہ ہے اصغر نے نہ پایا!  
ہوا ہے آب کی جانب سے دل سرد  
کیا زخم جگر نے حال ہے ربط  
کہ درد سے جس طرح ابر بہاری  
کیا ہے ہچکوں نے کام پورا!  
ملخ روئے ہیں اس حالت سے اور موڑ  
جگر تھا شیر ادو ماہی کا بریاں  
چلا میدان کو ہے شیر نیماں  
ہوا دل زیریت سے یکبارگی سیر  
نکالے ہم نے تیرے جی کے ارماں  
یہ سمجھا ہم نے جینا بے مزا ہے  
ویار و شپوش مردوں میں پڑے تھے

لب دریا پہ وہاں بے ضبط ہونا  
وہ کہنا بیدنی میں بائے اکبر  
پکڑنا بہر ضبط اس دم جس کو  
مزدہ اس زلیت کا اپنی سنا  
وہ دل برخاستہ از جنگ ہونا  
عمر بن سعد نے دیکھا یہ عالم  
جو بھاگی فوج ہے بے تنگ مانوس  
چلے بے غمد نہ آنا ادھر کو  
پڑا ہے شاہ کو جویاں سے ساتھ  
وہ شمشیر پر رکھ میان میں شاہ  
یہ سن مرثدہ نظر کا اہل ہوا  
جو آیا دل میں تب سلطان غالب  
وداع ان سب سے ہونا آخریں بار  
سو بھائی کے لئے زینب و گلشوم  
گلے لگ بھائی کے مغموم دونوں  
وہ رونا بے کسوں کا دیکھ اس دم  
میں بیت یہ نہ دیکھی ہے جہاں میں  
سکینہ ننھی سہا جاں کھو رہی ہے  
وہ چہرے پر یتیمی اس کے چھائی  
غضب تھا اس کو چھاتی سے لگانا  
یہ کہنا باپ راضی برضا ہے  
وہیں ہر اک کے دینا ماتھ میں ماتھ  
کر دمت جزئہ تم اہل رضا ہو

وہ عالم دیکھ اور حضرت کارونا  
نہ کرنا آپ تجھ سے تشنہ لب تر  
وہ رکھنا میان میں تیغ پدر کو  
کھی رونا اور عالم کو رُلانا  
جہاں کی زینت سے دل تنگ ہونا  
کہا مہان میں حضرت کوئی دم  
یہ کھلایا انھیں بھوا کے جاسوس  
نہ کھونا مفت گنج سیم وزر کو  
اٹھایا آپ نے ہے جنگ سے ہاتھ  
برگ آمادہ ہیں میدان میں شاہ  
چلے میدان میں آئے کر کے دھاوا  
چلے آئے وہیں خیمے کے جانب  
نبی کے گھر کا آہنپا ہے مختار  
سراپردے تک پہنچی ہیں مغموم  
جو روئیں زینب و کلثوم دونوں  
تر نزل میں پڑا ہے عرش اعظم  
جو واقع ہے نبی کے خاندان میں  
قدم پر شہ کے قرباں ہو رہی ہے  
غریبی بے کسی نا آشنا فی  
دم آخر دے بوسہ مکرانا  
یتیموں بیکوں کا بھی خدا ہے  
یہ فرمانا بہت تاکید کے ساتھ  
جہاں میں خاندان مصطفیٰ ہو

۱۰ یعنی نازی "اور سو سے کا"  
۱۱ یعنی نازی "اور سو سے کا"

۲۰  
 ۵  
 باب  
 ۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

مناسب کب ہے ہو یتاب رونا  
اسی دم تک کہ ہو دنیا سے راہی  
دم آخر یہ با وعظ و نصیحت  
زیب بھائی کی وہ عاشق ہے زینبؓ  
گلے لگ شہ کے زینب نے بٹکا کی  
کہا حضرت نے اے عالی مناقب  
یہ نوبت یقرا رہی کی ابھی سے  
ابھی کچھ دکھ نہ پیش آیا ہے زینبؓ  
بہت درد الم سہنا ہے آگے  
پڑے گا سر پہ کیا کیا دکھ سیر بعد  
نہ دیکھا سر تہہ خنجر ہے میرا  
چڑھا دیکھا بڈوش مصطفیٰ ہوں  
پلا آغوش زہرا میں ہے دیکھا  
پدر جس سر کو بوسہ دے رہا ہے  
بہت باتوں کا غم کھانا پڑے گا  
نہ یکدم چین سے سوتی رہو گی  
لحد میں سکھ نہ زہرا کو ملے گا  
بہت دیکھو گی محنت اس سفر میں  
سرا پڑے کہاں خیمہ کہ صحر کا  
نہ ویوں ایل کیں آرام تم کو  
رہے ہمرہ نہ مونس کوئی غم کا  
ابھی جانا بدر بار عتد ہے  
بہن دکھیا جزدنوں میں رہے گی

سے بیٹھا نوبت ہے بیٹھی  
رہنا "سے بیٹھی بدلتی  
سے بجنی پینچہ "سے  
بجنی کا لکھا "سے  
بیٹھی گھوڑے کی تار کا  
پینچہ "سے بیٹھی گھوڑے  
سے بیٹھی تکیوں "سے



وہ بڑا بڑا رہو جو  
بجور و بڑا رہے  
کے آگے  
میں "سے  
"سے بجا دوست غنوار  
"سے بجنی قائد  
"سے دشمن

بلا میں صبر کھونا اجر کھونا  
نہ بھولو ایک دم یاد الہی  
بیاں کی شاہ نے آخر وصیت  
ڈکائے شاہ میں صادق ہے زینبؓ  
وہ حالت دیکھ بنت مرتضیٰ کی  
ہے بیٹابی تمھاری حق بجانب  
یہ حالت اضطرابی کی ابھی سے  
فلک نے کیا تمھیں دکھلایا ہے زینبؓ  
غم فرقت سے نت رہنا ہے آگے  
میسر ہو نہ یکدم سکھ میرے بعد  
پڑا صحرا میں تن بے سر ہے میرا  
نہ دیکھا زینبؓ سہم بادپا ہوں  
نہ تن بے گور صحرا میں ہے دیکھا  
اسے دیکھو گی نترے پر چڑھا ہے  
یہاں سے دور تک جانا پڑے گا  
بہاں تک زینبؓ ہے روتی رہو گی  
جو سر بلے میں زینبؓ کا کھلے گا  
مصیبت اور زحمت اس سفر میں  
مصیبت ڈھانپنا ہووے گا سر کا  
ہے جانا کوفے سے تا شام تم کو  
مگر ایک کارواں درد الم کا  
غضب حاکم کے ہونا رو برد ہے  
مجھے حسرت بیاہاں میں رہے گی

مدینے کو روانہ جب بہن ہو  
چلے گی پیشوائی کو بہن کی  
میں پھمچی آئیں سن پاؤں کی صفرا  
بہن کیا تم پہ گزرے گی مصیبت  
وے بوسہ سر پہ دکھیا رہی کو میری  
مصیبت اور یہ تشنہ دہانی  
کہو بابا پہ تھا جو دن جگر تنوز  
پدر دروالم میں طشاق گذرا  
نیک ساعت کہیں صفرا کو بھولا  
پھر اس کے بعد فرمایا بہن کو  
دعاے خیر کہنا اور تھمت  
کہا ہے تم کو یہ تشنہ دہن نے  
میر تشنگی میں جب ہو پانی  
کر دسب فاتحہ سے شاد مجھ کو  
میرے جو فاتحہ خواں مردوزن ہوں  
یہ فرما کہ خدا حافظ و جہش  
یہ سوچا دل میں تب شاہ ام نے  
یہ مرکب ہے پدر کی یاد گاری  
کئی دن سے یہ جواں ہے گرسند  
یہ چاہا تھا کہ دریا پر پلا آب  
اسے غالب جو میرا غم ہوا ہے  
نہ کرنا اب اسے ضایع خلق میں  
یہ دل میں سوچ اپنے شاہزادہ

رہے گی شام غم صبح وطن ہو  
علم لے نوحہ کا خلقت وطن کی  
تھارے ملنے کو آدے گی صفرا  
دکھاؤں کیا میں اس دکھیا کی صورت  
سلام اس دم کہو پیاری کو میری  
بیاں کرنا ہے سب میری زبانی  
جدائی کو نہ بھولا تیری اس روز  
تیرے دیدار کا مشتاق گذرا  
تہہ خنجر نہیں صفرا کو بھولا  
میری جانب سے یاران وطن کو  
سناؤ سب کو پیغام وصیت  
مسافر اور غریب بے وطن نے  
نہ بھولو تم میری تشنہ دہانی  
بہ بزم عشرت و غم یاد مجھ کو  
نہ محشر میں رہیں تشنہ دہن ہوں  
چلے خیمے سے حضرت آئے باہر  
گرامی موج دریائے کرم نے  
لگے تپس ہیں اس کو زخم کاری  
ہے بے طاقت زبس بے آب تشنہ  
کروں اس کے جگر کو سرد و سیراب  
نہ قطرہ آب کا اس میں چوا ہے  
بھلا ہے چھوڑ دینا راہ حق میں  
چلا ہے راہ حق میں پایا تہ

نشان جھنڈا  
جگر کا چلنے والا  
میں تپس آریا  
تہہ بزم عشرت  
عازر ہے شاد  
تہہ بزم عشرت

بانی

تہہ بزم عشرت  
علم کی تپس میں  
تہہ بزم عشرت  
تہہ بزم عشرت  
تہہ بزم عشرت





ہوا تیروں سے زخمی عنقریب پاک  
 بھی اس عالم میں وہ مقبول باری  
 عجب شاکر و صابر بر رضا ہے  
 عیاں از فرق تموصد ذکر باری  
 لب ہر زخم اس دم دا ہوا ہے  
 محمد مصطفیٰ کا وہ نواسا  
 کوئی دم میں ہونی طاقت ہے نیاب  
 معنی کعبہ حجابات عالم  
 توانائی بدن کی کھوکھلی بیٹھا  
 جو راکٹ مصطفیٰ کے دوش کا ہے  
 دریغ باتن مجروح صد چاک  
 گرامی نیر اوج تہ الہی  
 اگر چہ خاک پر مسند نشیں ہے  
 یہ صولت ہے نگہ کی مثل پیکاں  
 سپہ دشمن کی اس کو خاک پر دیکھ  
 لگے کہنے ہوا بے جاں ہے شبیر  
 کہو قاتل کی اب تجویر چل کے  
 یہ کس میں حوصلہ ہے اس کو یا ہے  
 ہو قاتل کون ایسے بے گنہ کا  
 کہے عالم محسود کا نواسا  
 کسے آؤ رومی یا ہو روسی  
 طع دکھلا کے سیم و گنج دزر کی  
 چلاوے گردن حضرت پہ شمشیر

اجوم خاریں ہے مثل گل چاک  
 بہر موئے بدن صد زخم کاری  
 نہ شکوہ بغیر کا ہے نہ گوتے ہے  
 دہان زخم سے ہے شکر جاری  
 ہر اک ریشہ رگ دریا بنا ہے  
 کسی دن سے تھا جھوکا اور پیاسا  
 نہ باقی استقامت کی رہی تاب  
 کو کٹم قبضہ طاعات عالم  
 زمیں پر رو بہ قبلہ ہو کے بیٹھا  
 یہ تن مسند نشیں آغوش کا ہے  
 ہوا محنت نشیں ہے بر سر خاک  
 گرا ہے خاک پر با صد تباہی  
 جہاں کی سلطنت زیر نگیں ہے  
 جگر کے پار ہے ہر تیر مڑ گاں  
 لگے پیکان تن صد چاک پر دیکھ  
 کوئی دم زیر ست کا مہاں ہے شبیر  
 رکھو اپنا قدم آگے سنبھل کے  
 نبی زادے کا سرتن سے اتارے  
 دل و جان عٹے و فاطمہ کا  
 کیا ہے قتل امت نے پیاسا  
 مضارمی یا یہودی یا مجوسی  
 مکر بند مرصع اور سپر کی  
 رہے گردن پہ اس کے خون شبیر

۱۔ یعنی زخمی  
 ۲۔ یعنی شکست  
 ۳۔ یعنی ہار  
 ۴۔ یعنی ہار  
 ۵۔ یعنی ہار  
 ۶۔ یعنی ہار  
 ۷۔ یعنی ہار  
 ۸۔ یعنی ہار  
 ۹۔ یعنی ہار  
 ۱۰۔ یعنی ہار  
 ۱۱۔ یعنی ہار  
 ۱۲۔ یعنی ہار  
 ۱۳۔ یعنی ہار  
 ۱۴۔ یعنی ہار  
 ۱۵۔ یعنی ہار  
 ۱۶۔ یعنی ہار  
 ۱۷۔ یعنی ہار  
 ۱۸۔ یعنی ہار  
 ۱۹۔ یعنی ہار  
 ۲۰۔ یعنی ہار



۱۔ یعنی ہار  
 ۲۔ یعنی ہار  
 ۳۔ یعنی ہار  
 ۴۔ یعنی ہار  
 ۵۔ یعنی ہار  
 ۶۔ یعنی ہار  
 ۷۔ یعنی ہار  
 ۸۔ یعنی ہار  
 ۹۔ یعنی ہار  
 ۱۰۔ یعنی ہار  
 ۱۱۔ یعنی ہار  
 ۱۲۔ یعنی ہار  
 ۱۳۔ یعنی ہار  
 ۱۴۔ یعنی ہار  
 ۱۵۔ یعنی ہار  
 ۱۶۔ یعنی ہار  
 ۱۷۔ یعنی ہار  
 ۱۸۔ یعنی ہار  
 ۱۹۔ یعنی ہار  
 ۲۰۔ یعنی ہار













سویک دن وہ بہارت دروانی  
برائے خاطر احباب و مونس  
مگر مجلس شہادت کی وہم ہے  
مجھے بے فکر بے ذکر شہادت  
مناسب ہے نہ وہی سلسلہ گم  
نہیں ہے گرچہ اس عاجز میں مقدور  
شہادت کی لکھی میں نے یہ محفل  
مصنف غرق رضواں و مہم ہو  
لکھی مجلس یہ میں نے جس کی خاطر  
مصنف کی جہاں ہو فائز خاص  
کر دل اخلاص پر مجلس کو تمام

نگا کہنے باحسان زبان  
فقیر کی میں نے چھوڑیں مجالس  
تضایف مصنف سے وہ گم ہے  
نہ اس شب کو رہیں اہل سعادت  
شہادت نامہ اقدس لکھو تم  
بحکم دوست الما مور معذور  
ابھی ہو سخن مقبول ہر دل  
بخلا اس کے رہوں زیر قدم ہو  
دو عالم میں رہے باعزت وافر  
مجھے بھی یاد فرما دیں باحسان  
محمد پر پڑھوں صلوٰۃ مادام

پڑھو صلوٰۃ اے مقبول دارین  
روح ختم مرسل جس حسین

علم

مشق

قطع تاریخ طبع کتب اروضۃ البکاء

ابن نجیم کلہ سیکس جاقظ مولوی عبد العزیز صاحب مطبع نامی گرامی محمدی

تو بعمدہ چھپ کے نکلی یہ کتاب جانگزا  
کہ بلا میں جو مصیبت گذری ہے بشیر پر  
آنکھ سے گرتے ہیں آنسو پڑھ کے مضمون کے  
کس نفاس سے چھپی ہے یہ کتاب باصواب  
ارکان مطبع اہل خلق ہیں اے کر دگار

جس میں ہے آل رسول اللہ کے دروالم کا ہمارا  
واقعہ بتلائے ایسا ہوا ہے کونسا  
کونیوں کو کیا ہوا تھا ظلم جو اتنا کیا  
خط ہے اچھا کاغذ اچھا قابل صدر حبا  
روز و شب لن نیک طینت پر رہے چشم عطا

اس کے چھپنے کی کئی تاریخ نہیں ہے اسے عزت  
دیکھنا ہے جان فرسدا واقعات کر بلا

## قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا

از قلم خوش رقم جناب منشی محمد صدیق صاحب مرحوم توفیق محمد عبیدی شاگرد نظامی مرحوم

دکھایا عشق کا جذبہ بتایا رنگ الفت کا  
بچے نانا کی امت اور راضی ہو مرا مولا  
لکھی اچھی کتاب یادگار سید الشہدا  
پہلے پھولے گلِ غنچہ کی مانند اسے مرے ہوا  
رفیق جان و ایمان ہے یہ ذکر سید الشہدا

کئی یا سر مبارک حضرت شبیر نے اپنا  
ستم بہنے کے دو مطلب مجھے جو ظاہر عالم پر  
مصنف نے کیا منظوم حال کر بلا عمدہ  
کیا ہے طبع جس نے خوش رہے وہ باغِ غافل  
لکھو صدیق سال عیسوی میں طبع کا مصرعہ

## قطعہ تاریخ از فکر طبع جناب حبیب اللہ صاحب ذکی

روداد کر بلا ہے صاف صاف ہمیں بھری  
چھپ گیا اچھا صحیفہ غم کا لکھو اسے ذکی

یہ کتاب اچھی تھی اہل عزت کی واسطے  
فکر کیوں تاریخ سال طبع کی ہے آپ کو



تمام شد

## خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنہ و علیٰ رسولہ الیمینہ والثناء کہ یہ کتاب مستطاب مملو بہ اسرار علی المسٹی بہ  
سروضۃ البکاء و در بیان احوال سید الشہداء و ثقت کر بلا رضی اللہ عنہ

جناب علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ متاجران کتب دما لکان مطبع  
محمدی کے حسن اہتمام سے مطبع محمدی اتق جگاؤں گنپور روڈ بمبئی میں چھپکر  
دوکان نمبر ۱۷۱ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی سے شائع ہوئی

پرنٹرز پبلشر پوسٹ بھائی ایم بھاری مطبوعہ مطبع محمدی۔ لکان علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ گنپور روڈ جگاؤں بمبئی سے